B9ED203DST

سماجی مطالعات کی تدریسیات-II

(Pedagogy of Social Studies-II)

بیچلر آف ایجوکیشن (بی۔ایڈ۔)

(دوسرا سمسٹر)

Bachelor of Education (B. Ed.)

(Second Semester)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ-انڈیا

Copyright © 2025, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN : 978-81-979258-8-7
Course : Pedagogy of Social Studies-II
First Edition : August 2024
Copies : 600
Price : 245

Programme Coordinator (B. Ed.)

Prof. Sayyad Aman Ubed, Professor (Education), CDOE, MANUU

Editorial Board/Editors

Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel (Chairperson)
Professor, CDOE, MANUU

Prof. Shaikh Shaheen Altaf (Member)
HOD, Dept. of Edu &Training, MANUU

Prof. Siddiqui Mohd Mahmood (Member)
Senior Professor, Dept. of Edu &Training, MANUU
(Content Editor)

(Late) Prof. Najmus Saher (Member)
Professor, CDOE, MANUU

Mr. Mohd. Gufran Barkati
Assistant Professor, Dept. of Edu &Training, MANUU
(Language Editor)

Prof. Sayyad Aman Ubed (Member)
Programme Coordinator, B.Ed. (ODL)

Dr. Shaikh Wasim (Member Convener)
Associate Professor, CDOE, MANUU

Dr. Sameena Basu (Member)
Associate Professor, CDOE, MANUU

Dr. Jaki Mumtaj
Associate Professor, MANUU, CTE, Bhopal
(Content Editor)

Production

Prof. Nikhath Jahan, Professor (Urdu), CDOE, MANUU

Mr. P Habibulla, Assistant Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan, Assistant Professor (C), CDOE, MANUU

Mohd Abdul Naseer, Section Officer, CDOE, MANUU

Shaik Ismail, UDC, CDOE, MANUU

Faheemuddin, LDC, Purchase & Stores Section, MANUU

On behalf of the Registrar, Published by:

Centre for Distance and Online Education

Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
*Director:*dir.dde@manuu.edu.in *Publication:*ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

CRC Prepared by: Dr. Mohd Adil, Asst. Prof. (C), CDOE, MANUU
Title Page: Dr. Mohd Akmal Khan, Asst. Prof. (C), CDOE, MANUU

Printed at: Print Time & Business Enterprises, Hyderabad

فہرست

پیغام	وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی		6
پیغام	ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم		7
کورس کا تعارف	پروگرام کوآرڈینیٹر (بی۔ایڈ)		8
اکائی نمبر	**اکائی کا نام**	**مصنف**	**صفحہ نمبر**
بلاک I: تاریخ اور جغرافیہ کی تعلیم اور اکتساب (Teaching and Learning of History and Geography)			
1-	عالمی تاریخ کے مختلف ادوار، ہندوستانی تاریخ (قدیم، عہد وسطیٰ، جدید اور عصری) (Periodization of World History, Indian History (Ancient, Medieval, Modern and Contemporary)	ڈاکٹر محمد طالب اطہر انصاری ایسوسیٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، بیدر Dr. Mohd Talib Ather Ansari Associate Professor MANUU CTE, Bidar	9
2-	نو آبادیاتی نظام، سرمایہ داری، جمہوریت اور شہریت - امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلابات (Colonialism, Capitalism, Democracy and Citizenship – American, French and Russian Revolutions)		23
3-	جغرافیہ کے بنیادی تصورات: عرض البلد، طول البلد، زمین کی گردش، موسمیات، درجہ حرارت، دباؤ، ہوا، نمی، ہائیڈرولوجی اور بحری سائنس (Fundamental Concepts of Geography-Latitudes, Longitudes, Earth Rotation, Climatology, Temperature, Pressure, Wind, Humidity, Hydrology and Oceanography)		36

52		ہندوستانی جغرافیہ-جغرافیائی تقسیم، دریا اور زمین کی شکلیں (Indian Geography – Geographical Divisions, Rivers and Land Forms)	-4
بلاک II: سیاسیات اور معاشیات کی تدریس و اکتساب **(Teaching and Learning of Political Science and Economics)**			
63	ڈاکٹر ذکی ممتاز اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، بھوپال Dr. Jaki Mumtaj Assistant Professor MANUU CTE, Bhopal	علم سیاسیات کی نوعیت اور وسعت، اہم تصورات اور موجودہ رجحانات (Nature and Scope of Political Science, Key Concepts and Current Trends)	-5
79		ہندوستان کا آئین(Indian Constitution)	-6
95		معاشیات کے معنی، نوعیت اور وسعت (Meaning, Nature and Scope of Economics)	-7
109		علم سیاسیات اور معاشیات کی تدریسی حکمت عملیاں (Teaching Strategies of Political Science and Economics)	-8
بلاک III: سماجی علوم میں نصاب کی منصوبہ بندی اور تدریسی مواد **(Curriculum Planning in Social Studies & Instructional Material in Social Studies)**			
123	ڈاکٹر محمد حسن اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، بھوپال Dr. Mohammad Hasan Assistant Professor MANUU CTE, Bhopal	نصاب(Curriculum)	-9
150		سماجی علوم کی درسی کتاب (Textbook of Social Studies)	-10
165		سماجی علوم میں تدریسی اشیاء (Instructional Material in Social Studies)	-11
198		چارٹس، گرافس اور ماڈلس (Chart, Graphs and Models)	-12

بلاک IV: سماجی علوم میں تشخیص (Evaluation in Social Studies)			
212	ڈاکٹر مظفر اسلام اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، در بھنگہ Dr. Mozaffar Islam Assistant Professor MANUU CTE, Darbhanga	تعین قدر کے معنی، نوعیت اور خصوصیات (Meaning, Nature and Characteristics of Evaluation)	13۔
223		تعین قدر کے اقسام (Types of Evaluation)	14۔
240		سماجی علوم میں تعین قدر کے مقداری (کمیتی) اور معیاری (کیفیتی) آلات (Quantitative and Qualitative Tools of Evaluation in Social Studies)	15۔
261		سماجی مطالعات میں احتساب کے لیے مسلسل اور جامع تعین قدر ماڈل (Continuous and Comprehensive Evaluative Model of Assessment in Social Studies)	16۔
275	نمونہ امتحانی پرچہ		

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ +A حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات واطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثر انداز ہوگا۔
فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم وتدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن
شیخ الجامعہ، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت مؤثر اور مفید طریقۂ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقۂ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے،اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو مؤثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقۂ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے،اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جاچکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی او ای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراؤتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنر سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔ میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید مؤثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضاالله خان

ڈائرکٹر، سی ڈی او ای، مانو

کورس کا تعارف

سماجی مطالعات ایک ایسا جامع اور ہمہ جہت مضمون ہے جو طلبہ میں تاریخی شعور، جغرافیائی فہم، سیاسی آگہی، معاشی بصیرت اور سماجی ذمہ داری کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔ "سماجی مطالعات کی تدریسیات-II" بی۔ایڈ کے دوسرے سمسٹر کا ایک اہم کورس ہے، جس کا مقصد طلبا کو سماجی علوم کے مختلف شعبوں، تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات اور معاشیات، کی تدریس واکتساب کے اصولوں، حکمتِ عملیوں اور تشخیصی طریقوں سے روشناس کرانا ہے۔

اس کورس کو چار بلاکس میں منقسم کیا گیا ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

بلاک I: تاریخ اور جغرافیہ کی تعلیم اور اکتساب: اس بلاک میں شامل اکائیوں میں سب سے پہلے عالمی اور ہندوستانی تاریخ کے مختلف ادوار (قدیم، عہدِ وسطیٰ، جدید اور عصری) کا تعارف پیش کیا گیا ہے، تاکہ طلبہ تاریخی تسلسل اور ارتقائی عمل کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ نوآبادیاتی نظام، سرمایہ داری، جمہوریت اور شہریت جیسے اہم تصورات کو امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلابات کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ اسی بلاک میں جغرافیہ کے بنیادی تصورات جیسے عرض البلد، طول البلد، زمین کی گردش، موسمیات، درجہ حرارت، دباؤ، ہوا، نمی، ہائیڈرولوجی اور بحری سائنس کے ساتھ ساتھ ہندوستانی جغرافیہ، دریا اور زمین کی ساخت کا تفصیلی مطالعہ شامل ہے۔

بلاک II: سیاسیات اور معاشیات کی تدریس واکتساب: یہ بلاک علم سیاسیات کی نوعیت، وسعت، بنیادی تصورات اور موجودہ رجحانات پر روشنی ڈالتا ہے، ساتھ ہی ہندوستان کے آئین کے اہم پہلوؤں سے طلبہ کو آگاہ کرتا ہے۔ معاشیات کے معنی، نوعیت اور دائرۂ کار کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ مزید برآں، سیاسیات اور معاشیات کی تدریسی حکمتِ عملیوں پر گفتگو کی گئی ہے تاکہ معلمین ان مضامین کو طلبہ کے لیے دلچسپ، بامعنی اور زندگی سے مربوط بنا سکیں۔

بلاک III: سماجی علوم میں نصاب کی منصوبہ بندی اور تدریسی مواد: اس بلاک میں سماجی علوم کے نصاب کے مفہوم، مقاصد اور منصوبہ بندی کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ سماجی علوم کی درسی کتاب کی اہمیت، خصوصیات اور افادیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے ساتھ تدریسی اشیاء، چارٹس، گرافس اور ماڈلز کے استعمال کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جو سماجی علوم کی تدریس میں تجریدی تصورات کو واضح اور قابلِ فہم بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

بلاک IV: سماجی علوم میں تشخیص: یہ بلاک تعینِ قدر (Evaluation) کے معنی، نوعیت اور خصوصیات سے بحث کرتا ہے۔ تعینِ قدر کی مختلف اقسام، مقداری (کمیتی) اور معیاری (کیفیتی) آلات کو سماجی علوم کے تناظر میں واضح کیا گیا ہے۔ اس بلاک میں سماجی مطالعات میں احتساب کے لیے مسلسل اور جامع تعینِ قدر (CCE) ماڈل پر بھی تفصیلی گفتگو کی گئی ہے، جو جدید تعلیمی نظام کا ایک اہم جزو ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں اس بات کی خصوصی کوشش کی گئی ہے کہ تمام موضوعات کو آسان، رواں اور تدریسی نقطۂ نظر سے پیش کیا جائے، تاکہ فاصلاتی طلبہ بلاواسطہ رہنمائی کے بغیر بھی مفاہیم کو بخوبی سمجھ سکیں۔ ہر اکائی کے آخر میں شامل معروضی اور غیر معروضی سوالات طلبہ کو خود احتسابی اور سیکھنے کے نتائج کا جائزہ لینے میں مدد دیتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ کتاب سماجی مطالعات کے معلمین کی پیشہ ورانہ تربیت میں مؤثر کردار ادا کرے گی اور انہیں سماجی علوم کی تدریس کو زیادہ بامقصد، بامعنی اور عملی بنانے میں معاون ثابت ہوگی۔

پروفیسر سید امان عبید

پروگرام کوآرڈینیٹر

اکائی 1۔ عالمی تاریخ کے مختلف ادوار، ہندوستانی تاریخ
(قدیم، عہد وسطیٰ، جدید اور عصری)

Periodization of World History, Indian History (Ancient, Medieval, Modern and Contemporary)[*]

1.0 تمہید (Introduction)

1.1 مقاصد (Objectives)

1.2 عالمی تاریخ کے مختلف ادوار، ہندوستانی تاریخ (قدیم، عہد وسطیٰ، جدید اور عصری)
Periodization of World History, Indian History (Ancient, Medieval, Modern and Contemporary)

1.2.1 عالمی تاریخ کے مختلف ادوار (Periodization of World History)

1.2.2 ہندوستانی تاریخ (Indian History)

1.2.2.1 قدیم ہندوستانی تاریخ (Indian History: Ancient)

1.2.2.2 عہد وسطیٰ ہندوستانی تاریخ (Indian History: Medieval)

1.2.2.3 جدید ہندوستانی تاریخ (Indian History: Modern)

1.2.2.4 عصری ہندوستانی تاریخ (Indian History: Contemporary)

1.3 خلاصہ (Summary)

1.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

1.5 فرہنگ (Glossary)

1.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

1.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

[*] Dr. Mohd. Talib Ather Ansari, Associate Professor, MANUU CTE, Bidar

1.0 تمہید (Introduction)

انسانی تاریخ کے مختلف ادوار کو سمجھنے کے لیے کئی طریقے اپنائے جاتے ہیں۔ ہر ایک تاریخی پہلو انسانی ترقی اور سماجی تبدیلی کے مختلف دیگر پہلوؤں پر زور دیتا ہے جس میں تاریخ کے مطالعہ کا ایک مشترکہ نقطہ نظر، تاریخ کو قدیم، عہد وسطیٰ، ابتدائی جدید اور عصری ادوار میں تقسیم کرتا ہے۔ یہ شروعاتی انسانی تہذیبوں کی ترقی سے لے کر جدید دنیا تک انسانی تاریخ کے اہم مراحل کا ایک وسیع جائزہ بھی فراہم کرتا ہے۔ اس کے مطالعہ سے ہم اپنے آنے والے مستقبل کے کار عمل کو مثبت انداز میں قائم کر سکتے ہیں، جس میں ہمارے سیاسی نظام، اقتصادی ترقی، سماجی ڈھانچے اور ثقافتی کامیابیوں جیسے اہم موضوعات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ موضوعاتی نقطہ نظر کا استعمال کیا جاتا ہے، جو طلباء و طالبات کے لیے ایک اہم موضوع ثابت ہوتا ہے۔ اس اکائی میں انسانی تاریخ کے مختلف ادوار کو ہندوستانی زاویہ اور دنیا کے مختلف اہم موضوعات کو مد نظر رکھتے ہوئے روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

1.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- عالم دنیا کے مختلف ادوار میں ہوی سیاسی، اقتصادی اور سماجی تبدیلیوں اور تشکیلوں کو سمجھ سکیں۔
- ہندوستان کی قدیم تاریخ کو سمجھ سکیں۔
- ہندوستان کی عہد وسطیٰ کی تبدیلیوں پر روشنی ڈال سکیں۔
- ہندوستان میں سیاسی، مذہبی، اقداری اور اقتصادی تبدیلیوں اور تشکیلوں پر بحث کر سکیں۔
- ہندوستان کی جدید اور عصری تاریخ کو سمجھ سکیں۔

1.2 عالمی تاریخ کے مختلف ادوار، ہندوستانی تاریخ (قدیم، عہد وسطیٰ، جدید اور عصری)

(Periodization of World History, Indian History Ancient, Medieval, Modern and Contemporary)

اسکولی تعلیم میں سماجی مطالعہ کا تدریسی عمل ہمارے ملک ہندوستان اور عالمی تاریخ کے مختلف ادوار (Periodization) کے کئی اہم مقاصد کو پورا کرتا ہے۔ ہندوستانی اور عالمی تاریخ کا درس طلباء کو تاریخی واقعات کو سمجھنے کے لیے ایک تاریخی خاکہ تیار کرنے میں مدد کرتا ہے، جس سے طلباء ماضی میں ہوئی تاریخی تبدیلیوں کے اسباب اور نتائج کے بارے میں سمجھ قائم کرنے کے ساتھ ساتھ تنقیدی طور پر سوچنے، اسباب تلاش کرنے، اقدار قائم کرنے اور ماضی میں ہوئی غلطیوں کو سمجھنے اور جدید دور کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ایک راہ تلاش کر سکیں، جس پر چل کر طلباء اپنے مستقبل کو خشگوار بنا سکیں۔ تاریخ نگاری کے مختلف ادوار (Periodization) کا مطالعہ ایک ایسا سفر ہے جس سے ہم ماضی کے واقعات، ہمارے معاشرے کی انسانی زندگی، اپنے کلچر اور ثقافت کو تلاش کرتے ہیں جس سے ہماری اور ہمارے اطراف

کی دنیا کی تشکیل ہوئی ہے۔تاریخ نگاری کے اس سفر میں ہم اپنے ماضی کا مطالعہ یا تجزیہ کرتے ہیں، جس کا مقصد ہمارے حال، ماضی اور مستقبل کے لیے متفرق، مقداری اور گزرتے وقت کی درجہ بندی کرنے کا عمل قائم کیا جا سکے۔تاریخ نگاری کے مختلف ادوار اور اصطلاحات کا مطالعہ عام طور پر موجودہ وقت اور گزرے ہوئے تاریخی عمل کو سمجھنے کے لیے کیا جاتا ہے اس وسیع تاریخی سفر کو سمجھنے کے لیے مئورخین تاریخ نگاری کا ایک طریقہ استعمال کرتے ہیں جسے پیریڈائزیشن کہتے ہیں۔ پیریڈائزیشن تاریخ کو اہم واقعات، پیشرفت اور موضوعات کی بنیاد پر الگ الگ ادوار میں تقسیم کرنے کا ایک عمل ہے۔اس سے ہمیں تاریخ کے پیچیدہ سفر کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ مختلف معاشروں اور تہذیبوں کا ارتقاء کیسے ہوا ہے؟ یہ بھی سمجھا جاتا ہے۔

1.2.1 عالمی تاریخ کے مختلف ادوار (Periodization of World History)

جب ہم تاریخ کی تدریسی عمل کو ذہن میں رکھ کر تاریخ کا مطالعہ سماجی فلاح و بہبود کے لیے کرتے ہیں تو ہمیں اپنے ملک ہندوستان کے ساتھ ساتھ عالمی تاریخ کلچر اور ثقافت کو بھی سمجھنا لازمی ہو جاتا ہے۔اس تاریخ کے مطالعہ کے لیے ہمیں اپنی تاریخ کو کئی مختلف ادوار (Periodization) میں رکھ کر سمجھنا ہوتا ہے، جس سے ہم اپنے ملک کے مختلف تواریخی ادوار اور عالمی تاریخ کے مختلف دور کا موازنہ کر سکیں اور اس کو بہ خوبی سمجھ سکیں، چونکہ تاریخ کے ہر دور کے کچھ اہم واقعات اور خصوصیات ہوتی ہیں جو ہماری حال اور مستقبل کی زندگی کو متاثر کرتی ہیں، عالمی تاریخ کے دور کو ہم درج ذیل طریقے سے سمجھ سکتے ہیں:

- **قدیم عالمی تاریخ (Ancient World History, 3000 BCE – 476 CE)**: تقریباً 3000 قبل مسیح سے 476 عیسوی کا دور عالمی تاریخ کا ابتدائی دور کہلاتا ہے ،جس میں ہم عالمی دنیا کی ابتدائی تہذیبوں کی ترقی، جیسے میسوپوٹامیا(Mesopotamia)، مصر(Egypt)، وادی سندھ(Indus Valley)، چین(China)، کی تہذیبوں کے ساتھ ساتھ مختلف زبانوں اور زبانوں کی تحریری ایجاد(Invention of Writing)، سلطنتوں کی تشکیل، مثلاً، یونانی(Greek)، رومن(Roman)اور مقدس مذاہب کی تواریخ (مثلاً، بدھ، جین، عیسائی مذاہب) وغیرہ کے اہم واقعات کا تفصیلی جائزہ طلباء کے سامنے پیش کرتے ہیں جس میں مصر میں اہرام (Pyramids)کی تعمیر، روم کی بنیاد، ہندوستان میں شہنشاہ اشوک کا دور حکومت اور مغربی رومی سلطنت کا زوال وغیرہ کے اسباب جاننے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- **عہد وسطی کی عالمی تاریخ (Medieval World History 476 CE–1500 CE)**: تقریباً 476-1500 عیسوی کے درمیان کا دور عالمی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے اس دور کی مختلف خصوصیات میں جاگیرداری (Feudalism)، اسلام اور عیسائیت کا عروج، صلیبی جنگیں(The Crusades)، بازنطینی سلطنت، اور نشاۃ ثانیہ(Renaissance)کا آغاز شامل ہے جو ہماری ثقافت اور اقداروں کو واضح کرتا ہے اور جس سے ہم آج بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ اس دور کے اہم واقعات میں مقدس رومن شہنشاہ کے طور پر شارلمین کی تاجپوشی(Charlemagne's coronation)، ہیسٹنگز کی جنگ(Battle of

(Hastings)، میگنا کارٹا(Magna Carta) اور بلیک ڈیتھ(Black Death)وغیرہ قابل ذکر ہیں، جن پر آج بھی بحث ومباحثہ ہوتے رہتے ہیں اور معاشرے کے موجودہ حالات پر ان کا اثر اب بھی موجود ہے۔

- **ابتدائی جدید تاریخ (Early Modern History1500 CE– 1789 CE)**:عالمی تاریخ کا یہ دور عام طور پر1500-1789 عیسوی کے درمیان کے اہم عالمی واقعات پر روشنی ڈالتا ہے جس میں دنیا کے مختلف حصوں میں تبدیلیاں رونما ہوئیں، جیسے نشاۃ ثانیہ (Renaissance)، اصلاحی دور(Reformation)، دریافت کا دور(Exploration)، سائنسی انقلاب،اور قومی ریاستوں کا عروج شامل تھا، جس نے ہماری کلچر اور ثقافت کے ساتھ ساتھ ہماری زندگی کے تمام حالات کو تبدیل کردیا، چونکہ کولمبس کے امریکہ کے سفر، پروٹسٹنٹ اصلاحات، ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کا قیام،اور امریکی انقلاب وغیرہ شامل تھے جس سے عالمی تاریخ میں اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں۔
- **جدید تاریخ (Modern History 1789 CE – Present age)**: جدید عالمی تاریخ کا دور(1789)عیسوی سے شروع ہوکر موجودہ تکنیکی دور تک تصور کیا جاتا ہے جس میں صنعتی انقلاب(Industrial Revolution)، مختلف حکومتوں کا عروج اور زوال(The rise of imperialism)، پہلی اور دوسری عالمی جنگیں، سرد جنگ(Cold War)، اور عالمگیریت کے تصور (Globalization)کے ساتھ ساتھ فرانسیسی انقلاب،امریکی خانہ جنگی، پہلی جنگ عظیم،روسی انقلاب،اور دیوار برلن کا گرنا اور سائنس اور ٹیکنالوجی کی ایجادیں شامل ہیں۔

اس طرح ہم کہ سکتے ہیں کہ عالم گیر سطح پر درآمد ہونے والی مختلف دور کی مختلف تبدیلیوں سے نہ صرف ہندوستان بلکہ ان کا اثر پوری دنیا پر مثبت یا منفی انداز میں پڑتا ہے،اس لیے سماجی مطالعہ کی تدریسی نکات میں عالمی تاریخ کے مختلف دور کی تبدیلیوں کی تدریس میں شمولیت ایک اہم تدریسی نکات ہو سکتا ہے، جس سے طلباء دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف ادوار میں ہوئے مختلف انقلابات، مختلف خطوں کی تشکیل اور ان کے اثرات سے سبق حاصل کر اپنے معاشرے اور ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ عہدِ وسطیٰ کی عالمی تاریخ کا دوسرا دور کو مختصر میں واضح کیجئے؟

1.2.2 ہندوستانی تاریخ(Indian History)

ہندوستان کی تاریخ خود ہندوستان کے وجود میں آنے سے شروع ہوتی ہے کیونکہ ہندوستان براعظم ایشیا میں واقع ہے،ہندوستان کی موجودہ آبادی16 مارچ 2024 تک 1,437,875,543ہے ہندوستان 2,973,193 مربع کلو میٹر زمین اور 314,070 مربع کلو میٹر پانی پر محیط ہے۔ 3,287,263 مربع کلو میٹر کے کل زمینی رقبے کے ساتھ اسے دنیا کا 7واں بڑا ملک تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہندوستان شمال مشرق میں بھوٹان، نیپال اور بنگلہ دیش، شمال میں چین، شمال مغرب میں پاکستان،اور جنوب مشرقی ساحل پر سری لنکا مالدیپ وغیرہ ملکوں

سے گھرا ہوا ہے۔ ہندوستان قدیم تہذیبوں کی سرزمین ہے۔ ہندوستان کی سماجی، اقتصادی اور ثقافتی تشکیلات علاقائی توسیع کے ایک طویل عمل کی پیداوار ہیں۔ ہندوستان کی تاریخ اور اس کے مختلف ادوار کو درج ذیل میں مختصر میں بیان کیا جارہا ہے:

1.2.2.1 قدیم ہندوستانی تاریخ (Ancient Indian History)

ہندوستان کی تاریخ وادی سندھ کی تہذیب اور آریاؤں کے آنے سے شروع ہوتی ہے۔ ان دو مراحل کو عام طور پر وید سے پہلے اور ویدک دور کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ قدیم ترین ادبی ماخذ جو ہندوستان کے ماضی پر روشنی ڈالتا ہے وہ رگ وید ہے۔ رگ وید میں موجود روایت اور مبہم فلکیاتی معلومات کی بنیاد پر اس کام کو کسی بھی درستگی کے ساتھ تاریخ میں لانا مشکل ہے۔ وادی سندھ کی تہذیب، جو 2800 BC اور 1800BC کے درمیان پروان چڑھی، ایک ترقی یافتہ اور پھلتا پھولتا معاشی نظام تھا۔ وادی سندھ کے لوگ زراعت کرتے تھے، پالتو جانور پالتے تھے، تانبے، کانسی اور ٹن سے اوزار اور ہتھیار بناتے تھے اور مشرق وسطیٰ کے کچھ ممالک کے ساتھ تجارت بھی کرتے تھے۔ قدیم ہندوستانی تاریخ ہندوستان میں موجود مختلف ثقافتوں، مذاہب اور تہذیبوں کے تانے بانے سے بنی ہوئی ایک وسیع اور پیچیدہ تاریخ تھی جو اپنے ہزاروں سالوں کے اعلیٰ معیاری سطح کی اقداروں پر محیط ہے، جس کا آغاز دریائے سندھ کی وادی کے آس پاس کے علاقے میں دنیا کی قدیم ترین انسانی بستیوں سے ہوا، جو 7000 قبل مسیح کے آس پاس نوپستان (Neolithic) کے دور سے تعلق رکھتا ہے۔ قدیم ہندوستانی تاریخ کسی ایک پہلو پر نہیں بلکہ یہ ایک بہت وسیع پیمانے پر مختلف زاویوں میں بکھری ہوئی تاریخ ہے جس کو ہم مختصر طریقہ سے درج ذیل میں پیش کریں گے اور اس کے اہم ادوار اور تہذیبوں کا مختصر جائزہ لیں گے:

- **وادی سندھ کی تہذیب (Indus Valley Civilization: 3300 C to 1300 BCE)**: ایک طویل عرصہ قبل مشرقی دنیا میں چند تہذیبیں منظر عام پر آئیں، ان شہری تہذیبوں کے عروج کی بنیادی وجوہات دریاؤں تک رسائی تھی، جو انسانوں کے مختلف کام انجام دیتے تھے۔ میسوپوٹیمیا تہذیب اور مصری تہذیب کے ساتھ ساتھ، شمال مغربی ہندوستان اور جدید دور کے پاکستان میں پھیلی وادی سندھ کی تہذیب کا عروج ہوا۔ تین تہذیبوں میں سب سے بڑی، وادی سندھ کی تہذیب 2600 قبل مسیح کے آس پاس پروان چڑھی، اس وقت ہندوستان میں زراعت نے پھلنا پھولنا شروع کیا تھا۔ **وادی سندھ کی تہذیب** کو ہڑپہ تہذیب کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، یہ برصغیر پاک وہند کے شمال مغربی علاقے میں دریائے سندھ کے علاقوں میں پروان چڑھی، بنیادی طور پر جو اب پاکستان اور شمال مغربی ہندوستان میں واقع ہیں، زرخیز وادی سندھ نے بڑے پیمانے پر زراعت کو ممکن بنایا۔ آج کی تاریخ میں وادی سندھ کے سب سے مشہور شہر موہنجوداڑو اور ہڑپہ ہیں۔ ان دو قصبوں کا پتہ لگانے سے کھدائی کرنے والوں کو وادی سندھ کی تہذیب کی دولت کی جھلک دکھائی دیتی ہے، جس کا ثبوت کھنڈرات اور گھریلو سامان، جنگی ہتھیار، سونے اور چاندی کے زیورات اور اسی طرح کی مختلف چیزیں ہیں۔ وادی سندھ کی تہذیب کے لوگ اچھی طرح سے منصوبہ بند قصبوں اور پکی ہوئی اینٹوں سے بنے اچھے ڈیزائن والے گھروں میں رہتے تھے اور ان کے پاس اپنا تحریری نظام موجود تھا (اب تک اس کو پڑھا نہیں جا سکا ہے)۔ ترقی اور خوشحالی کے دور میں، یہ تہذیب، بدقسمتی سے، تقریباً 1300 قبل مسیح میں ختم ہو گئی، بنیادی طور پر قدرتی آفات کی وجہ سے یا باہری لوگوں کے حملوں سے اس تہذیب کا زوال ہوا۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=TzPxRPUBS4A

- **ویدک تہذیب** (Vedic Period: 1500–500 BCE): وادی سندھ کی تہذیب کے بعد اگلا دور جو ہندوستان نے دیکھا وہ ویدک تہذیب کا تھا، جو دریائے سرسوتی کے کنارے پروان چڑھتی تھی، جس کا نام ویدوں کے نام پر رکھا گیا تھا، جس میں ہندوؤں کے ابتدائی ادب کے مقالے ملتے ہیں، جنہیں ہندومت کے پیروکار آج بھی بہت احترام کے ساتھ رکھتے ہیں۔ وادی سندھ کی تہذیب کے آخری دنوں میں وسط ایشیا سے ہند آریائی قبائل ہندوستان میں آئے اور مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر ایک نئی تہذیب کو پیدا کیا جس کو آج ہم ویدک تہذیب کے نام سے جانتے ہیں اسی دور میں وید لکھے گئے جن میں آریائی قبائل کی کلچر، ثقافت اور مذہبی عقائد تحریر ہیں جو سنسکرت میں لکھے گئے۔ البتہ ویدک تہذیب کا دائرہ فقط ہندوستان کے شمال مغربی سرحد تک ہی محدود تھا اور ہندوستان کے بقیہ خطے اپنی جداگانہ ثقافتی شناخت قائم رکھتے تھے۔ اس تہذیب کو ویدوں میں بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔
- **بدھ مت اور مہاجن پداس کا دور** (Mahajanpadas and Buddhist: 600-300 BCE): اس دور میں برصغیر پاک و ہند میں 16 طاقتور سلطنتوں کا عروج دیکھا گیا، جنہیں مہاجن پداس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ سلطنتیں بادشاہتیں اور جمہوریہ دونوں تھیں اور قدیم ہندوستان کے سیاسی منظر نامے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی تھیں۔ اس وقت کی نمایاں طاقتیں کپلا وستو کے ساکی اور ویشالی کے لچھاوی تھے۔ بدھ مذہب کے بانی، جس کا اصل نام سدھارتھ گوتم تھا، کپلا وستو کے قریب لمبنی میں پیدا ہوے تھے یہ ایک ایسا مذہب ہے جس کی بنیاد روحانیت پر مبنی تھی۔ ان کا انتقال 480 قبل مسیح میں 80 سال کی عمر میں ہوا لیکن ان کی تعلیمات پورے جنوبی اور مشرقی ایشیا میں پھیل گئیں اور آج پوری دنیا میں ان کی پیروی کی جاتی ہے۔
- **موریہ سلطنت** (Maurya Empire: 322–185 BCE): چندر گپت موریہ کی طرف سے قائم کی گئی، موریہ سلطنت قدیم ہندوستانی تاریخ کی سب سے بڑی اور طاقتور سلطنتوں میں سے ایک تھی۔ بادشاہ اشوک کے دور حکومت میں، اس نے تقریباً پورے برصغیر کو اپنی حکومت کے اندر ملا لیا اور بدھ مذہب کو پھیلایا اور بدھ مت کو بطور ریاستی مذہب کے طور پر بھی فروغ دیا۔
- **گپتا سلطنت** (Gupta Empire: 320-550 CE): گپتا سلطنت کو اکثر قدیم ہندوستانی تہذیب کا "سنہرا دور" بھی کہا جاتا ہے۔ اس عظیم سلطنت میں خوشحالی کا دور تھا، فن، سائنس، ریاضی، ادب اور فلسفے میں ترقی ہوئی۔ گپتا حکمران علم کے سرپرست تھے اور اس دور نے مختلف شعبوں میں اہم شراکت کی مثالیں پیش کیں۔
- **کلاسیکی دور** (Classical Period : 200 BCE–1200 CE): کلاسیکی دور میں مختلف ہندوستانی ثقافتی کلچر اور فلسفیانہ روایات، جس میں ہندو مذہب، بدھ مذہب، اور جین مذہب کے دور کو رکھا جا سکتا ہے اور یہ دور ان مذاہب کے استحکام اور فروغ پر مشتمل ہے۔ اس دور نے کلاسیکی ہندوستانی فن، ادب اور سائنس کی ترقی کو پیش کیا۔

قدیم ہندوستانی تہذیب نے ہندوستان کی ایک ایسی مثال چھوڑی ہے جس سے دنیا کے مختلف حصوں میں پروان چڑھیں دیگر تہذیبیں بھی مستفید ہو رہی ہیں، ہندوستانی قدیم تہذیبوں نے جنوبی ایشیا کی ترقی پر گہرا اثر ڈالا ہے اور آج بھی اس خطے کے ثقافتی منظر نامے کو تشکیل دے رہی ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ قدیم ہندوستانی تہذیب نے ہندوستان کو متاثر کیا؟واضح کیجیے؟

1.2.2.2 عہد وسطیٰ کی ہندوستانی تاریخ (Indian History: Medieval)

ہندوستان کا عہد وسطیٰ کا دور 500 صدی عیسوی کی دہائی کے آخر میں گپتا سلطنت کے خاتمے سے شروع ہوا تھا۔گپتا سلطنت نے شمالی ہندوستان کے بیشتر حصوں پر حکومت کی تھی، جس سے ہندوستانی کلچر، ثقافت اور ادب کا سنہرا دور قائم تھا،اس حکومت کے خاتمے نے ہندوستانی سیاست کو پارہ پارہ کر دیا۔اس حکومت کے ہزار سالہ عرصے میں، مسابقتی خاندانوں نے ہندوستان پر اپنی طاقت کو وسعت دینے کی کوشش کی جس کے دوسرے نصف دور میں، مغرب سے مسلمانوں نے پورے ہندوستان میں اپنے قدم بڑھائے اور ہندوستان میں داخل ہوئے، جس سے بدھ مذہب کا زوال ہوااور اسلام وہندو مذاہب کو سلطنتوں کی حفاظت کی بنیاد پر عروج ہوا۔یہ دونوں مذاہب آج برصغیر پاک و ہند میں سب سے بڑے مذہب ہیں۔1500 وی صدی عیسوی کی دہائی میں، مغل سلطنت نے ہندوستان کا بیشتر حصہ فتح کیا،اور اٹھارہوی صدی عیسوی میں اس کا زوال برطانوی سلطنت سے شکست خوردہ ہونے کی بنیاد پر ہوا۔ہندوستان کی عہد وسطیٰ کی تاریخ کا دور 6 ویں صدی عیسوی سے 18 ویں صدی عیسوی تک وسیع ہے اس دور میں ہندوستانی کلچر، ثقافت اور ادب میں نمایاں تبدیلیار ونما ہویں جس میں مختلف سلطنتوں کا عروج وزوال،علاقائی سلطنتوں کا ظہور، شہری ترقی،اور گہری سماجی و ثقافتی تبدیلیاں شامل تھیں۔اس دور کو ہم دوادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں:

- **عہد وسطیٰ کے ابتدائی ہندوستان کا دور (Early Medieval Period (8th–12th Century CE)**:ابتدائی عہد وسطیٰ کے دور میں گپتا سلطنت کا زوال اور علاقائی طاقتوں کا ظہور ہوا،راجپوت راجاؤں نے اس دور میں ایک اہم کردار ادا کیااور پورے شمالی ہندوستان میں اپنی الگ الگ سلطنتیں قائم کیں۔اس دور میں نئے تجارتی راستے پروان چڑھے جو ہندوستان کی تجارت کلچر اور ثقافت کے ساتھ دیگر مذاہب کو وسط ایشیااور اس سے آگے کے ساتھ جوڑتے رہے۔اس دور میں گپتا سلطنت کا زوال اور پرتیہارا، راشٹر کوٹ اور پال خاندانوں کے ذریعے علاقائی سلطنتوں کا ظہور ہوا جسے "سہ فریقی جدوجہد"(Tripartite Struggle) کہا جاتا ہے۔جنوبی ہندوستان میں چولا، چلوکیہ اور پالوا خاندانوں کی ترقی ہوئی، جنہوں نے اہم ثقافتی اور تعمیراتی کارنامے انجام دیے۔اس عرصے کے دوران بدھ مذہب کے پھیلاؤ میں کمی آئی، جب کہ ہندو مذہب نے خاص طور پر بھکتی (عبادت) تحریک کے عروج کے ساتھ،ذاتی دیوتاؤں کی عقیدت پر زور دیا۔
- **دہلی سلطنت (Delhi Sultanate (13th–16th Century CE)**:سب سے پہلے ہندوستان میں محمد بن قاسم نے دریائے سندھ کے قریب راجا داہر کو ہرا کر ہندوستان میں عربوں کی حکومت قائم کی۔اس کے بعد دسویں صدی عیسوی میں محمود غزنوی نے ہندوستان میں سترہ بار حملے کیےاور گیارہویں صدی عیسوی میں محمد غوری نے ترائن کی لڑائی میں پرتھوی راج چوہان کو ہرا کر دہلی میں ترک سلطنت قائم کی جو ہندوستانی تاریخ میں ایک اہم تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے۔اس کے بعد ترک اور افغان حکمرانوں نے شمالی

ہندوستان میں اپنی حکمرانی کو وسعت دی۔ دہلی سلطنت کو مختلف ترک اور افغان خاندانوں نے پروان چڑھایا جن میں مملوک، خلجی، تغلق، سید اور لودی شامل تھے۔ دہلی سلطانوں نے جنوبی ہندوستان میں ہندو سلطنتوں کی طرف سے مسلسل مقابلوں کا سامنا کرتے ہوئے اسلامی اداروں، فارسی ثقافت اور انتظامی نظام کو ہندوستان میں متعارف کرایا۔اس دور کے قابل ذکر حکمرانوں میں قطب الدین ایبک، علاؤالدین خلجی، اور محمد بن تغلق اور شیر شاہ سوری شامل ہیں، جو اپنی فوجی فتوحات، انتظامی اصلاحات، اور قطب مینار اور تغلق آباد قلعہ جیسی تعمیراتی وراثت کے لیے مشہور ہیں۔

- **وجے نگر سلطنت (Vijayanagar Empire 14th–16th Century CE):** 13ویں صدی عیسوی میں ہری ہر اور بکانے وجے نگر سلطنت قائم کی، وجے نگر سلطنت جنوبی ہندوستان میں ایک ممتاز ہندو مملکت بن گئی، جو اپنی فوجی صلاحیت، انتظامی کارکردگی، فن اور ادب تعمیر کی سرپرستی کے لیے مشہور ہے۔ کرشنا دیورائے کے زیرانتظام یہ سلطنت اپنے عروج پر پہنچی، ودیارنیا جیسے دانشوروں کی شراکت اور تیلگو اور کنڑ زبانوں کی ترقی کے ساتھ یہ سلطنت ایک متحرک ثقافتی نشاۃ ثانیہ کو فروغ دیتی ہے۔ بعد میں اس سلطنت کا بھی زوال چھوٹی۔ چھوٹی مسلم ریاستوں کے ہاتھوں ہوا، جس کے بعد بہمنی سلطنت، بیدر شاہی سلطنت، برید شاہی سلطنت، گولکنڈہ وغیرہ کا جنوبی ہندوستان میں عروج ہوا۔
- **مغلیہ سلطنت (Mughal Empire16th–18th Century CE):** بابر نے 1526 عیسوی میں ابراہیم لودی کو پانی پت کی پہلی جنگ میں شکست دے کر دہلی سلطنت کا خاتمہ کر دیا اور مغل حکومت کی دہلی میں بنیاد رکھی۔ مغل سلطنت ہندوستان کی تاریخ کی سب سے طاقتور مسلم سلطنتوں میں سے ایک بن گئی، جس نے افغانستان سے لے کر بنگال تک پھیلے ہوئے ایک وسیع علاقے پر حکومت کی اور گپتا حکومت کے بعد ایک بار پھر ہندوستان کو ایک وسیع علاقے پر مبنی ملک بنایا۔ قابل ذکر مغل بادشاہوں میں اکبر اعظم شامل ہے، جو اپنی مذہبی رواداری، انتظامی اصلاحات، اور فنون کی سرپرستی کے لیے جانا جاتا ہے۔ جہانگیر، جس نے فارسی ثقافت کو فروغ دیا اور شاہ جہاں، اپنے فن تعمیر کے شاہکار تاج محل کے لیے مشہور ہیں۔ اور نگزیب عالم گیر کے زمانہ میں ہندوستان کا رقبہ سب سے زیادہ تھا۔ 17ویں صدی کے آخر میں انتظامی بدعنوانی، جانشینی کے تنازعات، اور بیرونی حملوں کی وجہ سے سلطنت کا زوال شروع ہوا، جس کے نتیجے میں ہندوستان میں برطانوی نوآبادیاتی حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ ہندوستان کے عہد وسطی نے سیاسی، ثقافتی اور مذہبی پیش رفت کا ایک متحرک عمل دیکھا، جس نے برصغیر پاک وہند کے سماجی واقتصادی تانے بانے پر گہرا اثر چھوڑا۔ مغل دور میں فن، ادب اور فن تعمیر (جیسے تاج محل لال قلعہ) سمیت ثقافتی سرگرمیوں کو بڑھاوا ملا۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=IhU5_RJSKz4

1.2.2.3 جدید ہندوستانی تاریخ (Modern Indian History)

16ویں اور 17ویں صدی کے آخر میں، ہندوستان میں یورپی تجارتی کمپنیوں نے ایک دوسرے کے ساتھ زبردست مقابلہ کیا۔ 18ویں صدی کی آخری سہ ماہی تک انگریزوں نے دوسروں کو پیچھے چھوڑ دیا تھا اور خود کو ہندوستان میں غالب طاقت کے طور پر قائم کر لیا۔

انگریزوں نے تقریباً دو صدیوں تک ہندوستان کا انتظام کیا اور ملک کی سماجی، سیاسی اور معاشی زندگی میں انقلابی تبدیلیاں لائیں۔ انگریز بطور تاجر ہندوستان آئے تھے، مغل حکومت کے بعد ہندوستان میں جو ٹوٹ پھوٹ ہوئی اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، انگریزوں نے ہندوستان پر 2 صدیوں سے زیادہ حکومت کرنے کے لیے 'تقسیم کرو اور حکومت کرو(Divide-and-Rule)' کی حکمت عملی کو استعمال کیا، انہوں نے سیاسی طاقت 1757ء میں پلاسی کی جنگ کے بعد حاصل کی۔ انگریزوں نے ہندوستانی وسائل اور تجارت کے لین دین میں گہری دلچسپی لی، انگریزوں کو ہندوستان کے وسائل کی دولت لوٹنے والوں کے طور پر دیکھا جاتا ہے- جیسا کہ انہوں نے متعدد دیگر وسائل جیسے کپاس، مسالے، ریشم اور چائے وغیرہ سے مالی دولت کمائی۔ انگریزوں نے ہندوستان میں ایک بہت بڑا تجارتی اور سیاسی بنیادی ڈھانچہ تیار کیا، 1858 عیسوی میں برطانوی راج قائم کیا گیا جو تقسیم کرنے والا تھا اور ہندوستانیوں کو مذہب کی بنیاد پر ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کرتا تھا، مزدوروں کے ساتھ بدسلوکی کرنا عام بات تھی، ہندوستانی بنیادی طور پر برطانوی حکمرانی کے غلام تھے اور اپنے کام پر سخت محنت کر رہے تھے ان وجوہات کی بنیاد پر 1857 عیسوی کے بعد متعدد مسلح اور غیر مسلح بغاوتیں ہوئیں اور ممتاز آزادی پسند جنگجو سامنے آئے، مختلف ہندوستانیوں کا خیال تھا کہ آزادی ان کا پیدائشی حق ہے اور آزادی حاصل کرنے کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں۔ برطانوی ملکہ نے زور دے کر کہا تھا کہ انگریزوں کا مقصد ہندوستان کی ترقی میں مدد کرنا تھا- تاہم، ہندوستانی رہنماؤں کی مشاورت کے بغیر متعدد مسائل پیدا ہوئے۔ اس کی ایک اہم مثال یہ تھی کہ جب پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ نے ہندوستان کی طرف سے جرمنی پر حملہ کیا تو ہندوستانیوں سے پوچھا بھی نہیں اور لاکھوں ہندوستانی فوجی دونوں عالمی جنگوں کے دوران اس لڑائی میں شامل ہوئے اور دونوں عالمی جنگوں میں دس لاکھ سے زیادہ ہندوستانی فوجی مارے گئے۔ یہ دور اہم سیاسی، سماجی اور اقتصادی تبدیلیوں کی نشان دہی کرتا ہے جس میں استعمار، آزادی کی تحریکیں، اور جمہوریہ ہند کا قیام شامل ہیں۔ اس نو آبادیاتی دور میں ہندوستانیوں کا معاشی استحصال، سماجی اصلاحات، انتظامی تبدیلیاں اور جدید تعلیم، نقل و حمل اور مواصلاتی ڈھانچے کا تعارف دیکھنے میں آتا ہے۔

- **ہندوستان کی آزادی کی تحریک (Indian Independence Movement):** انڈین نیشنل کانگریس(INC)، جس کی بنیاد 1885 میں ایلن ہیوم(Allan Hume) نے رکھی تھی، ایک اہم تنظیم بن گئی اور اس نے ہندوستانی خود مختاری اور برطانوی راج سے آزادی کی وکالت کی۔ مہاتما گاندھی، جواہر لعل نہرو، سبھاش چندر بوس اور دیگر آزادی کے طالب رہنماؤں نے عدم تشدد پر مبنی سول نافرمانی، عوامی احتجاج اور قوم پرست تحریکوں کے ذریعے عوام کو متحرک کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ 1942 میں ہندوستان چھوڑو تحریک اور اس کے بعد دوسری جنگ عظیم نے برطانوی سلطنت کو کمزور کر دیا، جس کے نتیجے میں ہندوستان کی آزادی کے لیے دباؤ بڑھتا گیا اور ہندوستان نے بالآخر 15 اگست 1947 کو برطانوی راج سے آزادی حاصل کی جو کہ ہندوستان کی تقسیم کے بعد حاصل ہوئی۔ ہندوستان اور پاکستان الگ الگ ملک بنائے گئے۔ ہندوستان 26 جنوری 1950 کو ایک خود مختار جمہوریہ بن گیا، جس نے ایک تحریری آئین کے ساتھ جمہوری نظام حکومت کو اپنایا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ ہندوستان کو آزادی کس طرح حاصل ہوئی؟

1.2.2.4 عصری ہندوستانی تاریخ (Contemporary Indian History)

سن 1947 میں آزادی کے بعد، ہندوستان نے متعدد پریشانیوں، چنوتیوں اور مواقع کا سامنا کرتے ہوئے، قوم سازی کے سفر کا آغاز کیا۔ آزادی کے بعد جدید ہندوستانی تاریخ کا جائزہ درج ذیل ہے:

- **نہرو کا دور (1947-1964)**: آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم کے طور پر جواہر لال نہرو نے اپنے ابتدائی سالوں میں ملک کی قیادت کی، اور ایک مضبوط حکومت قائم کی، ان کی حکومت نے سوشلسٹ پالیسیوں، سیکولرازم، اور خارجہ پالیسی میں غیر امتیازی صف بندی پر توجہ دی اور اقتصادی ترقی کے لیے پانچ سالہ منصوبوں کا آغاز، تعلیمی اور سائنسی اداروں کا قیام مولانا آزاد کی قیادت میں کیا، ساتھ ہی جمہوری اداروں کا فروغ کیا، ہندوستان آج ایک خود مختار سوشلسٹ سیکولر جمہوری ملک ہے جس کی پارلیمانی شکل جمہوری حکومت ہے۔ وزیر اعظم کے ساتھ وزراء کی ایک کونسل ہوتی ہے، جو لوک سبھا اور راجیہ سبھا پر مشتمل ہوتی ہے، جن کے سربراہ صدر کو مشورہ دیتے ہیں جو ملک کا آئینی سربراہ ہوتا ہے، اس طرح آج ہندوستان اپنے پیروں پر مضبوطی سے کھڑا ہے۔
- **اقتصادی اصلاحات اور لبرلائزیشن (Economic Reforms and Liberalization)**: 1991 میں، ہندوستان کے وزیر اعظم پی وی نرسمہا راؤ کی قیادت میں اقتصادی اصلاحات کا آغاز کیا، وزیر اعظم پی وی نرسمہا راؤ اور وزیر خزانہ منموہن سنگھ، معیشت کو غیر ملکی سرمایہ کاری کے لیے کھولنا چاہتے تھے اور نوکر شاہی کے کنٹرول کو کم کرنا چاہتے تھے، جس سے ہندوستان میں اہم اقتصادی ترقی ہوئی، غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا اور ایک مضبوط آئی ٹی اور خدمات کے شعبے کی ترقی ہوئی، جس نے ہندوستان کو دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں سے ایک میں تبدیل کر دیا۔
- **علاقائی سیاسی جماعتوں کا ظہور (Emergence of Regional Political Parties)**: ہندوستان کے سیاسی منظر نامے نے علاقائی سیاسی مختلف قیادتوں اور پارٹیوں کا عروج دیکھا، خاص طور پر تمل ناڈو، مغربی بنگال اور اتر پردیش جیسی ریاستوں میں، مقامی سیاست میں با اثر کردار ادا کیا جس سے اتحادی سیاست قومی سطح پر معمول بن گئی، کوئی ایک جماعت پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل نہ کر سکی، مگر 2014 کے بعد ہندوستان میں بھارتیہ جنتا پارٹی نے ملک کی بیشتر نشستوں پر جیت حاصل کر اپنی حکومت قائم کی جو آج بھی قائم ہے۔
- **ہندوستان انفارمیشن ٹیکنالوجی کے عالمی مرکز کے طور پر ابھرا (India emerged as a global hub for Information Technology)**: ہندوستان انفارمیشن ٹکنالوجی (آئی ٹی) اور بزنس پروسیس آؤٹ سورسنگ (بی پی او) خدمات کے لیے مشہور ہے جو کہ ایک عالمی مرکز کے طور پر منظر عام پر آیا، جس نے اقتصادی ترقی اور روزگار پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا، بنگلور، حیدرآباد، اور پونے جیسے شہر بڑے آئی ٹی ہب کے طور پر جانے جاتے ہیں، جو ملٹی نیشنل کارپوریشنز سے سرمایہ کاری کو فروغ کرتے ہیں۔

حالیہ برسوں میں ہندوستان کو فرقہ وارانہ کشیدگی، غربت، بدعنوانی، ذات پات کی بنیاد پر امتیازی، اقتصادی عدم مساوات اور علاقائی تنازعات جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہے، مگر پھر بھی ملک نے خلائی تحقیق، قابل تجدید توانائی اور صحت کی دیکھ بھال جیسے شعبوں میں بھی پیش

قدمی کی ہے، جو مزید ترقی کی اپنی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ ملک متواتر انتخابات، متنوع ثقافتی منظر نامے اور عالمی معاملات میں بڑھتے ہوئے کردار کے ساتھ ایک متحرک جمہوریت ہے۔ جدید ہندوستانی تاریخ ہندوستانی عوام کی لچک، تنوع اور امنگوں کا ثبوت ہے کیونکہ وہ جدید دنیا میں بھائی چارگی کو تلاش کرتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ ہندوستان کو انفارمیشن ٹکنالوجی (آئی ٹی) کا حب کیوں کہا جاتا ہے؟

1.3 خلاصہ (Summary)

اسکولی تعلیم میں سماجی مطالعہ کا تدریسی عمل ہمارے ملک ہندوستان اور عالمی تاریخ کے مختلف ادوار (Periodization) کے کئی اہم مقاصد کو پورا کرتا ہے، ہندوستانی اور عالمی تاریخ کا درس طلباء کو تاریخی واقعات کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ ہندوستان کی تاریخ خود ہندوستان کے وجود میں آنے سے شروع ہوتی ہے کیونکہ ہندوستان براعظم ایشیا میں واقع ہے، ہندوستان 2,973,193 مربع کلومیٹر زمین اور 314,070 مربع کلومیٹر پانی پر محیط ہے۔ 3,287,263 مربع کلومیٹر کے کل زمینی رقبے کے ساتھ اسے دنیا کا 7 واں بڑا ملک تسلیم کیا جاتا ہے۔

ہندوستان کی تاریخ وادی سندھ کی تہذیب اور آریاؤں کے آنے سے شروع ہوتی ہے۔ ان دو مراحل کو عام طور پر ویدسے پہلے اور ویدک دور کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ قدیم ترین ادبی ماخذ جو ہندوستان کے ماضی پر روشنی ڈالتا ہے وہ رگ وید ہے۔ کلاسیکی دور میں مختلف ہندوستانی ثقافتی کلچر اور فلسفیانہ روایات، جس میں ہندو مذہب، بدھ مذہب اور جین مذہب کے دور کو رکھا جاسکتا ہے۔ اس دور نے کلاسیکی ہندوستانی فن، ادب اور سائنس کی ترقی کا مشاہدہ کیا۔ 2014 کے بعد ہندوستان میں بھارتیہ جنتا پارٹی نے ملک کی بیشتر نشستوں پر جیت حاصل کر اپنی حکومت قائم کی جو آج بھی قائم ہے۔ جدید ہندوستانی تاریخ، ہندوستانی عوام کی ہمہ گیری، تنوع اور امنگوں کا ثبوت ہے کیونکہ وہ جدید دنیا میں انسانیت اور اخوت کے علمبردار ہیں۔

1.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- عالم دنیا کے مختلف ادوار میں ہوئی سیاسی، اقتصادی اور سماجی تبدیلیوں اور تشکیلوں کو سمجھ چکے ہیں۔
- ہندوستان کی قدیم تاریخ کو سمجھ چکے ہیں۔
- ہندوستان کی عہد وسطیٰ کی تبدیلیوں پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔
- ہندوستان میں کس طرح کی سیاسی، مذہبی، اقداری اور اقتصادی تبدیلیوں رونما ہوئی ہیں۔

1.5 فرہنگ(Glossary)

الفاظ(Word)	معنی(Meaning)
میسوپوٹامیا(Mesopotamia)	ایک قدیم تہذیب اب عراق میں واقع ہے۔
وادی سندھ(Indus Valley)	سندھ ندی کے کنارے کا علاقہ جہاں سندھو تہذیب پائی گئی۔
زبانوں کی تحریری ایجاد(Invention of writing)	زبانوں کی تحریر۔
یونانی(Greek) اور رومن(Roman)	دو قدیم ملک
اہرام(Pyramids)	پرامڈ کی تعمیر
جاگیرداری (Feudalism)	ایک سماجی طریقہ کار
نشاۃ ثانیہ(Renaissance)	انقلاب کا دور

1.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ درجہ ذیل میں سے کون سا دور "قدیم عالمی تاریخ کا دور" کہا جاتا ہے؟

a) زراعت کے عروج سے رومی سلطنت کے زوال تک کا دور

b) رومی سلطنت کے زوال سے نشاۃ ثانیہ کے آغاز تک کا عرصہ

c) انسانی تہذیب کے آغاز سے رومی سلطنت کے عروج تک کا دور

d) رومی سلطنت کے عروج سے بازنطینی سلطنت کے زوال تک کا دور

2۔ درجِ ذیل میں سے کس نے 13ویں صدی عیسوی میں وجے نگر سلطنت قائم کی؟

a)چندر گپتا b)ہری ہر اور بکا نے c)دریافت کا دور d)سکندر لودی

3۔ "عصری تاریخ"(Contemporary History) کے نام سے جانا جانے والا دور عام طور پر کس وقت سے شروع ہوتا ہے؟

a)انقلاب فرانس b)پہلی جنگ عظیم c)دوسری جنگ عظیم d)سرد جنگ

4۔ گپتا خاندان کے مندرجہ ذیل حکمرانوں میں سے کس نے گپتا حکومت کا دور شروع کیا؟

a)وشنو گپتا b)چندر گپت اول c)سکند گپتا d)سمندر گپتا

5۔ ہندوستان سے بدھ مت کس موجودہ خطے میں سب سے پہلے آیا تھا؟

a)لمبنی b)بودھ گیا c) لنکا d)مالدیو

6۔ دہلی کے مندرجہ ذیل سلطانوں میں سے کس نے سکندر ثانی کا لقب اختیار کیا؟

a) بلبن b) علاؤالدین خلجی c) محمد بن تغلق d) سکندر لودی

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کون اکبر سے وابستہ نہیں ہے؟

a) بیر بل b) تانسین c) ابوالفضل d) سکندر لودی

8۔ پانی پت کی لڑائی کس کس کے بیچ ہوئی؟

a) بیر بل اور محمد غوری b) اکبر اور محمد غوری c) بابر اور ابراہیم لودی d) پر تھوی راج اور محمد غوری

9۔ سب سے پہلے ہندوستان پر کس مسلم نے حملہ کیا؟

a) محمد غوری b) اکبر c) محمد بن قاسم d) محمود غزنوی

10۔ کانگریس کا قیام کس نے کیا؟

a) جواہر لال نہرو b) مولانا آزاد c) اے او ہیوم d) کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ موریہ سلطنت کا بانی کون تھا؟ اور یہ حکومت کہاں قائم ہوئی؟

2۔ تاج محل بنانے والے مغل بادشاہ کے بارے میں بیان کریں؟

3۔ برطانوی راج کے خلاف ہندوستان کی آزادی کی تحریک کا آغاز کیوں ہوا؟

4۔ آزادی کی لڑائی کب لڑی گئی؟

5۔ مہاتما گاندھی کی قیادت میں سالٹ مارچ کی کیا اہمیت تھی؟

6۔ انڈین نیشنل کانگریس کس مقصد سے قائم کی گئی؟

7۔ آزاد ہندوستان میں اقتصادی ترقی کے لیے کیا کام کیے گئے؟

8۔ 1857 کی بغاوت کا رہنما کون تھا جسے پہلی جنگ آزادی بھی کہا جاتا ہے؟

9۔ ہندوستان میں کس طرح کی حکومت رائج ہے؟

10۔ انگریزوں نے پلاسی کی لڑائی کب اور کیوں لڑی؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ آزاد ہندوستان کا پہلا وزیر اعظم کس کو بنایا گیا اور کیوں؟

2۔ جدوجہد آزادی کے دوران بال گنگادھر تلک نے کیا کام کیا؟

3۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے تعلیم کی ترقی میں کیا کیا؟

4۔ عصری ہندوستانی تاریخ پر مختصر میں نوٹ لکھیے۔

5۔ انڈین نیشنل آرمی (INA) کیوں قائم کی گئی تھی؟

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید (Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	a	b	b	a	a	b	d	c	c	c

1.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ The Curriculum for the Ten Year School: A Framework, 1975, NCERT, New Delhi.

2۔ National Curriculum for Elementary and Secondary Education: A Framework, 1988, NCERT, New Delhi.

3۔ National Curriculum Framework for School Education, 2005,. NCERT, New Delhi: https://ncert.nic.in/pdf/nc-framework/nf2005-english.pdf

4۔ Rosyad, A. M., Sudrajat, J., & Loke, S. H. (2022). Role of social studies teacher to inculcate student character values. *International Journal of Science Education and Cultural Studies*, *1*(1), 1-15.

5۔ Philips (ed.), 1961. Thapar, 1968. For a comparative study, see Hall (ed.), 1961; Soedjatmoko (ed.), 1965.

6۔ Leopold, 1974. For various interpretations of the term *arya,* see Bailey, 1959. Thieme (1938) has argued that the term refers to "foreigner/stranger".

7۔ Rg Veda II.20.8; II.12.4; III.34.9; I.33.4; IV.16.3; V.29.10; X.22.8.

8۔ https://www.memphistours.com/India/india-travel-guide/india-culture-and-travel-information/wiki/brief-history-of-india

اکائی 2۔ نوآبادیاتی نظام، سرمایہ داری، جمہوریت اور شہریت -امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلابات

(Colonialism, Capitalism, Democracy and Citizenship – American, French and Russian Revolutions)*

2.0 تمہید (Introduction)

2.1 مقاصد (Objectives)

2.2 نوآبادیات، سرمایہ داری، جمہوریت اور شہریت -امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلاب (Colonialism, Capitalism, Democracy and Citizenship – American, French and Russian Revolutions)

2.2.1 نوآبادیاتی نظام (Colonialism)

2.2.2 سرمایہ داری نظام (Capitalism)

2.2.3 جمہوریت اور شہریت (Democracy and Citizenship)

2.2.4 امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلاب (American, French and Russian Revolutions)

2.2.4.1 امریکی انقلاب (American Revolutions: 1765-1783)

2.2.4.2 امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلاب (American, French and Russian Revolutions)

2.2.4.3 فرانسیسی انقلاب (French Revolutions: 1789)

2.2.4.4 روسی انقلاب (Russian Revolutions: 1917)

2.2.4.5 امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلاب میں یکسانیت (Similarities in American, French and Russian Revolutions)

2.2.4.6 امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلاب میں یکسانیت

* Dr. Mohd. Talib Ather Ansari, Associate Professor, MANUU CTE, Bidar

(Dissimilarities in American, French and Russian Revolutions)

2.3 خلاصہ(Summary)

2.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

2.5 فرہنگ(Glossary)

2.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

2.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

2.0 تمہید(Introduction)

سن1450صدی عیسوی میں، گٹنبرگ پرنٹنگ پریس(Gutenberg printing press)کی ایجاد نے پورے یورپ میں ترسیلی عمل کو بہتر بنانے اور آپسی مواصلات کو تیزی سے پھیلانے کی سہولت فراہم کی، جس کے نتیجے میں حقیقت اور انسانیت پسند مصنفین جیسے کہ فرانسسکو پیٹرارک(Francesco Petrarch)اور جیوانی بوکاسیو(Giovanni Boccaccio)کی تحریریں وجود میں آئیں، جنہوں نے روایتی یونانی اور رومن ثقافت اور اقدار کو فروغ دیا، جن کو چھاپ کر عوام میں تقسیم کیا گیا، جس سے متاثر ہو کر بہت سے سماجی کارکنان اس نظریہ پر کام کرنے کے لیے آگے بڑھے ، جس سے بین الاقوامی تعلقات، معاشیات، اقتصادیات، سیاسیات، سماجیات اور تجارت میں پیشرفت ہوئی، جس نے یورپ میں کلچر اور ثقافت کو متاثر کیا اس سے پورے یوروپ میں ایک انقلاب پیدا ہو گیا جس کو ہم یوروپ نشاۃ ثانیہ(انقلاب)(Renaissance)کے نام سے جانتے ہیں۔اس اکائی میں ہم ان انقلابوں اوران کی وجوہات و اسباب اور سیاسی، معاشی، سماجی نظام میں آئی تبدیلیوں کے بارے میں بحث کریں گے جس میں امیریکی،روسی اور فرانسیسی انقلاب کے ساتھ ساتھ نو آبادیات، سرمایہ داری، جمہوریت اور شہریت پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

2.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- سامراج کی عصری شکل، نو آبادیاتی نظام کی وضاحت کر سکیں
- جمہوریت اور شہریت کو سمجھ سکیں
- سرمایہ داری نظام کو سمجھ کر بیان کر سکیں
- انقلابات کے معنی اور اہمیت کا تجزیہ کر سکیں
- روسی انقلاب کی وضاحت کر سکیں
- امیریکی اور فرانسیسی انقلاب کو سمجھ کر ان کی تشریح کر سکیں

2.2 نوآبادیاتی نظام، سرمایہ داری، جمہوریت اور شہریت-امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلاب

(Colonialism, Capitalism, Democracy and Citizenship–American, French and Russian Revolutions)

نوآبادیاتی نظام، سرمایہ داری نظام، جمہوریت، اور شہریت ایک دوسرے سے جڑی ہوئی تاریخوں اور مضمرات کے ساتھ آپس میں مختلف پیچیدہ تصورات پیش کرتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کی تدریسی عمل سے ہم طلباء کو اپنی سیاست کے مختلف طریقہ کار اور طریقہ عمل سے روشناس کروانا ایک ضروری عمل سمجھتے ہیں، جس سے ہماری آنے والی نسلیں ان کو سمجھ کر اپنی زندگی میں صحیح فیصلہ سازی کر سکیں، جس کی نشاندہی سیاسی تقابلی(Comparative)طریقہ پر مبنی نظریاتی و تجرباتی نقطہ نظر سے ہوتی ہے تقابلی سیاست کا مطالعہ سیاسی تجربے، رویے اور عمل کے میدان میں شعوری موازنہ پر منحصر ہوتا ہے۔ مختلف نظام حکومت کا مطالعہ سماجی مطالعہ کا ایک اہم حصہ ہے۔ مختلف طریقہ کے نظام حکومت، مختلف سیاسی نظاموں کا تجزیہ اور موازنہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو مختلف معاشروں کے تحت کام کرتے ہیں۔ درج ذیل میں ہم نوآبادیات، سرمایہ داری، جمہوریت، اور شہریت کے مختلف مضمرات پر بحث کریں گے۔

2.2.1 نوآبادیاتی نظام(Colonialism)

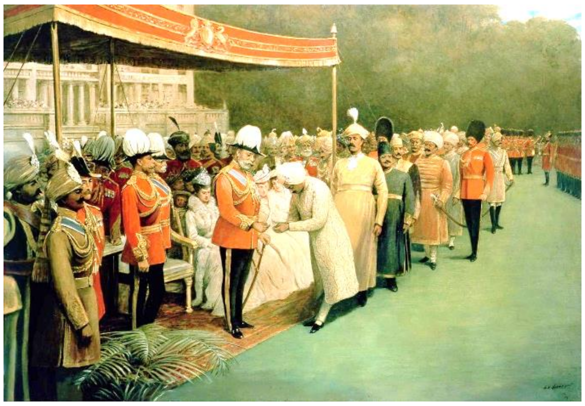

Source:- https://brownhistory.substack.com/p/the-colonization-of-south-asian-folktales

Source:- https://www.thoughtco.com/comparative-colonization-in-asia-195268

نوآبادیاتی نظام (Colonialism) سے مراد کسی ایک علاقے کے لوگوں کا دوسرے علاقے میں جا کر اپنی نئی آبادیاں قائم کرنا اور اطراف کے علاقوں پر قبضہ کر کے اسے توسیع دینا ہوتا ہے۔ جہاں یہ اپنی نئی آبادیاں قائم کر دوسرے لوگوں کی بستیوں اور ان کے مقامی وسائلوں پر قابض ہو کر مقامی لوگوں کو غلام بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ عام طور پر ایسے لوگ مقامی باشندوں پر اپنے قاعدے و قوانین، معاشرت اور حکومت بھی مسلط کر دیتے ہیں، جو استعمار یا نوآبادیاتی نظام (Colonialism) کہلاتا ہے۔ یہ ایک غیر ملکی سرزمین میں کالونی کا قیام کرنا ہوتا ہے، جبکہ سامراجی نظام(Imperialism) میں ایک ملک دوسرے ملک یا علاقے کو طاقت یا جبر سے اپنے قبضے میں لینا ہوتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ قابض گروہ اور مقامی باشندوں کے درمیان ناانصافی اور جبر پر مبنی ایک تعلق ہوتا ہے جس میں مقامی باشندوں کا

استحصال کیا جاتا ہے۔ نوآبادیاتی نظام (Colonialism) قائم کرنے کے لیے آج لوگ اپنی سیاسی طاقت زمین پر زور زبردستی قبضہ کر کے نہیں قائم کرتے بلکہ وہ مقامی باشندگان سے اپنی طاقت بڑھانے کے لیے معاہدے کرتے ہیں، اتحاد بناتے ہیں، نگرانی کے نظام قائم کرتے ہیں، تجارت اور کارپوریشن کے معاہدے کرتے ہیں، خفیہ معاہدے طے پاتے ہیں اور اہم ترین جگہ پر دہشت گردی سے نمٹنے کے بہانے قبضہ کر لیتے ہیں، جس کے سبب مقامی لوگوں کا استحصال کیا جاتا ہے، مگر یہ غیر ملکی لوگ اپنے آپ کو مہذب لوگوں کی طرح مقامی باشندوں کے سامنے پیش کرتے ہیں، جیسے انگریزوں نے ہندوستان پر دوسو برس تک حکومت کی اور آج کے دور میں امریکہ، فرانس اور دیگر یوروپین طاقتیں یہ کام انجام دے رہی ہیں خاص کر افریقہ کے ملکوں میں۔

نوآبادیات کی کئی اہم خصوصیات(Several Key Features of Colonialism):

نوآبادیات کی کئی اہم خصوصیات درجِ ذیل ہیں:

i. **علاقائی توسیع(Territorial Expansion):** نوآبادیاتی نظام(Colonialism) میں اپنے ملک کی سرحدوں سے باہر کے علاقوں پر اپنے ملک کی خود مختاری کی توسیع شامل رہتی ہے، اس توسیع میں اکثر بستیوں کا قیام اور حکمرانی قائم کی جاتی ہے۔

ii. **معاشی استحصال:(Economic Exploitation):** نوآبادیاتی طاقتیں اکثر اپنے مفاد کے لیے نوآبادیاتی علاقوں کے وسائل کا استحصال کرتی ہیں۔ یہ استحصال باہری ممالک کا نوآبادیاتی علاقوں کے وسائل کا استعمال اپنے فوائد کے لیے کرنے، آبادیاتی علاقوں کی وسائل کو اپنے ملک میں لے جانے، علاقائی باشندوں سے جبری مشقت کروانے، یا غیر منصفانہ تجارتی طریقوں کی شکل اختیار کر سکتے ہے۔

iii. **ثقافتی مسلط (Cultural Imposition):** نوآبادیات میں اکثر مقامی باشندوں پر قابض لوگ اپنے کلچر اور ثقافت کو مسلط کرتے ہیں۔ اس میں نئی زبانوں، مذاہب اور رسوم ورواج کے ساتھ ساتھ مقامی ثقافتوں کو دبانا، مسخ کرنا بھی شامل ہو سکتا ہے۔

iv. **سیاسی تسلط(Political Domination):** نوآبادیات میں عام طور پر نوآبادیاتی علاقوں پر غیر ملکی سیاسی کنٹرول کا نفاذ شامل ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں مقامی باشندوں کی سیاسی خود مختاری ختم ہو سکتی ہے۔

v. **سماجی درجہ بندی(Social Hierarchy):** نوآبادیاتی نظام میں اکثر قابض لوگ اور مقامی باشندوں کے مابین معاشرتی درجہ بندی کو تخلیق یا تقویت دی جاتی ہے جو نسل پرستی یا قومیت کی بنیاد پر امتیازی سلوک اور عدم مساوات کا باعث بن سکتا ہے۔

vi. **مزاحمت اور تصادم(Resistance and Conflict) :** نوآبادیاتی نظام اکثر قابض لوگوں اور مقامی باشندوں کے درمیان مزاحمت اور تصادم کا باعث بنتا ہے۔ یہ مسلح مزاحمت، سیاسی تحریکوں، یا ثقافتی احیاء کی کوششوں کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

vii. **میراث(Legacy):** نوآبادیاتی نظام میں اکثر نوآبادیاتی علاقوں پر ایک دیرپا میراث (اثر) چھوڑتی ہے، جو نوآبادیاتی دور کے ختم ہونے کے طویل عرصہ کے بعد بھی مقامی باشندگان کی ثقافتوں، معیشتوں اور سیاسی نظاموں کو تشکیل دیتی رہتی ہیں۔

اس طرح یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ نوآبادیاتی نظام میں سیاست، معیشت، مقامی کلچر اور ثقافت سبھی کچھ متاثر ہوتا ہے اور یہ نظام مقامی باشندگان کے لیے ایک صدمہ کی طرح ہوتا ہے جس سے نکلنے میں کئی صدیاں صرف ہو جاتی ہیں اور اس صدمہ سے ہمیں مقامی تعلیمی عمل ہی باہر نکال سکتا ہے، مقامی تعلیمی خواندگی سے ہم اپنی زبان، اقدار یں کلچر اور ثقافت کو دوبارہ جدیدیت کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ نوآبادیاتی نظام کی وضاحت کریں؟

2.2.2 سرمایہ داری نظام(Capitalism)

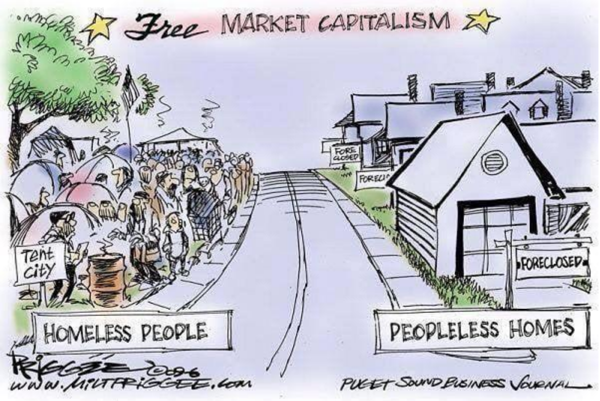

Source:- https://www.wsj.com/articles/im-running-to-save-capitalism-11557090143

https://www.reddit.com/r/EnoughLibertarianSpam/comments/26o960/free_market_capitalism_explained/?rdt=43551

سرمایہ داری کا نظام (Capitalism) ایک معاشی نظام ہے جس کی خصوصیت زیادہ سے زیادہ پیداوار کر کے مقامی ذرائع اور وسائل پر نجی ملکیت قائم کرنا اور منافع کو تلاش کرنا ہوتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام میں، خور د اشیا اور مختلف خدمات کی پیداوار کو تجاری آپس میں تبادلہ کر کے بڑے پیمانے پر منافع کمانا ہوتا ہے، جہاں سامان کی قیمتوں کا تعین طلب اور آمد ورفت(supply and demand) سے ہوتا ہے، جس میں کھانے کی چیزیں بھی شامل رہتی ہیں اور نجی ملکیت قائم کر کے لوگ منافع کمانے کی کوشش کرتے ہیں جس سے عام لوگوں کا استحصال ہوتا ہے۔

سرمایہ داری نظام کی اہم خصوصیات(Key Features of Capitalism):

(i) نجی جائداد(Private Property): مختلف امیر لوگ سامان اور خدمات سے منافع کمانے کے لیے جائیداد، زمین، وسائل، اور سرمائے کے سامان کے مالک ہو جاتے ہیں اور انہیں اس کو کسی بھی طرح استعمال کرنے کا حق ہوتا ہے۔

(ii) کاروباری معیشت(Market Economy): اشیا اور خدمات کی قیمتوں کا تعین حکومتی نظام اور ضابطوں کے بجائے آزاد منڈی میں طلب اور آمد ورفت(supply and demand) سے ہوتا ہے۔

(iii) منافع کا مقصد(Profit Motive): سرمایہ دارانہ اداروں کا بنیادی مقصد اپنے مالکان یا شیئر ہولڈرز کے لیے منافع پیدا کرنا ہوتا ہے۔

(iv) مسابقت(Competition): سرمایہ داری نظام کی خصوصیت کاروباری یا مختلف اداروں کے درمیان مسابقت سے ہوتی ہے، جو جدت، کارکردگی اور صارفین کی پسند کو آگے بڑھانے میں مدد کرتی ہے۔

(v) محدود حکومتی مداخلت(Limited Government Intervention): سرمایہ دارانہ نظام میں معیشتوں میں حکومت کا کردار محدود ہوتا ہے، اس یقین کے ساتھ کہ بازار میں تجارتی لوگ بازار کو خود منظم کر لیں گے۔

(vi) دہاڑی پر مزدوری(Wage Labor): سرمایہ دارانہ معیشتوں میں یادہ تر لوگ اپنی محنت کو اجرت یا تنخواہ کے عوض بیچ کر روزی کماتے ہیں، بجائے اس کے کہ پیداوار کے ذرائع خود حاصل کریں اور یہ عمل غلامی کا باعث بنتا ہے۔

صنعتی انقلاب کے بعد سے سرمایہ داری نظام دنیا کے بیشتر حصوں میں غالب رہا اور اس کی وجہ سے اہم اقتصادی ترقی اور تکنیکی ترقی ہوئی۔ تاہم، آمدنی میں عدم مساوات، ماحولیاتی انحطاط اور دیگر سماجی مسائل کی وجہ سے اس پر تنقید بھی کی گئی ہے، چونکہ اس سے غربت بھکمری قائم ہوئی اور دیگر تمام قدرتی وسائلوں کا استحصال بھی کیا گیا، کئی ملکوں میں قحط سازی بھی ہوئی۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ صنعتی انقلاب کی وضاحت کریں؟

2.2.3 جمہوریت اور شہریت(Democracy and Citizenship)

جمہوریت(Democracy): یہ حکومت کا ایک ایسا نظام ہے جس میں اقتدار عوام کو دیا جاتا ہے، جو براہ راست حکومت کرتے ہیں یا آزادانہ طور پر اپنے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے آئین کے مطابق ریاستی یا مرکزی ایوان میں بھیج کر حکومت قائم کی جاتی ہے۔ جمہوریت کی خصوصیت میں تمام سیاسی پارٹیوں اور لوگوں کو سیاسی مساوات، اقلیتی حقوق کے احترام کے ساتھ، منتخب کردہ نمائندوں کی اکثریت کی حکمرانی اور انفرادی آزادیوں اور انسانی حقوق کے تحفظ جیسے اصولوں سے ہوتی ہے۔ جمہوریت میں عام طور پر تنازعات کے پرامن حل، باقاعدہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات اور ووٹروں کے سامنے سرکاری اہلکاروں کی جوابدہی کا نظام قائم ہوتا ہے۔ ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے جس کو سوشلسٹ کہا جاتا ہے، ہندوستان کے آئین کی تمہید ہندوستان کو ایک "خود مختار سوشلسٹ سیکولر جمہوری ملک" کے طور پر بیان کرتی ہے، جس میں سوشلزم، سیکولرازم، جمہوریت کی وابستگی کو اجاگر کیا گیا ہے، جہاں کا اقتدار عوام کے ہاتھ میں ہے، عوام اپنے نمائندے باقاعدہ، آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے ذریعے منتخب کرتے ہیں۔ ریاست کا سربراہ موروثی بادشاہ کے بجائے ایک منتخب یا مقرر کردہ پارٹی کا قاعد ہوتا ہے، صدر مملکت ہندوستان کا سربراہ ہوتا ہے اور اسے منتخب کیا جاتا ہے۔ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے، جس کا مطلب ہے کہ اس کا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہے، ہندوستان کا آئین تمام شہریوں کو مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے اور مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک کی ممانعت کرتا ہے۔

شہریت(Citizenship): شہریت سے مراد کسی ملک کے باشندے یا رکن کے طور پر ملک کے اندر اپنے حقوق اور ذمہ داریاں سمجھ کر ان کو نبھانے سے ہے۔ شہریت میں عام طور اپنی بات کہنے کا حق، ووٹ ڈالنے کا حق، کام کرنے کا حق اور عوامی خدمات تک رسائی حاصل کرنے اور فراہم کرنے جیسے حقوق شامل رہتے ہیں، جس میں مقامی قانون کی پابندی، ٹیکس ادا کرنا اور جمہوری عمل میں شریک ہونا جیسی ذمہ داریاں بھی شامل رہتی ہیں۔ شہریت پیدائش کے ذریعہ یا دیگر قانونی ذرائع سے حاصل کی جاسکتی ہے اور اس کے ساتھ ہی برادری یا قوم سے تعلق اور وفاداری کا احساس اپنے اندر قائم ہوتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ جمہوریت اور شہریت کی وضاحت کریں؟

2.2.4 امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلاب(American, French and Russian Revolutions)

انقلابات معاشرے کے سیاسی، سماجی اور معاشی ساخت میں اچانک، بنیادی اور اکثر پر تشدد تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں۔ یہ انقلابات مسلح بھی ہو سکتے ہیں اور غیر مسلح بھی، عام طور پر مختلف عوامل، جیسے معاشی عدم مساوات، سیاسی جبر، یا ثقافتی اور نظریاتی تنازعات کی وجوہات سے انقلابات رونما ہوتے ہیں۔ امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلابات وہ اہم واقعات تھے جنہوں نے جدید تاریخ کا رخ موڑ دیا۔ امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلابات ہر ایک مختلف اور منفرد وجوہات کی بنیاد میں رونما ہوا، لیکن تینوں کا مقصد ایک ہی تھا، "تبدیلی کی خواہش"، جو کہ ان ملکوں میں موجودہ سیاسی اور سماجی نظام میں آئی خرابیوں کی بنیاد کی وجہ سے ہوا تھا۔

2.2.4.1 امریکی انقلاب(American Revolution 1765-1783)

امریکی انقلاب، 13 امریکی کالونیوں کی طرف سے برطانوی حکمرانی سے آزادی حاصل کرنے کی ایک جدوجہد تھی۔ یہ برطانوی پالیسیوں، جس میں بنا بتائے نئے ٹیکس لگانے کے خلاف بڑھتی ہوئی ناراضگی سے شروع ہوا تھا۔ 1774 میں، امریکی کالونیوں نے ان اقدامات کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے پہلی کانٹی نینٹل کانگریس(Continental Congress) بنائی اور اگلے سال تک، انہوں نے اپنی آزادی کی لڑائی کے لیے ایک کانٹی نینٹل آرمی قائم کر لی تھی۔ امریکی انقلاب کا آغاز 19 اپریل 1775 میں لیکسی نگٹن (Lexington) اور کنکورڈ(Concord) کی لڑائیوں سے ہوا۔ اگلے سال، کانٹی نینٹل کانگریس نے اعلانِ آزادی کو اپنایا، جس نے کالونیوں کے حق خود ارادیت پر زور دیا اور برطانیہ سے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا گیا۔ یہ جنگ کئی سالوں تک جاری رہی، جس میں سراتوگا(Saratoga)، ویلی فورج(Valley Forge) اور یارک ٹاؤن(Yorktown) جیسی قابل ذکر لڑائیاں ہوئیں۔ 3 ستمبر 1783 میں، پیرس کے معاہدے پر دستخط کیے گئے، جس نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کی آزادی کو تسلیم کیا اور انقلابی جنگ کا خاتمہ کیا۔

امریکی انقلاب کے اثرات گہرے تھے، جدید تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا کہ ایک نوآبادیاتی طاقت کو اس کی رعایا کے ہاتھوں شکست ہوئی۔ انقلاب کا اختتام 1776 میں آزادی کے اعلان اور 1783 میں برطانوی افواج کی حتمی شکست پر ہوا، امریکی انقلاب نے ریاستہائے متحدہ امریکہ قائم کیا اور جدید جمہوریت، انسانی حقوق اور آئین پرستی کی بنیاد رکھی۔

2.2.4.2 فرانسیسی انقلاب(The French Revolution 1789)

فرانسیسی انقلاب فرانس میں بنیادی سماجی اور سیاسی تبدیلی کا دور تھا، جس نے فرانسیسی اور جدید تاریخ کو بہت متاثر کیا۔ فرانسیسی انقلاب کا آغاز 1789 میں اسٹیٹس جنرل کے کانووکیشن سے ہوا اور 1799 میں 18 برومائر(Brumaire) کی بغاوت کے ساتھ ختم ہوا۔ سیاسی، سماجی اور اقتصادی وجوہات نے فرانسیسی انقلاب کو متحرک کیا، فرانس کو جنگ کے اخراجات اور بادشاہ لوئس XVI کے دربار کے اخراجات کی وجہ سے شدید مالی بحران کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ عام لوگوں پر زیادہ ٹیکسوں کا بوجھ تھا اور ملک کو خوراک کی کمی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، جس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر سماجی بے چینی پھیل گئی۔ فرانسیسی انقلاب باضابطہ طور پر 14 جولائی 1789 کو پیرس کی ایک جیل باسٹیل پر حملے کے ساتھ شروع ہوا، جو بادشاہت کی جابرانہ حکمرانی کی علامت تھی۔ اس واقعے نے پورے فرانس میں عوامی بغاوتوں کی ایک لہر کو جلا بخشی، کسانوں اور مزدوروں نے جاگیرداری کے خاتمے اور جمہوری حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا۔ روشن خیالی کے نظریات سے متاثر انقلابیوں نے بادشاہت کا تختہ الٹ کرنے اور ایک جمہوریہ ملک قائم کرنے کی کوشش کی۔ یہ انقلاب آگے چل کر نپولین بوناپارٹ اور نپولین کی جنگوں کے عروج کا باعث بھی بنا۔ فرانسیسی انقلاب کے اثرات زندگی بدل دینے والے تھے۔ فرانسیسی انقلاب نے عوام کی آزادی، مساوات اور بھائی چارے کے اصول قائم کیے جو جدید جمہوریت کی بنیاد بنے۔ یہ انقلاب ایک سیکولر ریاست کے قیام، میٹرک نظام کو اپنانے، اور شہری حقوق اور آزادیوں کو متعارف کرانے کا باعث بھی بنا۔

2.2.4.3 روسی انقلاب(The Russian Revolution-1917)

روسی انقلاب(The Russian Revolution-1917): روسی انقلاب کے اسباب کا پتہ 19ویں صدی میں لگایا جا سکتا ہے جب روس تیزی سے صنعتی اور اقتصادی ترقی کر رہا تھا، تاہم، یہ تبدیلیاں سماجی اور سیاسی بدامنی کے ساتھ تھیں، کیونکہ حکمران طبقے کی طرف سے محنت کش عوام اور کسانوں کا استحصال اور جبر و ظلم کیا گیا تھا۔ مزید برآں، پہلی جنگ عظیم میں روس کی شمولیت اور فوجی شکستوں کے سلسلے نے ان مسائل میں شدت پیدا کی اور خوراک کی قلت نے شہری عوام میں بدامنی کو پیدا کر دیا۔ روسی انقلاب فروری 1917 میں پیٹرو گراڈ (اب سینٹ پیٹرزبرگ) میں مظاہروں کے ایک سلسلے کے دور کے ساتھ شروع ہوا، آخرکار زار نکولس II کی دستبرداری پر ختم ہوا۔ روس کا انقلاب روس میں 1917 میں دوبار ہوا تھا، جس نے روس کے بادشاہوں "زار" کی خود مختار حکومت کو ختم کیا اور سوویت یونین کے عروج کا باعث بھی بنا۔ پہلا انقلاب، جسے فروری انقلاب کے نام سے جانا جاتا ہے شروع ہوا جس کے کے نتیجے میں زار نکولس II کا تختہ الٹ دیا گیا اور ایک عارضی حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ دوسرا انقلاب، جسے اکتوبر انقلاب کے نام سے جانا جاتا ہے، ولادیمیر لینن کی قیادت میں بالشویکوں نے کیا، جس نے اقتدار پر قبضہ کیا اور ایک سوشلسٹ ریاست قائم کی۔

ان انقلابات کے دوررس نتائج تھے، جن میں جمہوری نظریات کا پھیلاؤ، قوم پرستی کا عروج اور نئے سیاسی احکامات کا قیام شامل تھا۔ تاریخ دانوں کے ذریعے ان کا مطالعہ اور بحث جاری ہے اور اس نے دنیا پر اپنا دیرپا اثر چھوڑا ہے۔ امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلابات عالمی تاریخ

کے اہم واقعات تھے، کیونکہ انہوں نے اپنے اپنے معاشروں کے سیاسی اور سماجی ساخت میں اہم تبدیلیاں کیں، اگرچہ یہ انقلابات مختلف اوقات اور مقامات پر رونما ہوئے، لیکن ان میں بہت سی مماثلتیں اور اختلافات بھی پائے جاتے ہیں۔

2.2.4.4 امریکی فرانسیسی اور روسی انقلاب میں یکسانیت

(Similarities in between American, French and Russian Revolutions)

امریکی فرانسیسی اور روسی انقلاب میں درجِ ذیل یکسانیت تھی:

- امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلابات حکمران طبقے کے خلاف شکایات کے سبب ہوئے۔
- امریکی انقلاب کے معاملے میں، نوآبادیات نے اپنے حقوق کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔
- فرانس کے انقلاب میں بادشاہی حکومت نے محنت کش طبقے اور کسانوں کا استحصال اور ظلم کیا۔
- روس کے انقلاب میں محنت کش طبقے اور کسانوں پر بادشاہت نے ظلم کیا تھا۔
- تینوں انقلابات نے عوام میں ہم مساوات اور آزادی پر مبنی ایک نیا سماجی نظام قائم کرنے کی کوشش کی۔
- امریکی انقلاب نے ایک جمہوری حکومت قائم کی، انقلاب فرانس نے ایک جمہوریہ قائم کرنے کی کوشش کی، اور روسی انقلاب نے ایک سوشلسٹ ریاست قائم کی۔
- تینوں انقلابات میں حکمران طبقے کا تختہ الٹنے کے لیے تشدد کا استعمال شامل تھا۔
- امریکی انقلاب میں مقامی باشندوں نے برطانوی فوجیوں کے خلاف جنگ لڑی۔
- فرانسیسی انقلاب میں، گیلوٹین(Guillotine)کا استعمال اشرافیہ اور انقلاب کے دشمنوں کو پھانسی دینے کے لیے کیا جاتا تھا۔
- روسی انقلاب میں بالشویکوں(Bolsheviks)نے بغاوت کی اور طاقت کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔

2.2.4.5 امریکی فرانسیسی اور روسی انقلاب میں اختلافات

(Differences in American, French and Russian Revolutions)

امریکی فرانسیسی اور روسی انقلاب میں درجِ ذیل اختلافات تھے:-

- امریکی انقلاب بنیادی طور پر آزادی کی جنگ تھی، جب کہ فرانسیسی اور روسی انقلابات زیادہ تر سیاسی اور سماجی تھے۔
- امریکی انقلاب نے برطانیہ سے الگ ایک نئی قوم قائم کرنے کی کوشش کی، جبکہ فرانسیسی اور روسی انقلابات نے اپنے معاشروں کو بنیادی طور پر تبدیل کرنے کی کوشش کی۔
- امریکی انقلاب بنیادی طور پر میدان جنگ میں لڑا گیا تھا، جب کہ فرانسیسی اور روسی انقلابات میں بڑے پیمانے پر سزائے موت اور سیاسی جبر شامل تھا۔

آ خر کار، امریکی انقلاب نے انفرادی حقوق پر مبنی ایک جمہوری حکومت قائم کی، جب کہ فرانسیسی انقلاب نے عوامی خودمختاری کے اصول پر مبنی ایک جمہوریہ قائم کیا اور روسی انقلاب نے اجتماعی ملکیت کے اصول پر مبنی سوشلسٹ ریاست قائم کی۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلاب کی مختصر میں تشریح کریں؟

2.3 خلاصہ (Summary)

اس اکائی میں مختلف طریقہ کے نظام حکومت، مختلف سیاسی نظاموں کا تجزیہ اور موازنہ کرنے کی کوشش کی گئی جو مختلف معاشروں کے تحت کام کرتے ہیں۔ نوآبادیات، سرمایہ داری، جمہوریت، اور شہریت کے مختلف مضمرات کی تشریح کر کے واضح کیا گیا۔ امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلابات وہ اہم واقعات تھے جنہوں نے جدید تاریخ کا رخ موڑ دیا، امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلابات ہر ایک مختلف اور منفرد وجوہات کی بنیاد میں رونما ہوا، لیکن تینوں کا مقصد ایک ہی تھا، ''تبدیلی کی خواہش'' جو ان ملکوں میں موجودہ سیاسی اور سماجی نظام میں آئی خرابیوں کی بنیاد کی وجہ سے ہوا تھا۔

2.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مکمل ہونے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:

- کسی ایک علاقے کے لوگوں کا دوسرے علاقے میں جا کر اپنی نئی آبادیاں قائم کرنا اور اطراف کے علاقوں پر قبضہ کر کے اسے توسیع دینا نوآبادیاتی نظام ہوتا ہے۔ جہاں یہ اپنی نئی آبادیاں قائم کر دوسرے لوگوں کی بستیوں اور ان کے مقامی وسائلوں پر قابض ہو کر مقامی لوگوں کو گلام بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔
- سرمایہ داری کا نظام ایک ایسا معاشی نظام جو زیادہ سے زیادہ پیداوار کر کے مقامی ذرائع اور وسائل پر نجی ملکیت قائم کرنا اور منافع کو تلاش کرنا ہوتا ہے۔
- جمہوریت حکومت کا ایک ایسا نظام ہے جس میں اقتدار عوام کو دیا جاتا ہے، جو براہ راست حکومت کرتے ہیں یا آزادانہ طور پر اپنے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے آئین کے مطابق ریاستی یا مرکزی ایوان میں بھیج کر حکومت قائم کی جاتی ہے۔
- شہریت کسی ملک کے باشندے یا رکن کے طور اس ملک کے اندر اپنے حقوق اور ذمہ داریاں سمجھ کر ان کو نبھانے سے ہے۔
- امریکی، فرانسیسی اور روسی انقلابات کی وجوہات بہت ہی اہم اور ان میں یکسانیت اور اختلافات بھی تھے۔

2.5 فرہنگ(Glossary)

(Word)الفاظ	(Meaning)معنی
شہریت (Citizenship)	کسی ملک کی رعایا/باشندے یا رکن
جمہوریت(Democracy)	آزادانہ طور پر اپنے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے حکومت قائم کرنے کا نظام
بالشویکوں(Bolsheviks)	روس کے انقلاب کا ایک مسلح گروہ
سرمایہ داری(Capitalism)	نجکاری کچھ لوگوں کے پاس تمام تجاریتی حق کا ہونا
نوآبادیاتی نظام(Colonialism)	کسی ایک علاقے کے لوگوں کا دوسرے علاقے میں جا کر اپنی نئی آبادیاں قائم کرنا

2.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ ....ایک معاشی نظام ہے جس کی خصوصیت زیادہ سے زیادہ پیداوار کر کے مقامی ذرائع اور وسائل پر نجی ملکیت قائم کرنا اور منافع کو تلاش کرنا ہوتا ہے۔

(a)نوآبادیات (b)سرمایہ داری (c)جاگیرداری (d)لبرل ازم

2۔ ہندوستان میں نوآبادیات(Colonialism)کا آغاز کب ہوا؟

(a)1607 (b)1857 (c)1757 (d)1492

3۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا بنیادی حق نہیں ہے جس کی ہندوستانی آئین میں ضمانت دی گئی ہے؟

(a)اظہار رائے کی آزادی کا حق (b)برابری کا حق

(c)جائیداد کا حق (d)آئینی علاج کا حق

4۔ ہندوستانی آئین کا بانی کس کو مانا جاتا ہے؟

(a)مہاتما گاندھی (b)جواہر لال نہرو (c)سردار ولبھ بھائی پٹیل (d)ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر

5۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سی جمہوریت کی خصوصیت ہے؟

(a)مرکزی فیصلہ سازی (b)محدود سیاسی شرکت

(c)حکمرانی (d)قانون کی حکمرانی اور آزادانہ انتخابات

6۔ کس واقعے نے امریکی انقلاب کو پیدا کیا؟

(a)بوسٹن ٹی پارٹی (b)آزادی کے اعلان پر دستخط

(c) لیکسنگٹن اور کنکارڈ کی جنگ (d) ناقابل برداشت اعمال

7۔ کس دستاویز میں انقلاب فرانس کے نظریات کا خاکہ پیش کیا گیا؟

(a) انسان اور شہری کے حقوق کا اعلان (b) نپولین کوڈ

(c) ٹینس کورٹ کا حلف (d) 1791 کا آئین

8۔ روس کے انقلاب کے دوران بالشویکوں کا رہنما کون تھا؟

(a) ولادیمیر لینن (b) لیون ٹراٹسکی (c) جوزف اسٹالن (d) نکولس II

9۔ فرانسیسی انقلاب کا آغاز کس واقعے سے ہوا؟

(a) باسٹیل کا طوفان (b) دہشت کا راج (c) ورسیلز پر خواتین کا مارچ (d) لوئس XVI کی پھانسی

10۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا انقلاب روس کا بڑا سبب تھا؟

(a) صنعت کاری (b) پہلی جنگ عظیم میں فوجی شکست (c) مذہبی تنازعہ (d) معاشی خوشحالی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ امریکی انقلاب برطانوی حکمرانی کے خلاف امریکی کالونیوں کی ایک بڑا انقلاب تھا بیان کریں؟

2۔ فرانسیسی انقلاب میں معاشی عدم مساوات نے کیا کردار ادا کیا؟

3۔ فروری انقلاب اور روس میں اکتوبر انقلاب کے درمیان بنیادی فرق کی وضاحت کریں؟

4۔ سرمایہ داری کی تعریف کریں اور سرمایہ دارانہ معیشت کی ایک اہم خصوصیت بیان کریں؟

5۔ نوآبادیات نے نوآبادیاتی ممالک کی سیاسی اور اقتصادی ترقی کو کیسے متاثر کیا؟

6۔ جمہوری معاشرے میں عام طور پر شہریت کے ساتھ کون سے حقوق اور ذمہ داریاں وابستہ ہیں؟

7۔ ہندوستان میں جمہوریت کے عمل کو مختصراً بیان کریں؟

8۔ ہندوستانی سیاسی نظام اپنی مختلف آبادی کی نمائندگی کو کیسے یقینی بناتا ہے؟

9۔ 1947 میں آزادی حاصل کرنے کے بعد سے ہندوستان کو درپیش جمہوریت کے مسائل پر بحث کریں؟

10۔ ہندوستانی جمہوریت کے نظریات کی وضاحت میں ہندوستانی آئین کی تمہید کی اہمیت کو پیش کریں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ان سیاسی، اقتصادی اور سماجی عوامل پر بحث کریں جنہوں نے امریکی انقلاب کے آغاز میں اہم کردار ادا کیا؟

2۔ فرانسیسی انقلاب کے مقاصد اور نتائج کی تشکیل میں روشن خیالی کے خیالات کے کردار کا تجزیہ کریں؟

3۔ روس میں فروری انقلاب اور اکتوبر انقلاب کے اسباب اور نتائج کا موازنہ کریں؟

4۔ سرمایہ داری کی تعریف کریں اور وضاحت کریں کہ یہ دوسرے معاشی نظاموں سے کیسے مختلف ہے؟

5۔ ہندوستان کے سیاسی، معاشی اور سماجی ڈھانچے کو نوآبادیات نے کیسے متاثر کیا؟

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید (Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	b	B	c	c	d	d	a	a	a	b

2.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ The Curriculum for the Ten Year School: A Framework, 1975, NCERT, New Delhi. National Curriculum for Elementary and Secondary Education: A Framework, 1988, NCERT, New Delhi.

2۔ National Curriculum Framework for School Education, 2005,. NCERT, New Delhi: https://ncert.nic.in/pdf/nc-framework/nf2005-english.pdf

3۔ Rosyad, A. M., Sudrajat, J., & Loke, S. H. (2022). Role of social studies teacher to inculcate student character values. *International Journal of Science Education and Cultural Studies*, *1*(1), 1-15.

4۔ Philips (ed.), 1961. Thapar, 1968. For a comparative study, see Hall (ed.), 1961; Soedjatmoko (ed.), 1965.

5۔ Leopold, 1974. For various interpretations of the term *arya,* see Bailey, 1959. Thieme (1938) has argued that the term refers to "foreigner/stranger".

6۔ Rg Veda II.20.8; II.12.4; III.34.9; I.33.4; IV.16.3; V.29.10; X.22.8.

7۔ Such as for example, Jayaswal, 1924; Mookerji, 1926; Raichaudhury, 1923; and Majumdar among others.

8۔ https://www.memphistours.com/India/india-travel-guide/india-culture-and-travel-information/wiki/brief-history-of-india

اکائی 3۔ جغرافیہ کے بنیادی تصورات: عرض البلد، طول البلد، زمین کی گردش، موسمیات، درجہ حرارت، دباؤ، ہوا، نمی، ہائیڈرولوجی اور بحری سائنس

(Fundamental Concepts of Geography-Latitudes, Longitudes, Earth Rotation, Climatology, Temperature, Pressure, Wind, Humidity, Hydrology and Oceanography)*

3.0 تمہید(Introduction)

3.1 مقاصد(Objectives)

3.2 جغرافیہ کے بنیادی تصورات: عرض البلد، طول البلد، زمین کی گردش، موسمیات، درجہ حرارت، دباؤ، ہوا، نمی، ہائیڈرولوجی اور بحری سائنس
(Fundamental Concepts of Geography-Latitudes, Longitudes, Earth Rotation, Climatology, Temperature, Pressure, Wind, Humidity, Hydrology and Oceanography)

3.2.1 جغرافیہ کے بنیادی تصورات(Fundamental Concepts of Geography)

3.2.2 عرض البلد(Latitudes)

3.2.3 طول البلد(Longitudes)

3.2.4 زمین کی گردش(Earth rotation)

3.2.5 موسمیات (Climatology)

3.2.6 درجہ حرارت(Temperature)

3.2.7 دباؤ، ہوا، نمی(Pressure, Wind, Humidity)

3.2.8 ہائیڈرولوجی(Hydrology)

3.2.9 بحری سائنس(Oceanography)

---

* Dr. Mohd. Talib Ather Ansari, Associate Professor, MANUU CTE, Bidar

3.3 خلاصہ(Summary)

3.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

3.5 فرہنگ(Glossary)

3.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

3.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

3.0 تمہید(Introduction)

لفظ (Geography) جغرافی یونانی زبان کے لفظ (γεωγραφία) سے اخذ کیا گیا ہے،جو دو یونانی الفاظ (Geo+Graphy) کو ملا کر بنایا گیا ہے جس میں Geo کا مطلب ہے ''زمین'' اور Graphy کا مطلب ہے ''تفصیل'' یا وضاحت، اس طرح دونوں لفظوں کو ملا کر(Geography) کا مطلب زمین کی تفصیل فراہم کرنا ہے۔''جغرافیہ وہ علم ہے، جس میں زمین،اس کی خصوصیات،اس کے باشندوں،اس کے مظاہر اور اس کے نقوش کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔''جغرافیہ ایک ہمہ جہت نظم وضبط کا مضمون ہے جو زمین اور انسانی کی فطری پیچیدگیوں کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، جغرافیہ مضمون نہ صرف یہ بتاتا کہ اشیاء،افریقہ کہاں ہیں؟ بلکہ یہ بھی بتانے کی کوشش کرتا ہے کہ ان میں کس طرح بدلاؤ ور ونما ہوئے، حالانکہ جغرافیہ زمین کے لیے مخصوص ہے، مگر جغرافیہ مضمون میں دیگر کئی بہت سے تصورات کو بھی شامل کیا گیا ہے جس میں زمین کی ساخت، سمندر، دریا، پہاڑ، میدانی علاقہ ،آفتاب وماہتاب، سیاروں کی سائنس، ہوا، پانی، زمین پر موجود وسائل اور ان کا استعمال شامل رہتا ہے۔ جغرافیہ کو''قدرتی سائنس اور سماجی علوم کے مضامین کے درمیان ایک پل کے طور پر جانا جاتا ہے، جو ایک کو دوسرے سے جوڑ کر پیش کرتے ہیں''۔ درس تدریسی عمل میں (Geography) جغرافیہ کا مضمون طلباء کو علم جغرافیہ کی تدریس سے انسانی زندگی اور زمین پر موجود ماحول سے انسانی زندگی کے تعلق کو بیان کرنا ہے اور اس انسانی ماحول اور زمین کے تعلق کو سب سے پہلے ہیکاٹس (Hecataeus) نے بیان کیا جو ایک یونانی اسکالر تھا۔ ہیکاٹس نے اپنی کتاب (Lies, Periods) میں ان علاقوں کی زمینوں اور لوگوں کا زمینوں اور اس پر رہنے والے لوگوں کی طرز زندگی کو منظر عام پر رکھا، ہیکاٹس کو انہیں وجوہات کی بنیاد پر لوگ (Father of Geography) کہتے ہیں۔ جغرافیہ میں سب سے پہلے یونانیوں نے پیش رفت کرنا شروع کی، عہد وسطیٰ میں مسلم ممالک میں اس علم میں بہت پیش رفت ہوئی، اس دور کے اہم ناموں میں ابن بطوطہ، ابن خلدون اور ادریسی وغیرہ شامل تھے، مسلمانوں کے علمی زوال کے بعد یورپ میں اس مضمون پر بہت پیش رفت ہوئی۔ آج کے دور میں بھی ہم اپنی آنے والی نسل کو اپنے زمین کے علاقے اور دنیاں کے مختلف خطوں کی بناوٹ اور اس کے استعمال کے بارے میں وضاحت کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کریں گے۔
اس اکائی میں ہم جغرافیہ کے بنیادی تصورات جس میں عرض البلد، طول البلد، زمین کی گردش، موسمیات، درجہ حرارت، دباؤ، ہوا، نمی، ہائیڈرولوجی اور بحری سائنس کے بارے میں علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ،انسانی زندگی میں اس ماحول اور جغرافیہ کی تقسیم کے عوامل کو بھی سمجھیں گے۔

3.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- جغرافیہ کے بنیادی تصورات سے روشناس ہو سکیں۔
- جغرافیہ کے انسانی زندگی کے تعلق کو سمجھ سکیں۔
- عرض البلد، طول البلد کی تقسیم کو سمجھ سکیں۔
- زمین کی گردش، علم موسمیات، درجہ حرارت، دباؤ، ہوا، نمی، ہائیڈرولوجی اور بحری سائنس کو سمجھ سکیں۔
- طلباء وطالبات کو علم جغرافیہ کی اہمیت کو عملی زندگی میں استعمال بتا سکیں۔

3.2 جغرافیہ کے بنیادی تصورات: عرض البلد، طول البلد، زمین کی گردش، موسمیات، درجہ حرارت، دباؤ، ہوا، نمی، ہائیڈرولوجی اور بحری سائنس

(Fundamental Concepts of Geography-Latitudes, Longitudes, Earth Rotation, Climatology, Temperature, Pressure, Wind, Humidity, Hydrology and Oceanography)

3.2.1 جغرافیہ کے بنیادی تصورات(Fundamental Concepts of Geography)

جغرافیہ مضمون کا آغاز بطور سائنس مصر و یونان میں ہوا، زمانہ قدیم کے جغرافیہ دانوں کی بعض تحریریں بڑی دلچسپ ہیں۔ مثلاً سٹرابو جو ایک اطالوی جغرافیہ دان تھا، اس کا خیال تھا کہ سمندر کا پانی ایک بہت بڑے دریا کی طرح کسی ڈھلان پر بندر رہتا ہے۔ ارسطو کا خیال تھا کہ فضاء سے ہوا زمین میں داخل ہو کر محبوس ہو جاتی ہے اور جب وہ فضا میں واپس جانے کے لیے جدوجہد کرتی ہے تو زلزلہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر ان عجیب و غریب خیالات کے ساتھ ساتھ قدیم یونانیوں نے بعض حیرت انگیز دریافتیں بھی کیں۔ مثلاً 200BCE کے قریب، ارسطو نے مصر کے مشرق و مغرب میں مدوجزر کی لہروں میں تناسب معلوم کرنے پر یہ اعلان کیا کہ بحر اوقیانوس اور بحر ہند آپس میں منسلک ہیں۔ اس کی ایک اور دریافت قابل ذکر ہے، جس کے مطابق اس نے بتایا کہ دور مغرب میں شمال سے جنوب تک کوئی ملک ضرور واقع ہے۔ اس کے 1700 سال بعد کولمبس نے اس ملک امریکا کو دریافت کیا۔ جغرافیہ مضمون میں دیگر کئی بہت سے تصورات کو بھی شامل کیا گیا ہے جس میں زمین کی ساخت، سمندر، دریا، پہاڑ، میدانی علاقہ، آفتاب و ماہتاب، سیاروں کی سائنس، ہوا، پانی، زمین پر موجود وسائل اور ان کا استعمال شامل رہتا ہے۔ جغرافیہ کو "قدرتی سائنس اور سماجی علوم کے مضامین کے درمیان ایک پل کے طور پر جانا جاتا ہے، درس تدریسی عمل میں (Geography) جغرافیہ کا مضمون طلباء کو علم جغرافیہ کی تدریس سے انسانی زندگی اور زمین پر موجود ماحول

سے انسانی زندگی کے تعلق کو بیان کرتا ہے۔ علم جغرافیہ کو چند تصورات تک محدود کرنا انتہائی مشکل کام ہے، جغرافیہ مضمون جس میں خلائی(Space)مقام(Place)، وقت(Time)، پیمانہ(Scale)اور زمین کی تزئین(Landscape)پر توجہ مرکوز کی گئی،اس کے ساتھ ہی جغرافیہ مضمون میں ماحولیاتی نظام(Environmental systems)، سماجی نظام(Social Systems)، فطرت(Nature)،گلوبلائزیشن(Globalization)، ترقی(Development)اور خطرات(Risk)وغیرہ شامل کرکے ان کلیدی تصورات پر توسیع کی گئی ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جغرافیہ کے مضمون کو تنگ کرنا کتنا مشکل ہو سکتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ جغرافیہ کے بنیادی تصورات کے بارے میں مختصر میں نوٹ لکھیں؟

3.2.2 عرض البلد(Latitudes)

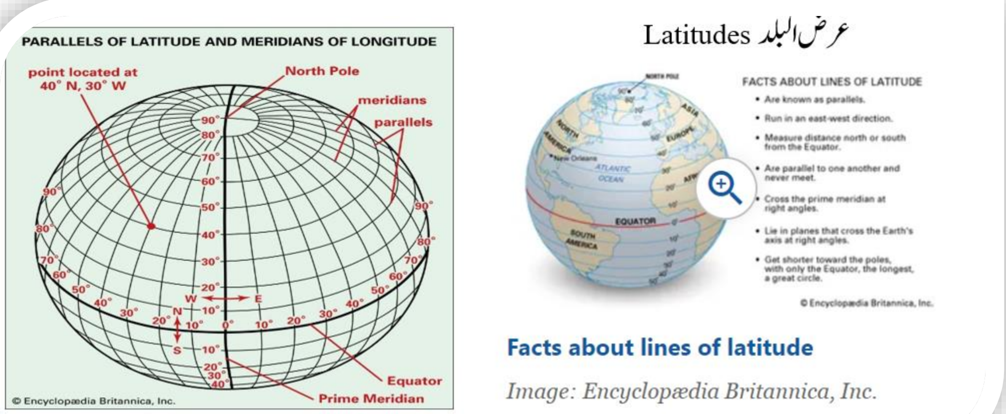

Source:- https://www.britannica.com/science/latitude/images-videos

عرض البلد(Latitudes)نقشہ پر ایک طرح کی افقی(Horizontal)خیالی لکیریں(Imaginary Lines)ہوتی ہیں جو خط استوا(Equator)کے متوازی(Parallel)مشرق اور مغرب میں چلتی رہتی ہیں، یہ وہ لکیر ہے جو زمین کو شمالی اور جنوبی نصف کرہ(Hemispheres)میں تقسیم کرتی ہیں اور پیمائش کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ یہ لکیریں خط استوا کے شمال یا جنوب میں ناپی جاتی ہیں، خط استوا پر 0° سے قطبین(The poles)پر 90° تک ہوتی ہیں۔

عرض البلد خط استوا سے زمین کی سطح پر موجود کسی جگہ یا مقام کو پہچاننے یا تعین کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ یہ ہماری زمین پر آب و ہوا کے نمونوں کو سمجھنے کے لیے بھی بہت اہم ہیں، کیونکہ عرض البلد(Latitudes)سے درجہ حرارت کے زون کا تعین کرنے میں بھی یہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔آسان لفظوں میں عرض البدل، یعنی کہ جب ہم کسی گلوب یا نقشے کو دیکھتے ہیں تو ہمیں ایک لائن کا خط نظر آتا ہے جو کہ ایک خاص فاصلے یا دوری پر ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہیں اور ان کا ایک اسکیل (پیمانہ) بھی طے شدہ ہوتا ہے جو زمین پر فاصلے کو ظاہر کرتا ہے، یہ ہی وہ

خطوط ہیں جو کہ کسی سمت کی جانب اشارہ کرتے ہیں اور اس سمت یا جگہ کو معین کرنے کے لیے جغرافیائی حدود کا حوالہ فراہم کرتے ہیں۔ جغرافیائی نیٹ ورک کے ذریعے زمین کی سطح کو تقسیم کرنے کا یہ ہی اصول ہوتا ہے اور اسی سے خطی گراف بنائے جاتے ہیں، خط استوا (ایکویٹر) پر اگر ہم قطبین (پولز) کی طرف بڑھیں تو ہر 110 کلو میٹر پر ایک درجہ عرض البدل کا فرق رہتا ہے جس میں خط استوا سے قطبین کی طرف جاتے ہوئے پانچ درجے اور اس کے راستہ میں آنے والے یہ خطوط نقشوں میں واضح طور پر دکھائے جا سکتے ہیں جو کہ ارض البدل کہلاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عرض البلد (Latitudes) کو نقشہ بنانے اور مقامات کے درمیان فاصلوں کو سمجھنے، ان کی جگہ متعین کرنے کے لیے سمت شناسی (Navigation) اور کارٹو گرافی (Cartography) میں عرض بلد کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ عالمی اور علاقائی جغرافیہ کو سمجھنے کے لیے بہت اہم ہیں، جو زمین کی سطح اور اس کی مختلف خصوصیات کو دیکھنے، سمجھنے اور زمین کا مطالعہ کرنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

عرض البلد کی وضاحت میں زمین پر کسی مقام، زمین کی آب و ہوا اور سمت کے لحاظ سے عرض البلد کی اہمیت کو سمجھنا لازمی ہے:

- **مقام کے اعتبار سے (Location)**: عرض البلد زمین کی سطح پر کسی جگہ کی شمالی یا جنوب کی صورت حال کو بیان کرنے کا ایک درست طریقہ فراہم کرتے ہیں۔ خط استوا (Equator) 0° عرض البلد پر ہے جو زمین کو دو حصوں شمالی نصف کرہ اور جنوبی نصف کرہ میں تقسیم کرتا ہے۔ خط استوا سے قطبوں کی طرف عرض بلد کی قدر میں اضافہ ہوتا ہے، قطب شمالی 90°N عرض البلد اور قطب جنوبی 90°S عرض البلد پر ہوتا ہے۔
- **آب و ہوا (Climate)**: عرض البلد آب و ہوا کے راستوں اور علاقوں کے تعین میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مختلف عرض بلد پر ملنے والی سورج کی روشنی کی مقدار زمین کی درجہ حرارت کو متاثر کرتی ہے۔ خط استوا کے قریب کے علاقے براہ راست اور زیادہ سورج کی روشنی حاصل کرتے ہیں اور زیادہ گرم رہتے ہیں، جس سے گرم آب و ہوا (Tropical Climates) پیدا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، قطبوں (Poles) کے قریب کے علاقوں کو سورج کی روشنی کم ملتی ہے، جس کی وجہ سے زمین کے یہ علاقے سرد رہتے ہیں۔
- **سمت شناسی (Navigation)**: زمینی اور سمندر دونوں جگہوں پر، سمت شناسی کے لیے عرض البلد کا استعمال ضروری ہے، عرض البلد سے سمت اور فاصلے کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔ سمت شناسی (Navigation) کے آلات جیسے نقشے، چارٹ، اور GPS سسٹم، عرض البلد کا استعمال کرتے ہیں تاکہ مسافر اور ملاح سہی سمت میں سفر طے کر سکیں۔

عرض البلد کو سمجھنا عالمی جغرافیہ کی آب و ہوا کے نمونوں اور راہوں کی سمت کو سمجھنے کے لیے ایک مسلم حیثیت رکھتا ہے، جس سے جغرافیہ اور ارتھ سائنسز میں ایک بنیادی تصور قائم ہوتے ہیں۔

3.2.3 طول البلد(Longitudes)

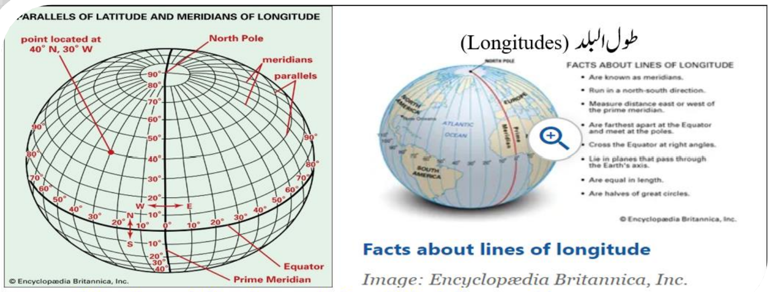

Source:- https://www.britannica.com/science/latitude/images-videos

طول البلد(Longitudes)نقشہ پر ایک طرح کی عمودی(Vertical)لکیریں(Imaginary Lines)ہوتی ہیں جو قطب شمال سے قطب جنوب میں چلتی ہیں، یہ وہ لکیر ہے جو میری ڈیئن(Meridian)کو مشرق اور مغرب میں تقسیم کرتی ہیں اور پیمائش کے لیے استعمال ہوتی ہیں اور برابر طول البلد کے مختلف پوائنٹس کو جوڑتی ہیں، جنہیں میریڈیئن بھی کہا جاتا ہے۔ عرض البلد کے برعکس، جو خط استوا کے متوازی ہیں، طول البلد قطبوں (Poles)پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ پرائم میریڈیئن، جو °0 طول البلد پر واقع ہے، مشرق اور مغرب کی پیمائش کے لیے شروعاتی جگہ کا آغاز کرتا ہے۔ طول البلد کو پرائم میریڈیئن کے مشرق یا مغرب میں °0 سے °180 مشرق یا مغرب تک ناپا جاتا ہے۔ طول البلد (Longitudes) کو نصف النہار بھی کہتے ہیں نصف النہار اولی(Prime meridian) انگلستان کے مقام گرین وچ(Greenwich)سے گزرتا ہے اور اسے صفر درجہ طول البدل مانا جاتا ہے جو 180 درجہ مشرق اور 180 درجہ مغرب کے طول البدل پر ایک دوسرے پر واقع ہوتے ہیں اور بین الاقوامی خط تاریخ بناتے ہیں۔

طول البلد وقت (گھڑی) ٹائم زونز(Time zones)کا تعین کرنے کے لیے اہم ہیں، زمین اپنے محور یا دھری(Axis)پر مغرب سے مشرق کی طرف گھومتے ہوئے 24 گھنٹے میں ایک چکر پورا کر لیتی ہے چونکہ اس کے دائرہ کے 360 درجے ہوتے ہیں اس لیے زمین کے گرد بھی 360 طول البدل کھینچے گئے ہیں جو شمال سے جنوب کی طرف واقع ہوتے ہیں اور یہ ہی اس کی خطوط ہوتے ہیں، تمام طول البدل نصف ڈائری شکل کے اور مساوی ہوتے ہیں، خط استوا پر ان کا باہمی فیصلہ 69 میل ہوتا ہے ہر چار منٹ کے بعد ایک طول البدل سورج کے سامنے ہوتا ہے یوں زمین ہر ایک گھنٹہ میں سورج کے سامنے 15 درجے طول البدل کا فاصلہ طے کر لیتی ہے اور 24 گھنٹوں میں 360 درجے مکمل کر کے پھر پہلی حالت پر آجاتی ہے۔

کسی سمت کو پہچاننے میں طول البلد کسی مقام کی مشرقی-مغربی سمت یا جگہ کا تعین کرنے کے لیے اہم ہیں، طول البلد درست نقشے بنانے اور سمت کو سمجھنے کی رہنمائی کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ طول البلد، عرض البلد کے ساتھ مل کر ایک گرڈ سسٹم بناتے ہیں جو ہمیں زمین کی سطح پر کسی بھی مقام کی نشاندہی کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ طول البلد کو سمجھنا نقشوں کی ترجمانی کرنے، دنیا کو نیویگیٹ کرنے اور عالمی سطح پر سرگرمیوں کو مربوط کرنے کے لیے اہم ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ عرض البلد، طول البلد کو نقشہ کی مدد سے سمجھ کر وضاحت کریں؟

3.2.4 زمین کی گردش(Earth Rotation)

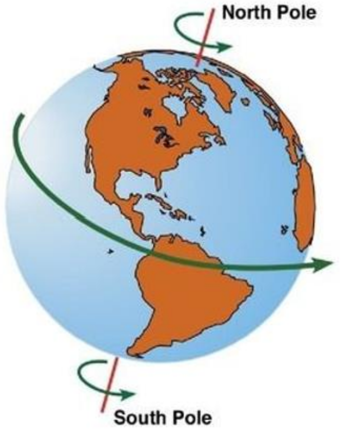

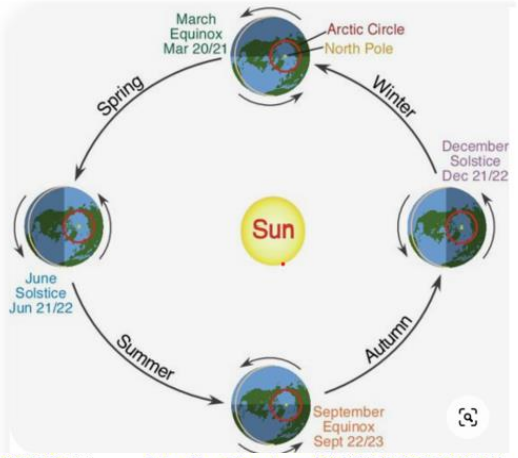

Source:- https://in.pinterest.com/pin/earths-rotation--163607398953148514/ Source:- https://in.pinterest.com/pin/61220876174040344/

زمین کی گردش دو طرح کی ہوتی ہے۔(1)زمین کی اپنی محور پر گردش اور(2)زمین کی سورگ کے گرد گردش۔

زمین کی اپنی محور پر گردش :جب زمین اپنے محور پر(قطب شمالی سے قطب جنوبی تک جانے والی ایک خیالی لکیر)پر گھومتی ہے تو اسے زمین کی اپنی محور پر گردش کہا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاس دن اور رات ہے۔ جب زمین کا رخ سورج سے ہوتا ہے تو یہ روشن اور دھوپ دار ہوتا ہے، اور جب یہ سورج سے دور گھومتا ہے، تو اندھیرا ہو جاتا ہے، اور ہم چاند اور ستاروں کو دیکھتے ہیں .زمین کو ایک مکمل گردش پورا کرنے میں تقریبا 24 گھنٹے لگتے ہیں۔

زمین کی سورج کے گرد گردش :زمین سورج کے گرد بھی سفر کر رہی ہے،جب زمین سورج کے گرد ایک مکمل گردیش سفر پورا کرلیتی ہے،تو وہ اسے زمین کی سورج کے گرد گردش کہا جاتا ہے۔زمین کو سورج کے گرد چکر لگانے میں تقریبا 365 دن یا پورا ایک سال لگتا ہے۔ یہ گردش بہت اہم ہے کیونکہ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاس موسم گرما ، موسم سرما ، بہار اور خزاں جیسے موسم ہوتے ہیں۔ اس بات پر منحصر ہے کہ زمین سورج کے گرد اپنے راستے پر کہاں ہے ، ہم کم و بیش سورج کی روشنی حاصل کرتے ہیں ، جس سے یہ گرم یا ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔

زمین کی گردش اس سیارے کا اپنے محور(Axis) پر گھومنا ہوتا ہے جب ہم نقشہ پر دیکھتے ہیں تو ایک خیالی لکیر جو قطب شمالی (North Pole)سے قطب جنوبی(South Pole)تک چلتی ہے۔زمین کی یہ گردش دن اور رات کے چکر کے لیے ذمہ دار ہے۔ زمین تقریباًہر 24 گھنٹے میں ایک مکمل گردش مکمل کرتی ہے، جس سے 24 گھنٹے کا دن بنتا ہے۔زمین کی گردش کا رخ مغرب(West) سے مشرق(East) کی طرف ہے جس کی وجہ سے سورج مشرق میں طلوع اور مغرب میں غروب ہوتا ہے۔زمین کی گردش (Earth

(Rotation)کی رفتار عرض بلد(Latitude) کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے، خط استوا(Equator)قطبوں(Poles) سے زیادہ تیزی سے حرکت کرتا ہے۔زمین کی گردش نہ صرف ہمیں دن اور رات فراہم کرتی ہے بلکہ سیارے کے موسمی نمونوں، سمندری دھاروں اور آسمان میں آسمانی اجسام کے رویے کو بھی متاثر کرتی ہے۔ سیارے کی متحرک نوعیت اور نظام شمسی(Solar System) میں زمین کی گردش کی جگہ کو سمجھنے کے لیے زمین کی گردش کا مطالعہ ایک بنیادی علم فراہم کرتا ہے۔

زمین کی گردش کی اہمیت(Importance of Earth Rotation): زمین کی گردش ہماری روزمرہ کی زندگی کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے، جس سے ہواؤں کا رخ، بارش، گرمی، سردی اور مختلف وجوہات اس میں شامل ہیں:

- **دن اور رات کی تخلیق(Creation of Day and Night)**: زمین کی گردش دن اور رات کے چکر کا سبب بنتی ہے، جو زمین پر زندگی کے لیے ضروری ہے۔ یہ سیارے کے درجہ حرارت، موسم کے نمونوں، پودوں اور جانوروں کے رویے کو متاثر کرتی ہے۔
- **وقت کی حفاظت(Protecting Time)**: زمین کی گردش زمین پر وقت کے تصور کی بنیاد ہے۔24 گھنٹے کا دن اپنے محور پر زمین کی ایک مکمل گردش سے ماخوذ ہوتا ہے، جس میں گرین وچ مین ٹائم(GMT-Greenwich Mean time) گرین وچ، لندن، جدید استعمال میں GMT کو اکثر کوآرڈینیٹڈ یونیورسل ٹائم(UTC- Universal Time Coordinated) کے ساتھ تبدیل کیا جاتا ہے، اگر صحیح طور پر کہا جائے تو UTC زیادہ درست ہوتا ہے کیونکہ یہ گھڑی کے وقت کو زمین کی گردش 1 کے ساتھ ہم آہنگ رکھنے کے لیے لیپ سیکنڈز کا اضافہ کرتا ہے۔
- **کوریولیس فورس (Coriolis Effect)**: زمین کی گردش "کوریولیس اثر" کا سبب بنتی ہے، جو حرکت پذیر اشیاء، جیسے ہواؤں اور سمندری دھاروں کو شمالی نصف کرہ میں دائیں اور جنوبی نصف کرہ میں بائیں طرف ہٹاتی ہے۔ یہ اثر عالمی ہوا کے نمونوں اور سمندری دھاروں کو متاثر کرتا ہے، جو زمین پر موسم اور آب وہوا کو متاثر کرتا ہے۔
- **زمین کی شکل(Shape of Earth)**: زمین کی گردش سے زمین کی سطح اس کو قطبوں پر قدرے چپٹی اور خط استوا پر ابھارنے کا سبب بنتی ہے، جس سے اسے ایک طولانی کرہ دار کی شکل ملتی ہے۔
- **سمت شناسی(Navigation)**: ہمیں اپنی سمت کو جاننے کے لیے زمین کی گردش بہت اہم ہے، کیونکہ یہ سمت (مشرق اور مغرب) اور وقت (طول البلد) کے تعین کے لیے ایک طریقہ اور راستہ فراہم کرتی ہے۔
- **مدو جزر یا جوار بھاٹا(Tides)**: زمین کی گردش، چاند اور سورج کی کشش ثقل کی قوتوں کے ساتھ، سمندری لہروں میں مدو جزر یا جوار بھاٹا پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں۔
- **خلائی تحقیق(Space Exploration)**: خلائی تخلیق کو سمجھنے کے لیے بھی زمین کی گردش ذمہ دار ہوتی ہے جب بھی ہم کسی چیز کو خلاء میں بھیجتے ہیں، جیسے کوئی جہاز کو اڑانے اور کسی سمت میں لے جانے کے لیے زمین کی گردش کو سمجھنا ضروری ہے، کیونکہ یہ رفتار اور اڑان کو متاثر کرتا ہے۔

اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ زمین کی گردش ہمارے سیارے پر زندگی کے بہت سے زندگی کے پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور زمین کے ماحول اور آب وہوا کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ زمین کی گردش کیوں ضروری ہے؟

3.2.5 موسمیات(Climatology)

موسمیاتی سائنس آب وہوا(Climates)، موسمیاتی تغیرات(Climate Variability)اور موسمیاتی تبدیلیوں کا سائنسی مطالعہ ہے۔ موسمیاتی سائنس کا علم موسمی حالات میں طویل مدتی نمونوں اور رجحانات کو سمجھنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ دنیا کے کسی خاص علاقے، خطہ یا پوری دنیا میں درجہ حرارت(Temperature)، بارش یا بدلتے ہوئے موسم (Precipitation)، نمی (Humidity)، ہوا(wind)اور ماحولیاتی، دباؤ(Atmospheric Pressure) کو سمجھنے کے علم سے ہے، موسمیاتی ماہرین (Climatologists) تاریخی آب وہوا کے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے، موجودہ آب وہوا کے حالات کی نگرانی کرنے اور مستقبل کے موسمیاتی تناظر کو سمجھنے کے بارے میں اندازہ(Projections)لگانے کے لیے مختلف طریقے اور آلات کے استعمال سے سمجھتے ہیں۔ موسمیات میں دلچسپی رکھنے والے طلباء کے لیے علم جغرافیہ میں موسمیات کا مطالعہ زمین کے آب وہوا کے نظام سے متعلق موضوعات کی ایک وسیع رینج کو دریافت کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ مجموعی طور پر، ہم کہہ سکتے ہیں کہ موسمیات کا مطالعہ طلباء کو زمین کے آب وہوا کے نظام اور عالمی ماحولیاتی اور سماجی درپیش مسائل کو سمجھنے کے لیے اس کی اہمیت کے بارے میں ایک جامع تفہیم فراہم کرتا ہے۔ یہ ماحولیاتی سائنس، جغرافیہ، ماحولیات، معاشیات اور پالیسی اسٹڈیز جیسے شعبوں میں بین الضابطہ تحقیق اور تعاون کے مواقع فراہم کر سکتا ہے۔

3.2.6 درجہ حرارت(Temperature)

درجہ حرارت(Temperature) کسی مادہ یا چیز میں ذرات کی اوسط حرکی توانائی(Kinetic Energy)کا ایک پیمانہ ہے، جو اس چیز یا مادے کی گرمی یا سردی کی نشاندہی کرتا ہے۔ زندگی میں درجہ حرارت (Temperature) کی اہمیت بہت زیادہ ہے، جو ہمارے زندگی کے وجود کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کرتی ہے۔ جانداروں میں حیاتیاتی عمل کو منظم کرنے سے لے کر آب وہوا اور موسم کے نمونوں کی تشکیل تک اس کی بہت اہمیت ہے۔ درجہ حرارت دنیاں میں ہمارے وجود کو قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، یہ ماحولیاتی نظام کی حرکیات کو متاثر کرتا ہے، مختلف جانداروں(Species) کی تقسیم اور طرز عمل کو متاثر کرتا ہے اور اناج کی فصل کی نشو ونما اور مویشیوں کی صحت کو متاثر کرکے زرعی پیداواری صلاحیت کا تعین کرتا ہے۔ درجہ حرارت انسانی سکون، صحت اور صنعتی عمل کو بھی نمایاں طور پر متاثر کرتا ہے، جو درجہ حرارت کو ہماری روزمرہ کی زندگیوں میں ایک اہم عنصر بناتا ہے۔ مجموعی طور پر، درجہ حرارت ایک بنیادی ماحولیاتی عنصر ہے جو زمین پر زندگی کے تقریباً ہر پہلو کو متاثر کرتا ہے، اس کی تفہیم اور محتاط انتظام سے ہم اپنی زندگی کو مثبت طریقہ سے بسر کر سکتے ہیں۔

3.2.7 دباؤ، ہوایاباد، نمی(Pressure, Wind, Humidity)

دباؤ، ہوااور نمی زمین کے ماحول کے ضروری اجزاء ہیں، ہر ایک موسم کے نمونوں کی تشکیل اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کرنے میں اہم کردارادا کرتاہے۔دباؤ سے مراد وہ قوت ہے جو کسی سطح پر ماحول کی طرف(Atmosphere on a Surface)سے لگائی جاتی ہے۔جس میں تغیرات(Variations)اعلی اور کم دباؤ والے نظاموں کی تشکیل کا باعث بنتے ہیں۔جو موسمی نظام کو چلاتے ہیں۔ زیادہ دباؤ والے علاقوں سے کم دباؤ تک ہوا کی نقل و حرکت، پورے کرہ ارض(Planet)میں گرمی اور نمی کو تقسیم کرتی ہے، جس سے درجہ حرارت، ورن اور آلودگی اور ہوا سے چلنے والے پیتھوجینز(Pathogens)(مرض پھیلانے والے جراثیم) کے پھیلاؤ کو متاثر کرتا ہے، جسے ہم بیرومیٹر سے ماپ سکتے ہیں۔

زیادہ دباؤ سے کم دباؤ والے علاقے کی جانب چلنے والی ہوا کی حرکات کو "باد"(Wind)کہتے ہے۔ کبھی ہوااس طرح چلتی ہے کہ سوکھی پتیاں اڑتی ہیں اور کبھی ہوا کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ ہوا کو بنیادی طور پر تین قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔(1)وہ ہوائیں جو پورے سال ایک خاص سمت میں چلتی ہے، جنہیں مستقل ہوائیں کہتے ہے، جیسے تجارتی ہوائیں، مغربی اور مشرقی ہوائیں۔(2)وہ ہوائیں جو مختلف موسموں میں اپنی سمت میں تبدیلی کرتی رہتی ہیں۔(3)وہ ہوائیں جو کسی چھوٹے علاقے میں دن کے کسی خاص وقت یاسال کے کسی خاص حصہ میں چلتی ہیں، جیسے نسیم برّی(Land Breeze) اور نسیم بحری(Sea Breeze)۔

زمین پر موجود پانی اور وسیع آبی ولاقوں کا پانی بھاپ بن کر بخارات کی شکل میں تبدیل ہو جاتاہے۔۔کسی وقت یا کسی جگہ پر فضا میں گیس کی شکل میں موجود بخارات کو نمی کہتے ہے۔ نمی ہوا میں پانی کے بخارات(Vapor)(شبنم)کی مقدار کو اس کی صلاحیت کے لحاظ سے ماپتی ہے، جو انسانی سکون، پودوں کی نشوونما اور موسمی مظاہر جیسے دھند اور بارش کو متاثر کرتی ہے۔ایک ساتھ، دباؤ، ہوا، اور نمی آب وہوا کو منظم کرنے، ماحولیاتی نظام کو قائم کرنے، زراعت پر اثرانداز ہونے اور انسانی سرگرمیوں کو شکل دینے کے لیے آپس میں ایک تعلق قائم رکھتے ہیں، جس سے دنیامیں انسانوں جانوروں اور پودھوں تمام کی زندگی متاثر ہوتی ہے، جو زمین پر زندگی کو برقرار رکھنے میں ان کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتے ہیں۔

3.2.8 علم مائیات(Hydrology)

ہائیڈرولوجی یا علم مائیات زمین اور دیگر سیاروں کے مختلف خطوں پر پانی کی نقل و حرکت اور اس کے تقسیم کے نظام کا سائنسی مطالعہ ہے، جس میں آبی چکر(Water Cycle)، آبی وسائل اور نکاسی آب کے طاس کی پائیداری شامل رہتی ہے۔ہائیڈرولوجی یا علم مائیات دنیا کے مختلف خطوں پر آبی چکر سمندر، ندیوں اور زمین پر پانی کی نقل و حرکت، تقسیم اور خصوصیات کا سائنسی مطالعہ ہے۔ علم مائیات میں ہم مختلف پہلوؤں جیسے ہائیڈرولوجک سائیکل(Cycle Hydrologic)، سطح کا پانی(Surface Water)،زمینی پانی (Groundwater)، پانی کا معیار اور پانی اور ماحول کے درمیان تعامل وغرہ کو شامل کرتے ہیں۔ آبی وسائل کو پائیدار طریقے سے منظم کرنے، پانی سے متعلق مسائل سے نمٹنے اور زمین پر زندگی کو بسر کرنے کے لیے علم مائیات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔زندگی کی کشمکش میں علم

مائیات کی اہمیت کو درکنار نہیں کیا جاسکتا ہے۔دنیا میں ماحولیاتی نظام (Ecosystems) کو برقرار رکھنے اور مختلف اقسام کی حیاتیات (Biodiversity) سے لے کر پینے کے پانی، زراعت، صنعت اور صفائی کے لیے انسانی ضروریات کو پورا کرنے تک پانی ہر قسم کی زندگی کے لیے ضروری ہے،اس کو واضح کرتی ہے۔ علم مائیات پانی کے وسائل کے انتظام، سیلاب پر قابو پانے، خشک سالی کے خاتمے اور ماحولیاتی تحفظ سے متعلق فیصلہ سازی کے عمل سے آگاہی فراہم کرتی ہے۔ علم مائیات کا مطالعہ کرکے، سائنسدان پانی کی دستیابی، معیار اور تقسیم میں تبدیلیوں کی پیش گوئی اور مسائل کے حل دے سکتے ہیں، جس سے پانی کے نظام کی لچک اور پائیداری کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے۔ علم مائیات زمین کے آبی چکر کے توازن کو برقرار رکھنے اور قدرتی اور انسانی برادریوں، پیڑ پودھوں، جانوروں تمام کی فلاح و بہبود میں مدد فراہم کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ علم مائیات کیا ہے،اور ہم اس کا مطالعہ کیوں کرتے ہیں؟

3.2.9 بحری سائنس(Oceanography)

علوم سمندر(Oceanography) کو سمندری سائنس ، بحری سائنس، محیطیات اور ضخامت بھی کہا جاتا ہے ۔ بحری سائنس کو بعض اوقات علم البحر (Marine Science) بھی کہا جاتا ہے لیکن درحقیقت یہ بذات خود علم البحر کا ایک ذیلی مضمون ہے۔علوم سمندر کا دائرہ مختلف ذیلی علوم کو اپنے اندر سمولیتا ہے، مثال کے طور پر اس میں ساخت الطبقات (Plate Tectonics) سے لے کر جارات المحیط (Ocean Currents) اور بحری نامیوں (Marine Organisms) تک کا مطالعہ و تحقیق شامل رہتے ہیں، بحری سائنس عام طور پر دنیا میں موجود چھوٹے سمندروں(Seas)اور بڑے سمندروں(Oceans) کی اندرونی زندگی کا سائنسی مطالعہ ہے، جس میں سمندری حیاتیات(Marine Biology)، علم کیمیا(Chemistry)، ارضیات (Geology) اور طبیعیات(Physics) جیسے مختلف مضامین بھی شامل رہتے ہیں۔ یہ مضامین ان طبعی، کیمیائی، حیاتیاتی اور ارضیاتی عملوں کا جائزہ لیتا ہے جو سمندروں کو شکل دیتے ہیں، نیز زمین پر ماحول، زمین اور زندگی کے ساتھ ان کے تعاملات کو سمجھنے میں مدد کرتے ہے۔ بحری سائنس زمین پر موجود سمندری ماحول کو سمجھنے اور ان کے نظم و نسق میں اہم کردار ادا کرتی ہے، جو ہمارے سیارے کی سطح کے 70 فیصد سے زیادہ حصے پر موجود ہیں اور دنیا کے ماحولیاتی نظام اور وسائل کی ایک وسیع صف کی میزبانی بھی کرتے ہیں۔ زندگی میں سمندری علوم کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ سمندر عالمی آب و ہوا کے نمونوں کو منظم کرنے، گرمی کو جذب کرنے، تقسیم کرنے اور موسمی نظام کو متاثر کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ حیاتیاتی انواع واقسام(Marine Species) کا ایک بڑا ذریعہ بھی ہیں، جو کہ سمندری انواع کی وسیع اقسام کی حمایت بھی کرتے ہیں اور ضروری ماحولیاتی خدمات بھی فراہم کرتے ہیں جیسے کاربن کی تلاش، غذائی اجزاء کی سائیکلنگ اور آکسیجن کی پیداوار وغیرہ۔اس کے ساتھ ہی سمندر انسانی بہبود کے لیے بہت اہم ہیں، دنیا بھر میں اربوں لوگوں کو خوراک، توانائی، نقل و حمل اور تفریحی مواقع فراہم کرتے ہیں۔ علوم سمندر ماحولیاتی نظام کی پیچیدہ حرکیات، انسانی سرگرمیوں جیسے آلودگی، حد سے زیادہ ماہی گیری، موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات، سمندری

زندگی اور ساحلی برادریوں کے لیے ممکنہ نتائج کو بہتر طور پر سمجھنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ سمندری علوم کا مطالعہ کرکے، سائنس دان پائیدار سمندری انتظام، سمندری تحفظ، آفات سے نمٹنے کی تیاری اور آب و ہوا کی موافقت، آنے والی نسلوں کے لیے ہمارے سمندروں کی صحت اور لچک کی حفاظت کے لیے حکمت عملی تیار کر سکتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ سمندروں کے اندر موجود مختلف راز کھولنے، سمندری وسائل کی حفاظت اور زمین پر زندگی کی صحت اور خوشحالی کو فروغ دینے کے لیے بحری سائنس ضروری علم ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ بحری سائنس کی وضاحت کریں؟

3.3 خلاصہ(Summary)

لفظ(Geography) دو یونانی الفاظ (Geo+ Graphy) کو ملا کر بنایا گیا ہے جس میں Geo کا مطلب ہے ''زمین'' اور Graphy کا مطلب ہے ''تفصیل'' یا وضاحت، اس طرح دونوں لفظوں کو ملا کر(Geography) کا مطلب ہوتا ہے زمین کی تفصیل فراہم کرنا ہے۔ جغرافیہ مضمون کا آغاز بطور سائنس مصر و یونان میں ہوا، زمانہ قدیم کے جغرافیہ دانوں کی بعض تحریریں بڑی دلچسپ ہیں۔

عرض البلد(Latitudes) نقشہ پر ایک طرح کی افقی(Horizontal) لکیریں(Lines) ہوتی ہیں جو خط استوا(Equator) کے متوازی(Parallel) مشرق اور مغرب میں چلتی رہتی ہیں۔ طول البلد وقت (گھڑی) ٹائم زونز(Time zones) کا تعین کرنے کے لیے اہم ہیں، زمین اپنے محور یا دھری(Axis) پر مغرب سے مشرق کی طرف گھومتے ہوئے 24 گھنٹے میں ایک چکر پورا کر لیتی ہے۔

موسمیاتی سائنس آب و ہوا(Climates)، موسمیاتی تغیرات(Climate Variability) اور موسمیاتی تبدیلیوں کا سائنسی مطالعہ ہے۔

ہائیڈرولوجی یا علم مائیات زمین اور دیگر سیاروں کے مختلف خطوں پر پانی کی نقل و حرکت، تقسیم اور انتظام کا سائنسی مطالعہ ہے، جس میں آبی چکر(Water Cycle)، آبی وسائل، اور نکاسی آب کے طاس کی پائیداری شامل رہتی ہے۔

3.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کے مکمل ہونے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:

- جغرافیہ کے بنیادی تصورات۔
- جغرافیہ کے انسانی زندگی کے تعلقات۔
- عرض البلد، طول البلد کی تقسیم۔
- زمین کی گردش، علم موسمیات، درجہ حرارت، دباؤ، ہوا، نمی، ہائیڈرولوجی اور بحری سائنس۔
- طلباء و طالبات کو علم جغرافیہ کی اہمیت کو عملی زندگی میں استعمال کرنا۔

3.5 فرہنگ(Glossary)

(Word)الفاظ	(Meaning)معنی
آبی چکر(Water Cycle)	آبی وسائل، اور نکاسی آب کے طاس کی پائیداری شامل رہتی ہے۔
کرہ ارض(Planet)	ہماری دنیا یا ہمارا سیارا
پیتھوجینز(Pathogens)	مرض پھیلانے والے جراثیم
ہائیڈرولوجک سائیکل (Hydrologic cycle)	پانی کا آبی چکر
خلائی تحقیق(Space Exploration)	دنیا کے باہر کا ماحول
مدوجزر یا جوار بھاٹا(Tides)	سمندری لہروں میں مدوجزر یا جوار بھاٹا (طوفان) پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں۔
سمت شناسی(Navigation)	ہمیں اپنی سمت کو جاننا۔

3.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ زمین اور اس کے ماحول کی طبعی خصوصیات(Physical Features) کے مطالعہ کو کہتے ہیں؟

a) حیاتیات b) جغرافیہ c) ارضیات(Geology) d) موسمیات

2۔ درجہ ذیل میں سے کون سی اصطلاح "عرض البلد" کی بہترین وضاحت کرتا ہے؟

a) پرائم میریڈیئن کا مشرق یا مغرب کا فاصلہ b) خط استوا کے شمال یا جنوب کا فاصلہ

c) زمین کے خط استوا کے شمال میں کسی جگہ کا فاصلہ d) پرائم میریڈیئن کے مشرق یا مغرب میں کسی جگہ کا فاصلہ

3۔ درجہ ذیل میں سے کون سا زمین کے چار نصف کرہ (Earth's Four Hemispheres) میں سے ایک نہیں ہے؟

a) شمالی نصف کرہ b) جنوبی نصف کرہ

c) مغربی نصف کرہ d) استوائی (Equatorial Hemisphere) نصف کرہ

4۔ زمین کی سطح پر، اوپر اور نیچے پانی کی مسلسل حرکت کو بیان کرنے کے لیے کون سی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے؟

a) ہائیڈرولوجی b) ہائیڈروگرافی

c) ہائیڈرواسپیئر d) ہائیڈرولوجک سائیکل(Hydrologic Cycle)

5۔ وہ خیالی لکیر کیا ہے جو زمین کو شمالی نصف کرہ اور جنوبی نصف کرہ میں تقسیم کرتی ہے؟

a)خطِ استوا b)ٹراپک آف کینسر(Tropic of Cancer) c)پرائم میریڈیئن d)آرکٹک سرکل

6۔ ماحولیاتی دباؤ(Atmospheric Pressure)کی پیمائش کے لیے کون سا آلہ استعمال کیا جاتا ہے؟

a)انیمومیٹر(Anemometer) b)بیرومیٹر(Barometer) c)ہائیگرومیٹر d)تھرمامیٹر

7۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سے عوامل بخارات کی شرح(Rate of Evaporation)کو متاثر کرتے ہیں؟

a) نمی b)ہوا کی رفتار c)درجہ حرارت d)مذکورہ بالا تمام

8۔ درجہ ذیل میں سے کون سی ہوا میں موجود پانی کے بخارات کی مقدار کا پیمانہ ہے اس کے مقابلے میں اس درجہ حرارت پر ہوا زیادہ سے زیادہ مقدار کو روک سکتی ہے؟

a)نمی b)رشتہ دار نمی(Relative humidity)

c)مطلق نمی(Absolute humidity) d)اوس پوائنٹ

9۔ زمین پر پانی اور اس کی حرکت، تقسیم اور خصوصیات کے مطالعہ کو کیا کہتے ہیں؟

a) ہائیڈرولوجی b)نمی c)موسمیات d)اوس پوائنٹ

10۔ گلف اسٹریم(Gulf Stream)کی ایک مثال ہے:

a) ایک ٹھنڈا سمندری کرنٹ

b)ایک گرم سمندری کرنٹ(A warm ocean current)

c)ایک گہرا سمندری کرنٹ(A deep ocean current)

d)ایک استوائی کرنٹ(An equatorial current)

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ عرض البلد کی وضاحت کریں؟

2۔ طول البلد کیا ہے؟ وضاحت کریں؟

3۔ زمین کی گردش دن اور رات کا سبب کیسے بنتی ہے؟

4۔ موسم اور آب و ہوا کے درمیان فرق کی وضاحت کریں؟

5۔ کون سے عوامل کسی جگہ یا خطہ کے درجہ حرارت کو متاثر کرتے ہیں؟

6۔ ہوا کے دباؤ اور اونچائی کے درمیان تعلق بیان کریں؟

7۔ ہوا کیسے بنتی ہے؟

8۔ نمی کی وضاحت کریں اور وضاحت کریں کہ اس کی پیمائش کیسے کی جاتی ہے؟ واضح کریں۔

9۔ پانی کا چکر کیا ہے؟

10۔ بخارات(Evaporation)بننے کے عمل کی وضاحت کریں؟

طویل جوابی سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ زمین کی آب وہوا کو منظم کرنے میں سمندروں کی کیا اہمیت ہے؟

2۔ دریا، جھیل، سمندر اور گلیشئر میں کیا فرق ہے؟

3۔ پانی کا چکر زمین پر میٹھے پانی کی دستیابی میں کیسے اپنا کام کرتا ہے؟

4۔ ہائیڈرو ولوجیکل سائیکل میں گلیشیرز کا کیا کردار ہے؟

5۔ سمندر ساحلی علاقوں کی آب وہوا کو کیسے متاثر کرتے ہیں؟

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید(Answer Key of Objective Type Questions)

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	سوال نمبر
B	a	b	d	b	a	d	d	b	b	جواب

3.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ "Indian Geography" by Majid Husain: A comprehensive textbook covering all aspects of Indian geography, including physical, economic, and social dimensions.

2۔ Britannica, The Editors of Encyclopaedia. "latitude and longitude". *Encyclopaedia Britannica*, 6 Dec. 2023, https://www.britannica.com/science/latitude. Accessed 25 March 2024.

3۔ Clifford, Nicholas J.; Holloway, Sarah L.; Rice, Stephen P.; Valentine, Gill, eds. (2014). *Key Concepts in Geography* (2nd ed.). Sage. ISBN 978-1-4129-3022-2. Retrieved 22 January, 2023.

4۔ *Guidelines for Geographic Education: Elementary and Secondary Schools*. The Council. 1984. ISBN 9780892911851.

5- Ministry of Earth Sciences website: Provides reports, publications, and data related to Indian geography, including climate, oceanography, and natural resources, essential for in-depth study and research.
6- National Geographic website: Offers articles, maps, and videos providing insights into Indian geography, including geographical features, biodiversity, and cultural heritage.
7- NCERT Geography textbooks: Provide structured learning materials designed for students at various academic levels, offering a foundation in Indian geography.
8- Sarker, S. (2022). Fundamentals of climatology for engineers: Lecture note. *Eng*, *3*(4), 573-595.

اکائی 4۔ ہندوستانی جغرافیہ - جغرافیائی تقسیم، دریا اور زمین کی شکلیں

(Indian Geography – Geographical Divisions, Rivers and Land Forms)*

4.0 تمہید (Introduction)

4.1 مقاصد (Objectives)

4.2 ہندوستانی جغرافیہ - جغرافیائی تقسیم، دریا اور زمین کی شکلیں (Indian Geography – Geographical Divisions, Rivers and Land Forms)

4.2.1 ہندوستانی جغرافیہ (Indian Geography)

4.2.2 جغرافیائی تقسیم (Geographical Divisions)

4.2.3 دریا اور زمین کی شکلیں (Rivers and Land Forms)

4.3 خلاصہ (Summary)

4.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

4.5 فرہنگ (Glossary)

4.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

4.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

4.0 تمہید (Introduction)

لفظ (Geography) جغرافیہ یونانی زبان سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ دو یونانی الفاظ (Geo+ Graphy)(Geography) کو ملا کر بنایا گیا ہے جس میں Geo کا مطلب ہے ''زمین'' اور Graphy کا مطلب ہے ''تفصیل'' اس طرح دونوں لفظوں کو ملا کر (Geography) کا مطلب ہوتا ہے زمین کی تفصیل فراہم کرنا ہے۔ درس تدریسی عمل میں (Geography) جغرافیہ کا مضمون طلباء کو علم جغرافیہ کی تدریس سے انسانی زندگی اور زمین پر موجود ماحول سے انسانی زندگی کے تعلق کو بیان کرنا ہے اور اس انسانی ماحول اور زمین کے تعلق کو سب سے پہلے یونانی سکالر ہیکاٹس (Hecataeus) نے بتایا۔ ہیکاٹس نے اپنی کتاب (lies Periods) میں ان

* Dr. Mohd. Talib Ather Ansari, Associate Professor, MANUU CTE, Bidar

علاقوں کی زمینوں اور لوگوں کا زمینوں اور اس پر رہنے والے لوگوں کی طرز زندگی کو منظر عام پر رکھا۔ ہیکاٹس کو انہیں وجوہات کی بنیاد پر لوگ (Father of Geography) کہتے ہیں۔ اس طرح دنیا کے مختلف خطوں کی زمینوں اور انسانوں کی زندگی کی جغرافیہ کے رو سے وضاحتیں کی جاتی رہیں، یہاں تک کہ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے علماء نے بھی زمینوں اور انسانوں کے تعلق کو بیان کیا، جس میں یونانی، رومی، فرانسیسی، جرمن، انگریز، پولش، امریکی، عرب، ہندوستانی، چینی وغیرہ شامل تھے ان سبھی نے بھی جغرافیہ علم کی اس شاخ میں دلچسپی لی۔ آج کے دور میں بھی ہم اپنی آنے والی نسل کو اپنے زمین کے علاقے اور دنیاں کے مختلف خطوں کی بناوٹ اور اس کے استعمال کے بارے میں وضاحت کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس اکائی میں ہم ہندوستانی جغرافیہ - جغرافیائی تقسیم، دریا اور زمین کی مختلف شکلوں کے بارے میں علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ، انسانی زندگی میں اس ماحول اور جغرافیہ کی تقسیم کے عوامل کو بھی سمجھیں گے۔

4.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ہندوستانی جغرافیہ سے روشناس ہو سکیں۔
- جغرافیا اور انسانی زندگی کے تعلق کو سمجھ سکیں۔
- ہندوستانی جغرافیائی تقسیم کو سمجھ سکیں۔
- ہندوستان کی مختلف زمین کے خطوں کو سمجھ سکیں۔
- ہندوستانی دریا اور زمین کی مختلف شکلوں کو سمجھ کر بیان کر سکیں۔

4.2 ہندوستانی جغرافیہ - جغرافیائی تقسیم، دریا اور زمین کی شکلیں

(Indian Geography – Geographical divisions, Rivers and Land Forms)

4.2.1 ہندوستانی جغرافیہ (Indian Geography)

ہندوستان ایشیاء براعظم میں مقیم ہے، ہندوستان کا بیشتر حصہ پانی سے تین اطراف سے گھرا ہوا ہے جو ہندوستان کو ایک جزیرہ نما شکل دیتا ہے، دنیا کا بلند ترین پہاڑی سلسلہ ہمالیہ اس کی شان ہے جو شمال میں واقع ہے۔ اس کے شمالی میدانی علاقے اس کو مختلف غزائوں سے زرخیز بناتے ہیں، اس کے ندیاں اس کے علاقوں کو سیر آب کرتی ہیں۔ جنوب مشرق کی سرحد خلیج بنگال سے ملتی ہے اور جنوب مغرب میں بحیرہ عرب سے ہندوستان محظوظ ہوتا ہے۔

ہندوستان کا زمینی خطہ وسیع پیمانے پر مختلف عرضوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اپنے اندر تنوع (Diversity) رکھتا ہے، مغرب میں صحرائے تھر سے لے کر شمال مشرق میں جنگلوں تک کے وسیع علاقوں میں یہ اپنا رنگ بکھیرتا ہے۔ گنگا کا میدان کہلانے والا ایک زرخیز علاقہ شمالی ہندوستان کے زیادہ تر حصے پر محیط ہے۔ یہ تشکیل مٹی سے بنی ہے جو ہمالیہ سے بہنے والے دریاؤں کے ذریعے جمع کی گئی، کچھ جگہ

پر، گاد کی یہ تہہ 25,000 فٹ (7,620 میٹر) سے زیادہ گہری ہے۔ ہندوستان، اپنے وسیع پس منظر اور مختلف نوعیت کی جغرافیائی خصوصیات کے لیے جانا جاتا ہے۔ ہندوستان اپنے علاقہ کے اعتبار سے ایک متنوع جغرافیائی مطالعہ کے لیے بھی مشہور ہے، جس کی سطح پر پہاڑ، گھاٹیاں، میدانی علاقے، ندیاں اور ساحلی پٹی وغیرہ تمام کچھ شامل ہیں۔ ہندوستان کے جغرافیائی موقف میں، زمینی ساخت، دریائی نظاموں کی وسیع پیمانے پر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جنوبی ایشیا میں واقع، بھارت مغرب میں بحیرہ عرب، مشرق میں خلیج بنگال اور جنوب میں بحر ہند کے ساتھ ایک اہم اسٹریٹجک مقام پر موجود ہے۔ اس کی سرحدیں شمال مغرب میں پاکستان، شمال میں چین اور نیپال، شمال مشرق میں بھوٹان، اور مشرق میں بنگلہ دیش اور میانمار سے ملتی ہیں۔ ہندوستان کی سمندری حدود میں سری لنکا ، لکشادیپ، مالدیو اور انڈمان نکوبار واقع ہیں۔ ہندوستان کی سمندری سرحدیں پاکستان، بنگلادیش، برما، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا سے ملتی ہیں۔ ہندوستان رقبہ کے اعتبار سے دنیا کا ساتواں سب سے بڑا ملک ہے اور آبادی کے اعتبار سے دنیا کا پہلا سب سے بڑا ملک ۔ اس کا کل رقبہ 3,287,263 کلومربع میٹر (1,269,219 مربع میل) ہے۔ شمال سے جنوب اس کی طوالت 3,214 کلومیٹر (1,997 میل) ہے اور مشرق سے مغرب اس کا عرض 2,933 کلومیٹر (1,822 میل) ہے۔ خشکی سرحد کی کل لمبائی 15,200 کلومیٹر (9,445 میل) اور سمندری سرحد 7,516.6 کلومیٹر (4,671 میل) پر مشتمل ہے۔ بھارت کے مغرب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔ زمینی پر ہندوستان کی سرحدیں شمال مغرب میں پاکستان، شمال میں چین اور نیپال، شمال مشرق میں بھوٹان، اور مشرق میں بنگلہ دیش اور میانمار سے ملتی ہیں۔ ہندوستان کا جغرافیہ خط استواء equator کے قریب واقع اس کے مقام سے متاثر ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1۔ ہندوستان کی جغرافیہ کی تقسیم کی وضاحت کریں؟

4.2.2 جغرافیائی تقسیم (Geographical Divisions)

ہندوستانی جغرافیہ سے مراد برصغیر پاک و ہند کی جغرافیائی خصوصیات، زمین کی ساخت، آب و ہوا اور ماحول ہیں۔ جس میں عرضی (زمین) پس منظر کی متنوع ساخت شامل ہیں، جیسے پہاڑ، میدانی، سطح مرتفع، اور ساحلی خطوط، شمال میں ہمالیائی پہاڑی سلسلہ، اور آس پاس کے سمندر وغیرہ۔ ہندوستان کا جغرافیہ ہمارے کلچر و ثقافت، معیشت اور حیاتیاتی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انہیں وجوہات کی بنیاد پر ہم ہندوستان میں موجود مختلف خطوں کی وضاحت کریں گے:

4.2.2.1 ہندوستانی ملک کی جسامت کی اہم خصوصیات (Main Physical Features of India)

ہندوستانی زمین کی ساخت کی جسامت کی خصوصیات کے مطابق ان کو چھ وسیع زمروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جس میں شامل ہیں:

- **ہمالیہ کے پہاڑ (Himalayan Mountains):** ملک کے شمالی میں ہمالیہ کے پہاڑ ہندوستان کو نمایا برتری فراہم کرتے ہیں۔ ہمالیہ کے پہاڑ دنیا میں سب سے اونچے اور ناہموار ہیں۔ چونکہ یہ شمال میں کشمیر سے شمال مشرق میں ارونا چل پردیش سے ہوتے ہوئے 2500 کلومیٹر تک کے رقبہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ پہاڑ ایک شمال مشرق سے آنے والی وباؤں اور ٹھنڈی ہواؤں کو روکتے ہیں۔ اس کے

ساتھ ہی گریٹر ہمالیہ یا ہمادری کے پہاڑ، جس کی چوٹیوں کی اونچائی کی سطح سمندر سے 6000 - 4000 میٹر اوپر تک ہوتی ہیں، ہندوستان کی شمالی سرحد کے لیے بہت اہم ہیں۔

- **شمالی میدانی علاقے (Northern Plains)**: شمالی میدانی علاقے، ہندوستان کے تین بڑے دریائی نظام پر مشتمل ہیں جو کہ سندھو(India- Indus)، گنگا(Ganga)اور برہم پترا(Brahmaputra)اور ان کی معاون ندیوں کی شمولیت رکھتے ہوئے ہمالیہ کے میدانی علاقوں کو پانی سے سیر آب کرتے ہیں۔ ہندوستان کے یہ علاقے سینکڑوں سالوں سے ان ندیوں کی وجہ سے زرخیز ہوتے گئے اور شمالی میدانی علاقوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ شمالی میدانی علاقوں کو ہم مزید تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

i. **پنجاب کے میدانی علاقے(The Punjab Plains)**: دریائے سندھ اور اس کی معاون ندیاں ان وسیع میدانوں کی تشکیل کا باعث بنتی ہیں، جن کا ایک بڑا حصہ اب پاکستان میں ہے۔

ii. **گنگا کا میدان(The Ganga Plains)**: یہ میدانی علاقہ شمالی ہندوستان، ہریانہ، اتر پردیش، بہار، جھارکھنڈ، دہلی اور مغربی بنگال کی ریاستوں میں پھیلا ہوا ہے۔

iii. **برہمپترا میدان(The Brahmaputra Plains)**: یہ علاقہ آسام اور دیگر شمال مشرقی ریاستوں پر محیط ہے۔

- **جزیرہ نما سطح مرتفع (Peninsular Plateau)**: یہ ہندوستان کا قدیم ترین زمینی علاقہ ہے جو کہ جزیرہ نما سطح مرتفع کئی علاقوں میں تقسیم ہے جس میں:

i. **وسطی پہاڑی علاقے(The Central Highlands)**: دریائے نرمدا کے شمال میں مالوا سطح مرتفع کے حصے پر مشتمل ہے۔

ii. **دکن سطح مرتفع(The Deccan Plateau)**: دریائے نرمدا کے جنوب میں واقع ایک تکونی جگہ ہے جو کہ مشرقی گھاٹ اور مغربی گھاٹ بالترتیب اس کے مشرقی اور مغربی اطراف میں سطح مرتفع دکن سے ملتے ہیں۔ جب کہ ست پورہ پہاڑی سلسلے اس کے شمالی حصے پر موجود ہیں، مغربی گھاٹوں کی زیادہ سے زیادہ اونچائی 1600 میٹر ہے۔ دوسری طرف، مشرقی گھاٹ زیادہ سے زیادہ 600 میٹر اونچائی تک محدود ہیں۔

- **ہندوستانی صحرا (Indian Desert)**: ہندوستان کی اراولی پہاڑیوں کے مغربی کنارے پر ریت کے ٹیلوں سے ڈھکے ہوئے ریتلی میدانوں میں ہندوستانی صحرا مشتمل ہیں۔ سالانہ 150 ملی میٹر تک کم بارش کے ساتھ، یہ خطہ ملک میں سب سے زیادہ خشک ہے اور اس طرح جگہ پر سبزہ کم ہے، اس میں راجستھان کی ریاستیں اور گجرات کے شمال مغربی حصے مل کر صحرائی خطہ بناتے ہیں۔

- **ساحلی میدان (Coastal Plains)**: ہندوستانی جزیرہ(Peninsula) نما کے بیرونی کناروں(Outer edges) کے دائیں طرف، ساحلی (Coastal) میدانوں کی تنگ پٹیاں واقع ہیں۔ یہ سمندری علاقے مشرق میں خلیج بنگال اور مغرب میں بحیرہ عرب کے ساحلوں پر مبنی ہیں۔ بحیرہ عرب کے ساتھ مغربی ساحل کو دوبارہ تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، جس میں:

i. **کونکن ساحل(The Konkan Coast)** ساحلی علاقہ مہاراشٹرا اور گوا کا احاطہ کرتا ہے۔

ii. **کنڑ میدانی(The Kannada Plains)** یہ علاقہ کرناٹک کے ساحلوں پر محیط ہے۔

iii. مالابار ساحل(The Malabar Coast)یہ علاقہ کیرالہ کا احاطہ کرتا ہے۔

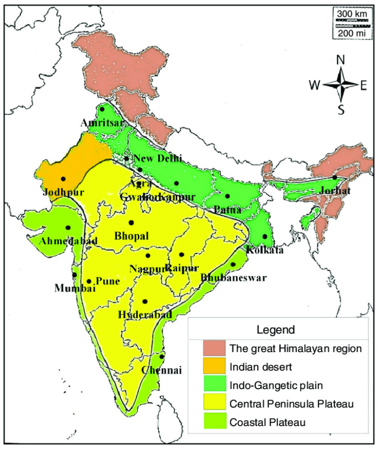

Source:-https://www.researchgate.net/figure/Map-showing-the-different-geographical-region-in-India_fig1_337329611

https://www.toppr.com/guides/geography/physical-features-of-india/main-physical-features-of-india/

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ ہندوستان کے سرحدی علاقوں کی وضاحت کریں؟

4.2.3 دریااور زمین کی شکلیں(Rivers and Land Forms)

ہندوستان، اپنے متنوع(Diverse) مناظر اور بھرپور جغرافیائی خصوصیات کے لیے جانا جاتا ہے اور ایک متنوع ٹپوگرافی Diverse topographyکا حامل ہے جس میں پہاڑ، میدانی، سطح مرتفع(Plateaus)اور ساحلی پٹیاں شامل ہیں۔اس مضمون میں برصغیر پاک وہند کی وضاحت کرنے والے جغرافیائی موقف، زمینی ساخت اور دریائی نظاموں پر نظر ثانی کی جارہی ہے۔

- **ہندوستان کا جغرافیائی موقف(Geographical Stand)**: جنوبی ایشیا میں واقع، بھارت مغرب میں بحیرہ عرب، مشرق میں خلیج بنگال اور جنوب میں بحر ہند کے ساتھ ایک اسٹریٹیجک مقام پر قابض ہے۔اس کی سرحدیں شمال مغرب میں پاکستان، شمال میں چین اور نیپال، شمال مشرق میں بھوٹان اور مشرق میں بنگلہ دیش اور میانمار سے ملتی ہیں۔
- **زمین کی شکلیں (Land Formations)**ہندوستان کی زمین کی مختلف شکلوں کو درج ذیل سے سمجھا جا سکتا ہے:

i. **ہمالیہ کے پہاڑ (Himalaya Mountains)**: ہمالیہ کا پہاڑی سلسلہ، جو دنیا کے سب سے نئے پہاڑی سلسلوں میں سے ایک ہے، ہندوستان میں اس کی شمالی سرحدوں تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ ماؤنٹ ایورسٹ سمیت دنیا کی چند بلند ترین چوٹیوں کو اپنے اندر سمائے ہوئے ہے۔ ہمالیہ شمال کی طرف سے ہندوستان کی ایک قدرتی رکاوٹ کے طور پر حفاظت کرتا ہے، جو ہندوستان کو وسطی ایشیا سے آنے والی سرد ہواؤں سے بھی بچاتا ہے۔

ii. **شمالی میدانی علاقہ(Northern Plains)**: ہمالیہ کے جنوب میں زرخیز شمالی میدانی علاقے ہیں، جو گنگا اور یمنا جیسی ندیوں کے تلچھٹ(مختلف تہہ)(sedimentary) کے ذخائر سے بنتے ہیں۔ یہ میدانی علاقے اپنی بھرپور زرعی پیداواری صلاحیت کے لیے مشہور ہیں اور یہ دہلی اور کولکتہ سمیت ہندوستان کے کچھ بڑے شہروں کو روح بخشتے ہیں۔

iii. **مغربی گھاٹ(Western Ghats)**: ہندوستان کے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ متوازی چلتے ہوئے، مغربی گھاٹ ہندوستان کا عالمی ثقافتی ورثہ ہے جس کو یونیسکو نے بھی درج کر رکھا ہے اور جو اپنی حیاتیاتی تنوع کے لیے جانا جاتا ہے۔ یہ پہاڑ خطے کی مون سون (monsoon climate)آب وہوا کو متاثر کرتے ہیں اور کئی اہم دریا یہاں سے نکلتی ہیں۔

iv. **سطح مرتفع دکن(Deccan Plateau)**: شمالی میدانی علاقوں کے جنوب میں اور مغربی گھاٹوں اور مشرقی گھاٹوں سے ملحقہ سطح مرتفع دکن واقع ہے۔اس سطح مرتفع کی خاصیت اس کے ناہموار علاقے ہیں اور یہ کوئلہ، لوہے اور باکسائٹ جیسے معدونیات سے مالامال ہے۔

v. **ساحلی میدان(Coastal Plains)**: ہندوستان کے پاس دو ساحلی میدان ہیں- بحیرہ عرب کے ساتھ مغربی ساحلی میدان اور خلیج بنگال کے ساتھ مشرقی ساحلی میدان۔ یہ میدانی علاقے زرخیز اور گنجان آباد ہیں، جن میں ممبئی اور چنئی جیسی اہم بندرگاہیں شامل ہیں۔

vi. **جزائر(Islands)**: ہندوستان میں کئی جزائر ہیں، جن میں سب سے قابل ذکر خلیج بنگال میں جزائر انڈمان اور نکوبار(Andaman and Nicobar)اور بحیرہ عرب میں لکشدیپ(Lakshadweep) جزائر ہیں۔ یہ جزیرے اپنے قدیم ساحلوں اور منفرد حیاتیاتی تنوع کے لیے مشہور ہیں۔

- **ہندوستانی دریاؤں کی تشکیل(River Formation)**: ہندوستان دریاؤں کی تشکیل کے لیے ایک مالامال ملک ہے اور یہاں دریاؤں کے نیٹ ورک موجود ہیں، جو ملک کی معیشت اور ثقافت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہندوستان کے بڑے دریائی نظام میں درج ذیل شامل ہیں:

i. **گنگا(The Ganges)**: گنگا ہندوستان کے سب سے مقدس دریاؤں میں سے ایک ہے اور ہندوؤں کے ذریعہ اس کی تعظیم کی جاتی ہے۔ یہ ہمالیہ سے نکلتا ہے اور شمالی میدانی علاقوں میں بہتا ہے، شمالی میدانی علاقوں کے لیے زراعت کے لیے پانی مہیا کرتا ہے اور ایک بڑی آبادی کو سیر آب کرتے ہوئے سہارا دیتا ہے۔

ii. **یمنا(Yamuna)**: یمنا گنگا کی ایک بڑی معاون ندی ہے اور دہلی، ہریانہ اور اترپردیش کی ریاستوں سے گزرتی ہے۔ یہ ہندو دیوتا کرشنا کے ساتھ اپنی وابستگی کے لیے جانا جاتا ہے اور آبپاشی کے لیے پانی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

iii. **برہم پترا(Brahmaputra)**: برہم پترا ندی ہمالیہ کے تبت(Tibet) سے نکلتی ہے اور بنگلہ دیش میں داخل ہونے اور خلیج بنگال میں گرنے سے پہلے ہندوستان میں بہتی ہے۔ یہ اپنی لٹ چینلز(Braided) کے لیے جانا جاتا ہے اور خطے کی زراعت اور معیشت کے لیے ایک اہم دریا ہے۔

iv. **گوداوری(Godavari):** گوداوری ہندوستان کا دوسرا سب سے طویل دریا ہے اور یہ مہاراشٹر، تلنگانہ، آندھراپردیش اور چھتیس گڑھ کی ریاستوں سے بہتا ہے۔ یہ اپنی قدرتی خوبصورتی کے لیے جانا جاتا ہے اور ہندوؤں کی طرف سے ایک مقدس دریا سمجھا جاتا ہے۔

v. **کرشنا(Krishna):** دریائے کرشنا مغربی گھاٹوں سے نکلتا ہے اور خلیج بنگال میں گرنے سے پہلے مہاراشٹر، کرناٹک اور آندھرا پردیش کی ریاستوں سے بہتا ہے۔ یہ آبپاشی اور پن بجلی پیدا کرنے کے لیے ایک اہم دریا ہے۔

آخر میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کی جغرافیائی خصوصیات، ایک ایسی خصوصیات پر مبنی ہیں جو اپنے اندر مختلف اقسام کی متنوع(Diverse) زمینی ساخت اور دریا کے نظام کو واضح کرتی ہے۔ ہندوستان کی معیشت، ثقافت اور ماحول کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ملک کے بھرپور قدرتی وسائل اور حیاتیاتی تنوع ہندوستان ملک کو ایک منفرد اور دلکش جگہ بناتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ ہندوستان اپنے متنوع(Diverse) مناظر اور بھرپور جغرافیائی خصوصیات کے لیے کس وجہ سے جانا جاتا ہے؟

4.3 خلاصہ (Summary)

ہندوستان ایشیاء براعظم میں مقیم ہے، ہندوستان کا بیشتر حصہ پانی سے تین اطراف سے گھرا ہوا ہے، جو ہندوستان کو ایک جزیرہ نما شکل دیتا ہے۔ دنیا کا بلند ترین پہاڑی سلسلہ ہمالیہ اس کی شان ہے جو شمال میں واقع ہے۔ ہندوستان کا کل رقبہ 3,287,263 کلومربع میٹر (1,269,219 مربع میل) ہے۔ شمال سے جنوب اس کی طوالت 3,214 کلومیٹر (1,997 میل) ہے اور مشرق سے مغرب اس کا عرض 2,933 کلومیٹر (1,822 میل) ہے۔ خشکی سرحد کی کل لمبائی 15,200 کلومیٹر (9,445 میل) اور سمندری سرحد 7,516.6 کلومیٹر (4,671 میل) پر مشتمل ہے۔ بھارت کے مغرب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔ ملک کے شمالی میں ہمالیہ کے پہاڑ و ہندوستان کو نمایا برتری فراہم کرتے ہیں۔ ہمالیہ کے پہاڑ دنیا میں سب سے اونچے اور ناہموار ہیں۔ ہندوستان کے بڑے دریائی نظام میں گنگا، یمنا، برہم پترا، گوداوری اور کرشنا وغیرہ ہیں۔

4.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کے مکمل ہونے کے بعد آپ نے درجہ ذیل باتیں سیکھیں:

- ہندوستانی جغرافیہ اور جغرافیائی تقسیم۔
- جعرافیا اور انسانی زندگی کے تعلق۔
- ہندوستانی ملک کی جسامت کی اہم خصوصیات۔
- ہندوستان کی مختلف زمین کے خطوں کو سمجھنا۔
- ہندوستانی دریا اور زمین کی مختلف شکلوں کو سمجھ کر بیان کرنا۔

4.5 فرہنگ (Glossary)

الفاظ (Word)	معنی (Meaning)
گنگا کا میدان (The Ganga Plains)	یہ میدانی علاقہ شمالی ہندوستان، ہریانہ، اترپردیش، بہار، جھارکھنڈ، دہلی اور مغربی بنگال کی ریاستوں میں پھیلا ہوا ہے۔
برہمپترا میدان (The Brahmaputra Plains)	یہ علاقہ آسام اور دیگر شمال مشرقی ریاستوں پر محیط ہے۔
جزیرہ نما سطح مرتفع (Peninsular Plateau)	یہ ہندوستان کا قدیم ترین زمینی علاقہ ہے، جو کہ جزیرہ نما سطح مرتفع کئی علاقوں میں تقسیم ہے۔
وسطی پہاڑی علاقے (The Central Highlands)	دریائے نرمدا کے شمال میں مالوا سطح مرتفع کے حصے پر مشتمل ہے۔
ہندوستانی صحرا (Indian Desert)	ہندوستان کی اراولی پہاڑیوں کے مغربی کنارے پر ریت کے ٹیلوں سے ڈھکے ہوئے ریتلی میدانوں میں ہندوستانی صحرا مشتمل ہیں۔

4.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ ہندوستان کا بلند ترین پہاڑی سلسلہ کون سا ہے؟

a) مغربی گھاٹ　b) مشرقی گھاٹ　c) ہمالیہ　d) اراولی رینج

2۔ کون سا دریا شمالی ہندوستان کی لائف لائن (زندگی) سمجھا جاتا ہے؟

a) گوداوری　b) جمنا　c) برہم پترا　d) کرشنا

3۔ سطح مرتفع دکن ہندوستان کے کس حصے پر محیط ہے؟

a) شمالی　b) مشرقی　c) مغربی　d) جنوبی

4۔ کون سا دریا گنگا کے ساتھ ''سندربن ڈیلٹا'' بناتا ہے؟

a) برہم پترا　b) گوداوری　c) کرشنا　d) مہاندی

5۔ مغربی ساحلی میدان کس پہاڑی سلسلے سے متصل ہیں؟

a) اراولی رینج　b) ہمالیہ　c) مغربی گھاٹ　d) مشرقی گھاٹ

6۔ وادی سندھ کی تہذیب کس دریا کے کنارے پروان چڑھی؟

a) گنگا　b) جمنا　c) سندھ　d) برہم پترا

7۔ کون سا جزیرہ خلیج بنگال میں واقع ہے؟

a) انڈمان اور نکوبار جزائر　b) لکشدیپ جزائر　c) مالدیپ　d) سیشلز

8۔ دریائے گوداوری کو اکثر "دکشن گنگا" کہا جاتا ہے۔ "دکشن" کا کیا مطلب ہے؟

a) شمال　b) جنوب　c) مشرق　d) مغرب

9۔ چھوٹا ناگپور سطح مرتفع ہندوستان کے کس حصے میں واقع ہے؟

a) شمالی　b) مشرقی　c) مغربی　d) مرکزی

10۔ کون سا دریا کرناٹک کی برہماگیری پہاڑیوں سے نکلتا ہے؟

a) جمنا　b) کاویری　c) نرمدا　d) تاپی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ ہندوستان کے جغرافیائی تقسیم پر مختصر نوٹ لکھیے۔

2۔ ہندوستان کے جغرافیہ میں ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے کی اہمیت بیان کریں؟

3۔ ہندوستان میں دریاؤں کی اہمیت کی وضاحت کریں؟

4۔ صحرائے تھار کی اہم خصوصیات کیا ہیں اور لوگ اس کے سخت ماحول کو کیسے اپناتے ہیں؟

5۔ ہندوستان کے جغرافیہ میں مغربی گھاٹوں اور مشرقی گھاٹوں کی اہمیت پر بحث کریں؟

6۔ ہند گنگا کے میدانی علاقوں کی خصوصیات بیان کریں؟

7۔ سطح مرتفع کیا ہیں، اور وہ ہندوستان کی زمینی تزئین اور معیشت میں کیا کردار نبھاتے ہیں؟

8۔ ہندوستان میں ساحلی میدانوں کی تشکیل اور اہمیت کی وضاحت کریں؟

9۔ ہندوستان کے سمندری جغرافیہ اور حیاتیاتی تنوع میں جزائر انڈمان، نکوبار اور لکشدیپ پر بحث کریں۔

10۔ جغرافیائی خصوصیات جیسے دریا، پہاڑ اور سطح مرتفع ہندوستان میں زراعت، صنعت اور نقل و حمل جیسی انسانی سرگرمیوں کو کیسے متاثر کرتے ہیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ہندوستان کے جغرافیہ، معیشت اور ثقافت میں ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں؟

2۔ زراعت، صنعت، نقل و حمل اور ثقافتی ورثہ پر غور کرتے ہوئے، گنگا، برہم پترا اور سندھ جیسے بڑے دریاؤں کے ہندوستان کی سماجی و اقتصادی ترقی پر اثرات کی وضاحت کریں؟

3۔ مختلف طریقہ کے ماحولیاتی نظام، رہائش گاہوں اور قدرتی وسائل کی حمایت میں پہاڑوں، سطح مرتفع، میدانی علاقوں، صحراؤں اور ساحلی علاقوں سمیت ہندوستان کی مختلف زمینی شکلوں کی ماحولیاتی اہمیت کا تجزیہ کریں؟

4۔ جیولوجیکل خصوصیات، ماحولیاتی اہمیت اور سماجی و اقتصادی اہمیت کے لحاظ سے مغربی گھاٹوں اور مشرقی گھاٹوں کا موازنہ کریں؟

5۔ ہندوستان کے جغرافیائی تناظر میں دریائی آلودگی، بین ریاستی آبی تنازعات، ڈیم کی تعمیر اور پائیدار پانی کے انتظام کے طریقوں کی وضاحت کریں؟

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید(Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	c	b	d	a	c	c	A	b	d	a

4.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ "Indian Geography" by Majid Husain: A comprehensive textbook covering all aspects of Indian geography, including physical, economic, and social dimensions.

2۔ National Geographic website: Offers articles, maps, and videos providing insights into Indian geography, including geographical features, biodiversity, and cultural heritage.

3۔ NCERT Geography textbooks: Provide structured learning materials designed for students at various academic levels, offering a foundation in Indian geography.

4۔ Ministry of Earth Sciences website: Provides reports, publications, and data related to Indian geography, including climate, oceanography, and natural resources, essential for in-depth study and research.

5- "Geography of India" course on Coursera: Offers online lectures, quizzes, and assignments covering key topics in Indian geography, suitable for self-paced learning and exploration.
6- Sahu, Rakesh & Pervez, Shamsh & Matawle, Jeevan & Bano, Shahina & Pervez, Yasmeen. (2019). Physico-Chemical Characteristics and Sources of Ambient Aerosol in India During 2001-2015: A Review. Asian Journal of Chemistry. 31. 2707-2718. 10.14233/ajchem.2019.22309.
7- Sinha, Rajiv & Jain, Vikrant & Tandon, Sampat & Chakraborty, Tapan. (2012). Large River Systems of India. Proceedings of the Indian National Science Academy. 78.
8- Sinha, S., Suresh, N., Kumar, R., Dutta, S. and Arora, B.R. (2010), Sedimentologic and geomorphic studies on the Quaternary alluvial fan and terrace deposits along the Ganga exit. Quaternary, International, 227, 87-103.
9- Srivastava, P., Rajak, M.K., Sinha, R., Pal, D.K. and Bhattacharya, T. (2010) A high resolution micromorphological record of the Late Quaternary pleosols from Ganga-Yamuna interfluve: Stratigraphic and paleoclimatic implications. Quaternary International, 227, 127-142
10- https://kids.nationalgeographic.com/geography/countries/article/india
11- https://www.youtube.com/watch?v=sxBG1cdWtO4
12- https://www.youtube.com/watch?v=r9A03bX8YBE
13- https://www.researchgate.net/figure/Map-showing-the-different-geographical-region-in-India_fig1_337329611
14- https://www.toppr.com/guides/geography/physical-features-of-india/main-physical-features-of-india/

اکائی 5۔ علم سیاسیات کی نوعیت اور وسعت، اہم تصورات اور موجودہ رجحانات

(Nature and Scope of Political Science, Key Concepts and Current Trends)*

5.0 تمہید(Introduction)

5.1 مقاصد(Objectives)

5.2 علم سیاسیات کی نوعیت اور وسعت، اہم تصورات اور موجودہ رجحانات
(Nature and Scope of Political Science, Key Concepts and Current Trends)

5.2.1 علم سیاسیات کے معنی(Meaning of Political Science)

5.2.2 علم سیاسیات کی تعریف(Definition of Political Science)

5.2.3 علم سیاسیات کی نوعیت (Nature of Political Science)

5.2.4 علم سیاسیات کی وسعت (Scope of Political Science)

5.2.5 اہم تصورات اور موجودہ رجحانات(Key Concepts and Current Trends)

5.3 خلاصہ(Summary)

5.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

5.5 فرہنگ(Glossary)

5.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

5.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

5.0 تمہید(Introduction)

انسان کی سیاسی زندگی کا تعلق سماج یا ریاست سے ہے۔ ان کے ذریعے انسان اپنی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔ انسانوں کی یہ ضروریات معاشرے سے وابستہ ہیں۔ اسی تعلق کی وجہ سے سماجی علوم کے مختلف شعبے جیسے معاشیات، جغرافیہ، توریخ وغیرہ کا آغاز ہوا۔ ان تمام سماجی علوم میں علم سیاسیات بھی شامل ہے۔ علم سیاسیات، جسے اکثر سیاست کی سائنس کہا جاتا ہے، جس میں انسانی حقوق، انسانی فرائض، حکومت

* Dr. Jaki Mumtaj, Associate Professor, MANUU CTE, Bhopal

اور اس کے اجزء، حکمرانی کے طریقہ، سیاسی گروہ، سیاسی اور سماجی تنظیم وغیرہ شامل ہے۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جو سیاسی نظاموں، اداروں، رویے اور نظریات کی پیچیدگیوں کو سمجھنے، تجزیہ کرنے اور تشریح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس باب میں، علم سیاسیات کے بنیادی پہلوؤں کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس اکائی میں آپ علم سیاسیات کے معنی، تعریف اور نوعیت کا مطالعہ کرین گے۔ اس اکائی میں آپ سیاسیات کی وسعت اور کلیدی تصورات کے بارے میں مطالعہ کرین گے۔ سیاسیات کی نوعیت، وسعت اور اسکے کلیدی تصورات کی وضاحت کے ذریعہ آپ کو سیاست اور حکمرانی کے بارے میں ایک جامع تفہیم فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

5.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- علم سیاسیات کے معنی اور تعریف کو بیان کر سکیں گے۔
- علم سیاسیات کے روایاتی اور جدید نقطہ نظر کو سمجھ سکیں گے۔
- علم سیاسیات کے نوعیت کی وضاحت کر سکیں گے۔
- علم سیاسیات کی وسعت یا دائرہ کار کو بتا سکین گے۔
- علم سیاسیات کے اہم تصورات کو واضح کر سکیں گے۔

5.2 علم سیاسیات کے معنی، تعریف، نوعیت، وسعت، اہم تصورات اور موجودہ رجحانات

(Meaning, Definition, Nature, Scope and Key Concepts and Current Trends og Political Science)

درجہ ذیل میں علم سیاسیات کے معنی، تعریف، نوعیت، وسعت اور اہم تصورات و موھودہ رجحانات کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے:

5.2.1 علم سیاسیات کے معنی(Meaning of Political Science)

علم سیاسیات جسے انگریزی میں پولیٹیکل سائنس کہتے ہے، دو الفاظ ایک پولیٹیکل اور دوسرا سائنس سے ملکر بنا ہے۔ سیاسی سے مراد طاقت اور اقتدار سے ہے اور سائنس سے مراد وہ علم جو منظم مطالعہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ سیاسی اداروں، انسانوں کے سیاسی رویے، سیاسی نظام، بین الاقوامی تعلقات اور اقتدار و اختیار سے متعلق تمام امور کا منظم مطالعہ علم سیاسیات ہے۔ عظیم سیاسی فلسفی اور مفکر ارسطو پہلے شخص تھے جنہوں نے سائنسی طریقوں سے سیاست کی تعریف کی اور سیاست جسے انگریزی میں Politics کہتے ہے، اس لفظ کا استعمال سب سے پہلے کیا۔ مغرب میں ارسطو کو سیاست کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ 'منو' کو ہندوستان کا پہلا سیاسی مفکر مانا جاتا ہے اور

ان کی مشہور کتاب "منوسمرتی" کو ہندوستان میں قانون کی پہلی کتاب مانا جاتا ہے۔ بعد میں چانکیہ نے ہندوستانی سیاسی سوچ کو تشکیل دی اور ہندوستانی سیاست کی ایک مشہور کتاب "کوٹیلیہ ارتھشاستر" کی تخلیق کی۔ سیاسی سائنس کی اصطلاح کا گہرا تعلق لفظ "سیاست" سے ہے۔ لفظی اعتبار سے اصطلاح Politics یونانی لفظ Polis سے آخذ ہے، جس کے معنی ایک شہری ریاست سے ہے کیونکہ قدیم یونانی سیاسی تنظیم کی سب سے مقبول شکل شہر تھی جو کہ ایک آزاد ریاست کی طرح تھی اور یہی وجہ ہے کہ افلاطون نے اپنی اہم تصنیف "The Republic" اور ارسطو نے اپنی تصنیف "The Politics" میں بنیادی طور پر شہر ریاستوں کے سیاسی مسائل کو بیان کیا ہے۔ اس طرح لفظ سیاست کے معنی شہری ریاست اور اس سے متعلقہ زندگی، واقعات، سرگرمیوں، رویے اور مسائل کا مطالعہ ہے۔ جس طرح وقت کے ساتھ ساتھ شہر کی ریاستیں بڑی بڑی سلطنتوں میں ترقی کرتی گئیں، اسی طرح سیاسی مضامین کا مطالعہ بھی ترقی کرتا گیا۔ جدید دور میں یہ موضوع ریاست، حکومت، انتظامیہ، فرد اور سماج کے درمیان مختلف تعلقات کا منظم مطالعہ کرتا ہے۔

علم سیاسیات، سماجی سائنس کا ایک حصہ ہے جس میں نظام حکومت، سیاسی ادارے، ریاست، عدلیہ، پارلیمنٹ، سیاسی پارٹی، سیاسی رویے وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور سیاسی سرگرمیوں کے خیالات اور سیاسی رویے کا تجزیہ کرتی ہے۔ اس میں تقابلی سیاست، بین الاقوامی تعلقات، سیاسی معیشت اور سیاسی طریقہ کار بھی شامل ہیں۔ اس کا تعلق سماجی سائنس کے دیگر مضامین جیسے تاریخ، سماجیات، فلسفہ، معاشیات وغیرہ سے بھی ہے۔ علم سیاسیات کا تعلق حکومت اور ریاست کے مطالعہ سے ہے۔ علم سیاسیات معاشرے میں لوگوں کو قوانین کو سمجھنے اور نظم وضبط قائم کرنے، اپنے ووٹ کے حق اور رہنماؤں کے انتخاب کرنے کے لیے ووٹ کے استعمال، معاشرے میں اپنے ذمہ داریوں کو سمجھنے میں مدد کرتی ہیں۔ علم سیاسیات کا مقصد طلبا کو ایک جمہوری اور ذمہدار شہری کے طور پر پوری طرح سے تیار کرنا اور عوام کو سیاسی تعلیم دینا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ لفظی اعتبار سے اصطلاح Politics۔۔۔۔۔۔ لفظ Polis سے آخذ ہے؟ 2۔ علم سیاسیات کے بارے میں مختصر میں بتائے۔

5.2.2 علم سیاسیات کی تعریف(Definition of Political Science)

علم سیاسیات کی تعریف کے حوالے سے دو نقطہ نظر ہیں- پہلا، روایتی نقطہ نظر اور دوسرا جدید نقطہ نظر۔

علم سیاسیات کی روایتی نقطہ نظر: انیسویں صدی سے پہلے سیاسیات کے تمام تصورات روایتی نقطہ نظر سے تعلق رکھتے ہیں اور اس وقت کے تمام ماہر سیاسیات کو روایتی سیاسی سائنس دان کہا جاتا ہے۔ روایتی سیاسی سائنس دانوں کے مطابق، علم سیاسیات ریاست، حکومت اور دیگر سیاسی اداروں سے متعلق ہے۔ اس طرح روایتی نقطہ نظر میں سیاسیات کے ماہرین نے جو بھی مختلف تعریفیں پیش کی ہیں وہ اس بات کو واضع کرتی ہے کہ علم سیاسیات ریاست، حکومت اور ان دونوں کا مطالعہ ہے۔

علم سیاسیات کی چند تعریفیں: علم سیاسیات کی چند تعریفیں درج ذیل ہیں۔

ایک امریکی **پروفیسر گارنر (Garner)** نے ایک بار کہا تھا کہ 'سیاسی سائنس ریاست سے شروع ہوتی ہے اور ریاست پر ختم ہوتی ہے'۔ ان کی نظر میں، سیاسیات وہ سماجی سائنس ہے جو ریاست کی ابتدا اور نوعیت، سیاسی اداروں کی تاریخ اور سیاسی پیش رفت اور ترقی کے بارے میں کچھ طریقوں کا تعین کرتی ہے۔ لہذا روایتی نقطہ نظر ریاست کی ابتدا، نوعیت، نظریات اور مقاصد پر بحث کرتا ہے۔

آر جی گیٹل (R.G. Gettel) کے مطابق سیاسی سائنس اس بات کی ایک تاریخی تحقیقات ہے کہ ریاست کا آغاز کس طرح ہوا۔ ریاست کیا ہے؟ یہ ان باتوں کا ایک تجزیاتی مطالعہ ہے اور ریاست کو کیا ہونا چاہیے اس کی سیاسی-اخلاقی بحث ہے۔ اس طرح سیاسی سائنس ریاست کے ماضی، حال اور مستقبل، سیاسی تنظیموں اور سیاسی افعال، سیاسی اداروں اور سیاسی اصولوں اور یاسی نظریات کا مطالعہ کرتی ہے۔

جان رابرٹ سیلی (John Robert Seeley) کہتے ہے کہ "سیاسیات حکومت کے مظاہر کی تحقیقات کرتی ہے کیونکہ سیاسی معیشت دولت سے، حیاتیات زندگی سے، الجبرا اعداد کے ساتھ اور جیومیٹری خلا سے تعلق رکھتا ہے"۔

پال جینیٹ (Paul Janet) کا کہنا ہے کہ "سیاسیات سماجی سائنس کا وہ حصہ ہے جو ریاست کی بنیادوں اور حکومت کے اصولوں کی اصلاح کرتی ہے۔"

گیریز (Garies) کا ماننا ہے کہ "سیاسیات ریاستوں کی ابتداء، ترقی، مقصد اور تمام سیاسی مسائل سے نمٹتی ہے۔"

لارڈ ایکٹن (Lord Action) کہنا ہے کہ "سیاسیات کا تعلق ریاست اور اس کی ترقی کے لیے ضروری حالات سے ہے۔"

ڈیموک (Demock) کے مطابق سیاسیات کا تعلق ریاست اور حکومت سے ہے۔

آر این گلکرسٹ (R.N. Gilchrist) نے کہا ہے کہ سیاسیات کا تعلق ریاست اور حکومت کے عمومی مسائل سے ہے۔

لیکارک (Likark) کے مطابق، "سیاسی سائنس حکومت سے متعلق ہے۔

لاسکی (Laski) کے الفاظ میں، "سیاسی سائنس کا مطالعہ منظم ریاستوں سے متعلق انسانوں کی زندگی سے ہے۔"

ہرمن ہیلر (Herman Heller) کے الفاظ میں، "سیاسی سائنس کی جامع نوعیت کا تعین فرد سے متعلق بنیادی تصورات سے ہوتا ہے۔"

اگر روایتی سیاسی سائنس دانوں کی مندرجہ بالا تعریفوں کو غور سے پڑھیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ روایتی نقطہ نظر سے سیاسیات کی ہر تعریف ریاست اور حکومت تک محدود ہے۔ اگر ہم اوپر دی گئی تمام تعریفوں کا باریک بینی سے مطالعہ اور تجزیہ کریں تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ سیاسیات کے مطالعہ کا اصل موضوع ریاست اور حکومت ہے۔

روایتی نقطہ نظر کی بنیاد پر علم سیاسیات ہے:

علم سیاسیات صرف حکومت کے مطالعہ کا موضوع: بعض مفکرین کی رائے ہے کہ علم سیاسیات میں صرف حکومت کا مطالعہ کرنا بہتر ہوگا۔ ان کا خیال ہے کہ ریاست خود انسانوں کی تنظیم ہے جبکہ حکومت اس ریاست کو چلانے کا ایک طریقہ کار ہے۔ حکومت کی کوئی نہ کوئی شکل ہوتی ہے، یعنی حکومت ایک ٹھوس ادارہ ہے جو ریاست کی تمام سرگرمیاں مکمل کرتا ہے۔ ریاست کے تمام کام حکومت کے ذریعے ہی انجام پاتے ہیں۔ اس لیے سیاست میں حکومت کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

علم سیاسیات صرف ریاست کے مطالعہ کا موضوع: بعض مفکرین کی رائے ہے کہ علم سیاسیات ریاست کے مطالعہ کا موضوع ہے۔ کیونکہ ہر کام ریاست کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ریاست انسانوں سے بنتی ہے اور ہر سیاسی ادارے کا بنیادی کام انسانوں یا ریاست کی فلاح و بہبود ہے۔ سیاست ریاست سے شروع ہوتی ہے اور ریاست پر ہی ختم ہوتی ہے۔ سیاسیات کا تعلق ریاست سے ہی ہے، اس میں یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ریاست کے بنیادی عناصر کیا ہیں، ریاست کے مالیاتی پہلو کیا ہیں، ریاست کے ٹھوس پہلو (زمین، مکین)، اقتصادیات کیا ہیں؟ اس مقاصد سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس لیے سیاست کو ریاست کے مطالعہ کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔

علم سیاسیات ریاست اور حکومت دونوں کے مطالعہ کا موضوع: بعض علماء اور مفکرین نے علم سیاسیات کی تعریف ریاست اور حکومت دونوں کے مطالعہ سے کی ہے۔ یہ ایک جامع نقطہ نظر ہے۔ ان کا ماننا تھا کہ ریاست اور حکومت کے درمیان گہرا رشتہ ہے۔ ریاست اور حکومت دونوں ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ ریاست کو چلانے کے لیے حکومت جیسا نظام درکار ہوتا ہے اس لیے حکومت جیسے نظام کی اہمیت اسی وقت ممکن ہے جب ریاست ہو۔ سیاست میں ریاست کی بنیاد اور حکومت کے اصولوں کا مطالعہ شامل ہے۔

علم سیاسیات انسانی عنصر کے مطالعہ کا موضوع: بعض مفکرین نے مذکورہ تعریفوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ انسانی عنصر کے بغیر ریاست اور حکومت دونوں ہی بے مقصد ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ مذکورہ تصورات میں انسانی عنصر کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ جب انسانی عنصر موجود ہو تب ہی کوئی ریاست کی تشکیل کے بارے میں سوچا جاسکتا ہے کیونکہ ریاست صرف انسانوں کی تنظیم ہے اور حکومت کا ہر کام صرف انسانی عناصر کی فلاح و بہبود کے لیے ہے۔ اس لیے اس نے سیاست کو انسانی عنصر کے مطالعہ سے تعبیر کیا ہے۔

علم سیاسیات کی جدید نقطہ نظر: بین الاقوامی واقعات آج ہماری انفرادی اور قومی زندگی پر اثر ڈال رہے ہے۔ اس وجہ سے ریاستی سرگرمیاں بین الاقوامی واقعات سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکتی۔ سماج میں لوگوں کے سماجی اور سیاسی تعلقات، ریاست کے فرد کے ساتھ تعلقات، فرد کے ساتھ سماجی ادارے کے تعلقات اور مختلف ریاستوں کے باہمی تعلقات وغیرہ کو سیاسیات کے جدید نقطہ نظر میں شامل کیا گیا ہے۔

جدید سیاسی سائنس دانوں کا نظریہ بیسویں صدی کے آغاز میں سامنے آیا۔ جارج کیٹلن (George Catlin)، چارلس میریم (Charles Marriam)، المانڈ (Almond) اور پاول (Powell) جیسے جدید سیاسیات کے ماہرین کے مطابق، سیاسیات نہ صرف ریاست اور حکومت سے متعلق ہے۔ اس کا ایک وسیع علاقہ ہے جو فرد کے سیاسی رویے، سیاسی طاقت، معاشرہ، سیاسی ثقافت، بین الاقوامی قوانین، بین الاقوامی تعلقات، سیاسی نظام، سیاسی عمل اور دیگر سیاسی گروہوں سے بھی متعلق ہے۔

کیٹلن (Catlin) سیاست کو طاقت کی سائنس سمجھتے تھے۔

گلڈ اور پالمر (Guild and Palmer) کا خیال ہے کہ سیاست کو طاقت اور اختیار کے تعلقات کے لحاظ سے بہتر طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔

میکس ویبر (Max Weber) کا کہنا ہے کہ سیاست اقتدار کی جدوجہد یا ان طاقتوں کو متاثر کرنا ہے۔

برٹرینڈ ڈی جوونیل (Bertrand D. Jovenel) کے مطابق، "سیاست سے مراد اس جدوجہد سے ہے جو فیصلہ کرنے سے پہلے ہوتی ہے اور وہ پالیسی جس پر عمل کیا جاتا ہے۔"

لاس ویل اور کپلن (Lasswell and Kaplan) کے مطابق،"سیاسی سائنس بطور تجرباتی تحقیقات طاقت کے تعین اور تقسیم کا مطالعہ ہے۔"

ہسجر اور سٹیونسن (Hasjar and Stevention) کے مطابق،"سیاسی سائنس وہ شعبہ ہے جو بنیادی طور پر طاقت کے تعلقات کا مطالعہ کرتا ہے۔"

جدید نقطہ نظر کی بنیاد پر علم سیاسیات ہے:

علم سیاسیات طاقت کے مطالعہ کے طور پر: اس تصور پر کیٹلن اور لاس ویل نامی مفکرین نے زیادہ زور دیا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ پولیٹیکل سائنس ادارے، ریاست یا حکومت کا مطالعہ ہے جو کنٹرول اور اثر و رسوخ کے جذبات کی بنیاد پر تخلیق کیا جاتا ہے۔ طاقت کا احساس انسان کی موثر ہونے کی خواہش میں ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ سیاست ایک جدوجہد ہے جسے انسان اپنا اختیار اور اثر و رسوخ قائم کرنے کے لیے کرتا ہے۔

علم سیاسیات سیاسی نظاموں کے مطالعہ کے طور پر: R. Kagan اور Almond نامی مفکرین اس تصور پر زور دیتے ہیں کہ سیاسیات سیاسی نظاموں کا مطالعہ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ سیاسی نظام سماجی نظام کا ایک ذیلی نظام ہے، جس کے مختلف حصے ہیں۔ سیاسی نظام میں مختلف ڈھانچے یا ادارے ہوتے ہیں، جو اس سیاسی نظام کا لازمی حصہ ہیں، جن میں آئین، حکومت، عدلیہ نظام، رائے عامہ، پریشر گروپس، انتخابات، سیاسی جماعتیں وغیرہ شامل ہیں۔ ہم سیاسیات کا مطالعہ صرف ان تمام اداروں یا ڈھانچوں کے انسانی سیاسی زندگی سے تعلق کے تناظر میں کرتے ہیں۔

انسانی سرگرمیوں کے مطالعہ کے طور پر: اس نقطہ نظر کے مطابق سیاست، انسانی سیاسی زندگی، اس کے سیاسی رویے اور سیاسی اعمال کا مطالعہ ہے۔ انسانی رویے غیر سیاسی عناصر سے بھی متاثر ہوتے ہیں، جن کا مطالعہ ہم سیاسیات میں کرتے ہیں۔ اس لیے انسانی رویے کو اہمیت دیتے ہوئے انھوں نے رائے دی ہے کہ سیاسیات کو انسانی اعمال کے مطالعہ کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔

فیصلے کے عمل کے مطالعہ کے طور پر: کچھ مفکرین نے سیاست کو فیصلہ سازی کے عمل کے مطالعہ سے تعبیر کیا ہے۔ کسی شخص کی سیاسی زندگی میں حکمرانی کے ذریعے فیصلہ خود وہ شخص کرتا ہے۔ شخصیت، سیاسی نظریات، مذہب، ذات، شخص کی ذہنی سطح، ثقافت وغیرہ جیسے عناصر کسی شخص کے فیصلہ سازی کے عمل پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لیے سیاسیات میں فیصلہ سازی کے عمل یا فیصلہ سازی کا مطالعہ شامل ہونا چاہیے۔

علم سیاسیات کی نئی تعریفوں کے تناظر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ علم سیاسیات، انسانی اعمال، طاقت، سیاسی نظام، فیصلے کے عمل کا مطالعہ ہے۔

اس کی کوئی عالمگیر تعریف نہیں ہے۔ لیکن سیاسیات کے روایتی اور جدید نقطہ نظر کی بحث سے اس کی ایک قابل قبول تعریف ہو سکتی ہے۔ علم سیاسیات سماجی سائنس کا ایک حصہ ہے جس میں ریاست اور سیاست کے فلسفیانہ، تنظیمی اور انتظامی سیاق و سباق، قومی اور بین الاقوامی، قانونی اور تنظیمی تعلقات کے تناظر اور متعدد سیاسی نظاموں کے تقابلی سیاق و سباق پر سائنسی طور پر بحث اور جائزہ لیا جاتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ کیٹلن(Catlin) نے۔۔۔۔۔۔کوطاقت کی سائنس سمجھتے تھے؟
2۔ علم سیاسیات کے روایتی اور جدید نقطہ نظر میں کیا فرق ہے؟

5.2.3 علم سیاسیات کی نوعیت(Nature of Political Science)

ایک طرف Aristotle, Bonda, Hobbes, Bryce, Laski, Blutsley, Montesquieu, وغیرہ علم سیاسیات کو سائنس کے طور پر قبول کرتے ہے۔ ان لوگوں کے مطابق سیاست ایک سائنس ہے جب کی Buckle, Comte, Baird, Caitlin, Mosca Buke اورMaitland وغیرہ سیاسی سائنس کو سائنس کے طور پر قبول نہیں کرتے ہے۔

سیاسیاست کو مندرجہ ذیل وجوہات کی بنیاد پر سائنس کے طور پر تصور کیا جاتا ہے۔

- سیاست کا مطالعہ بہت ہی منظم انداز میں کیا جاتا ہے۔ سائنس کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا تمام علم ایک منظم شکل میں ہوتا ہے۔ سیاسیات میں یہ خصوصیت پوری طرح موجود ہے۔
- مطالعاتی مواد کی بنیاد پر بھی سیاسیات کو بطور سائنس انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کے مطالعاتی مواد میں سائنس کی طرح کسی حد تک استحکام اور یکسانیت ہے۔
- سیاسیات میں یقینی طور پر کچھ عالمی طور پر قبول شدہ حقائق موجو ہوتے دہیں۔
- علم سیاسیات میں بھی مشاہدہ اور جانچ ممکن ہے، حالانکہ اس مضمون میں مشاہدہ اور جانچ مادی علوم کی طرح نہیں ہو پاتا لیکن مشاہدے کے طریقہ کار کی بنیاد پر جمہوریت اور دیگر حکمرانی کے نظاموں کا مطالعہ کرتے ہوئے، ہم کچھ نہ کچھ عمومی نتیجہ اخذ کر سکتے ہے۔
- جہاں تک پیشین گوئی کرنے کی صلاحیت کا تعلق ہے تو علمِ سیاسیات میں قدرتی علوم کی طرح پیشین گوئیاں نہیں کی جاسکتیں، لیکن یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس مضمون میں بھی پیشین گوئی ممکن ہے، چاہے یہ پیشین گوئی ہمیشہ درست نہ ہو۔
- سیاست میں بھی سائنس کی طرح تجربات ہوتے ہے۔
- سیاسی سائنس میں دوسرے مادی علوم کی طرح آفاقی قوانین ہے۔
- علم سیاسیات میں کچھ اصول اور طریقہ ہے جس پر سیاسی مفکرین نے اتفاق کیا ہے۔

سیاست کو مندرجہ ذیل وجوہات کی بنیاد پر سائنس کے طور پر تصور نہیں کیا جاتا ہے۔

- علم سیاسیات میں آفاقی حقائق کی کمی پائی جاتی ہے۔
- وجوہات اور اسکے اثرات کے درمیان قطعی تعلق کا فقدان پایا جاتا ہے۔

- نگرانی اور جانچ کو سائنس کے طریقہ سے نہیں کیا جاسکتا ہے۔
- علم سیاسیات میں انسانی سیاسی رویہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور انسانی فطرت میں تبدیلی پائی جاتی ہے۔
- سائنس کی طرح درست پیائش نہین کی جاسکتی ہے۔
- علم سیاسیات میں سائنس کی طرح پیشن گوئی نہیں کی جاسکتی ہے،
- علم سیاسیات میں تعریف، اصطلاحات اور مطالعہ کے طریقوں کے بارے میں رائے میں فرق پایا جاتا ہے۔
- علم سیاسیات کی نوعیت سائنس کی طرح معروضی نہیں ہے۔
- سائنس کے مشاہدات اور تجرباتی حالات کو علم سیاسیات میں نافذ نہیں کیا جاسکتا۔

علم سیاسیات بطور فن: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ کوئی بھی مطالعہ یا تو سائنس یا آرٹ کے زمرے میں آتا ہے، لیکن حقیقت میں ایسا سوچنا غلط ہے۔ ولیم ایسلنگر نے درست لکھا ہے کہ ''سائنس اور آرٹ کو متضاد نہیں ہونا چاہیے۔ آرٹ سائنس پر مبنی ہو سکتا ہے۔" یہ بات علم سیاسیات کے لیے مکمل طور پر صحیح ثابت ہوتی ہے۔

فن ایک ایسے علم کو کہا جاتا ہے، جس کا مقصد انسانی زندگی کو خوبصورت بنانا ہے۔ اس لحاظ سے علم سیاسیات بھی ایک فن ہے کیونکہ ریاست کو خوبصورت انداز میں کیسے چلایا جائے، کس طرح سے سیاسی تعلقات قائم کیے جاسکتے ہے، ان سب کا تعلق انسانی زندگی سے ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ کوئی دو اہم باتیں تحریر کیجیئے، جس کی بنیاد پر یہ کہا جاسکیں کی علم سیاسیات کی نوعیت سائنسی ہے۔ 2۔ کوئی دو اہم باتیں تحریر کیجیئے، جس کی بنیاد پر یہ کہا جاسکیں کی علم سیاسیات کی نوعیت سائنسی نہیں ہے۔

5.2.4 علم سیاسیات کی وسعت(Scope of Political Science)

علم سیاسیات کا دائرہ یا وسعت انتہائی وسع ہے اور اس کا تعین کرنا بھی بہت مشکل ہے کیونکہ فرد اور معاشرے کا شاید ہی کوئی ایسا پہلو ہو جو کہ اس سے جڑا نہ ہو۔ اس میں سیاسی فکر، سیاسی اصول، سیاسی فلسفہ، سیاسی نظریہ، تقابلی سیاست، عوامی انتظامیہ، بین الاقوامی تنظیم اور عوامی قانون وغیرہ شامل ہیں۔ علم سیاسیات کے مطالعہ کے دائرہ میں درج ذیل مواد آتے ہیں:

- **سیاست کے اصول**-ماضی اور حال کے سیاسی اصولوں اور نظریات کا مطالعہ۔
- **سیاسی ادارے**-آئین، قومی حکومت، علاقائی اور مقامی حکومت کا تقابلی مطالعہ۔
- **سیاسی جماعتیں، گروہ اور رائے عامہ**-سیاسی رویے کا مطالعہ اور سیاسی جماعتوں اور گروہوں کی رائے عامہ اور حکومت میں شہریوں کی شرکت کا عمل۔
- **بین الاقوامی تعلقات**-بین الاقوامی سیاست، بین الاقوامی تنظیم اور بین الاقوامی انتظامیہ کا مطالعہ۔
- مختلف روایتی سیاسی سائنس دانوں کا مطالعہ۔

- انسانی سیاسی زندگی کا مطالعہ۔
- ریاست اور حکومت اور انتظامیہ کا مطالعہ۔
- سیاسی نظریات کا مطالعہ
- سیاسی نظام کا مطالعہ
- کمیونٹی اور اداروں کا مطالعہ
- مختلف سیاسی نظریوں کا تقابلی مطالعہ
- مختلف حکومتوں کا تقابلی مطالعہ
- حقوق اور فرائض کا مطالعہ
- انسانی رویہ کا مطالعہ
- قیادت کا مطالعہ
- تنازعہ اور اختلاف کا مطالعہ۔
- سیاسی حرکیات (Political Dynamics) کا مطالعہ۔
- اس میں حکومت کے مختلف اداروں (مقننہ، عاملہ اور عدلیہ) کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔
- مقامی اور قومی مسائل اور ریاست کے بنیادی مسائل کا مطالعہ۔
- سیاسی نظریات کا مطالعہ۔
- حکومت اور سیاسی زندگی کے مختلف اداروں کے حقیقی کام کاج کا مطالعہ
- حکومتوں کی مختلف شکلیں یا اقسام، حکومتوں کے افعال اور انتظامیہ کا مطالعہ۔
- جنگ، امن اور بین الاقوامی رویے و مسائل وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔
- بین الاقوامی تعلقات کا مطالعہ
- سیاسی جماعتوں اور پریشر گروپس کا مطالعہ
- سیاسی فلسفہ کا مطالعہ
- بین الاقوامی قوانین کا مطالعہ
- مقامی، قومی اور بین الاقوامی مسائل کا مطالعہ
- انسان کے سیاسی پہلو کا مطالعہ
- عوام اور حکومت کے درمیان تعلقات کا مطالعہ
- افسر شاہی کے رویہ کا مطالعہ

- سیاسی رویہ اور تصور کا مطالعہ
- انتخابات اور انتخابات کے رویہ کے حالات کا مطالعہ
- ترقی پذیر ملک کا مطالعہ
- بین الاقوامی سیاست اور بین الاقوامی تنظیم کا مطالعہ

اس طرح علم سیاسیات کا دائرہ صرف انسان کے سیاسی رویے تک محدود نہیں ہے، یہ جامع ہے کیونکہ انسان کی سیاسی سرگرمیاں اس کی زندگی کی تمام سرگرمیوں جیسے سماجی، معاشی، مذہبی، اخلاقی وغیرہ پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ کیٹلین نے بھی کہا کہ سیاست میں تمام چیزیں شامل ہیں جیسے خاندان کی تنظیم، انقلابات، بین الاقوامی سیاست، مذہبی اجتماعات، لیبر یونین اور ملازمین کی تنظیم وغیرہ۔ اس طرح علم سیاسیات کا دائرہ یا وسعت بہت ہی وسیع ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ علم سیاسیات کی وسعت پر مختصر میں نوٹ لکھئے۔

5.2.5 اہم تصورات اور موجودہ رجحانات(Key Concepts and Current Trends)

علم سیاسیات کے کچھ اہم تصورات درج ذیل ہیں:

ریاست(State): سیاسیات کے مطالعہ کا مرکزی نقطہ ریاست ہے۔ سیاسیات میں لفظ "ریاست" بہت سے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن سیاسیات میں لفظ "ریاست" کا درست استعمال چار عناصر کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ علاقہ، آبادی، حکومت، خودمختاری۔ میکیاولی (Machiavelli) نے سب سے پہلے 'ریاست' کا نظریہ پیش کیا۔

شولزے(Schulz) نے کہا ہے کہ لفظ ریاست کے اتنی ہی تعریفیں ہیں جتنے کہ سیاست کے مصنفین ہیں۔ ریاست کی جو تعریفیں مختلف علماء نے دی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

ارسطو(Aristotle) کے مطابق، "ریاست خاندانوں اور دیہاتوں کی ایک انجمن ہے جس کا مقصد ایک مکمل، خود انحصاری کی زندگی کا حصول ہے، جس کی اہمیت ایک خوش باوقار انسانی زندگی ہے۔"

ہالینڈ(Holland's) کے الفاظ میں، "ریاست انسانوں کے اس گروہ یا برادری کو کہا جاتا ہے جو عام طور پر کسی علاقے میں آباد ہو اور جس میں کسی ایک طبقے یا اکثریت کی مرضی باقی سب کے مقابلے میں عمل میں آتی ہو"۔

سیسیرو(Cicero) کے مطابق، "ریاست ایک ایسا معاشرہ ہے جس میں انسان باہمی فائدے اور نیکی کے مشترکہ احساس کی بنیاد پر ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔"

گلکرسٹ (Gilchrist) کے مطابق، "ایک ریاست وہ ہوتی ہے جہاں کچھ لوگ ایک مخصوص علاقے میں ایک حکومت کے تحت منظم ہوتے ہیں۔ یہ حکومت اندرونی معاملات میں اپنے لوگوں کی خود مختاری کا اظہار کرتی ہے اور بیرونی معاملات میں دوسری حکومتوں سے آزاد ہوتی ہے۔"

ولسن (Wilson) کے مطابق، "ریاست ان لوگوں کا نام ہے جو کسی مخصوص علاقے کے اندر حکمرانی یا قانون کے ذریعے منظم ہوں۔"

افلاطون (Plato) کے مطابق، "ریاست فرد کی عظیم الشان شکل ہے۔"

کارل مارکس (Karl Marx) کے مطابق "ریاست محض ایک مشین ہے جس کے ذریعے ایک طبقہ دوسرے کا استحصال کرتا ہے"۔

بیتل (Bethel's) کے الفاظ میں، "ریاست انسانی معاشرے یا سیاسی ادارے کی وہ شکل ہے جو اپنے اختیارات کے امتزاج سے مشترکہ بھلائی کی تلاش کرتی ہے۔"

ریاست کے عناصر (Element of State): گارنر کے مطابق ریاست کے مندرجہ ذیل 4 ضروری عناصر ہیں۔

1۔ **آبادی (Population)**: ریاست میں آبادی کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جہاں پر کوئی آبادی نہ ہو وہاں کسی ریاست کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے کسی ریاست کو ریاست اسی وقت کہا جا سکتا ہے جب اس کی ایک خاص آبادی ہو۔ آبادی کے حوالے سے کوئی قطعی اصول نہیں بنایا جا سکتا، آبادی میں اضافہ یا کمی ریاست کے دیگر عناصر پر منحصر ہے۔ لیکن ایک مثالی ریاست میں آبادی کیا ہونی چاہیے یہ بات قابل غور ہے۔ افلاطون نے "ریپبلک" میں مثالی ریاست کی آبادی 5040 بتائی ہے۔ اسی طرح ارسطو نے بھی کہا ہے کہ آبادی نہ بہت زیادہ ہونی چاہیے اور نہ بہت کم۔ آبادی اتنی ہونی چاہیے کہ اسے سہارا مل سکے اور ریاست بھی اس سے محفوظ رہ سکے۔

2۔ **طے شدہ علاقہ (Definite Territory)**: ریاست کے لیے ایک مخصوص علاقہ ہونا ضروری ہے۔ مخصوص علاقہ ریاست کا دوسرا لازمی عنصر ہے، آبادی کی طرح ریاست کا تصور بھی علاقے کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ لوگ اس وقت تک وہاں نہیں رہ سکتے جب تک کوئی یقینی زمین یا رقبہ موجود نہ ہو۔ اس لیے ریاست کے وجود کے لیے ایک قطعی علاقہ ضروری ہے۔

3۔ **حکومت (Government)**: ریاست کا تیسرا اہم عنصر ریاست میں حکومت یا حکمرانی کی موجودگی ہے۔ حکومت کو ریاست کی روح کہا جاتا ہے۔ کسی مخصوص سرزمین پر رہنے والے لوگ اس وقت تک ریاست نہیں کہلا سکتے جب تک وہاں حکومت نہ ہو۔ ایسا ادارہ ہونا ضروری ہے جس کے احکامات پر عمل کرنا ہر شخص کے لیے ضروری ہو۔ ریاست کی خواہشات اور جذبات کی پیروی صرف حکومت کرتی ہے۔ حکومت کے اندر ایسے حکام ہوتے ہیں، جو حکومت کے کام انجام دیتے ہیں، جیسے قوانین بنانا اور نافذ کرنا اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دینا وغیرہ۔

4۔ **خود مختاری (Sovereignty)**: خود مختاری ریاست ہونے کی پہچان ہے۔ اگر کسی معاشرے میں باقی تین عناصر موجود ہوں لیکن خود مختاری نہ ہو تو وہ ریاست نہیں بن سکتی۔ خود مختاری ریاست کا لازمی حصہ ہے۔ آزادی حاصل کرنے سے پہلے ہندوستان کی اپنی آبادی،

مخصوص علاقہ اور حکومت تھی لیکن خود مختاری نہ ہونے کی وجہ سے اسے ریاست نہیں کہا جاتا تھا۔ خود مختاری کا مطلب یہ ہے کہ ریاست داخلی نقطہ نظر سے مکمل طور پر خود مختار ہے۔ ریاست کے اندر کوئی فرد یا برادری ایسا نہیں ہے جو اس کے احکامات پر عمل نہ کرے۔ خارجی نقطہ نظر سے خود مختاری کا مطلب یہ ہے کہ ریاست خارجہ تعلقات کا تعین کرنے کے قابل ہو۔ یہ مکمل طور پر خود مختاری ہے، لیکن اگر ریاست رضاکارانہ طور پر اپنے اوپر کوئی پابندی قبول کرلے، تو ریاست کی خود مختاری پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

طاقت (Power): افراد یا گروہوں کی دوسروں کے رویے پر اثر انداز ہونے یا ان کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت کو طاقت کہا جاتا ہے۔

سیاسی نظریات (Political Ideologies): عقائد اور اقدار کے مجموعے جو سیاست، معاشرے اور حکومت کے کردار کے بارے میں افراد یا گروہوں کے خیالات کو تشکیل دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر لبرل ازم، قدامت پسندی، سوشلزم اور فاشزم وغیرہ۔

سیاسی ادارے (Political Institutions): سیاسی نظام کے اندر وہ ڈھانچے اور تنظیمیں جو قانون سازی، انتظامیہ اور فیصلہ سازی جیسے کام کو انجام دیتی ہیں جیسے مجلس عاملہ، مجلس مقننہ اور عدلیہ شامل ہیں۔

سیاسی شرکت (Political Participation): سیاسی عمل میں افراد کی شمولیت، بشمول ووٹنگ، سرگرمی، احتجاج اور عہدے کے لیے انتخاب۔

سیاسی ثقافت (Political Culture): مشترکہ عقائد، اقدار، رویے اور طرز عمل جو معاشرے کے اندر افراد کے سیاسی رویے کو تشکیل دیتے ہیں۔

عوامی پالیسی (Public Policy): سماجی مسائل کو حل کرنے، وسائل مختص کرنے اور رویے کو منظم کرنے کے لیے حکومتوں کے ذریعے کیے گئے فیصلے اور اقدامات۔

سیاسی نظریہ (Political Theory): سیاسی نظام اور رویے کے تحت اصولوں، نظریات اور تصورات کا مطالعہ، جو اکثر انصاف، مساوات اور قانونی حیثیت کے سوالات کو تلاش کرتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1۔ گارنر کے مطابق ریاست کے ضروری عناصر کتنے ہیں اور مختصر میں ان پر ایک نوٹ لکھیے۔

5.3 خلاصہ (Summary)

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ علم سیاسیات میں ریاست، حکومت، حکومت کے اجزء، آئین ہند، سیاسی نظریات، سیاسی رویہ، سیاسی تعلقات، حکمرانی سیاسی اور سماجی تنظیم وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ علم سیاسیات کے معنی، تعریف، نوعیت، دائرہ کار اور کلیدی تصورات کی تحقیق کے ذریعے، ہم نے اس مضموں کی کثیر جہتی نوعیت کے بارے میں بصیرت حاصل کی ہے اور اسکی پیچیدگیوں کو بھی سمجھا۔ سیاسی نظاموں اور اداروں کے امتحان سے لے کر سیاسی رویے اور نظریات کے تجزیے تک، سیاسیات ہمیں حکمرانی کے دائرے میں انسانی تعامل کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتی ہے۔

مزید برآں، سیاسیات کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ عوامی گفتگو، پالیسی سازی، اور فیصلہ سازی کے عمل کو مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر حکومت کے ذریعہ ہی تشکیل دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم عالمی چیلنجوں مثال کے طور پر عدم مساوات، موسمیاتی تبدیلی اور جغرافیائی سیاسی تناؤ سے نمٹنے میں سیاسی سائنس ہمیں صحیح سمت میں رہنمائی کرتی ہے۔

5.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپنے درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- علم سیاسیات جسے انگریزی میں پولیٹیکل سائنس کہتے ہے یہ دوالفاظ ایک پولیٹیکل اور دوسرا سائنس سے ملکر بنا ہے۔ سیاسی سے مراد طاقت اور اقتدار سے ہے اور سائنس سے مراد وہ علم جو منظم مطالعہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ سیاسی اداروں، انسانوں کے سیاسی رویے، سیاسی نظام، بین الاقوامی تعلقات اور اقتدار اور اختیار سے متعلق تمام امور کا منظم مطالعہ علم سیاسیات ہے۔
- علم سیاسیات، سماجی سائنس کا ایک حصہ ہے جو نظام حکومت، سیاسی ادارے، ریاست، عدلیہ، پارلیمنٹ، سیاسی پارٹی، سیاسی رویے وغیرہ کا مطالعہ کرتی ہے اور سیاسی سرگرمیوں کے خیالات اور سیاسی رویے کا تجزیہ کرتی ہے۔
- جدید سیاسیات کے ماہرین کے مطابق، سیاسیات نہ صرف ریاست اور حکومت سے متعلق ہے۔ اس کا ایک وسیع علاقہ ہے جو فرد کے سیاسی رویے، سیاسی طاقت، معاشرہ، سیاسی ثقافت، سیاسی سماجی کاری، بین الاقوامی قوانین، اور بین الاقوامی تعلقات، سیاسی نظام، سیاسی عمل، اور دیگر سیاسی گروہوں سے بھی متعلق ہے۔
- ایک طرف Aristotle, Bonda, Hobbes, Bryce, Laski, Blutsley, Montesquieu, وغیرہ علم سیاسیات کو سائنس کے طور پر قبول کرتے ہے۔ ان لوگوں کے مطابق سیاست ایک سائنس ہے جب کی Buckle, Comte, Baird, Caitlin, Mosca Buke اور Maitland وغیرہ سیاسی سائنس کو سائنس کے طور پر قبول نہیں کرتے ہے۔
- علم سیاسیات کا دائرہ انتہائی وسیع ہے اور اس کا تعین کرنا بھی بہت مشکل ہے کیونکہ فرد اور معاشرے کا شاید ہی کوئی ایسا پہلو ہو جو کہ اس سے جڑا نہ ہو۔ اس میں سیاسی فکر، سیاسی اصول، سیاسی فلسفہ، سیاسی نظریہ، تقابلی سیاست، عوامی انتظامیہ، بین الاقوامی تنظیم اور عوامی قانون وغیرہ شامل ہیں۔
- سیاسیات کے مطالعہ کا مرکزی نقطہ ریاست ہے۔ سیاسیات میں لفظ "ریاست" بہت سے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن سیاسیات میں لفظ "ریاست" کا درست استعمال چار عناصر کی بنیاد پر کیا جاتا ہے - علاقہ، آبادی، حکومت، خود مختاری۔

5.5 فرہنگ(Glossary)

الفاظ(Word)	معنی(Meaning)
علم سیاسیات (Political Science)	سیاسی اداروں، انسانوں کے سیاسی رویے، سیاسی نظام، بین الاقوامی تعلقات اور اقتدار اور اختیار سے متعلق تمام امور کا منظم مطالعہ علم سیاسیات ہے۔
ریاست (State)	ریاست سیاسی طور پر لوگوں کا ایک منظم ادارہ ہے جو ایک مقررہ علاقے پر حکومت کرتا ہے اور خود مختاری کا استعمال کرتا ہے۔
آبادی(Population)	آبادی سے مراد کسی مخصوص علاقے یا ملک میں رہنے والے لوگوں کی کل تعداد سے ہے۔
علاقہ(Territory)	علاقہ سے مراد حکومت کے زیر کنٹرول جغرافیائی علاقہ ہے۔
خود مختاری (Sovereignty)	خود مختاری سے مراد ریاست کا اعلیٰ اختیار اور طاقت ہے جس سے وہ بیرونی مداخلت کے بغیر خود پر حکومت کر سکے۔

5.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ ہندوستان کا پہلا سیاسی مفکر مانا جاتا ہے:

(a) چانکیہ (b)منو (c) امرتیہ سین (d)ان میں سے کوئی نہیں

2۔ ”The Republic“ کس کی تصنیف ہے:

(a) افلاطون (b)ارسطو (c)روسو (d)ان میں سے کوئی نہیں

3۔ ”The Politics“ کس کی تصنیف ہے:

(a) افلاطون (b)ارسطو (c)روسو (d)ان میں سے کوئی نہیں

4۔ علم سیاسیات کا تعلق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے:

(a) معاشیات (b) تاریخ (c)سماجی سائنس (d)ان میں سے کوئی نہیں

5۔ کس کے کہا ریاست کے 4 عناصر ہوتے ہے:

(a) گارنر (b)ولسن (c)کارل مارکس (d)ارسطو

6۔ روایتی نقطہ نظر سے علم سیاسیات کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا مطالعہ نہیں مانا جاتا ہے:

(a) حکومت (b)ریاست (c)حکومت اور ریاست (d)**انسانی سرگرمیوں**

7۔ گارنرز کے مطابق ان میں سے کون ریاست کا عناصر نہیں ہے:

(a) آبادی (b)طاقت (c)خود مختاری (d)حکومت

8۔ کس نے کہا کہ "ریاست فرد کی عظیم الشان شکل ہے۔":

(a)ارسطو (b)کارل مراکس (c)افلاطون (d)ولسن

9۔ ریاست کا نظریہ سب سے پہلے کس نے دیا:

(a)میکیاویلی (b)ارسطو (c) گلکرسٹ (d)ان میں سے کوئی نہیں

10۔ کس نے کہا کہ سیاسی سائنس حکومت سے متعلق ہے:

(a)میکیاویلی (b)ارسطو (c) گلکرسٹ (d) لیکارک

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ علم سیاسیات کے معنی مختصر میں بتائے۔

2۔ علم سیاسیات کی کوئی دو تعریف لکھیئے؟

3۔ علم سیاسیات کے روایتی نقطہ نظر کی تشریح کیجئے۔

4۔ علم سیاسیات کے جدید نقطہ نظر کی تشریح کیجیئے۔

5۔ کوئی دہ وجوہات بتائے، جس کے بنیاد پر علم سیاسیات کو سائنس کہا جاسکیں۔

6۔ کوئی دہ وجوہات بتائے، جس کے بنیاد پر علم سیاسیات کو فن کہا جاسکیں۔

7۔ علم سیاسیات کے دائرہ یا وسعت پر مختصر نوٹ لکھیئے۔

8۔ آوامی پالیسی کسے کہتے ہے، مختصر میں نوٹ لکھیئے۔

9۔ حکومت کو مختصر میں واضح کیجئے۔

10۔ حکومت کی خود مختاری سے کیا مراد ہے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ علم سیاسیات سے کیا سمجھتے ہے؟اس کی کچھ تعریف لکھتے ہوئے اسکے تصور کو واضح کیجیئے۔۔

2۔ علم سیاسیات کی نوعیت کے بارے میں تفصیل سے بتائے۔

3۔ علم سیاسیات کی وسعت کے بارے میں تفصیل سے بتائے۔

4۔ علم سیاسیات کے کچھ اہم تصورات کو واضح کیجئے۔

5۔ علم سیاسیات کے روایتی اور جدید نقطہ نظر میں فرق کی تفصیل سے بیان کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید (Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	b	a	c	a	a	a	b	C	a	d

5.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Hussain, M.A. (2018). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), B.Ed. (ODL)SLM. Hyderabad, DDE and DTS, Maulana Azad National Urdu University

2۔ Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House

3۔ Kazmi, G. and Kazmi, T. J. (2013). Political Science (Maharashtra Board of Secondary and Higher Secondary Education), Mumbai, Saifee Book Agency

4۔ Kochhar, S.K. (1992). Methods & Techniques of Teaching, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

5۔ Mishra, R.M. (2010). Teaching Technology and Evaluation, Lucknow, Alok Prakashan

6۔ Sharma, R.A. (2012). Teaching of Social Science, Meerut, R.Lal Book Depot.

7۔ Sharma, R.L. (2006). The Teaching of Social Studies, Agra, Vinod Pustak Mandir

8۔ Singh, H. (2015). Hand Book of Political Science, New Delhi, Jain Book Agency

9۔ Thessarsery, I. (2012). Teaching of Social Science for the 21st Century, New Delhi, Kanishka Publishers & Distributors

10۔ http://www.samaj-thesociety.blogspot.in/2010/08/new-trends-in-political-theory.html

اکائی 6۔ ہندوستان کا آئین

(Indian Constitution)*

6.0 تمہید (Introduction)

6.1 مقاصد (Objectives)

6.2 ہندوستان کا آئین (Indian Constitution)

6.2.1 بنیادی حقوق اور فرائض (Fundamental Rights and Duties)

6.2.1.1 بنیادی حقوق (Fundamental Rights)

6.2.1.2 بنیادی فرائض (Fundamental Duties)

6.2.2 حکومت کے اجزاء (Organs of Governments)

6.2.2.1 مجلس مقنّنہ (Legislature)

6.2.2.2 مجلس عاملہ (Executive)

6.2.2.3 عدلیہ (Judiciary)

6.3 خلاصہ (Summary)

6.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

6.5 فرہنگ (Glossary)

6.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

6.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

6.0 تمہید (Introduction)

ہندوستانی آئین ملک کی مختلف ثقافتوں کے تصور اور جمہوریت پر مبنی ہے۔ یہ حکومت کے سیاسی اصولوں، ڈھانچے اور اختیارات کے ساتھ ساتھ شہریوں کے حقوق اور فرائض کی وضاحت کرتا ہے۔ اسے آئین ساز اسمبلی کے ذریعہ تیار کیا گیا اور 26 نومبر 1949 کو منظور کیا

* Dr. Jaki Mumtaj, Associate Professor, MANUU CTE, Bhopal

گیا، یہ 26 جنوری 1950 کو نافذ ہوا، جس سے ملک کی جمہوریہ میں منتقلی ہوئی تھی۔ یہ حکومت اور اس کے شہریوں دونوں کے کردار، ذمہ داریوں اور حقوق کو بیان کرتے ہوئے، بہتر حکمرانی کے لیے فریم ورک تیار کرتا ہے۔اس آئینی فریم ورک کے مرکزی حصے میں بنیادی حقوق اور بنیادی فرائض کے تصورات ہیں، جو جمہوریت اور شہریت کے ستون کے طور پر کام کرتے ہیں۔اس اکائی میں، ہم ہندوستانی آئین کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔ آئین میں جن انسانی بنیادی حقوق اور بنیادی فرائض کی بات کی گئی ہے ان کا مطالعہ بھی کریں گے۔اس کے ساتھ اس اکائی میں آپ حکومت کے اجزاء جیسے مجلس مقننہ، مجلس عاملہ اور عدلیہ اور انکے افعال کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں گے۔

6.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد، آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ہندوستان آئین کو مختصر میں بیان کر سکیں گے۔
- ہندستانی آئین میں دیے گیے بنیادی حقوق کی وضاحت کر سکیں گے۔
- ہندوستانی آئین میں دیے گیے بنیادی فرائض کی تشریح کر سکیں گے۔
- بنیادی حقوق اور بنیادی فرائض کے درمیان فرق کو سمجھ سکیں گے۔
- مجلس مقننہ، مجلس عاملہ اور عدلیہ کے افعال کو سمجھ سکیں گے۔

6.2 ہندوستان کا آئین (Indian Constitution)

ہندوستانی آئین ملک کے لیے ایک اعلی قانون کی حثیت رکھتا ہے، جو ملک کی حکمرانی کے لیے فریم ورک کے طور پر کام کرتا ہے۔ملک کا حکومتی نظام ملک کے آئین کے مطابق انجام پاتا ہے۔ملک کی نظم و نسق کے لیے بنائے گئے تمام ضابطے (قوانین) جس کتاب میں یکجا ہیں، اسے ہندوستان کا آئین کہتے ہیں۔اس میں سرکاری اداروں کے ڈھانچے، طریقہ کار، اختیارات اور فرائض کے ساتھ ساتھ شہریوں کے لیے بنیادی حقوق اور ہدایتی اصولوں، حکومتی اداروں کی تشکیل اور ان کے اختیارات کی معلومات درج ہے۔آئین ہند ہمارے عوامی نمائیدوں کو حکومتی کام کرنے میں رہنمائی کرتا ہیں اور انھیں اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرنے سے روکتا ہے۔آئین میں درج دفعات ہی شہریوں کے حقوق کی ضمانت دیتے ہیں اور حکومت میں عوام کا تعاون بھی بڑھاتا ہے۔آئین کے مطابق نظام حکومت چلانے سے جمہوریت مستحکم ہوتی ہے۔

آزادی سے قبل ہندوستان میں انگریزوں کا قانون تھا، جس سے ہندوستانی عوام اتفاق نہیں رکھتی تھی۔جب یہ طئے ہو گیا کے ہمارے ملک کو آزاد کر دیا جائے گا تو تحریک آزادی کے رہنمائوں نے اپنے ملک کے نظام حکومت کے لیے خود قوانین بنائے کے بارے میں سوچا اور 9 دسمبر 1946 میں مجلس آئین کی پہلی نشست ہوئی اور دستور سازی کا عمل شروع ہوا۔ڈاکٹر راجندر پرساد کو مجلس آئین کا صدر بنایا گیا۔اس مجلس میں 389 ممبران تھے۔ مجلس آئین میں مشہور اور ماہر قانوداں، مہاراجائوں اور نوابوں کی ریاست کے نمائندے اور عورتوں کی طرف سے نمائندے بھی شامل کیے گئے۔ بہت ساری کمیٹی بنائی گئی جس میں آئین کا خاکہ تیار کرنے کے لیے سب سے اہم ڈرافٹنگ کمیٹی بھی بنائی گئی

۔ڈرافٹنگ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر تھے۔اس کمیٹی نے آئین کے خاص مسودہ کو تیار کیا۔ مجلس آئین نے مکمل آئین 26 نومبر 1949 کو منظور کیااور یہ طئے کیا گیا کے 26 جنوری 1950 سے یہ آئین دستور نافذ کیا جائے گا۔

آئین ہند کی تمہید کی ابتدا 'ہم بھارت کے عوام' ان لفظوں سے ہوتی ہے اور اختتام 'یہ آئین ہم اپنے آپ پر نافذ کرتے ہے' ان لفظوں سے ہوتی ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آئین بھارتیوں کا تیار کردہ ہے۔ہندوستان کے آئین کی تمہید میں عوامی جمہوری، سماج واد (سوشلزم)، غیر مذہبی حکومت (سیکولر حکومت)، مساوات، آزادی، انصاف اور بائی چارے کی بات کی گئی ہے۔

ہندوستان کا آئین کی تمہید کی کچھ اہم باتیں اور خصوصیات: ہم بھارت کے عوام نے یہ پختہ عہد کیا ہے کہ بھارت کو ایک خود مختار، سماجوادی، غیر مذہبی، عوامی جمہوریہ بنائیں گے اور اس کے تمام شہریوں کو انصاف (سماجی، معاشی اور سیاسی)، آزادی، (خیال، اظہار، یقین، عقیدہ اور عبادت کی)، مساوات (حثیت اور مواقع میں) اور فرد کے وقار اور ملک کے اتحاد اور سالمیت کی ضمانت دیں۔

ہندوستانی آئین کے بارے میں کچھ اہم نکات درجِ ذیل ہیں:

- ہندوستانی آئین دنیا کے سب سے طویل تحریری آئینوں میں سے ایک ہے، جس میں 448 آرٹیکل ہیں، 25 حصوں اور 12 فہرست (شیڈولز) میں تقسیم ہیں۔
- گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ (1935) کی جگہ پر 26 جنوری 1950 کو ہندوستان کا آئین کو نافذ کیا گیا۔
- یہ مختلف ذرائع سے متاثر ہوتا ہے، جس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ (1935)، برطانوی پارلیمانی نظام، امریکی آئین، آئرش آئین اور مختلف دیگر آئین شامل ہیں۔
- ہندوستان میں ایک مضبوط وفاقی نظام حکومت ہے۔اختیارات کو مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے درمیان تقسیم کیے جاتے ہیں، لیکن مرکزی حکومت کے پاس کچھ معاملات میں اختیارات کی بالادستی ہوتی ہے۔
- آئین اپنے شہریوں کو کئی بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے، بشمول مساوات کا حق، آزادی اظہارِ رائے، مذہب کا حق اور آئینی میں ترمیم کا حق۔اس کے ساتھ ہی آئین میں شہریوں کے لیے فرائض بھی بتائے گئے ہے۔
- یہ حکومت کے لیے ایک منصفانہ معاشرہ قائم کرنے کے لیے رہنمائی کرتا ہیں۔اگرچہ عدالتوں کے ذریعے نافذ نہیں کیا جاسکتا، لیکن وہ ملک کی حکمرانی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔
- ہندوستان پارلیمانی نظام حکومت کی پیروی کرتا ہے، جس میں صدر ملک کے سربراہ اور وزیر اعظم حکومت کے سربراہ کے طور پر ہوتے ہے۔
- ہندوستانی آئین سپریم کورٹ کے ساتھ ایک آزاد عدلیہ قائم کرتا ہے، جس کا کام آئین کو برقرار رکھنے اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ کرنا ہے۔
- بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھالنے کے لیے آئین اپنی ہی ترمیم فراہم کرتا ہے۔ ترمیم کے لیے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں یا بعض صورتوں میں ریاستی مقننہ کے نصف کی توثیق کے ساتھ خصوصی اکثریت کی ضرورت ہوتی ہے۔

- ہندوستان ایک سیکولر ریاست ہے، جس کا مطلب ہے کہ اس کا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہے۔ آئین مذہبی آزادی فراہم کرتا ہے اور مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک کی ممانعت کرتا ہے۔
- کچھ وفاقی ممالک کے برعکس، ہندوستان واحد شہریت کے اصول پر عمل کرتا ہے، جہاں ہر شہری صرف اپنی ریاست کا نہیں بلکہ پورے ملک کا شہری ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ ہندوستان کا آئین کی تمہید میں کن اہم باتون کو کہا گیا ہے۔ 2۔ ہندوستان کے آئین کی کوئی دو اہم باتوں کو تحریر کیجیئے۔

6.2.1 بنیادی حقوق اور فرائض(Fundamental Rights and Duties)

درج ذیل میں آئین میں دیے گیے بنیادی حقوق اور فرائض کے بار میں وضاحت کی گئی ہے۔

6.2.1.1 بنیادی حقوق(Fundamental Rights)

شہریوں کے وہ حقوق جو آئین میں شامل ہیں 'بنیادی حقوق' کہلاتے ہیں۔ حقوق انساں کی فلاح و بہودی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ انساں کی انفرادی ترقی کے لیے یہ بہت اہم ہے۔ یہ حکومت کے اختیارات کو بھی محدود کرتا ہے۔ حکومت کوئی بھی ایسا قانون نہیں بنا سکتی جس سے یہ بنیادی حقوق سلب کیے جا سکیں۔ آئین ساز نے بنیادی حقوق کی حفاظت کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا ہے، اس لیے آئین نے شہریوں کی بنیادی حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری عدلیہ کو دیا ہے۔ بنیادی حقوق جو آئین کی فہرست میں شامل ہیں اس کا تحفظ ضروری ہے۔ یہ حقوق بنیادی اس لیے ہیں کیونکہ آئین نے اسے الگ سے تیسرے حصے میں تحریر کیا ہے۔ آئین کے ذریعہ حکومت پر پابندی عائد کر دی گئی ہے، کوئی بھی حکومت بنیادی حقوق پر حملہ نہیں کر سکتی آئین کے ذریعہ بنیادی حقوق کو تحفظ دیا گیا ہے اور اس کی گارنٹی دی گئی ہے۔ کوئی بھی حق تلفی کا شکار فرد عدالت میں مقدمہ دائر کر سکتا ہے۔ حقوق، آئین کا بنیادی ڈھانچہ ہے۔ یہ تب ہی بدل سکتے ہے جب آئین پوری طرح تبدیل کیا جائے گا۔ حقوق لا محدود نہیں ہیں، حقوق کے استعمال کے طریقے واضح طور پر تحریر کر دیے گئے ہے۔ ایک فرد یا جماعت کو اپنے اظہار خیال کا حق حاصل ہے۔

آئین ہند کا حصہ سوم ہندوستانیوں کے حقوق کی ضمانت دیتا ہیں۔ آئین میں سات بنیادی حقوق فراہم کیے گئے تھے: مساوات کا حق، آزادی کا حق، استحصال کے خلاف حق، مذہب کی آزادی کا حق، ثقافتی اور تعلیمی حقوق، جائداد کا حق اور آئینی میں ترمیم کا حق۔ تاہم جائداد کے حق کو سال 1978ء میں 44ویں ترمیم کے ذریعہ آئین کے تیسرے حصہ سے ہٹا دیا گیا۔ اب ہندوستانی آئین میں چھ بنیادی حقوق ہیں۔ ذیل میں ان کا تذکرہ ان سے متعلق آئین کی دفعہ کے ساتھ درج ذیل ہے:

- مساوات کا حق (آرٹیکل 14-18)
- آزادی کا حق (آرٹیکل 19-22)

- استحصال کے خلاف حق (آرٹیکل 23-24)
- مذہب کی آزادی کا حق (آرٹیکل 25-28)
- ثقافتی اور تعلیمی حقوق (آرٹیکل 29-30)
- آئینی میں اصلاح کا حق (آرٹیکل 32)

موجودہ آئین کے تیسرے حصے میں اب بنیادی حقوق سے متعلق جو دفعات، ہیں وہ چھ قسم کی ہے۔

مساوات کا حق (آرٹیکل 14-18): اس میں قانون کی نظر میں مساوات، مذہب، خاندان، نسل، ذات پات، جنس، یا جائے پیدائش کی بنیاد پر کسی کے ساتھ امتیازی سلوک کی ممانعت، چھوت اچھوت کا خاتمہ اور عوامی ملازمت کے معاملات میں تمام شہریوں کو سرکاری روزگار کے یکساں مواقع کی ضمانت دی گئی ہے۔ ریاست کسی کے ساتھ اُسکی نسل، زبان، مذہب وعلاقائیت وغیر کی بنیاد پر فرق نہیں کرسکتی ہے۔ کسی بھی فرد کو عوامی جگہ جیسے ہاسپٹل، اسکول، سینماگھر، کھیل کا میدان، نل، ندی، تلاب اور کنواں وغیرہ پر جانے سے نہیں روکا جاسکتا۔ ہر ایک کو عوامی سہولت حاصل کرنے کا حق ہے۔ انگریزی حکومت میں انعامات کے طور پر خاص لوگوں کو خطابات سے نوازہ جاتا تھا جیسے رائے صاحب، رائے بہادر، دیوان صاحب خان۔ خان بہادر وغیرہ اس طرح کے خطابات پر پابندی عائد کردی گئی ہیں، جس کی وجہ سے لوگوں میں اعلی اور ادنہ کا جذبہ پیدا نہ ہو۔

آزادی کا حق (آرٹیکل 19-22): آزادی کسی بھی فرد کی ہمہ جہتی ترقی کا ذریعہ ہے۔ آزادی کا مطلب یہ نہیں ہیں کہ کوئی فرد اپنی مرضی سے جو چاہے وہ کرے۔ آزادی کا مطلب ہیں کہ کوئی بھی شخص اپنی آزادی کا استعمال قانونی کے دائرے میں رہے کر کریں اور دوسروں کی آزادی پر کسی طرح کا کوئی اثر نہ پڑے۔ اس میں تقریر اور اظہار کی آزادی، بغیر ہتھیار کے ایک جگہ جمع ہونے کی آزادی، انجمن، تنظیم، یونین اور ادارے قائم کرنے کی آزادی، ہندوستان کے خطے میں آزادانہ سفر کرنے یا، نقل وحرکت کا حق، ہندوستان کے کسی بھی حصہ میں رہائش کا حق، کسی بھی پیشے، تجارت، یا کاروبار کو کرنے کا حق اور جینے اور ذاتی آزادی کا حق شامل ہے۔

استحصال کے خلاف حق (آرٹیکل 23-24): اس کے تحت شہریوں کو استحصال کے لیے مخالفت کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ آئین نے انسانوں کی خرید وفروخت، غلامی، بندھوا مزدوری جیسے بُرے رواج کی ممانیت کے ساتھ ساتھ پاپندی عائد کردی گئی ہے۔ اس طرح 14 سال سے کم عمر کے بچہ کو کارخانوں، کھیتوں اور دوسرے خطرناک کاموں میں نہیں لگایا جاسکتا۔ ان سے کام کرانے پر پابندی عائد کی گئی ہے جس کے نہ ماننے پر کام کرانے والے کو سزا ہوسکتی ہے۔ 2006 میں اسی قانون کو اور وسعت دی گئی اور اب بچوں سے کرائی جانے والی ہے ہر قسم کی مزدوری کو قانونی جرم قرار دیا گیا ہے۔

مذہب کی آزادی کا حق (مضامین 25-28): ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے۔ جس میں مختلف مذہب کے ماننے والے اور مختلف فرقوں کے لوگ آباد ہے۔ ہر شخص کو اپنے مذہب کے اصلوں پر چلنے اور عبادت کرنے کی آزادی ہے۔ حکومت کا کوئی اپنا مذہب نہیں ہے اور اُس نے سبھی مذہبوں کو برابری کا حق دیا ہے اور اُسے شہریوں کا ذاتی مسلہ قرار دیا ہے۔ کوئی بھی شہری کسی بھی مذہب کو ماننے کا حق رکھتا ہے۔ ہر ایک مذہب کو اپنا ادارا کھولنے اور تبلیغ کرنے کا حق حاصل ہے۔ وہ اپنی مذہبی جائزات جیسے مسجد، مدرسہ، خانقاہ، قبرستان مذہبی تعلیمی ادارے وغیرہ کے

لیے زمین حاصل کر سکتے اور قائم کر سکتے ہیں لیکن حکومت اُن کے مالی امداد و خرچ کا حساب لے سکتی ہے۔ شہریوں کو تمام مذہبی آزادی حاصل ہے لیکن مذہب کے نام پر ہونے والے غیر انسانی رسم ورواج، غلط طریقے، اندھے عقائد پر حکومت پابندی عائد کر سکتی ہے۔

ثقافتی اور تعلیمی حقوق (آرٹیکلز 29-30): یہ ثقافت، زبان اور تعلیم کے لحاظ سے اقلیتوں کے مفادات کے تحفظ کو فراہم کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں مختلف مذہب کے ماننے والے اور فرقوں کے لوگ موجود ہے۔ مختلف زبانیں اور بولیاں بولی جاتی ہے، جس کی وجہ سے ہندوستان میں مختلف ثقافتی یک جہتی پائی جاتی ہے۔آئین نے شہریوں کو تہذیبی اور تعلیمی حقوق دیئے ہیں تاکہ اپنی تہذیبی اور ثقافتی روایت کو قائم رکھ سکے اور اپنی مخصوص زبانوں کو ترقی دے سکے۔ اقلیتوں کو اپنی زبان، تہذیب اور اپنی رسم ورواج کی حفاظت کرنے اور انھیں فروغ دینے کا حق دیا گیا ہے اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اقلیتوں کو اپنی زبان کے تعلیمی ادارے قائم کرنے کا حق بھی حاصل ہے۔ان کو منظوری اور مالی امداد دینے میں حکومت مذہب کی بنیاد پر فرق نہیں کرے گی۔

آئین میں اصلاح کا حق (آرٹیکل 32): یہ افراد کو اپنے بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے سپریم کورٹ جانے کا حق دیتا ہے۔اسے آئین کا "دل اور روح" سمجھا جاتا ہے۔ بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے یہ بڑا اہم طریقہ ہے۔ کوئی بھی سپریم کورٹ یا ہا کورٹ میں جا کر عرضی دے سکتا ہے اور بنیادی حقوق کو تقویت پہنچانے کے لیے اصلاحی مشورہ دے سکتا ہے اور اُس پر نظر ثانی کے لیے عدالت میں گزارش کر سکتا ہے۔ اگر آئینِ ہند میں درج شہریوں کے حقوق پامال ہو رہے ہوں یا اسے اُس کے حق سے انکار کیا جا رہا ہو تو شہریوں کو عدالت سے انصاف مانگنے کا حق حاصل ہے ۔عدالت کی طرف سے بنیادی حقوق کی حفاظت کے لیے جو فرمان جاری کیا جاتا ہے اُسے Writ کہتے ہیں۔

آرٹیکل 21A: تعلیم کے بنیادی حقوق: آئین (86ویں ترمیم) ایکٹ، 2002 کے تحت آرٹیکل 21 کے بعد ایک نیا آرٹیکل 21A کو جوڑا گیا ہے جو 6 سے 14 سال کی عمر کے تمام بچوں کے لیے تعلیم کے بنیادی حق کی پیروی کرتا ہے۔اس میں کہا گیا ہے کہ "ریاست 6 سے 14 سال کی عمر کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی۔"

مذکورہ بالا بنیادی حقوق کا مقصد انفرادی آزادی اور اُن جمہوری اصولوں کا تحفظ ہے، جو معاشرے کے تمام افراد کو حاصل ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1۔ آئین میں ۔۔۔۔۔۔۔بنیادی حقوق فراہم کیے گئے ہے۔ 2۔ حقوق کو آئین کا "دل اور روح" سمجھا جاتا ہے۔

6.2.1.2 بنیادی فرائض (Fundamental Duties)

جس طرح ہندوستان کے ہر شہری کو بنیادی حقوق حاصل ہے ٹھیک اُسی کے ساتھ ان کے کچھ بنیادی فرائض بھی ہے۔ اپنے حقوق کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے بنیادی فرائض سے آگاہ رہیں اور انہیں دیانتداری سے پورا کریں۔

ایمرجنسی (1975-1977) کے دوران، کانگریس پارٹی نے 1976 میں سردار سوارن سنگھ کمیٹی قائم کی۔ کمیٹی نے آئین میں بنیادی فرائض سے متعلق ایک الگ باب شامل کرنے کی سفارش کی۔اس نے شہریوں کو اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض کو پہچاننے کی

اہمیت پر بھی زور دیا۔ کمیٹی کی سفارشات کو قبول کرتے ہوئے، کانگریس حکومت نے 1976 میں 42ویں آئینی ترمیمی ایکٹ کو نافذ کیا اور حصہ IV-A آئین میں شامل کیا گیا، جس میں آرٹیکل A51 متعارف کرایا گیا۔ اس آرٹیکل نے شہریوں کے لیے دس بنیادی فرائض کا خاکہ پیش کیا، جس کا آئین میں واضح ذکر ہے۔ سوارن سنگھ کمیٹی نے ابتدائی طور پر آٹھ بنیادی فرائض تجویز کیے، 42ویں آئینی ترمیمی ایکٹ نے فہرست کو دس تک بڑھادیا۔ اس کے بعد 2002 میں تعلیم کی ذمہ داری سے متعلق آرٹیکل 51(k) کا اضافہ کیا گیا، جس میں کہا گیا کہ یہ ہر شہری، جو والدین یا سرپرست ہے ان کا بنیادی فرض ہے، ایسے بچے کو مفت اور لازمی تعلیم کے مواقع فراہم کرنا جس کی عمر 6 سے 14 سال کے درمیان ہو۔

بنیادی فرائض اخلاقی ذمہ داریوں کا ایک مجموعہ ہیں، جو ہندوستان کے آئین کے حصہ IV-A (آرٹیکل A51) میں درج ہیں۔ ابتدائی طور پر، ہندوستانی آئین میں بنیادی فرائض کے بغیر صرف بنیادی حقوق شامل تھے۔ تاہم، 1976 میں، ہندوستانی آئین کے بنیادی فرائض شہریوں کے لیے شامل کیے گئے۔ بنیادی فرائض سابق USSR کے آئین سے لیے گئے ہیں۔ ہندوستانی آئین 11 بنیادی فرائض کا خاکہ پیش کرتا ہے جو شہریوں کے لیے رہنما اصول کے طور پر کام کرتے ہیں۔

1۔ آئین کی پاسداری اور اس کے نظریات اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرنا۔

2۔ ان عظیم نظریات کی قدر کریں اور ان کی پیروی کریں جس کے ذریعہ آزادی کی تحریک کے لیے جدوجہد کی گئی تھی۔

3۔ .ہندوستان کی خودمختاری، اتحاد اور سالمیت کو برقرار رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا۔

4۔ ملک کی حفاظت کرنا اور جب ایسا کرنے کے لیے کہا جاتا ہے تو قومی خدمت کرنا۔

5۔ مذہبی، لسانی اور علاقائی یا طبقاتی تنوع سے بالاتر ہو کر ہندوستان کے تمام لوگوں کے درمیان ہم آہنگی اور مشترکہ بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دینا؛ خواتین کے وقار کے لیے انکی اہمیت کو سمجھنا اور انکے استحصال کو روکنا۔

6۔ ملک کی جامع ثقافت کے بھرپور ورثے کی قدر کرنا اور اسے محفوظ رکھیں۔

7۔ جنگلات، جھیلوں، دریاؤں، درخت اور جنگلی جانوروں سمیت قدرتی ماحول کی حفاظت کرنا اور انسے محبت کرنا اور جانداروں کے لیے ہمدردی کرنا۔

8۔ سائنسی مزاج، روجحان پیدا کرنا اور تحقیقات کے جذبے کو فروغ دینا۔

9۔ عوامی املاک کی حفاظت اور تشدد کو ترک کرنا۔ عوامی دولت کی حفاظت کرنا اور اُس پر ہونے والے حملہ کو روکنا جیسے سڑک، ریلوے اسٹیشن، ایرپورٹ، گارڈن، ہاسپٹل اور اسکول وغیرہ کی حفاظت کرنا۔

10۔ انفرادی اور اجتماعی سرگرمیوں کے تمام شعبوں میں حصہ لینا اور انفرادی اور اجتماعی دونو طریقوں سے اپنے ملک کے تمام خطے کے لیے بہترین کارناموں کو انجام دینا۔

11۔ چھ سے چودہ سال کی عمر کے بچوں کو تعلیم کے مواقع فراہم کرنا۔(یہ فرائض 86ویں آئینی ترمیمی ایکٹ، 2002 کے ذریعے شامل کی گئی تھی)۔ والدین اور سرپرست کو اس بات کی سہولت دی گئی وہ اپنے 6 سے 14 سال تک کے بچوں کو مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے بچوں کو اسکول بھیجنے چاہیے اور اس کام کو فرض سمجھ کر کرنا چاہیے۔

بنیادی حقوق اور فرائض کی تکمیلی نوعیت: آرٹیکل 21A اور آرٹیکل 51(k) کا باہمی تعلق بنیادی حقوق اور فرائض کے درمیان تکمیلی تعلق کو اجاگر کرتا ہے۔

آرٹیکل 21A تعلیم کے حق کی ضمانت دیتا ہے، جبکہ آرٹیکل 51(k) والدین اور سرپرستوں پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ وہ 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کریں۔

بنیادی فرائض کو نظرانداز کرنا: افراد اکثر اپنے فرائض کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے حقوق پر توجہ دیتے ہیں۔ آزادی اظہار کے حق کے نام پر لوگ بعض اوقات تشدد کو بھڑکاتے ہیں اور غلط خبریں پھیلاتے ہیں لیکن یہ بھول جاتے ہے کہ سماجی ہم آہنگی اور اتحاد کو برقرار رکھنا ہمارا فرض ہے۔

سیاسی رہنما اور مذہبی تقسیم: بہت سے سیاسی رہنما مذہبی وابستگیوں کا استحصال کرتے ہوئے ووٹ حاصل کرتے ہیں، اس طرح آرٹیکل 51 A (c) میں بیان کردہ اپنے بنیادی فرض کو نظرانداز کرتے ہیں - ملک کے ہر فرد کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ملک کی خودمختاری، اتحاد اور سالمیت کی حفاظت کرنا ہم سبھی کا فرض ہے۔

فرائض کی تکمیل کے ذریعے جمہوریت کو تقویت دینا: جمہوریت کے پھلنے پھولنے کے لیے شہریوں کو اپنے بنیادی حقوق کے استعمال کے ساتھ مل کر اپنے بنیادی فرائض کی ادائیگی کی اہمیت کو تسلیم کرنا چاہیے۔

اس طرح ہر شخص کو جس طرح کچھ حقوق حاصل ہے اُسی طرح اُس پر کچھ فرائض بھی عائد ہوتے ہے۔ ہر شہری کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ حقوق اور فرائض کو علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ حقوق کی بنیاد پر ہماری فلاح و بہبودی ممکن ہوتی ہے۔ فرائض کی پابندی سے سماج کے کام خوشگوار طریقہ سے انجام پاتے ہے۔ اپنے حقوق سے فیض اٹھانا اور اپنے فرائض کو پورا کرنا بہتر شہری کی پہچان ہے۔ اس لیے یہ بہت ضروری ہے کی ہمیں اپنے حقوق سے فائدہ اُٹھانے کا مزاج رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض کی ادائیگی کے سبھی احساس رکھیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ کوئی تین بنیادی فرائض کی تحریر کیجیئے۔
2۔ 86ویں آئینی ترمیمی ایکٹ، 2002 کے ذریعے کس بنیادی فرائض کو شامل کیا گیا تھا۔

6.2.2 حکومت کے اجزاء(Organs of Governments)

ہندوستان میں وفاقی طرز حکومت یا دوہری حکمت کا طریقہ رائج ہے۔ ایک مرکزی حکومت اور دوسری صوبائی حکومت یا ریاستی حکومت۔ ہندستان میں حکومتی کام کو انجام دینے کے لیے حکومتی ادارے قائم کیے گئے ہے۔ حکومت کے نظام کو چلانے کے لیے مجلس

مقننہ، مجلس عاملہ اور عدلیہ حکومت کے تین ادارے ہیں اور یہ تینوں ادارے ہندوستانی جمہوریت کے تین ستون ہے۔ ہر ایک کے الگ الگ افعال ہیں۔ مجلس مقننہ کے ذریعہ قانون بنائے جاتے ہیں، مجلس عاملہ کے ذریعہ ان قوانین پر عمل درآمد کرایا جاتا ہے یا نہیں نافذ کرایا جاتا ہیں اور پھر عدلیہ کے ذریعہ ان قوانیں کی نگرانی کی جاتی ہے۔ آیئے حکومت کے ان تینوں اداروں اور ان کے افعال کے بارے میں مزید تفصیلات پڑھیں۔ حکومت کے تین ادارے درجِ ذیل ہے۔

1۔ مجلس مقننہ / قانون ساز ادارے(Legislative)

2۔ مجلس عاملہ /انتظامیہ(Executive)

3۔ عدلیہ(Judiciary)

6.2.2.1 مجلس مقنّنہ(Legislature)

اسے قانون ساز ادارہ بھی کہتے ہے کیونکہ اس کا بنیادی کام قوانین بنانا ہے۔ یہ قوانین بھی پاس کرتا ہے اور انتظامیہ اور قرار دادوں کا مزید جائزہ بھی لیتا ہے۔ یہ دوسرے دو اجزاء مجلس عاملہ اور عدلیہ کے کام کی بنیاد ہے۔ بعض اوقات تینوں اجزاء میں پہلا مقام بھی اسے ہی دیا جاتا ہے کیونکہ عوامی کی فلاح و بہبود کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ نئے قوانین بناتا ہے اور جب تک قوانین بنایا نہیں جائے گا تب تک اس قوانین کا نفاذ اور اطلاق نہیں ہو سکتا۔

مرکزی حکومت کی مجلس مقننہ کو سنسد یا پارلیمنٹ کہتے ہے۔ اس کی تشکیل صدر جمہوریہ، لوک سبھا اور راجیہ سبھا سے ملکر ہوتی ہے۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ دوہرے گھر والی ہے، ایک راجیہ سبھا جسے اپر ہاوس (Upper House) اور دوسرا لوک سبھا جسے لوور ہاوس (Lower House) کہتے ہے۔ صدر جمہوریہ کسی بھی ہاوس کا ممبر نہیں ہوتا ہے، لیکن وہ مجلس کا خاص حصہ ہوتا ہے، جب تک بل پر صدر جمہوریہ کی دستخط نہیں ہو گی وہ بل قانون نہیں مانا جائیگا۔ وہ مجلس مقننہ کی سبھا کو بولاتا ہے اور حکم جاری کرتا ہے۔ جس طرح مرکزی حکومت میں مجلس مقننہ ہوتی ہے ٹھیک اُسی طرح ہر ایک ریاستوں یا صوبوں میں صوبائی مجلس مقننہ ہوتی ہے۔ مرکزی حکومت میں مجلس مقننہ کے دو ہاوس (لوک سبھا اور راجیہ سبھا) ہوتے ہے جب کی صوبائی حکومتوں میں (، بہار، جموں کشمیر، کرناٹک، مہاراشٹر اور اتر پردیش وغیرہ) ہی ایسی ریاستیں ہیں جہاں دو ہاؤس (ویدھان سبھا اور ویدھان پریشد) ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
حکومت کے تین ادارے کون سے ہے؟ اپر ہاوس (Upper House) کو۔۔۔۔۔۔۔اور لوور ہاوس (Lower House) کو۔۔۔۔۔۔۔ بھی کہتے ہے۔

6.2.2.2 مجلس عاملہ(Executive)

اس میں صدر جمہوریہ یا گورنر اور وزیر اعظم یا وزیر اعلی مرکزی یا ریاستی سطح پر وزراء کی کونسل، انتظامیہ کے ساتھ مل کر مجلس مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین کو نافذ کرتی ہے۔ مجلس عاملہ وہ ادارہ ہے جو مقننہ کے وضع کردہ قوانین کو نافذ کرتا ہے۔ مجلس عاملہ حکومت کا انتظامی

سر براہ ہے۔ مرکزی حکومت کی مجلس عاملہ میں صدرے جمہوریہ، وزیر اعظم اور اُس کی کابینہ کے ممبران شامل رہتے ہے جب کہ صوبائی سطح پر وزیر اعلیٰ، گورنرز اور وزراء کی کونسل یا کابینہ کے ممبران اس کا حصہ ہوتے ہیں۔ یہ ایک طرح سے انتظامی سر براہ کا کام کرتے ہے۔

صدر جمہوریہ ملک کا آئین سر براہ ہوتا ہے۔ وہ ہندوستان کا پہلا شہری ہوتا ہے۔ مرکزی حکومت کے مجلسِ عاملہ کا اختیار صدر کے پاس ہوتا ہے۔ پورے ملک کا کام کاج صدر کے نام سے انجام پاتا ہے۔ یہ دیکھنا صدر کی ذمہ داری ہے کی ملک کا انتظام، حکومت آئین کے مطابق انجام پا رہا ہے یا نہیں۔ عہدہ قبول کرتے وقت صدر آئین کے تحافظ کے عہد کرتا ہے۔ صدر کا انتخاب بلاواسطہ طریقہ سے ہوتا ہے۔ لوک سبھا، راجیہ سبھا اور ریاستی حکومتوں کی ویدھان سبھا کے تمام ممبران کے ذریعہ صدر جمہوریہ کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ وزیر اعظم اپنی کابینہ کا سر براہ ہوا ہے، وہی کابینہ کا ممبران کا انتخاب کرتا ہے۔ انھیں عہدے تقسیم کرتا ہے اور وہی تمام محکموں کے کام کاج میں ربطہ اور تال میل قائم کرتا ہے۔ وزیر اعظم ہی اپنی کابینہ کا اجلاس کی صدارات کرتا ہے وہ صدر اور کابینہ کے درمیان کڑی کا کام کرتا ہے۔ کابینہ کے فیصلوں، قوانین بنانے سے متعلق نئی تجویزوں سے صدر جمہوریہ کو آگاہ کرنا بھی وزیر اعظم کا کام ہے۔ ملک کی خارجہ پالیسی بنانے میں وزیر اعظم کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔

صوبائی حکومت کے لیے الگ سے آئین نہیں بنایا گیا ہے۔ سبھی صوبوں کے لیے ایک ہی آئین ہے، اس لیے کام بھی تمام صوبوں کے لیے ایک جیسے ہے۔ گورنر صوبے کے لیے سر براہ ہوتے ہے اور وزیر اعلیٰ صوبائی حکومت کا سر براہ ہوتے ہے۔ جیسا کی مرکزی حکومت پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہے اُسی طرح صوبائی حکومت صوبائی مجلس مقننہ کے سامنے جوابدہ ہے۔ مرکزی حکومت وزیر اعظم اور وزراء کونسل کے ذریعہ چلتی ہے۔ ٹھیک اُسی طرح صبوائی حکومت وزیر اعلیٰ اور وزراء کونسل کے ذریعہ چلتی ہے۔ مرکزی حکومت کی طرح صوبے میں بھی وزیر اور نائب وزیر ہوتے ہے۔ وزیر اعلیٰ اکثریت پارٹی کا لیڈر ہوتا ہے جو بہت سے وزیر کو چنتا ہے جو ویدھان سبھا کے ممبر ہوتے ہیں اور عوامی ووٹ کے ذریعے چنے جاتے ہے۔ وزیر اعلیٰ کی تقرر گورنر کے ذریعے کی جاتی ہے اور دیگر وزراء کی تقرر وزیر اعلیٰ کے مشورے سے گورنر کرتا ہے۔ کسی بھی صوبے میں وزیر اعلیٰ اور وزراء کونسل ہی حقیقی عاملہ ہے اور صوبائی طاقت کا مرکز ہے جو صوبے کی تمام پالیسی کو تیار کرتے اور سوبے کے اندر نافذ کرتے ہے۔ وزیر اعلیٰ اور وزیراء کی کونسل اجتماعی طور پر اسمبلی کے سامنے ذمہ دار ہے ٹھیک ویسا ہی جیسے مرکزی حکومت میں وزیر اعظم اور وزیر کونسل سنسد یا پارلیمنٹ کے سامنے ذمہ داری ہوتی ہے۔ جب انتخابی عمل میں کسی پارٹی کو اکثریت حاصل نہیں ہوتی ہے تو ملی جولی حکومت کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔

مجلس عاملہ کو قوانین سے انکار کرنے، فوج کو حکم دینے، فیصلے کرنے، آرڈیننس پاس کرنے اور اعلانات کرنے، مجر موں پر رحم کرنے وغیرہ کے وسیع اختیارات ہیں لیکن مجلس عاملہ اپنے افعال کے لیے مجلس مقننہ کے سامنے جوابدہ ہے۔ مجلس عاملہ کی طرف سے منظور کردہ نوٹس، قواعد اور آرڈیننس صرف عام قوانین بن جاتے ہیں جب اسے مجلس مقننہ کے ذریعے منظور کر لیا جاتا ہے، لہذا مجلس مقننہ مجلس عاملہ کے اختیارات کو روکتا ہے۔ چونکہ ہندوستان پارلیمانی طرز حکومت کی پیروی کرتا ہے، اس لیے مجلس عاملہ کے اختیارات محدود ہیں۔ ہندوستانی سیاسی نظام میں چیک اینڈ بیلنس(Check and Balance)کا ایسا نظام بنایا گیا ہے جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تیں میں سے کوئی بھی

اجزاء ضرورت سے زیادہ طاقت نہیں رکھتا۔ سپریم کورٹ کے ججوں کے پاس صدر کے حوالے سے مشاورتی دائرہ اختیار بھی ہوتا ہے جہاں صدر اہم معاملات پر سپریم کورٹ سے مشورہ کر سکتے ہیں۔

6.2.2.3 عدلیہ (Judiciary)

مجلس مقننہ قانون سازی کا کام کرتی ہے اور مجلس عاملہ ان پر عمل کراتی ہے اور عدلیہ اُس پر نگرانی کرتی ہے، کیونکہ قانون بنانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اُس کو نافذ کرنا اور اُس کی نگرانی کرنا اور قانون توڑنے والے کو سزا دینا، قانون کی تشہیر کرنا بھی ضروری ہے۔ عدلیہ حکومت کی وہ شاخ ہے جو قانون کی تشریح کرتی ہے، تنازعات کو حل کرتی ہے اور تمام شہریوں کو انصاف فراہم کرتی ہے۔ عدالت یہ بھی دیکھتی ہے کہ حکومت کے کوئی بھی ادارے اپنے اختیار کا غلط استعمال تو نہی کر رہے ہے کہیں آئین کی خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی ہے۔ جمہوری سماج میں قانونی ڈھانچہ ایک اہم مقام رکھتا ہے اور عدلیہ اس کو یقینی بناتی ہے۔ اس لیے عدلیہ کو جمہوریت کی نگہبان اور آئین کی محافظ بھی سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور اُن کی ماتحت عدالتیں ایک دوسرے سے زنجیر کی طرح جوڑی ہوئی ہے۔ سب سے اوپر کی سطح پر سپریم کورٹ ہوتی ہے اور سب سے نیچے کمیونٹی کورٹس ہوتے ہے۔ عدلیہ میں سپریم کورٹ، ہائی کورٹس، ضلعی عدالتیں اور نچلی سطح پر دیگر ماتحت عدالتیں شامل ہیں۔ عدلیہ کے اس نظام میں سپریم کورٹ کا سب سے اونچا مقام حاصل ہے۔ سپریم کورٹ نئی دہلی میں واقع ہے۔ سپریم کورٹ میں ایک چیف جسٹس اور 25 دیگر ماتحت جج ہوتا ہے جن کا تقرر صدر جمہوریہ کرتا ہے۔ ہندوستان میں جتنی بھی کورٹ ہے وہ سب سپریم کورٹ کے زیر نگران ہے۔ آئین عدلیہ کو آزادی فراہم کرتا ہے جو کہ ہماری جمہوریت کی ایک خوبی ہے۔ عدلیہ کا بنیادی کردار انصاف کو دیکھنا ہے۔ اس طرح عدلیہ کے کام کاج کا انحصار مجلس عاملہ پر ہے۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے جج کا معقول بنیادوں پر ان کو اپنے عہدہ سے ہٹانے کا اختیار مجلس مقننہ کو ہے۔

تمام صوبوں میں ہائی کورٹ کے ماتحت معاون کورٹ قائم ہے۔ تمام صوبوں کو نظام و نسق کے نقطہ نظر سے بہت سے ضعلوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ہر ایک ضلع میں تین طرح کے کورٹ قائم کیے جاتا ہے۔ جس پر ہائی کورٹ کا کنٹرول اور نگرانی قائم رہتی ہے۔ (1) سویل کورٹ جو کہ دیوانی معاملہ جیسے جائداد کا معاملہ شادی اور طلاق کا معاملہ، دیوالیا اور نابالغ بچوں کی سرپرستی کے معاملہ وغیرہ مقدموں کی سنوائی کرتا ہے۔ (2) فوجداری کورٹ جو کہ مارپیٹ، لڑائی، جھگڑے، قتل، چوری، ڈکیتی، وغیرہ جیسے مقدموں کی سنوائی کرتا ہے۔ (3) ہر ایک ضلع میں محصول عدالت ہوتی ہے اس میں جو سب سے نچلی عدالت سمجھا جاتا ہے وہ ہے تحصیلدار کی عدالت۔ اُس کو اختیار دیا جاتا ہے کی وہ زمین و جائداد کے ٹیکس کی وصولی کا کام کریں اور اُس سے مطابق دیگر معاملات کی نگرانی کرے اور فیصلہ کرے۔

اس کے الاوہ بھی کورٹ میں جتنے بھی رکے ہوئے مقدمہ ہے، جن پر جلد سے جلد فیصلہ کیا جا سکیں اس مقصد سے لوک عدالت کو بھی قائم کیا گیا۔ گائوں کی سطح کا مقدمہ لوک عدالت میں پیش کیے جاتے ہے۔ سبھی صوبہ میں لوک عدالت کا نظم نہیں کیا گیا ہے۔ گراہک کی عدالت جس میں خریدار اور بیچنے والے کے درمیان جھگڑے کا مقدمہ اس کورٹ میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ عدالت گراہکوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے قائم کی گئی ہے۔ بچوں کی عدالت، جس میں بچوں کے معاملات کو دیکھا جاتا ہے۔ ایسے بچے جو گھر سے بھاگ جاتے ہے، یتیم

بچے، گھر والوں کی طرف سے نظر انداز کیے گئے بچے، بکھاری بچے، ایسے بچے جن کا استحصال کیا گیا ہو، ان سب کو تحفظ دینے کے لیے یہ عدالت کام کرتی ہے اور بچوں کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔

اس طرح آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مجلس مقننہ لوک سبھا اور راجیہ سبھا پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، اس کا بنیادی کام قوانین بنانا اور وضع کرنا ہے۔ یہ ٹیکس بھی عائد کرتا ہے، قرض لینے کی اجازت دیتا ہے اور بجٹ کی تیاری اور نفاذ وغیرہ کرتا ہے۔ قانون سازی کے اختیارات پارلیمنٹ کو دیے گئے ہیں اور اس کے اختیارات کی کوئی حد نہیں ہے۔ عدلیہ اور مجلس عاملہ کو اس کے کام انجام دینے میں مدد کرتے ہیں۔ عدلیہ آئین کی تشریح کرتی ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ پارلیمنٹ کے پاس کردہ قوانین آئینی طور پر درست ہوں۔ یہ پارلیمنٹ کے کاموں کا عدالتی جائزہ لیتی ہے اور پارلیمنٹ کی قانون سے متعلق کاموں پر نظر رکھتا ہے۔ وزیر اعظم اور اس کی وزراء کی کونسل کو قانون سازی کی مدد کے لیے نوٹس اور آرڈیننس کے ذریعے قانون بنانے کا اختیار ہے اور قوانین سے انکار کرنے کا اختیار بھی ہے (صدر کے ویٹو کے ذریعے)۔ ایسا نہیں ہے کہ مجلس عاملہ کی طاقت پارلیمنٹ کی بالادستی کرتی ہے، یا اس کے برعکس، صرف یہ ہے کہ مجلس مقننہ کا انحصار مجلس عاملہ اور عدلیہ پر ہے۔ عدلیہ مقننہ کے اختیارات کے دائرہ کار اور نوعیت کے حوالے سے تنازعات کو بھی حل کرتی ہے اور اہم معاملات پر فیصلہ کرتے وقت رہنما اصول اور سفارشات بھی جاری کر سکتی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1۔ عدلیہ کے کوئی دو کام بتائیے۔ 2۔ مار پیٹ، لڑائی، جھگڑے، قتل، چوری، ڈکیتی وغیرہ معاملات کون سی عدالت دیکھتی ہے۔ اس عدالت کے کاموں پر مختصر نوٹ لکھیے۔

6.3 خلاصہ (Summary)

اس اکائی میں، ہم نے ہندوستانی آئین، بنیادی حقوق، بنیادی فرائض اور حکومت کے اہم اداروں مجلس مقننہ، مجلس عاملہ اور عدلیہ کا جائزہ لیا۔ ہم نے بنیادی حقوق کی اہمیت کا جائزہ لیا، جو ہندوستانی شہریوں کو ضروری آزادی کی ضمانت دیتے ہیں اور بنیادی فرائض، جو قوم کے تئیں شہریوں کی ذمہ داریوں کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔ مزید برآں، ہم نے حکومت کے تینوں اداروں کے کام کاج کا جائزہ لیا۔ مجلس مقننہ قانون سازی کے لیے ذمہ دار ہے؛ مجلس عاملہ، جو قوانین اور پالیسیوں کو نافذ کرنے کا کام کرتا ہے؛ اور عدلیہ کو آئین کی تشریح اور انصاف کو یقینی بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اس طرح حکومت کے تین ادارے مجلس مقننہ، مجلس عاملہ اور عدلیہ ہیں۔ جمہوریت نظام کے مؤثر طریقے سے کام کرنے کے لیے اس کے ان تینوں اجزاء کو مؤثر طریقے سے قوانین بنانا اور ان پر عمل درآمد کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستانی آئین نے حکومت کی تین شاخوں کے درمیان ایک مناسب توازن برقرار رکھا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ان میں سے کوئی بھی ضرورت سے زیادہ یا من مانی طاقت کا استعمال نہ کرے۔ یہ ایک طرح سے چیک اینڈ بیلنس اور ایک دوسرے پر انحصار کا ایک مناسب نظام ہے۔ یہ تینوں ادارے ایک دوسرے اداروں کی ضرورت ہے تاکہ وہ آسانی سے کام کریں اور جمہوریت کو مستحکم بنائے۔

6.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپنے درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- ہندوستانی آئین ملک کے لیے ایک اعلی قانون کی حثیت رکھتا ہے، جو ملک کی حکمرانی کے لیے فریم ورک کے طور پر کام کرتا ہے۔
- ملک کا حکومتی نظام ملک کے آئین کے مطابق انجام پاتا ہے۔ ملک کی نظم ونسق کے لیے بنائے گئے تمام ضابطے (قوانین) جس کتاب میں یکجاہیں اسے ہندوستان کا آئین کہتے ہیں۔
- آئین میں سرکاری اداروں کے ڈھانچے، طریقہ کار، اختیارات اور فرائض کے ساتھ ساتھ شہریوں کے لیے بنیادی حقوق اور ہدایتی اصولوں، حکومتی اداروں کی تشکیل اوران کے اختیارات کی معلومات درج ہے۔
- آئین ہند ہمارے عوامی نمائیدوں کو حکومتی کام کرنے میں رہنمائی کرتا ہیں اور انھیں اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرنے سے روکتا ہے۔آئین میں درج دفعات ہی شہریوں کے حقوق کی ضمانت دیتاہیں۔
- مجلس آئین نے مکمل آئین 26 نومبر 1949ء کو منظور کیااور یہ طئے کیا گیا کے 26 جنوری 1950 سے یہ آئین دستور نافذ کیا گیا۔
- شہریوں کے وہ حقوق جو آئین میں شامل ہیں 'بنیادی حقوق' کہلاتے ہیں حقوق انساں کی فلاح وبہودی کے لیے نہایت ضروری ہے انساں کی انفرادی ترقی کے لیے یہ بہت اہم ہے یہ حکومت کے اختیارت کو بھی محدود کرتا ہے۔
- ہندوستانی آئین میں چھ بنیادی حقوق ہیں۔ مساوات کا حق (آرٹیکل 14-18)، آزادی کا حق (آرٹیکل 19-22)، استحصال کے خلاف حق (آرٹیکل 23-24)، مذہب کی آزادی کا حق (آرٹیکل 25-28)، ثقافتی اور تعلیمی حقوق (آرٹیکل 29-30)، آئینی علاج کا حق (آرٹیکل 32)۔
- سوارن سنگھ کمیٹی نے ابتدائی طور پر آٹھ بنیادی فرائض تجویز کیے، 42ویں آئینی ترمیمی ایکٹ نے فہرست کو دس تک بڑھادیا۔ اس کے بعد 2002 میں تعلیم کی ذمہ داری سے متعلق آرٹیکل 51(k) کا اضافہ کیا گیا، جس میں کہا گیا کہ یہ ہر شہری کا بنیادی فرض ہے جو والدین یا سرپرست ہے، ایسے بچے کو مفت اور لازمی تعلیم کے مواقع فراہم کرنا جس کی عمر 6 سے 14 سال کے درمیان ہو۔
- مرکزی حکومت اور دوسری صوبائی حکومت ہندستان میں حکومتی کام کو انجام دینے کے لیے حکومتی ادارے قائم کیے ہے۔ حکومت کے نظام کو چلانے کے لیے مجلس مقننہ، مجلس عاملہ اور عدلیہ حکومت کے تین ادارے ہیں اور یہ تینوں ادارے ہندوستانی جمہوریت کے تین ستون ہے۔ ہر ایک کے الگ الگ افعال ہیں۔
- مجلس مقننہ کے ذریعہ قانون بنائے جاتے ہیں، مجلس عاملہ کے ذریعہ ان قوانین پر عمل درآمد کرایا جاتا ہے یا انہیں نافذ کرایا جاتا ہیں، اور پھر عدلیہ کے ذریعہ ان قوانین کی نگرانی کی جاتی ہے۔

6.5 فرہنگ(Glossary)

(Word)الفاظ	(Meaning)معنی
تعین قدر (Evaluation)	کسی چیز کے معیار، قدر یا اہمیت کو جانچنے کا ایک منظم عمل۔ تعین قدر کی بنیاد پر حاصل نتائج کی بنیاد پر طلبا مضمون کو کس حد تک سیکھ پایا ہے۔
اندازہ قدر (Assessment)	اندازہ قدر ایک طرح کا تخمینہ سازی کا عمل ہے۔اس کا استعمال طلبا کی کامیابیوں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔
پیمائش (Measurement)	پیمائش کے عمل کے ذریعہ کسی شئے کسی قدر ہونے کا تعین کیا جاتا ہے۔ طبعی چیزیوں کی پیمائش ان کی جسامت، وزن اور مقدار کی بنیاد پر۔ تعلیمی عمل میں پیمائش کے ذریعہ طلبا کی علم ، مہارت اور صلاحیتوں کی پیمائش کی جاتی ہے۔
امتحان(Examination)	مجلس مقننہ حکومت کا ایک ادارہ ہے جو قوانین بنانے کا کام کارتا ہے۔اسلیے اسے قانون ساز ادارہ بھی کہتے ہے۔
معیار (Quality)	عدلیہ وہ ادارہ ہے جو قوانین کی نگرانی کرنے، قانون کی تشہری کرنے اور تنازعات کو حل کرنے، تمام شہریوں کو انصاف فراہم کرنے کا کام کرتی ہے۔
مجلس عاملہ (Executive)	مجلس عاملہ حکومت کا ایک ادارہ ہے جو قوانین نافذ کرنے کا کام کارتا ہے۔

6.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ آئین ساز اسمبلی کے ذریعہ تیار کیا گیے آئین کو کب منظور کیا گیا :

(a)26 جنوری، 1950　(b)26 نومبر، 1950　(c) 15 اگست، 1947　(d)ان میں سے کوئی نہیں

2۔ ہندوستانی آئین میں کل۔۔۔۔۔۔آرٹیکل ہے:

(a)448　(b)386　(c)442　(d)ان میں سے کوئی نہیں

3۔ ہندوستانی آئین میں کل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فہرست ہے:

(a)8　(b) 10　(c)12　(d)ان میں سے کوئی نہیں

4۔ بنیادی حقوق کا تعلق آئین ہند کے کس حصہ سے ہے:

(a)1　(b)2　(c)3　(d)4

5۔ ہندوستان کے آئین کے 44وی ترمیم کے ذریعہ جائداد کے حق کو کس سال ہٹادیا گیا:

(a) 1976 (b)1978 (c)1980 (d)ان میں سے سبھی

6۔ آرٹیکل 23-24 کا تعلق کس بنیادی حقوق سے ہے:

(a) استحصال کے خلاف حق (b)آزادی کا حق (c)مساوات کا حق (d)مذہب کا حق

7۔ 6سے14 سال کی عمر کے تمام بچوں کے تعلیم کے بنیادی حق کا تعلق ہے:

(a)16 (b)**17** (c)21 (d) 21 A

8۔ آئین ہند میں کل کتنے بنیادی فرائض کا ذکر کیا گیا ہے:

(a)8 (b)9 (c)10 (d)11

9۔ درجِ ذیل میں سے کون سا ادارہ کانون سازی کا کام کرتا ہے:

(a) مجلس مقننہ (b) مجلس عاملہ (c)عدلیہ (d)ان میں سے کوئی نہیں

10۔آرٹیکل 14-18 کا تعلق کس بنیادی حقوق سے ہے:

(a) استحصال کے خلاف حق (b)آزادی کا حق **(c)**مساوات کا حق (d)مذہب کا حق

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ آئین ہند کی تمہید میں کہی گئی باتوں کی خصوصیات بتائے۔

2۔ ہندوستا آئین کی کوئی دہ اہم باتوں کو تحریر کیجیئے۔

3۔ مساوات کے حق پر مختصر نوٹ لکھیئے۔

4۔ مذہب کی آزادی کے حق سے آپ کیا سمجھتے ہے۔

5۔ تعلیم کے حق پر مختصر میں روشنی ڈالیئے۔

6۔ مجلس مقننہ کے کاموں کو واضح کیجیئے۔

7۔ مجلس عاملہ سے کیا مراد ہے، واضع کیجئے۔

8۔ عدلیہ کیوں ضوری ہے۔اس کی وضاحت کیجیئے۔

9۔ سیول عدالت اور فوجداری عدالت کے کاموں میں کیا فرق ہے۔واضح کیجیئے۔

10۔ بنیادی فرائض کسے کہتے ہے؟ کوئی دو بنیادی فرائض کی تحریر کیجیئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ ہندوستانی آئین کے بارے میں بتائے اور اسکی کچھ اہم باتوں کو تحریر کیجیئے۔

2۔ آئین میں دیے گئے بنیادی حقوق کے بارے میں تفصیل میں بتائے۔

3۔ آئین میں درج بنیادی فرائض پر تفصیل میں روشنی ڈالے۔

4۔ حکومت کے اجزاء سے کیا سمجھتے ہے۔انہیں تفصیل سے بیان کیجیئے۔

5۔ عدلیہ سے کیا سمجھتے ہے اور اس کے کاموں کو بتائے۔

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید(Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	b	a	c	c	b	A	d	d	b	c

6.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House Hussain, M.A. (2018). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), B.Ed. (ODL)SLM. Hyderabad, DDE and DTS, Maulana Azad National Urdu University

2۔ Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House

3۔ Kazmi, G. and Kazmi, T. J. (2013). Political Science (Maharashtra Board of Secondary and Higher Secondary Education), Mumbai, Saifee Book Agency

4۔ Kochhar, S.K. (1992). Methods & Techniques of Teaching, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

5۔ Mishra, R.M. (2010). Teaching Technology and Evaluation, Lucknow, Alok Prakashan

6۔ Sharma, R.A. (2012). Teaching of Social Science, Meerut, R.Lal Book Depot.

7۔ Sharma, R.L. (2006). The Teaching of Social Studies, Agra, Vinod Pustak Mandir

8۔ Singh, H. (2015). Hand Book of Political Science, New Delhi, Jain Book Agency

9۔ Thessarsery, I. (2012). Teaching of Social Science for the 21st Century, New Delhi, Kanishka Publishers & Distributors

10۔ https://www.ballbhandoutnotes.wordpress.com/political science

اکائی 7۔ معاشیات کے معنی، نوعیت اور وسعت

(Meaning, Nature and Scope of Economics)*

7.0 تمہید (Introduction)

7.1 مقاصد (Objectives)

7.2 علم سیاسیات کی نوعیت اور وسعت، اہم تصورات اور موجودہ رجحانات

(Nature and Scope of Political Science, Key Concepts and Current Trends)

7.2.1 معاشیات کے معنی (Meaning of Economics)

7.2.2 معاشیات کی تعریف (Definition of Economics)

7.2.2.1 مائیکرو معاشیات (Micro Economics)

7.2.2.2 مائیکرو معاشیات کی خصوصیات (Characteristics of Micro Economics)

7.2.2.3 میکرو معاشیات (Macro Economics)

7.2.2.4 مختصر میں میکرو معاشیات (Characteristics of Micro Economics)

7.2.3 معاشیات کی نوعیت (Nature of Economics)

7.2.4 معاشیات کی وسعت (Scope of Economics)

7.2.5 اہم تصورات اور موجودہ رجحانات (Key Concepts and Current Trends)

7.3 خلاصہ (Summary)

7.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

7.5 فرہنگ (Glossary)

7.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

7.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

* Dr. Jaki Mumtaj, Associate Professor, MANUU CTE, Bhopal

7.0 تمہید (Introduction)

معاشیات ہماری سماجی اور معاشی زندگی سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔اس کے ذریعے ہم وسائل کی تقسیم، اسکے استعمال اور معاشی سرگرمیوں اور معاشی اداروں کی کی پیچیدگیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ معاشیات ملک کی اقتصادی ترقی، معاشی پالیسی، پیداوار، تقسیم، کھپت، روزگار، آمدنی، مارکٹ اور صارفین کو براۓراسط متاثر کرتی ہے۔اس کی بنیادی معلومات اوراہم تصورات سے واقفیت بہت ضوروری ہے۔اس سے معاشیات سے زیادہ سے زیادہ افادیت حاصل کرنے اور صحیح فیصلہ لینے میں آسانی ہوگی۔اس اکائی میں آپ معاشیات کے معنی، اسکی تعریف، وسعت، نوعیت اوراہم قلیدی تصورات کے باری میں مطالعہ کریں گے۔

7.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوسکیں گے کہ

- معاشیات کے معنی بتاسکیں گے۔
- معاشیات کی تعریف بیان کرسکیں گے۔
- معاشیات کی نوعیت کی وضاحت کرسکیں گے۔
- معاشیات کی وسعت کو بیان کرسکیں گے۔
- معاشیات کے اہم قلیدی تصورات کو واضع کرسکیں گے۔

7.2 علم سیاسیات کے معنی، تعریف، نوعیت، وسعت معشیات کے اہم تصورات اور موجودہ رجحانات

(Meaning, Definition, Nature, Scope and Key Concepts and Current Trends of Economics)

درجہ ذیل میں علم سیاسیات کے معنی، تعریف، نوعیت، وسعت اوراہم تصورات و موھودہ رجحانات کے بارے میں وضاحت کی گئ ہے:

7.2.1 معاشیات کے معنی (Meaning of Economics)

معاشیات انگریزی لفظ Economics کا اردو ترجمہ ہے۔ معاشیات سماجی سائنس کا ایک حصہ ہے جس میں پیداوار، تقسیم، سامان اور خدمات کی کھپت، صنعتوں، معاشی سرگرمیوں، کاروباراو، دولت حاصل کرنے کے ذرائع یا وسائل، دولت کے استعمال وغیرہ کا مطالعہ کیاجاتاہے۔ارتھشاستر ایک سنسکرت کالفظ ہے جس میں ارتھ کامطلب پیسہ یادولت اور شاستر کامطلب ہے اس کی منصوبہ بندی، انتظام یامطالعہ۔اس طرح معاشیات کامطلب ہے دولت کاانتظام یامطالعہ۔ معاشیات کوبنیادی طور پر دولت کا مطالعہ کہاجاتاہے۔دستیاب وسائل اور

دولت کا مطالعہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ اس کی بنیاد پر یہ منصوبہ بندی کی جاسکیں کہ دولت کا استعمال کیسے کیا جائے۔ چانکیا کو ہندوستان میں معاشیات کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ جدید معاشیات کا بانی ایڈم کو کہا جاتا ہے۔

معاشیات ایک سماجی سائنس ہے جو اس بات کا مطالعہ کرتی ہے کہ لوگ کس طرح اپنی روزی کماتے ہیں، خرچ کرتے ہیں اور معاشرے میں دوسرے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے اور تعلقات قائم کرتے ہیں۔ یہ سامان اور خدمات کی پیداوار، کھپت، تقسیم وغرہ کا مطالعہ کرتا ہے۔

جدید معاشیات کا آغاز 1776ء میں ایڈم اسمتھ کی کتاب Wealth of Nation کی اشاعت سے ہوا۔ اس سائنس کے وجود کے وقت اس کو ریاستی معاشیات یا سیاسی معاشیات کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ایک صدی تک یہ نام چلتا رہا۔ 1980ء میں پروفیسر الفریڈ مارشل نے اپنی مشہور کتاب Principles of Economic شائع کی۔ اس کے بعد اس علم کا نام معاشیات کا اصول ہو گیا۔ آج عالم گیریت کے دور میں معاشیات کی جگہ پر معاشی تجربہ کا استعمال کیا جانے لگا ہے۔ Applied Economics نام بھی موجودہ دور میں کافی مشہور ہے۔ معاشیات کو دولت کے حصول اور حاصل شدہ دولت سے ضرورتوں کی تکمیل کے مطالعے کے طور پر کیا جاتا ہے۔ معاشیات دونوں قسم کے عمل کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ معاشیات ان اعمال کا مطالعہ ہے۔ جن کے ذریعے ضرورتوں کی تکمیل ممکن ہے۔

معاشیات کا لفظ لاطینی لفظ "oikonomia" سے اخذ ہے، جس کا تعلق گھریلو انتظام سے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ گھر میں رہنے والے لوگ کس طرح اپنی روزی کماتے ہیں اور اسے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ اس کے بعد، اس کا دائرہ ریاستی سطح تک پھیل گیا جہاں اس نے مطالعہ کیا کہ کس طرح ریاست میں لوگ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے پیسہ کماتے ہیں۔ شروع میں، معاشیات مطالعہ کا الگ شعبہ نہیں تھا۔ اسے سیاسیات کا حصہ سمجھا جاتا تھا اسی وجہ سے اسے سیاسی معیشت کہا جاتا تھا۔ لیکن وقت کے ساتھ اور مختلف فلسفیوں اور ماہرین کی کوششوں سے یہ مطالعہ کا ایک الگ شعبہ بن کر ابھرا جس کی مختلف شاخیں ہیں۔ معاشیات کی دو بڑی شاخیں ہیں یعنی مائیکر معاشیات اور میکرو معاشیات۔ مائیکر و امعاشیات، معیشت کی انفرادی اکائیوں جیسے صارف، فرم اور گھریلو سے متعلق ہے جبکہ میکرو معاشیات قومی آمدنی، بے روزگاری، افراط زر اور اقتصادی ترقی وغیرہ کی صورت میں مجموعی طور پر معیشت کا مطالعہ کرتی ہے۔ معاشیات کے دیگر اہم شعبوں میں پبلک فنانس، بین الاقوامی تجارت، اقتصادیات، ماحولیاتی معاشیات اور ریاضیاتی معاشیات شامل ہے۔ مائیکر و اور میکرو معاشیات کے بارے میں آگے تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1۔ معاشیات کے معنی کو مختصر میں واضح کریں؟

7.2.2 معاشیات کی تعریف (Definition of Economics)

معاشیات وہ سائنس ہے جس میں پیسہ (دولت)، سیاست، عوامی رویے وغیرہ جیسے مضامین کا مطالعہ کیا جاتا ہے لیکن علماء نے ان کی مختلف تعریفیں دی ہیں۔ ایڈم سمتھ کلاسیکل اسکول آف اکنامکس کے بانی تھے۔ انہوں نے 1776 میں اپنی مشہور کتاب "ویلتھ آف

نیشنز(Wealth of Nation)" شائع کی جس میں اس نے باضابطہ طور پر معاشیات کی سائنس کی بنیاد رکھی۔ایڈم سمتھ نے اپنی کتاب میں معاشیات کو ایک الگ علم کہا ہے۔ایڈم سمتھ(Adam Smith) نے معاشیات کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی ہے۔"معاشیات دولت کی ایک سائنس ہے جو دولت کی پیداوار، دولت کی کھپت، دولت کی تقسیم اور دولت کے تبادلے کا مطالعہ کرتی ہے۔"

مارشل(Marshall) کے مطابق معاشیات لوگوں کی مادی بہبود کی سائنس ہے۔انہوں نے کہا کہ "معاشیات زندگی میں انسان کا مطالعہ ہے کہ وہ اپنی آمدنی کیسے حاصل کرتا ہے اور اسے کیسے استعمال کرتا ہے۔ یہ انفرادی اور سماجی عمل کے اس حصے کا جائزہ لیتا ہے، جس کا سب سے زیادہ گہرا تعلق حصول اور فلاح و بہبود کی مادی ضروریات کے استعمال سے ہے۔ یہ ایک طرف دولت کا مطالعہ ہے اور دوسری طرف اور زیادہ اہم انسان کے مطالعہ کا حصہ ہے۔"

رابنسن(Robbins) نے اپنی کتاب "Nature and Significance of Economic Science" میں ڈاکٹر مارشل کی تعریف پر تنقید کی اور اپنی معاشیات کی تعریف پیش کی۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ انسانی خواہشات لامحدود ہیں اور وسائل محدود ہیں۔ اس لیے معاشیات کا مقصد محدود وسائل سے لامحدود خواہشات کی تکمیل کا راستہ تلاش کرنا ہے۔ یہ لامحدود خواہشات اور محدود وسائل کے درمیان تعلق کا مطالعہ کرتا ہے۔

رابن کے مطابق، معاشیات نہ صرف لوگوں کے رویے کا مطالعہ کرتی ہے جو دولت کی تخلیق اور مادی بہبود سے متعلق ہے بلکہ اس میں لوگوں کے رویے بھی شامل ہیں جو خدمات سے متعلق ہیں۔ چنانچہ اس نے معاشیات کا دائرہ وسیع کیا اور اسے ایک مثبت سائنس قرار دیا جو اپنے دائرہ کار کو پورے معاشرے تک پھیلاتا ہے۔

بینہم(Benham) نے وضاحت کی، "معاشیات روزگار اور معیار زندگی کو متاثر کرنے والے عوامل کا مطالعہ ہے۔"

ہارپر(Haper) کے مطابق، "معاشیات ایک سماجی سائنس ہے جو سامان اور خدمات کی پیداوار، تقسیم، اور کھپت کا تجزیہ کرتی ہے۔"

جے بی ساؤ(J. B. Saw) کہتے ہیں، "معاشیات وہ سائنس ہے جو دولت سے متعلق ہے۔"

جے ایس مل(J.S. Mill) کے مطابق، "معاشیات دولت کی پیداوار کی عملی سائنس ہے۔"

پیگو(Pigou) کے الفاظ میں، "معاشیات سماجی بہبود کے عمل کے ایک حصے کے طور پر معاشی بہبود کا مطالعہ ہے۔"

معاشیات کو دو اہم حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

7.2.2.1 مائیکرو معاشیات(Micro Economics)

یہ ایک انفرادی اکائی کے معاشیاتی عمل کا مطالعہ ہے۔اس میں اندازہ صرف ایک فرد کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ آج ایک شخص کی زندگی اس کے کام سے متاثر ہوتی ہے اور اس کے ملک اور دنیا کی معاشیات بھی متاثر ہوتی ہے۔ایسی حالت میں اس شخص یا اس کی معاشیات کا مطالعہ کرنا، اس کے کام کو دیکھنا، اس کی طرف سے چیزیں خریدنا، ان کا استعمال وغیرہ سب مائیکرو معاشیات کا حصہ ہیں۔اس کا تعلق کسی فرد کی کسی چیز

میں سرمایہ کاری اوراس کے استعمال سے ہے۔ مائیکرو معاشیات کے ذریعے یہ دیکھا جاتا ہے کہ کس قسم کی مصنوعات تیار کرنی ہیں یا کس قسم کی خدمت کس قسم کے شخص کے لیے موزوں ہوگی۔

مائیکر معاشیات کے تحت،ایک مخصوص شخص، مخصوص فرم، مخصوص صنعت یا مخصوص قیمت کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔دوسرے الفاظ میں،مائیکرو معاشیات کا تعلق انفرادی اکائیوں کے مطالعہ سے ہے۔مائیکرو معاشیات میں انفرادی اکائیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

ہینڈرسن اور کوانٹ(Henderson and Quant) کے مطابق، "مائیکرو معاشیات افراد کی معاشی سرگرمیوں اور افراد کے اچھی طرح سے طے شدہ گروہوں کا مطالعہ کرتی ہے۔

گارڈنر ایکلے(Gardner Ackley) کے مطابق، "مائیکرو معاشیات صنعتوں، مصنوعات اور فرموں کے درمیان کل پیداوار کی تقسیم اور مسابقتی صنعتوں کے درمیان وسائل کی تقسیم کا مطالعہ ہے۔ یہ آمدنی کی تقسیم کے مسئلے کا مطالعہ کرتی ہے۔ یہ مخصوص اشیاء کی قیمتوں اور خدمات کے تعین سے متعلق ہے۔

چیمبرلین (Chamberlains) کے الفاظ میں، "مائیکرو معاشیات مکمل طور پر ذاتی تشریح پر مبنی ہے اور اس کا تعلق باہمی تعلقات سے بھی ہے۔"

مائیکرو معاشیات میں صرف انفرادی اکائیوں اور ان کے گروہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے، لیکن یہ گروہ پوری معیشت سے متعلق نہیں ہیں بلکہ معیشت کا ایک چھوٹا حصہ ہے۔ مختصراً ہم کہہ سکتے ہیں کہ مائیکرو معاشیات معاشی تجزیہ کی وہ شاخ ہے جو مخصوص اقتصادی اکائیوں اور معیشت کے چھوٹے حصوں،ان کے رویے اور ان کے خاندانی تعلقات کا مطالعہ کرتی ہے۔

7.2.2.2 مائیکرو معاشیات کی خصوصیات(Characteristics of Micro Economics)

مختصر میں مائیکرو معاشیات کی خصوصیات درج ذیل ہیں-

- اس میں انفرادی اکائیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔مائیکرو معاشیات ذاتی آمدنی،ذاتی پیداوار اور ذاتی کھپت کی وضاحت میں مدد کرتا ہے۔
- مائیکرو معاشیات میں،ایک یونٹ کا سائز اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے ہونے والی تبدیلیاں پوری معیشت پر کوئی خاص اثر نہیں ڈالتی ہیں۔
- مائیکرو معاشیات کو قیمت یا قدر کا نظریہ بھی کہا جاتا ہے۔اس کے تحت طلب اور رسد(demand and supply) کے لحاظ سے مختلف اشیاء کی انفرادی قیمتوں کا تعین کیا جاتا ہے۔
- مائیکرو معاشیات میں چھوٹے متغیرات کا مطالعہ کیا جاتا ہے،ان متغیرات کا اثر اتنا کم ہوتا ہے کہ ان کی تبدیلیاں پوری معیشت پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔
- مائیکرو معاشیات میں کسی ایک اکائی کے معاشی رویے کی جانچ اور تجزیہ کرتے ہوئے ملک کی پوری معیشت سے متعلق چیزیں، جیسے کہ قومی آمدنی، قیمت کی سطح، ملک کی کل سرمایہ کاری، کل بچت اور حکومت کی معاشی پالیسی وغیرہ کو مستحکم سمجھا جاتا ہے۔

7.2.2.3 میکرو معاشیات (Macro Economics)

معاشیات کی وہ شاخ جو ترقی، بے روزگاری، افراط زر اور تجارتی توازن جیسے وسیع مسائل پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ ملک یا معاشرہ کیسے کام کر رہا ہے، وہاں کون کس شعبے میں کام کر رہا ہے، وہاں کس قسم کے وسائل ہیں اور ان کا استعمال کیسے ہو رہا ہے، وہاں کی فی فرد آمدنی کیا ہے، اس ملک کی حیثیت کیا ہے، اس کی مالیت کیا ہے؟ وہاں کی اقتصادی ترقی کی شرح کیا ہے وغیرہ۔ تمام اعداد و شمار یا مطالعات کو میکرو معاشیات کے تحت شمار کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی معاشیات جس کا اثر کسی ایک فرد پر نہیں بلکہ پورے معاشرے، ملک اور دنیا پر پڑتا ہے۔ ملک کی پالیسی کا تعین کرنے کے لیے میکرو معاشیات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں پوری قوم کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس کے تحت مرکزی حکومت منصوبے بناتی ہے جس سے کی قوم ترقی کر سکے۔

انگریزی لفظ "macro-economics" یونانی لفظ 'makros' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے 'بڑھا'۔ معاشیات کا وہ حصہ جو بڑے گروہوں اور اوسط کے درمیان تعلق کو سمجھتا ہے میکرو معاشیات کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر، کسی ملک کی کل قومی آمدنی، کل قومی کھپت، کل قومی پیداوار، کل طلب، کل رسد، میکرو قیمت کی سطح وغیرہ کیسے بنتی ہیں اور کن وجوہات کی وجہ سے اس میں اضافہ اور کمی ہوتی ہے، ان سب کا مطالعہ میکرو معاشیات کے تحت کیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، میکرو معاشیات کسانوں، کاروباریوں، تاجروں، کارکنوں، ملازمین وغیرہ کا اجتماعی مطالعہ ہے۔

اسٹینلے (Stanley) کے مطابق، "میکرو معاشیات کا تعلق لوگوں کے گروہ کے معاشی رویے کو سمجھنے سے ہے۔"

گارڈنر ایکل (Gardner Eccles) کے الفاظ میں، "میکرو معاشیات کا تعلق ایسے متغیرات جیسے کسی معیشت کی پیداوار کا کل مقدار، سامان کی کھپت کی حد، قومی آمدنی کی بنیاد اور مشترکہ بنیادی سطح سے ہے"

جے ایل ہینسن (J.L. Hanson) کے مطابق، "میکرو معاشیات، معاشیات کی وہ شاخ ہے، جو روزگار، کل آمدنی اور بچت، قومی آمدنی اور اخراجات کے باہمی تعلق پر غور کرتی ہے۔"

کے کے ڈیوڈ (KK David) کے مطابق، "میکرو معاشیات کو آمدنی کے نظریہ کے طور پر بھی سمجھا جا سکتا ہے، جو سبھی پیداوار کی سطح کو بتاتا ہے اور یہ بھی بتاتا ہے کہ یہ سطح کیوں بڑھتی اور گھٹتی رہتی ہے۔"

7.2.2.4 مختصر میں میکرو معاشیات (Characteristics of Micro Economics)

مختصر میں میکرو معاشیات کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

- بین الاقوامی تجارت کے میدان میں، میکرو معاشیات برآمدات اور درآمدات کے مسائل، ادائیگیوں کے توازن اور غیر ملکی مسائل کا مطالعہ کرتی ہے۔
- . میکرو معاشیات پیسے کے نتائج کے نظریہ، عام قیمت کی سطح پر افراط زر وغیرہ کے اثرات کا مطالعہ کرتی ہے۔
- میکرو معاشیات کاروباری چکر کے میدان میں روزگار پر سرمایہ کاری کے اثرات کا تجزیہ فراہم کرتا ہے۔
- میکرو معاشیات میں قومی آمدنی، کل پیداوار، کل روزگار، عام قیمت کی سطح وغیرہ کو متغیر کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

- آخر میں، میکرو معاشیات ان عوامل کا مطالعہ کرتی ہے جو اقتصادی ترقی میں رکاوٹ ہیں۔
- جب ہم پوری معیشت کا تجزیہ کرتے ہیں۔ یہ پوری معیشت کو ایک نقطہ نظر سے دیکھتا ہے۔
- میکرو معاشیات ملک کے بے روزگاری کے مسائل سے نمٹتا ہے۔اس کے اندر بے روزگاری اور اس کے عوامل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔
- میکر معاشیات میں پوری معیشت سے متعلق پالیسیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ان میکرو پالیسیوں کا اثر کسی انفرادی اکائی پر نظر نہیں آتا، پورے معاشرے پر پڑنے والے اثرات کا تجزیہ صرف میکرو کے تحت کیا جاتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ مائیکرو معاشیات اور میکر معاشیات کی کوئی ایک تعریف لکھئے ؟ 2۔ مائیکرو معاشیات اور میکر معاشیات کی کوئی دو-دو خصوصیات لکھئے ؟

7.2.3 معاشیات کی نوعیت(Nature of Economics)

معاشیات کی نوعیت کی بات کرتے ہے تو یہ سوال سامنے آتا ہے کہ معاشیات فن ہے یا سائنس یا دونوں ہے۔سائنس وہ ہے جس میں مشاہدہ اور تجربہ کے ذریعہ قدرتی واقعات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ مطالعہ بہت منظم اصول و ضوابط کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ اصول ایسے ہونے چاہیے جو نظریوں کی تشکیل کرے اور اصول صحیح اور عالمی طور پر تسلیم کئے جانے والا ہونا چاہیے۔ فن کا مطلب ہوتا ہے کسی کام کو بہترین انداز میں انجام دینا۔ سائنس نظریے کی نمائندگی کرتا ہے اور فن اس نظریے کو عمل میں لاتی ہے جو حقیقی اور مثالی دونوں طرح کی سائنس کو ملاتا ہے۔ یہاں معاشیات کی نوعیت کی وضاحت اسکے سائنس اور فن یا دونوں ہونے کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

معاشیات سائنس کے طور پر: کچھ ماہرین معاشیات کو سائنس مانتے ہیں کیونکہ جس طرح سائنس میں وجوہات اور اثرات کا باہمی تعلق پایا جاتا ہے اسی طرح معاشی عوامل کا تجزیہ کریں تو ان کے درمیاں بھی وجوہات اور اثرات کا تعلق پایا جاتا ہے۔اس میں وجوہات اور نتائج میں بحث و مباحثہ کی جاتی ہے اور عالمی اصولوں کو قائم کیا جاتا ہے۔اس خلاصے کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ سائنسی طریقوں اور تجربوں کے نتائج معاشیات کو سائنس کے درجہ میں رکھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک خالص سائنس نہیں ہے۔ یہ ایک حقیقی سائنس تو ہے کیونکہ یہ انسان کی معاشی سرگرمیوں کے وجوہات اور نتائج میں تعلق قائم کرتا ہے۔ معاشیات ایک مثبت سائنس کے طور پر دو متغیرات کے درمیان تعلق کی جانچ کرتی ہے لیکن یہ کوئی قدر کا فیصلہ پیش نہیں کرتی بلکہ 'کیا ہے' کا بیان کرتا ہے۔ جبکہ معاشیات معیاری سائنس کے طور پر قدر کے فیصلے کو منتقل کرتی ہے اور اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ 'کیا ہونا چاہیے۔'

معاشیات ایک فن کے طور پر: کچھ ماہرین معاشیات کو سائنس نہیں مانتے ہیں کیونکہ اس میں کچھ بھی متعین نہیں ہے۔ معاشیات مختلف حالات کے مطابق بدلتی رہتی ہے۔ معاشیات کے اعداد و شمار تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔اسی وجہ سے اس میں سائنس کی شرح اصول نہیں بن پاتے ہیں۔ فن ہمیشہ ایک متعین اصول کو بیان کرتی ہے اور مخصوص مسائل کے حل نکالتی ہے۔ جہاں سائنس نظریاتی ہوتا ہے وہیں فن ہمیشہ عملی ہوتا ہے۔اس طرح معاشیات ایک فن بھی ہے۔ کیونکہ یہ ہمیں معاشی مسائل کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ موجودہ دور میں عملی

معاشیات کی اہمیت اس کی فنی نوعیت کی وجہ سے بڑھتی ہے۔ فنی نوعیت کی وجہ سے اس کی سائنسی نوعیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک فن کے طور پر معاشیات کے متعدد حصے ہیں جیسے کہ تخلیق، ترسیل، کھپت، مالیات، اور معیاری قواعد وضوابط کا نفاذ، جو معاشرے کے پیچیدہ مسائل اور سوالات کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

معاشیات ایک سائنس ہے یا ایک فن: اس سلسلے میں ماہرین معاشیات کی رائے مختلف ہے۔ کلاسیکی مکتبہ فکر کے ممتاز ماہرین معاشیات بشمول ایڈم اسمتھ، ڈیوڈ ریکارڈو، جے ایس۔ مل اور مالتھس معاشیات کو طبیعیات، کیمسٹری اور ریاضی جیسی مثبت سائنس سمجھتے ہیں۔ پروفیسر رابنز اور کینز نے بھی معاشیات کو ایک مثبت سائنس قرار دیا جس میں حقائق کا غیر جانبداری سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ نو کلاسیکل ماہرین معاشیات، ڈاکٹر مارشل اور پروفیسر پیگو نے معاشیات کو ایک مثبت اور معیاری سائنس کے طور پر بیان کیا جس میں نہ صرف حقائق کا مطالعہ کیا جاتا ہے جیسا کہ وہ ہیں بلکہ اس بارے میں تجاویز بھی پیش کرتے ہیں کہ انہیں کیسے ہونا چاہیے۔

معاشیات سائنس اور فن دونوں ہے: معاشیات سائنس اور فن دونوں ہے۔ معاشیات میں اصول وضوابط پائے جاتاہیں اس لیے یہ ایک سائنس بھی ہے۔ یہ فن بھی ہے کیونکہ مختلف مسائل کو حل کرنے کا طریقہ بتاتا ہے۔ سائنس اور فن سائنس کو ایک دوسرے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے کے معاون بھی ہے۔

معاشیات تحقیق پر مبنی نئے علم کی تجویز پیش کرتا ہے اور اس طرح کے علم کو حقیقی دنیا کے منظر ناموں میں مسائل کے حل کے لیے نافذ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، مہنگائی ایک بڑا مسئلہ ہے جو غریب لوگوں کے معیار زندگی کو کافی حد تک گرا دیتا ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، ماہرین معاشیات افراط زر کی بنیادی وجوہات کی چھان بین کرتے ہیں اور ان نتائج کی بنیاد پر پالیسی سفارشات پیش کرتے ہیں۔ حکومت مہنگائی پر قابو پانے کے لیے ماہرین معاشیات کی دی ہوئی پالیسیوں پر عملاً عمل درآمد کرتی ہے۔ وجوہات اور پالیسی سفارشات کی چھان بین کا تعلق سائنس سے ہے اور تجویز کردہ اقدامات پر عمل درآمد کا تعلق فن سے ہے۔ لہذا، معاشیات ایک سائنس اور ایک فن دونوں ہے.

لہذا، معاشیات کو سائنس اور فن دونوں کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ سائنس اپنے طریقہ کار کے لیے اور فنون اس کے استعمال کے لیے پیشہ ورانہ اور عملی دونوں پہلوؤں میں ان معاشی مسائل کا جن کا ہم ہر روز سامنا کرتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ معاشیات سائنس ہے یا فن اس پر دلائل پیش کیجئے۔

7.2.4 معاشیات کی وسعت(Scope of Economics)

اس سے قبل معاشیات کا دائرہ کار لوگوں اور معاشرے کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لیے محدود وسائل کے استعمال تک محدود تھا۔ لیکن اب دھیرے دھیرے معاشیات کا دائرہ بہت سے شعبوں تک وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ معاشیات کی وسعت یا دائرہ کار درج ذیل ہے:

مائیکرو اکنامکس	میکرو اکنامکس	بین الاقوامی معاشیات	عوامی سرمایہ کاری

ویلفیئر اکنامکس	صحت معاشیات	ماحولیاتی معاشیات	شہری اور دیہی معاشیات
قومی آمدنی کی تشخیص	قیمت	روزگار	خزانہ اور نقدی پالیسیوں کا کردار
معاشی فروغ	ترقی یافتہ معاشیات	ترقی/پائیدار ترقی	بنیادی معاشیات
فیصلہ لینے اور قیمت پر فائدے کا تجزیہ	مزدوری اور مہارت کی تقسیم	معاشی ادارے	معاشی نظام
دولت	جائیداد کے حقوق	تجارت اور آزادانہ باہمی لین دین	مجموعی فراہمی
بجٹ اور عوامی قرض	کاروباری سائیکل	معاشی ترقی	روزگار اور بیروزگاری
مالی حکمت عملی	مجموعی ملکی پیداوار	مانیٹری پالیسی اور فیڈرل پالیسی	مقابلہ اور بازار کی ساخت
صارفین	مطالبہ	کاروباری افراط	حکومت کی ناکامی/عوامی انتخاب کا تجزیہ
آمدنی کی تقسیم	بازار کی ناکامی	بازار اور قیمتیں	پیداوار
منافع	کھپت	حکومت کا کردار	تجارت اور ادائیگی کا توازن
تجارت میں آنے والی رکاوٹیں	تجارت کے فوائد	معاشی ترقی	غیر ملکی کرنسی بازار/شرح مبادلہ
ذاتی خزانہ معاشیات	کریڈٹ	بجٹ	انسانی سرمایہ
بیمہ کاری	بجٹ اور سرمایہ کاری		

7.2.5 اہم تصورات اور موجودہ رجحانات (Key Concepts and Current Trends)

معاشیات کے کچھ اہم تصورات درج ذیل ہے:

پیداوار (Product): کسی فیکٹری میں تیار کیے گیے اشیاء، جس کا استعمال کیا جاتا ہے اسے پیداوار کہتے ہیں۔

تقسیم (Distribution): جس اشیاء یا پروڈکٹ کو تیار کیا جاتا ہے، اس کی تقسیم بھی ضروری ہوتی ہے۔ تقسیم میں اشیاء کو بیچنے کا عمل شامل ہے، یعنی اسے بازار میں لوگوں کے لیے دستیاب کرانا۔ اس طرح اشیاء کو جس مقصد کے لیے تیار کیا جارہا ہے، اسے لوگوں تک پہنچانے کا عمل تقسیم ہے۔

کھپت (Consumption): کھپت سے مراد تیار شدا پروڈکٹ کو جب بازار میں تقسیم کرنے کے بعد اس کے استعمال سے ہے۔ یہ معاشیات کا آخری مرحلہ ہوتا ہے۔

تبدیل کرنا (Exchange): اشیاء کو پیدا کرنا، اس کی تقسیم کرنا اس کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ بہت سی جگہ پر اشیاء کے تقسیم کے عمل میں آپ کو کچھ لینے کے بدلے پیسے دینا ہوتا ہے لیکن کبھی بدلے میں آپ کو اپنا کچھ اشیاء بھی دینا ہوتا ہے۔ اشیاء کا اشیاء سے تبادلہ تبدیل کرنا کہلاتا ہے۔

عوامی سرمایہ کاری (Public Finance): معاشی تصورات کا اطلاق عوامی اشیا کے استعمال سے حکومت کے ٹیکسوں کی وصولی کے ساتھ ساتھ عام لوگوں میں ان اشیاء کی پیداوار اور تقسیم پر ہونے والے اخراجات کا اندازہ لگانے کے لیے بھی کیا جاتا ہے۔

فلاہی معاشیات (Welfare Economics): معاشی نظریات اور تصورات کو کم آمدنی والے ممالک کی ترقی کا تجزیہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے کم ترقی یافتہ اور ترقی پذیر معاشروں میں لوگوں کی مختلف سہولیات اور افادیت جیسے صحت اور تعلیم کی سہولیات اور کام کے اچھے حالات کی ضروریات کو سمجھ کر ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔

صحت معاشیات (Health Economics): مختلف ممالک میں صحت کو فروغ دینے میں درپیش مسائل کا جائزہ لینے کے لیے بھی معاشی تصورات لاگو ہوتے ہیں۔ یہ تصورات حکومت کو عام لوگوں کے لیے صحت کے مناسب پیکجوں اور پروگراموں کی وضاحت کے لیے فیصلے کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

ماحولیاتی معاشیات (Environmental Economics): قدرتی وسائل کے استعمال اور ان کی کمی کا تجزیہ کرنے کے لیے معاشیات کے تصورات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ، ان کا اطلاق معاشرے پر بڑھتے ہوئے ماحولیاتی عدم توازن کے اثرات کا مطالعہ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

بین الاقوامی معاشیات (International Economics): 'بین الاقوامی معاشیات' عمومی معاشیات کی وہ شاخ ہے جو قومی حدود سے باہر ہونے والے تمام معاشی لین دین سے متعلق ہے۔ اس کے تحت دونوں ممالک کے درمیان معاشی لین دین کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی معاشیات کا تعلق بنیادی طور پر بین الاقوامی تجارت سے ہے جس کے تحت مختلف ممالک کے درمیان پائے جانے والے معاشی اور تجارتی تعلقات اور ان سے پیدا ہونے والے مسائل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
معاشیات کے وسعت پر مختصر نوٹ لکھئے۔ معاشیات میں تقسیم اور کھپت کے تصور کو واضح کیجئے۔

7.3 خلاصہ (Summary)

معاشیات ایک شعبہ ہے جو انسانی معیشت کے حوالے سے تجزیہ اور تعلیم فراہم کرتا ہے۔ اس اکائی میں معاشیات کے معنی اور تعریف کو واضح کرنے سے لے کر اس کی نوعیت، دائرہ کار اور کلیدی تصورات کو بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ معاشیات ایک طاقتور عینک کے طور پر کام کرتی ہے جس کے ذریعے ہم وسائل کی تقسیم کے دائرے میں انسانی رویے اور سماجی تنظیم کی پیچیدگیوں کو سمجھتے اور ان کا تجزیہ کرتے ہیں۔ یہ محدود وسائل اور لامحدود انسانی خواہشات کے درمیان ایک توازن قائم کرتی ہے۔ مائیکرو اکنامکس انفرادی ایجنٹوں کے رویے اور بازاروں کے اندر ہونے والے تعاملات کا مطالعہ کرتی ہے، طلب اور رسد کی حرکیات، قیمتوں کا تعین کرنے کے طریقہ کار، اور وسائل کی تقسیم پر روشنی

ڈالتی ہے۔اس کے برعکس، میکرواکنامکس ایک وسیع تر نظریہ اختیار کرتی ہے، مجموعی اقتصادی متغیرات اوران قوتوں کا جائزہ لیتی ہے جو مجموعی اقتصادی کارکردگی پراثرانداز ہوتی ہیں۔

7.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپنے درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- معاشیات سماجی سائنس کاایک حصہ ہے جس میں پیداوار، تقسیم، سامان اور خدمات کی کھپت، صنعتوں، معاشی سرگرمیوں، کاروباراو ,دولت حاصل کرنے کے ذرائع یاوسائل، دولت کے استعمال وغیرہ کا مطالعہ کیاجاتاہے۔
- ارتھشاستر ایک سنسکرت کا لفظ ہے جس میں ارتھ کا مطلب پیسہ یا دولت اور شاستر کا مطلب ہے اس کی منصوبہ بندی، انتظام یا مطالعہ۔اس طرح معاشیات کا مطلب ہے دولت کاانتظام یامطالعہ۔ معاشیات کوبنیادی طورپر دولت کا مطالعہ کہاجاتاہے۔
- ایڈم سمتھ(Adam Smith)نے معاشیات کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی ہے۔"معاشیات دولت کی ایک سائنس ہے جو دولت کی پیداوار، دولت کی کھپت، دولت کی تقسیم اوردولت کے تبادلے کامطالعہ کرتی ہے۔"معاشیات کودواہم حصوں مائکرواور میکرومعاشیات میں تقسیم کیاگیاہے
- یہ ایک انفرادی اکائی کے معاشیاتی عمل کا مطالعہ ہے۔اس میں اندازہ صرف ایک فرد کی بنیادپر کیا جاتاہے۔آج ایک شخص کی زندگی اس کے کام سے متاثرہوتی ہےاوراس کے ملک اوردنیاکی معاشیات بھی متاثرہوتی ہے۔ایسی حالت میں اس شخص یااس کی معاشیات کامطالعہ کرنا،اس کے کام کودیکھنا،اس کی طرف سے چیزیں خریدنا،ان کااستعمال وغیرہ سب مائیکرو معاشیات کاحصہ ہیں۔
- معاشیات کی وہ شاخ جوترقی، بےروزگاری، افراط زراور تجارتی توازن جیسے وسیع مسائل پرتوجہ مرکوز کرتی ہے۔ملک کی پالیسی کا تعین کرنے کے لیے میکرو معاشیات کااستعمال کیا جاتاہے۔اس میں پوری قوم کا مطالعہ کیاجاتاہے۔اس کے تحت مرکزی حکومت منصوبے بناتی ہے جس سے کی قوم ترقی کرسکے۔
- معاشیات سائنس اور فن دونوں ہے: معاشیات سائنس اور فن دونوں ہے۔معاشیات میں اصول وضوابط پائے جاتاہیں اس لیے یہ ایک سائنس بھی ہے۔یہ فن بھی ہے کیونکہ مختلف مسائل کو حل کرنے کاطریقہ بتاتاہے۔سائنس اور فن سائنس کوایک دوسرے کی ضرورت ہوتی ہےاور یہ دونوں ایک دوسرے کے معاون بھی ہے۔
- معاشیات کادائرہ کار بہت سے شعبوں تک وسیع ہوتاجارہاہے جس میں مائیکرواکنامکس، میکرو اکنامکس، بین الاقوامی معاشیات، عوامی سرمایہ کاری، فلاہی معاشیات، صحت معاشیات، ماحولیاتی معاشیات، شہری اور دیہی معاشیات، قومی آمدنی کی تشخیص، قیمت، روزگاروغیرہ شامل ہے۔
- معاشیات کے کچھ اہم تصورات میں، پیداوار(Product)، تقسیم (Distribution)، کھپت(Consumption)، تبدیل کرنا (Exchange)، عوامی سرمایہ کاری(Public Finance)، فلاہی

معاشیات (Welfare Economics)، صحت معاشیات(Health Economics)، احولیاتی معاشیات، بین الاقوامی معاشیات (International Economics)وغیرہ۔

7.5 فرہنگ(Glossary)

(Word) الفاظ	(Meaning) معنی
معاشیات(Economics)	معاشیات میں اس بات کا مطالعہ کیا جاتا ہے کہ کس طرح سے سماج کی لا محدود خواہشات کو محدود وسائل میں پورا کیا جائے۔ اس میں پیداوار، تقسیم، سامان اور خدمات کی کھپت، صنعتوں، معاشی سرگرمیوں، کاروباراو، دولت حاصل کرنے کے ذرائع
مائکرو معاشیات (Micro Economics)	یہ ایک انفرادی اکائی کے معاشیاتی عمل کا مطالعہ ہے جیسے صارفین اور فرموں، اور مخصوص بازاروں میں ان کے معاشی سرگرمی کا جائزہ لیتی ہے۔
میکرو معاشیات (Macro Economics)	اس میں پوری قوم کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس میں پوری معیشت کے رویے اور کارکردگی پر توجہ مرکوز کرتے ہے، بشمول افراط زر، بے روزگاری، اقتصادی ترقی، اور مالیاتی پالیسی جیسے عوامل۔
بین الاقوامی معاشیات International) (Economics	اس میں کسی ملک کا دیگر ممالک کے ساتھ معاشی لین دین کا مطالعہ کیا جاتا ہے

7.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ معاشیات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا ایک حصہ ہے :

(a) سماجی سائنس (b)تاریخ (c) شہریت (d)ان میں سے کوئی نہیں

2۔ معاشیات کا تعلق ہے:

(a) پیداوار (b)تقسیم (c) خپت (d)ان میں سے سبھی

3۔ جدید معاشیات کا آغاز ہوا:

1776 (a) 1780(b) 1790(c) 1876(d)

4۔ کتاب'Wealth of Nation' کے مصنف۔۔۔۔۔۔۔تھے۔

(a) الفریڈ مارشل (b)ایڈم سمتھ (c) جان ڈی وی (d)ان میں سے کوئی نہیں

5۔ کتاب 'Principles of Economics' کے مصنف۔۔۔۔۔۔ تھے۔

(a) الفریڈ مارشل (b) ایڈم سمتھ (c) جان ڈی وی (d) ان میں سے کوئی نہیں

6۔ کس نے کہا کہ معاشیات دولت کی ایک سائنس ہے:

(a) الفریڈ مارشل (b) ایڈم سمتھ (c) جان ڈی وی (d) کارل مارکس

7۔ کس کے کہا کہ معاشیات لوگوں کی بہبودی کی سائنس ہے:

(a) الفریڈ مارشل (b) ایڈم سمتھ (c) جان ڈی وی (d) کلپیٹرک

8۔ کتاب 'Nature and Significance of Economics' کے مصنف۔۔۔۔۔۔ تھے۔

(a) الفریڈ مارشل (b) ایڈم سمتھ (c) جان ڈی وی (d) رابنسن

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ معاشیات کے معنی بتائے۔

2۔ معشیات کی کوئی دو تعریفیں لکھیئے۔

3۔ مائیکرو معاشیات سے کیا سمجھتے ہے۔

4۔ میکرو معاشیات سے کیا سمجھتے ہے۔

5۔ مائیکرو معاشیات کی کوئی دو خصوصیات لکھیئے۔

6۔ میکرو معاشیات کی کوئی دو خصوصیات لکھیئے۔

7۔ بین الاقوامی معاشیات سے آپ کیا سمجھتے ہے۔

8۔ عوامی سرمایہ کاری سے کیا مراد ہے؟

9۔ معاشیات میں پیداوار، تقسیم اور کھپت سے کیا سمجھتے ہے۔

10۔ صحت معاشیات سے کیا مراد ہے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. معاشیات کے معنی اور تصور کو واضح کیجیئے۔

2. معاشیات سائنس ہے یا فن یا دونوں، تفصیل میں بیان کریں۔

3. معاشیات کی وسعت کو تفصیل میں بتائے۔

4. مائیکرو معاشیات سے کیا سمجھتے ہے۔ اسکی تعریف اور اہم خصوصیات کو بتائے۔

5. میکرو معاشیات سے کیا سمجھتے ہے۔ اسکی تعریف اور اہم خصوصیات پر روشنی ڈالئے۔

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید (Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8
جواب	a	d	a	b	a	b	a	d

7.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Hussain, M.A. (2018). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), B.Ed. (ODL)SLM. Hyderabad, DDE and DTS, Maulana Azad National Urdu University

2۔ Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House

3۔ Kazmi, G. and Kazmi, T. J. (2013). Political Science (Maharashtra Board of Secondary and Higher Secondary Education), Mumbai, Saifee Book Agency

4۔ Kochhar, S.K. (1992). Methods & Techniques of Teaching, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

5۔ Sharma, R.A. (2012). Teaching of Social Science, Meerut, R.Lal Book Depot.

6۔ Sharma, R.L. (2006). The Teaching of Social Studies, Agra, Vinod Pustak Mandir

7۔ Singh, H. (2015). Hand Book of Political Science, New Delhi, Jain Book Agency

8۔ Thessarsery, I. (2012). Teaching of Social Science for the 21st Century, New Delhi, Kanishka Publishers & Distributors

Websites:

9۔ https://www.investopedia/terms/economics

10۔ hhttps://www.htips.in/economics

11۔ http://www.samaj-thesociety.blogspot.in/2010/08/new-trends-in-political-theory.html

12۔ https://www.techuhelp.com/arthashastra

اکائی 8۔ علم سیاسیات اور معاشیات کی تدریسی حکمت عملیاں

(Teaching Strategies of Political Science and Economics)*

8.0 تمہید(Introduction)

8.1 مقاصد(Objectives)

8.2 علم سیاسیات اور معشیات کی تدریسی حکمت عملیاں
(Teaching Strategies of Political Science and Economics)

8.2.1 حکمت عملیاں(Teaching Strategies)

8.2.2 لیکچر کا طریقہ(Lecture Method)

8.2.3 بحث ومباحثہ کا طریقہ(Discussion Method)

8.2.4 مظاہرے کا طریقہ(Demonstration Method)

8.2.5 سوالات پوچھنا(Questioning)

8.2.6 مسائل حل کا طریقہ(Problem Solving Method)

8.2.7 ڈرامہ کا طریقہ(Dramatization)

8.2.8 فیلڈ ٹرپس(Field Trips)

8.2.9 کہانی طریقہ کار(Story Telling Method)

8.2.10 مشاہدہ کا طریقہ(Observation Method)

8.2.11 منصوبائی طریقہ(Project Method)

8.2.12 تفویض(Assignment)

8.2.13 سیمینار(Seminar)

8.2.14 ورکشاپ(Workshop)

8.3 خلاصہ(Summary)

8.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

8.5 فرہنگ(Glossary)

* Dr. Jaki Mumtaj, Associate Professor, MANUU CTE, Bhopal

8.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

8.7 تجویز کردہ کتابیں(Suggested Reading Materials)

8.0 تمہید(Introduction)

تدریسی عمل میں حکمت عملیوں کی افادیت طلباء کی تفہیم اور تنقیدی سوچ کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں اہمیت کی حامل ہے۔ اساتذہ علم سیاسیات اور معاشیات کو پڑھانے کے لیے مختلف طریقوں کا استعمال کرتے ہے جس سے طلبا کی تدریس میں دلچسپ میں اضافہ ہوتا ہے اور تدریس موثر ہو جاتی ہے۔اس اکائی میں علم سیاسیات اور معاشیات کی تدریسی کے لیے خصوصی طور پر اپنائی جانے والی حکمت عملیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔آپ اس اکائی میں روایتی طریقہ تدریس جیسے لیکچر کے طریقہ کار اور بحث کے طریقہ کار سے لے کر طلبا مرکوز طریقہ جیسے مسئلہ حل کرنے، منصوبائی طریقہ اور ڈرامہ کاری وغیرہ حکمت عملیوں کا مطالعہ کریں گے۔مزید برآں،اس اکائی میں آپ فیلڈ ٹرپس کہانی سنانے کے طریقہ کا بھی مطالعہ کریں گے۔

8.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- علم سیاسیات اور معاشیات کی حکمت عملیوں کو بیان کر سکیں گے۔
- علم سیاسیات اور معاشیات کی تدریس کے روایتی طریقہ جیسے لیکچر طریقہ،بحث ومباحثہ کے طریقوں کو سمجھ سکیں گے۔
- علم سیاسیات اور معاشیات کی تدریس کے نئے طریقہ جیسے مسائل حل کا طریقہ، منصوبہ اور ڈرامہ کے طریقوں کو سمجھ سکیں گے۔
- سیمینار اور ورکشاپ کی وضاحت کر سکیں گے۔

8.2 علم سیاسیات اور معاشیات کی تدریسی حکمت عملیاں

(Teaching Strategies of Political Science and Economics)

علم سیاسیات اور معاشیات کی تدریس طریقوں کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کیونکہ دونوں ہی مضمون سماجی اور معاشی اصول سے وابستہ ہیں۔عام طور پر ان حکمت عملی کا استعمال آزادانہ طور پر نہیں ہوتا بلکہ کسی نہ کسی طریقہ کار کا استعمال کیا جاتا ہے۔علم سیاسیات اور معاشیات میں تدریس میں عنوان کی نوعیت، طلبا کی ضرورت اور کمرہ جماعت کی سطح کی بنیاد پر سیکھنے کے مقاصد کے حصول کے لیے مختلف تدریسی حکمتِ عملی کا استعمال کیا جاتا ہے۔علم سیسایات اور اور معشیات کی تدریس میں استعمال کے جانے والی مختلف حکمت عملیوں کے بارے میں آگے تفصیل دی گئی ہے۔

8.2.1 حکمت عملیاں(Teaching Strategies)

تدریسی حکمت عملی وہ طریقے ہیں جن کو اساتذہ تدریس کے لیے استعمال کرتے ہیں، اس سے طلباء کی تدریس میں توجہ اور دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ طلبا کی تدریس میں شمولیت ہو اور وہ جو بھی سیکھے دل لگا کر سیکھے۔ اساتذہ عنوان کی نوعیت، درجہ کی سطح، طلبا کی ذہنی سطح، کلاس کے سائز، اور کلاس روم کے وسائل کے مطابق موزوں تدریسی حکمت عملی کا انتخاب کرتے ہیں۔ تدریسی حکمت عملی وہ طرز عمل ہیں جو اساتذہ اس لیے اپناتا ہے کہ اس سے طلباء بہتر طریقے سے سیکھ سکیں اور اکتسابی عمل میں مشغول رہیں۔ ان سے سیکھنے میں دلچسپی اور تجسس بنا رہتا ہے اور سیکھنے کے ماحول کو مثبت انداز میں فروغ دیا جا سکیں۔ جس سے تدریسی مقاصد کو جلد سے جلد اور بہتر طریقے سے حاصل کیا جا سکیں۔ اس لیے اساتذہ کو اپنی تدریس میں کس حکمت عملیوں کا استعمال کرنا ہے، اس کو اس بات کا تجزیہ کرنا چاہیئے۔

اساتذہ کو ایک ہی کمرہ جماعت میں مختلف، شخصیت، صلاحیت اور ذہنوں والے طلبا کو پڑھانا ہوتا ہے۔ ایسے میں اسے موثر انداز میں تدریس کے لیے مناسب حکمت عملی کا انتخاب کرنا ہوگا۔ اس کے لیے تدریس کی متعدد تدریسی حکمت عملی ہیں، جن کو وہ اپنا سکتا ہے۔ اس طرح کہہ سکتے ہے کہ تدریس کے وہ اہم طریقے جن کے ساتھ مختلف تدریسی تکنیک کو استعمال کیا جاتا ہے انہیں تدریسی حکمت عملی کہتے ہیں۔ یہ تدریسی حکمت عملی تدریس کو متاثر اور جاندار بناتی ہے۔

علم سیسایات اور اور معشیات کی تدریس میں درجِ ذیل میں سے کوئی موزون حکمت عملی کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ علم سیاسیات اور معاشیات میں درس وتدریس کے لیے خاص طریقوں کو استعمال کیا جاتا ہے، جو تدریس کو موثر بناتی ہیں۔ درجِ ذیل میں درس وتدریس کے کچھ طریقے دیے ہیں جو اس طرح سے ہے:

8.2.2 لیکچر کا طریقہ(Lecture Method)

یہ سب سے قدیم تدریسی طریقہ ہے۔ جو کہ تدریس میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ مواد کی پیشکش پر زور دیتا ہے، اس میں اساتذہ زیادہ فعال ہوتا ہے اور طلباء غیر فعال ہوتے ہیں، لیکن وہ کلاس میں انہیں توجہ دلانے کے لیے سوال جوابات کا استعمال کرتا ہے۔ مواد کو وسعت دیتا ہے اور طلباء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اساتذہ لیکچر دیتے وقت، اپنے چہرے کے تاثرات، اشاروں اور لہجوں سے ان باتوں کو بتانا چاہتا ہے جو وہ تدریس عمل میں انجام دے رہا ہے۔

علم سیاسیات اور معاشیات کے لیے اس طریقے کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تدریس کا قدیم ترین طریقہ ہے۔ اس میں استاد معلومات فراہم کرتا رہتا ہے اور طلباء سنتے اور نوٹس لیکھتے رہتے ہیں۔ یہ طریقہ بڑی کلاسوں کے طلبا کے لیے بہترین ہوتا ہے۔ اس طریقے میں طلباء سن کر سیکھتے ہیں۔ کم وقت میں زیادہ سے زیادہ نصاب کو مکمل کیا جا سکتا ہے اور طلباء کے وقت اور توانائی کو بچایا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف، لیکچر کے طریقہ کار کی خامیاں یہ بھی ہیں کہ اس میں طلبا کمرہ جماعت میں سرگرم نہیں رہتے بلکہ غیر فعال سامعین کی طرح لیکچر سنتے رہتے ہے۔ اسے طریقہ سے سبھی عنوانات کو مؤثر انداز میں تدریس نہیں کیا جا سکتا ہے۔ مواد کی ایک بڑی مقدار کی مختصر مدت میں احاطہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک روایتی تدریسی طریقہ ہے جس میں ایک استاد کلاس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے، کسی خاص موضوع پر تقریر کرتا ہے۔ اس طریقہ کار میں عام طور پر

بات چیت کی ایک طرفہ شکل شامل ہوتی ہے، جہاں اساتذہ زیادہ تر بات کرتا ہے جب کہ طلباء سنتے ہے۔آج مختلف نئے تدریسی طریقوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے باوجود بھی لیکچر کا طریقہ وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والا تدریسی طریقہ ہے۔

8.2.3 بحث ومباحثہ کا طریقہ (Discussion Method)

یہ طریقہ زمانہ قدیم سے درس وتدریس کے عمل میں استعمال ہوتا رہا ہے۔بحث و مباحثہ میں خیالات کا تبادلہ ہوتا ہے اور حقائق کی بنیاد پر بحث کی جاتی ہے اور اس کے بعد اتفاق رائے سے مسئلے کے حل کو تلاش کیا جاتا ہے۔بحث و مباحثہ میں طلبا کے دونوں گروہ اپنی بات کو واضح انداز میں اور پوری دلیل کے ساتھ پیش کرتے ہے۔ تمام طالب علم موضوع پر خصوصی طور پر اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں اور مسئلے پر مل کر سبھی لوگ سوچ سمجھ کر حل نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس طریقہ تدریس میں فیصلہ اتفاق رائے سے لیا جاتا ہے۔اس میں سبھی کی شراکت ہوتی ہے اور سبھی کو اپنی بات رکھنے کی آزادی ہوتی ہے۔ سبھی کو سوالات پوچھنے اور جوابات دینے کے یکساں مواقع فراہم ہوتے ہے۔یہ تدریس کا ایک جمہوری طریقہ ہے۔اس عمل میں طلبا جوش و خروش سے حصہ لیتے ہیں اور سرگرم رہتے ہے۔بحث و مباحثہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ رسمی اور غیر رسمی۔بحث و مباحثہ سے پہلے اساتذہ اسکے لیے تیاری کراتا ہے،اس کے بعد بحث کو منعقد کراتا ہے اور آخر میں اس بحث کا تعین قدر کرتا ہے۔اس طریقہ میں اساتذہ کو طلبا کو صحیح طریقے سے رہنمائی دینا ہوتی ہے۔اس سے طلبہ میں اظہار خیال، بولنے کی مہارت، خود اعتمادی اور فیصلہ سازی کی صلاحیتوں کو فروغ ملتا ہے۔علم سیاسیات اور معاشیات مضمون میں معاشی اور سماجی مسائل پر بحث و مباحثہ کرایا جاسکتا ہے، جیسے نوٹ بندی کے منفی اور مثبت پہلو، اعلیٰ تعلیم کا نجی کاری ہونا، موجودہ دور میں عورتوں کا اختیار وغیرہ مضمون بحث و مباحثہ کروا کر تدریس کی جاسکتی ہے۔اس طریقہ تدریس سے طلبا میں ایک دوسرے کا احترام، صحت مند سوچ،، خیالات کے اظہار اور مشترکہ فیصلہ لینے کی صلاحیت کی نشو نما ہوتا ہے۔

8.2.4 مظاہرے کا طریقہ (Demonstration Method)

مظاہرے کا طریقہ ایک ایسا تدریسی عمل ہے، جو نہایت منظم طریقے سے انجام دیا جاتا ہے۔ مظاہرہ کے طریقہ کا استعمال اکثر اس وقت ہوتا ہے جب طلباء مضمون سے متعلق کوئی نظریاتی تصور کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہے۔اس طریقہ میں اساتذہ تدریسی اشیاء، چارٹس، حقیقی نمونہ یا ماڈل کا استعمال کرتے ہوئے موضوع کی پیچیدہ باتوں یا مشکل سے مشکل تصور کو آسان اور دلچسپ انداز میں طلبا کو سمجھا سکتے ہے۔اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مظاہرہ کا طریقہ کامیاب ہے،اس میں تین چیزوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔پہلا مظاہرے کے طریقہ کار کے دوران دکھائی جانے والی اشیاء بہت چھوٹی نہیں ہونی چاہیے، دوسرہ مظاہرے کے طریقہ کار کے دوران، آسان اور سادہ زبان استعمال کی جانی چاہیے تاکہ طلبا تصورات کو آسانی سے سمجھ سکیں اور تیسری بات یہ ہے کہ طلبا کو سوالات پوچھنے کے مواقع بھی فراہم کیا ے جائے جس سے وہ اپنی مشکلات کو دور کر سکیں اور موضوع کو صحیح اور مکمل طرح سے سمجھ سکیں۔اس طریقہ میں اساتذہ اور طلبا دونوں کی شمولیت ہوتی ہے اور انکی دلچسپی برقرار رہتی ہے۔

8.2.5 سوالات پوچھنا(Questioning)

اس طریقہ میں اساتذہ سوال پوچھتا ہے۔ یہ سلسلہ اساتذہ کے سوالات پوچھنے اور ایک طلبا کے سوال کا جواب دینے کے ساتھ جاری رہتا ہے۔اس لیے سوال وجواب ایک ایسا عمل ہے جس کے تحت اساتذہ سوال پوچھتا ہے اور طلبا جواب دیتا ہے اور دوسرا سوال پوچھتا ہے، جس کا جواب دوسرے طلبا دیتے ہے۔ سوال اور جواب کا طریقہ پورے اسباق یا مطالعے کے کچھ حصے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ طریقہ طلباء کے علم کی وسعت اور گہرائی کو جانچنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ عمل طلباءاور اساتذہ دونوں کو متحرک رکھتا ہے۔

علم سیاسیات و معاشیات کی تدریس میں اس طرح کے سوالات پوچھے جانے چاہیے جو طلبا کے ساتھ تجربات کی بنیاد پر ہو۔اس طرح کے سوالات سابقہ معلومات کی جانچ کرتے ہے۔ یہ بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ سوال مضمون اور موجودہ تجربات سے متعلق ہو،اس طرح کے سوال چھوٹے اور واضح ہونے چاہیے۔ سوالوں کو پوچھنے میں زیادہ وقت نہیں لگنا چاہیے اور سوالات سلسلہ وار بھی ہونے چاہیے۔

8.2.6 مسائل حل کا طریقہ(Problem Solving Method)

تدریس میں مسائل حل کے طریقہ کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ یہ ایک انتہائی موثر تدریسی حکمت عملی ہے، جو طلباء کو تنقیدی سوچ، کھوج کرنے کی مہارت اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔اس میں طلباء کو علم سیاسیات یا معاشیات سے متعلق کسی خصوصی مسائل کو دیا جاسکتا ہے اور طلبا سے خود سے اس کا حل تلاش کرنے کو کہا جاتا ہے۔ طلبا اپنے علم، مہارت اور تخلیقی صلاحیتوں کی بنیاد پر مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس میں طلبا کی شمولیت ہوتی ہے اور اساتذہ ان کی رہنمائی کرتے ہے اور تعاون بھی کرتے ہے۔ طلبا معلومات کو اکٹھا کرتے ہے، اس کا تجزیہ کرتے ہے اور غور وخوص کر کے کچھ ممکن حل تلاش کرتے ہے۔اس طریقہ میں سب سے پہلے مسئلے کا انتخاب کیا جاتا ہے، اس کے بعد مفروضہ بنا کر اس کی جانچ کی جاتی ہے اور نتیجہ اخذ کیے جاتے ہے۔ یہ طریقہ کار انفرادی فرق پر مبنی ہے اسلیے یہ نفسیاتی اصولوں کے تقاضون کو پورا کرتے ہے۔ یہ طریقہ طلباء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، طلبا کی اس بات میں رہنمائی کرتا ہے کہ اپنے علم اور تخلیقی صلاحیتوں کو ایسے حل تیار کرنے کے لیے استعمال کریں جو موثر اور عملی ہوں۔ مسائل حل کے طریقہ میں سب سے پہلے مسائل کی شناخت کی جاتی ہے اور اس پر تبادلہ خیال کیا جاتا ہے۔اس کے بعد مسائل حل کے لیے عمل کا آغاز کیا جاتا ہے اور مسائل کے تعلق سے معلومات اکٹھا کی جاتی ہے اور ان کا تجزیہ اور موازنہ کرتے ہوئے ممکنہ حل کی تلاش کی جاتی ہے۔

8.2.7 ڈرامہ کا طریقہ(Dramatization)

علم سیاسیات اور معاشیات کے مضمون سے متعلق موضوع کی تدریس کے لیے یہ ایک نہایت مؤثر ترین طریقہ ہے۔ ڈرامہ کے ذریعہ مضمون کو دلچسپ انداز میں پڑھایا جاسکتا ہے اور اس کے ذریعہ تجرباتی طور پر مسائل کا جائزہ لیا جاتا ہے۔اس میں طلبا سرگرم رہتے ہیں اور اپنی سمجھ کا اظہار آزادانہ طور پر کرتے ہے۔ جس سے ان میں خوداعتمادی آتی ہے۔اس طریقہ میں طلبا کی شمولیت جسمانی، جذباتی اور ذہنی طور پر بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جب کوئی موضوع یا سبق خشک ہوتا ہے تو ایسے میں ڈرامہ کا طریقہ طلباء میں تدریس کے لیے دلچسپی پیدا کرتا ہے اور توجہ

مرکوز کرتا ہے۔ یہ ایک براہ راست طریقہ ہے جس میں طلبا مشغول رہتے ہیں اور تعلیمی سرگرمیوں میں زیادہ فعال ہو سکتے ہیں۔ ڈرامہ کے طریقہ کے ذریعہ طلبا میں دوسروں کی رائے کے احترام کرنے، طلبا کے درمیان تعاون کا رویہ، مطلوبہ مہارتوں کی نشوونما، خود اعتمادی جیسے اقداروں کو فروغ دیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ تدریس طلبا کو اپنے اظہار کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اس طریقہ کے ذریعہ طلبا اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کی مہارت کو حاصل کرتے ہے۔ ڈرامہ میں طلبہ مختلف کردار نبھاتے ہیں۔ کردار کا موضوع آسان اور واضح ہونا چاہیے، پہلے سے منصوبہ بند ہو تو بہت اچھا رہے گا۔ معلم کی رہنمائی اس میں بہت ضروری ہے۔ معلم اس طریقے کا استعمال کر کے طلبا سے مختلف موضوع جیسے پارلیمانی کارروائی، عدلیہ، انتخابی عمل، بازار اور دیہی مسائل جیسے مضمون پر ڈرامہ کے ذریعہ آسان طریقے سے درس وتدریس کرائی جاسکتی ہے۔

8.2.8 فیلڈ ٹرپس(Field Trips)

فیلڈ ٹرپس میں طلبا کمرہ جماعت کے باہر جا کر مضموں سے متعلق تمام باتوں کو تجربات اور مشاہدہ کر کے سیکھتا اور ضروری تفتیش بھی کرتا ہے۔ اساتذہ کو اپنے طلبا کو اسکول کے قریبی علاقے میں دستیاب مختلف مٹی، پودوں، ندی صنعتوں وغیرہ جیسی چیزیں کے مشاہدہ کرنے کے لیے لے جانا چاہیئے۔ فیلڈ ٹرپس سے حاصل ہونے والے تجربات طلباء کے لیے زیادہ معنی خیز ہوتے ہیں کیونکہ یہ حقیقی زندگی سے وابستہ ہوتے ہیں۔ فیلڈ ٹریپ کے تین مراحل ہیں: فیلڈ ٹریپ کی تیاری، فیلڈ ٹرپ بذات خود اور فیلڈ ٹرپ کے بعد اس کی تشریح اور اس پر رپورٹ۔ فیلڈ ٹرپ کی تیاری میں اساتذہ کو اس بات کو طے کرنا ہوتا ہے کہ وہ کہاں جارہے ہے، اس کا مقصد کیا ہے اور اس علاقے کے بارے میں تمام ممکنہ معلومات اکٹھی کرنی چاہیے جس کا دورہ کیا جائے گا اور ٹرانسپورٹ، رہائش وغیرہ کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد فیلڈ ٹرپس پر جانا اور پھر فیلڈ ٹرپ کے دوران حاصل کردہ معلومات پر ایک رپورٹ تیار کرنا۔ اس پر بحث و مباحثہ کرنا اور سفر کے دوران جمع کیے گئے نمونوں اور خاکوں کی نمائش لگانا۔

فیلڈ ٹرپ تاریخ، معاشیات اور سیاسیات کے موضوعات کے لیے بہت ہی موزوں ہے جیسے ہمارا ماحول، انسان اور اس کی اقتصادی سرگرمیاں وغیرہ۔ فیلڈ ٹرپ طلبا کے اکتسابی عمال پر بہت زیادہ اثر ڈالتی ہے، لیکن اس میں اساتذہ اور طلبا دونوں کی بہت زیادہ توانائی اور وقت خرچ ہوتا ہے۔

8.2.9 کہانی طریقہ کار(Story Telling Method)

سماجی علوم کی تدریس میں یہ ایک اہم ترین طریقہ ہے۔ یہ طریقہ طلبا میں مضموں سے دلچسپی اور محبت پیدا کرتا ہے۔ اس کے ذریہ سے طلبا کو زندگی کے تمام سماجی اور معاشی پہلوؤں سے آغاہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک ایسا فن ہے جو اساتذہ کو طلباء کے دل کے بہت قریب آنے کے قابل بناتا ہے اور اس طرح وہ ان کی توجہ اپنی طرف مبذول کرواتا ہے۔ کچھ اساتذہ کہانی سنانے کے فن میں بہت زیادہ ماہر ہوتے ہے۔ اس فن کا مقصد طلباء کے سامنے تقریر طور پر واضح طور پر اور ترتیب وار واقعات کو اس طرح پیش کرنا ہے کہ طلبا واقعات اور تجربات کو مکمل طور پر سمجھ سکیں۔ کہانی سنانے کا طریقہ اسباق کو جاندار اور دلچسپ بنادیتا ہے۔ علم سیاسیات اور معاشیات سے وابستہ عظیم ہستیوں، دریافت کرنے

والوں سائنسدانوں وغیرہ کی کہانیاں طلبا کو سنائی جاسکتی ہے۔ کہانی طلبا میں کردار کو سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ کہانی کے ذریہ سے طلبا میں مختلف اقداروں جیسے امانداری، صدقہ، پاکیزگی، سچائی اور تعاون کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔اس طریقہ کار میں طلبا تھکتے نہیں ہیں اور کہانی کے ذریعے مواد مضمون کو سمجھ لیتے ہے۔

8.2.10 مشاہدہ کا طریقہ (Observation Method)

مشاہدہ سیکھنے کا ایک تجرباتی عمل ہے۔ مشاہدہ سیکھنے کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں طلبہ سرگرم رہتا ہے اور مشاہدے کے ذریعہ علم حاصل کرتا ہے۔ یہ بجا طور پر مانا جاتا ہے مشاہدہ سیکھنے میں بہت مؤثر طریقہ ہوتا ہے اور سیکھے گئے حقائق، مہارت اور طرز عمل کو زیادہ طویل مدت تک برقرار رکھا جاتا ہے۔ مشاہدہ سیکھنے کا ایک براہ راست طریقہ ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جس میں طلباء کو دیکھنے، سننے، جانچنے اور ڈیٹا اکٹھا کرنے کا مواقع فراہم کرتے ہیں۔اس طرح کے تجربات سیکھنے کے لیے سب سے زیادہ سازگار ہوتے ہیں۔ مشاہدہ سماجی علوم کے موضوع کو جاندار بناتا ہے۔

علم سیاسیات و معاشیات سے متعلق موضوعات کے مشاہدہ، فیصلہ، غور و فکر، خود فہمی، آزادانہ اظہار کرنے کو فروغ ملتا ہے۔ معلم کو مشاہدہ کرتے وقت طلباء کو رہنمائی کرنا چاہیے۔ طلباء کے ذہنی سطح اور دلچسپی کا خیال رکھنا چاہیے۔ مشاہدہ کرنے کے لیے انتخاب کئے ہوئے حالات طلبہ کی زندگی سے متعلق ہونی چاہیے۔ معلم کو بذات خود بھی مشاہدہ سے متعلق موضوعات، انتخاب کرنے کا تجربہ ہونا چاہیے۔ مشاہدہ کرنے کے بعد معلم کو اچھی طرح سے طلباء کا تعین قدر کروانا چاہیے۔اس کے پہلے خود بھی مضمون کی گہرائی اور تفصیل غور و فکر کرنی چاہیے۔ علم سیاسیات اور معاشیات میں مشاہدے کے لیے بہت مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ بینک کا انتظام بازار کا نظام، گھر بنانا، میونسپل کی اجلاس اور گرام پنچایت کے کاموں جیسے مضمون کا مشاہداتی طریقے سے تدریس کی جاتی ہے۔

8.2.11 پروجیکٹ کا طریقہ یا منصوبائی طریقہ (Project Method)

پروجیکٹ ایک ایسا ترتیب وار خاکہ ہے جس کے ذریعے طلبا کو تجرباتی ماحول میں سیکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ امریکی فلسفی اور ایک مشہور ماہرین تعلیم جان ڈی وی نے اپنی کتاب 'عملی تعلیمی فلسفہ' سے منصوبائی طریقہ کار وجود میں آیا۔ اس طریقہ تدریس کی تعلیمی اہمیت ہوتی ہے۔ علم سیاسیات اور معاشیات سے متعلق مسائل کو منصوبہ کے ذریعے آسانی سے تدریس کی جاسکتے ہیں۔ علم سیاسیات اور معاشیات کی بہت ساری ایسی مسائل ہے جن کی تدریس میں اس طریقہ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ طلبا کو پروجیکٹ کا کام انفرادی اور گروہی طور پر دیا جاسکتا ہے۔ معاشیات اور علم سیاسیات میں دونوں طرح کے پروجیکٹ استعمال میں لائے جاسکتے ہیں۔اس طریقہ کار سے طلبا میں خود سے پڑھنے کی عادت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔اس طریقہ کار کا مقصد ہے کہ طلبا حقیقی حالات میں جاکر مسئلے کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ گڈ کا کہنا ہے کہ پروجیکٹ کس عمل کی ایک ضروری اکائی ہے، جس کی تعلیمی اہمیت ہوتی ہے۔ اس میں مسائل کی تلاش اور حل شامل رہتا ہے۔ پروجیکٹ میں عام طور پر طبعیاتی ذرائع کا استعمال کیا جاتا ہے۔ معلم اور طلباء کے ذریعہ تصوراتی زندگی اور حقیقی زندگی سے اس کی منصوبہ بندی اور حل کیا جاتا

ہے۔پروجیکٹ سے طلبا میں تعاون، سوچنے، سمجھنے، معاشرے سے جڑے مختلف مضامین ہم آہنگی قائم کرنے، کام کرنے اور محنت کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔اس میں طلبا اپنی صلاحیت اور دلچسپی و قابلیت کے مطابق کام لیتے ہیں اور اپنی -اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہیں۔ منصوبہ کئی طرح کے ہوتے ہے جیسے تشکیلی منصوبہ، فنکاری منصوبہ، مسائل پر مرکوز منصوبہ، انفرادی منصوبہ اور گروہی منصوبہ۔اس میں منصوبہ کا مضموں اور موضوع کی نوعیت کی بنیاد پر انتخاب کیا جاتا ہے،اس کے بعد منصوبہ کی تیاری کی جاتی ہے، منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے اور منصوبہ کا تعین قدر کرکے اسکی ریکارڈنگ کی جاتی ہے۔

8.2.12 تفویضات(Assignment)

تفویض کے ذریعہ طلبا کے باقاعدہ مطالعہ کی عادت میں اضافہ ہوتا ہے۔طلبا کو فرست کے اوقات سے استفادہ کا موقع فراہم ہوتا ہے۔گھر پر کام کرنے سے انکو مشق کا موقع ملتا ہے۔کمزور طلبا کے لیے اصلاح کا مواقع فراہم کرتا ہے۔طلبا کو علم سیاسیات و معاشیات کے مضمون سے متعلق تفویضات کا کام دے کر طلبہ کو تدریسی عمل کا حصہ بنایا جاتا ہے۔اس کا استعمال شروعات اور آخر دونوں میں کیا جاسکتا ہے۔ یہ عمل درسی کتابوں کی بنیاد پر بھی ہو سکتا ہے جو کہ طلبا کی دلچسپی، صلاحیت اور ضروریات سے جڑا ہونا ضروری ہے۔تفویضات درسی کتب میں دئے گئے حقیقی کام کی بنیاد پر مبنی ہوتے ہیں۔علم سیاسیات و معاشیات مضمون میں کس کام کو روزانہ و موجودہ زندگی سے جوڑ کر اس میں دلچسپی پیدا کر کے طلبہ کو دیا جاسکتا ہے۔علم سیاسیاست و معاشیات میں طلبہ کو منصوبوں، مسائل،اکائیوں کی فہرست میں اپنی دلچسپی اور ضرورت کے مطابق انتخاب کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔کسی بھی کام میں طلبا کو غور و فکر کرنے کا موقع دینا چاہیے۔کام ایسا ہونا چاہیے جس سے طلبہ کو غور و فکر کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔آج آئی سی ٹی کے دور میں کئی طرح کے تخلیقی کام طلبا کو دیئے جاسکتے ہیں۔اس طرح علم سیاسیات اور معاشیات مضمون کے تدریس کو دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔اساتذہ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ طلبا پر تفویض کا زیادہ بوجھ نہیں ہونا چاہیئے۔ جس سے ان کو کام کو مکمل کرنے میں دشواری ہو اور وہ نقل کریں یا چھوٹ بولیں۔تفویضات میں طلبا کی دلچسپی اور انفرادی صلاحیت کا لحاظ رکھا جانا چاہیئے۔

8.2.13 سیمینار(Seminar)

سمینار ایک میٹنگ یا کانفرنس ہے جو عام طور پر کسی خاص موضوع کے لیے منعقد کی جاتی ہے۔تعلیم میں، سیمینار کا استعمال کسی موضوع پر اپنے علم حاصل کرنے، دیگر معلومات میں اضافہ کرنے،اس پر مختلف پہلوؤں سے غور وفقر کرنے اور ان پر تبادلہ خیلات کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔یہ مختلف ذرائع سے کسی موضوع پر علم کو وسیع طور پر حاصل کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہیں۔

یہ طریقہ اعلی درجہ میں پڑھنے والے طلبا کے لیے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔اساتذہ کمرے جماعت میں علم سیاسیات اور معاشیات کے کسی مضمون پر سیمینار منقد کرا سکتے ہے۔اس کے لیے کسی عنوان کا انتخاب کر کے سبھی طلبا سے اس پر غور و فکر کرنے اور اس پر اپنا ایک تحقیقی مضموں لکھنے کے لیے کہا جاتا ہے۔اس میں کسی خاص موضوع پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے اور ہر موجود شرکاء سے شمولیت کی توقہ کی جاتی

ہے۔ سیمینار کے ذریعہ بنیادی طور پر طلبا کو موضوع سے متعلق نئی- نئی باتیں سیکھنے کا مواقع ملتا ہے اور وہ ایک دوسرے سے ساجھا کرتے ہے اور مسائل کے لیے تجویز پیش کی جاتی ہے۔اس عمل میں تجزیہ اور تنقیدی صلاحیت ’ترکیب‘ تعین قدر ’اقتدار‘ مشاہدہ اور تجربات کے پیش کش کی صلاحیت دوسروں کے نظریوں کو عزت دینا وغیرہ جیسے باتوں کو طلبا سیکھ پاتے ہیں۔ سیمینار کو کسی ایک کالج کی سطح پر یا پھر علاقائی یا صوبائی یا قومی اور بین الاقوامی سطح پر منعقد کیا جا سکتا ہے۔ سیمینار میں طلبا کو آزادانہ طور پر اپنی بات کرنے،اپنے مقالہ کو پڑھنے اور اس پر سوال—جواب کرنے کا مواقع دیے جاتے ہے۔

اس طرح کے سیمینارز کا بنیادی مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ طلبا موضوع میں اضافی معلومات حاصل کریں۔ سیمینار میں مہمان کے طور پر علم سیاسیات یا معاشیات کے ماہرین کو بلایا جائے،انکا خیر مقدم کیا جائے،ان کا تعارف کرایا جائے اور اس کو موضوع کے پسمنظر پر بات کرتے ہوئے اس سے متعلق نئی معلومات اور مسائل سے طلبا کو متارف کرایا جائے۔ مہمان خصوصی اور طلبا آپس میں اس موضوع پر بات کر سکتے ہے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ میٹنگ میں کچھ دیر کے بعد وقفے ہوں جس سے طلبا بتائی جانے والی معلومات پر مسلسل توجہ مرکوز کر سکیں۔ پورے سیشن کے بعد، سوالات اور تبادلہ خیال کے لیے بھی کچھ وقت ہونا چاہیے تاکہ سوالات اٹھائے جا سکے اور مباحث کیے جا سکے۔

8.2.14 ورکشاپ(Workshop)

ورکشاپ سے مراد کسی مسائل کے حل کے لیے عملی طور پر کی جانے والی سرگرمی سے ہے۔ طلبا کو کسی مخصوص علم کو حاصل کرنے کے لیے یا مسائل کے حل کے لیے عملی کام بھی کرایا جاتا ہے۔ شرکاء ایک ساتھ اکٹھے ہوتے ہیں اور مسئلے کا حل تلاش کرتے ہیں۔اس کے لیے وہ ایک دوسرے سے بحث و مباحثہ کرتے ہے، تبادلہ خیال کرتے ہے اور انفرادی یا اجتماعی طور پر غور و فکر کے ساتھ مسائل کا حل تلاش کرتے ہے۔ اساتذہ اکثر اپنے طلباء کے ساتھ ورکشاپس کا انعقاد کرتے ہیں۔ورکشاپ ایک پریزنٹیشن ٹریننگ ہے جہاں لوگ ایک مخصوص موضوع سیکھتے ہیں یا کسی خاص کام کو مکمل کرتے ہیں۔اس کے علاوہ، ورکشاپ میں ہینڈ آن ٹریننگ بھی شامل ہوتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ شرکاء سیکھنے کے عمل میں فعال طور پر شامل ہوتے ہیں۔ورکشاپ میں عام طور پر ایک تھیم، موضوع یا مخصوص سوالات ہوتے ہیں جن پر شرکاء کو پوری ورکشاپ میں بحث اور جواب دینا چاہیے۔مزید برآں، موضوعات کو قابل رسائی انداز میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ آپ نئی مہارتیں اور آئیڈیاز لے سکیں۔

یہ ایک انٹرایکٹو میٹنگ ہے، جس میں طلبا کسی مسئلے کو حل کرنے یا کسی پروجیکٹ پر کام کرنے کے لیے مسلسل سرگرم رہتے ہے جب تک کہ اس کا حل نہیں مل جاتا۔ ورکشاپس کی قیادت اکثر ایک سہولت کار کے ذریعہ کی جاتی ہے اور یہ چند گھنٹوں سے لے کر کئی دنوں تک ہو سکتی ہے۔اس طرح ورکشاپ کو کسی موضوع پر گہری بات چیت کرنے کے لیے مشترکہ دلچسپی رکھنے والے لوگوں کو اکٹھا کرنے کے طریقے کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔اس سے طلبا میں سوچنے کی صلاحیتوں کی نشو و نما ہوتی ہے۔ ورکشاپ کے طریقہ کار کے ذریعے طلبا کو موضوع کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ ورک شاپ سے علم سیاسیات و معاشیات سے متعلق مسائل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ یہ تدریس کو اہم مقاصد کی حصولیابی میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ایک گروہ کے ساتھ مل کر کام کرنا اور تعاون کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ نئے تصورات سے روشناس

ہو کر انہیں واضح طور پر سمجھا جاسکتا۔ دوسروں کے تجربوں اور حکمت عملی سے حقیقی علم حاصل ہوتی ہے۔ ورکشاپ میں منظم اور صدر ماہرین اور حصہ لینے والے زیر تربیت طلبا وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ورکشاپ کا مقصد واضح ہونی چاہیے اس کی تیاری پہلے ہونی چاہیے اور اس کے انتظامی پہلوؤں پر زیادہ زور دینا چاہیے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1۔ ورکشاپ اور سمینار میں فرق کو واضح کیجیئے۔

8.3 خلاصہ (Summary)

اس اکائی میں سیاسی سائنس اور معاشیات کے لیے مختلف تدریسی حکمت عملیوں کی وضاحت کی گئی ہے، جس میں روایتی طریقوں جیسے لیکچر، بحث ومباحثہ کے طریقہ کار، منصوبائی طریقہ، سیمینار، ورک شاپ اور مسئلہ حل کرنے کے طریقہ کو شامل کیا گیا ہے۔ اس میں تدریس کے جدید طریقوں جیسے ڈرامہ کا طریقہ، فیلڈ ٹرپس، کہانی سنانے اور مشاہداتی طریقوں پر روشنی ڈالی گئی ہے، جو طلباء کو مواد کو سمجھنے، تدریس کے دوران سرگرم رہنے اور طلبا کی مضمون میں تفہیم کو فروغ دینے میں ان کی افادیت پر زور دیتا ہے۔ مزید برآں سیاسیات اور معاشیات مضمون میں طلباء کی سیکھنے اور تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو بڑھانے کے لیے منصوبہ بندی، سیمینار منعقد کرنے اور ورکشاپس کے انعقاد کی اہمیت کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

آخر میں، اس باب نے خاص طور پر سیاسیات اور معاشیات کے مضامین کے لیے تیار کردہ تدریسی حکمت عملیوں پر غور وفکر کی گیا ہے۔ ان حکمتِ عملیوں کو تدریس میں اپنانے سے طلبا کا سیکھنے کا عمل دلچسپ، بہتر تجربات اور مواد میں بہتر سمجھ، تنقیدی سوچ کی صلاحیتوں اور طلبا کی شمولیت کو فروغ دیتا ہے۔

8.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ درجِ ذیل باتیں سیکھیں گے :

- تدریسی حکمت عملی وہ طریقے ہیں جس میں اساتذہ تدریس کے لیے استعمال کرتے ہیں جس سے طلباء کی تدیس میں توجہ اور شمولیت ہو وہ جو بھی سیکھے دل لگا کر سیکھے۔
- اساتذہ عنوان کی نوعیت، درجہ کی سطح، طلبا کی ذہنی سطح، کلاس کے سائز اور کلاس روم کے وسائل کے مطابق موزوں تدریسی حکمت عملی کا انتخاب کرتے ہیں۔
- تدریسی حکمت عملی وہ طرز عمل ہیں جو اساتذہ اس لیے اپناتا ہے کہ اس سے طلباء بہتر طریقے سے سیکھ سکیں اور اکتسابی عمل میں مشغول رہیں ان کی سیکھنے میں دلچسپی، تجسس بنا رہے اور حوصلہ افزائی کی جاسکیں اور سیکھنے کے ماحول کو فروغ دیا جاسکیں۔

- علم سیاسیات اور معاشیات میں تدریس میں عنوان کی نوعیت، طلبا کی ضرورت اور کمرہ کماعت کی سطح کی بنیاد پر سیکھنے کے مقاصد کے حصول کے لیے موزون حکمت عملی کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- لیکچر طریقہ مواد کی پیشکش پر زور دیتا ہے، اس میں اساتذہ زیادہ فعال ہوتا ہے اور طلباء غیر فعال ہوتے ہیں، لیکن وہ کلاس میں انہیں توجہ دلانے کے لیے سوال جوابات کا استعمال کرتا ہے۔
- بحث و مباحثہ میں خیالات کا تبادلہ ہوتا ہے اور حقائق کی بنیاد پر بحث کی جاتی ہے اور اس کے بعد اتفاق رائے سے مسئلے کے حل کو تلاش کیا جاتا ہے۔ بحث و مباحثہ میں طلبا کے دونوں گروہ اپنی بات کو واضح انداز میں اور پوری دلیل کے ساتھ پیش کرتے ہے۔
- سوالت پوچھنا ایک ایسا طریقہ ہے جس کے تحت اساتذہ سوال پوچھتا ہے اور طلبا جواب دیتا ہے اور دوسرا سوال پوچھتا ہے جس کا جواب دوسرے طلبا دیتے ہے۔ سوال اور جواب کا طریقہ پورے اسباق یا مطالعے کے کچھ حصے میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- مسئل حل کا طریقہ انتہائی موثر تدریسی حکمت عملی ہے جو طلباء کو تنقیدی سوچ، کوج کرنے کی مہارت اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔
- ڈرامہ کے ذریعہ مضمون کو دلچسپ انداز میں پڑھایا جا سکتا ہے اور اس کے ذریہ تجرباتی طور پر مسائل کا جائزہ لیا جاتا ہے۔۔اس میں طلبا سر گرم رہتے ہیں اپنی سمجھ کا اظہار آزادانہ طور پر کرتے ہے۔
- فیلڈ ٹرپس میں طلبا کمرہ جماعت کے باہر جکر مضموں سے متعلق تمام باتوں کو تجربات اور مشاہدہ کر کے سیکھتا اور ضروری تفتیش بھی کرتا ہے۔
- مشاہدہ سیکھنے کا ایک تجرباتی عمل ہے۔ مشاہدہ سیکھنے کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں طلبہ سر گرم رہتا ہے اور مشاہدے کے ذریعہ علم حاصل کرتا ہے۔
- پروجیکٹ کا بریقہ ایک ایسا ترتیب وار خاکہ ہے جس کے ذریعے طلبا کو تجرباتی ماحول میں سیکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے اس کا واضح مقاصد ہوتے ہیں جس کے حصول کے لیے مکمل طور پر کوشش کی جاتی ہے۔
- تفویض کے ذریعہ طلبا کے باقاعدہ مطالعہ کی عادت میں اضافہ ہوتا ہے۔ طلبا کو فرست کے اوقات سے استفادہ کا موقع فراہم ہوتا ہے۔ گھر پر کام کرنے سے انکو مشق کا موقع ملتا ہے۔ کمزور طلبا کے لیے اصلاح طکا مواقع فراہم کرتا ہے
- سیمینار ایک میٹنگ یا کانفرنس ہے جو عام طور پر کسی خاص موضوع کے لیے منعقد کی جاتی ہے۔ ورکشاپ سے مراد کسی مسائل کے حل کے لیے عملی طور پر کی جانے والی سر گرمی سے شرکاء ایک ساتھ اکٹھے ہوتے ہیں اور سکی خاص مسئلے کا حل تلاش کرتے ہیں۔

8.5 فرہنگ(Glossary)

(Meaning)معنی	(Word)الفاظ
وہ طریقہ جس میں اساتذہ طلبا کی ذہنی سطح، دلچسپی اور مضمون کی نوعیت کے اعتبار سے تدریس کے لیے استعمال کرتے ہیں۔	حکمت عملیاں(Teaching (Strategies
وہ طریقہ جس میں طلبا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں۔اس میں حقائق کی بنیاد پر بحث کی جاتی ہے اور اس کے بعد اتفاق رائے سے مسئلے کے حل کو تلاش کیا جاتا ہے۔	بحث ومباحثہ کا طریقہ (Discussion Method)
وہ طریقہ جس میں طلبا کو مضمون سے متعلق کسی خصوصی مسائل کو دیا جاسکتا ہے اور طلبا خود سے اس کا حل تلاش کرنے کی آزادی دی جاتی ہے اور اساتذہ کے ذریعہ رہنمائی بھی کی جاتی ہے۔اس میں طلبا اپنے علم، مہارت اور تخلیقی صلاحیتوں کی بنیاد پر مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔	مسائل حل کا طریقہ Problem Solving) (Method
وہ طریقہ جس میں طلبا کمرہ جماعت کے باہر جاکر مضموں سے متعلق تمام باتوں کو تجربات اور مشاہدہ کی بنیاد پر سیکھتا اور تفتیش کرتا ہے۔	فیلڈ ٹرپس(Field Trips)
اس میں طلبا کو اس کے مضمون سے متعلق کچھ کام کرنے لے لیے دیا جاتا ہے۔ جس میں طلبا کو مشق کرنے اور مطالعہ کی عادت کی نشو نما ہوتی ہے، فرست کے اوقات سے استفادہ کا موقع فراہم ہوتا ہے۔	تفویضی (Assignment)

8.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ تدریس کا سب سے قدیم طریقہ۔۔۔۔۔۔مانا جاتا ہے۔

(a)لیکچر (b) بحث ونباحثہ (c)ڈرامہ کا طریقہ (d)ان میں سے کوئی نہیں

2۔ ان میں سے کس طریقہ تدریس میں آپس میں تبادلہ خیال کی آزادی ہوتی ہے۔

(a)لیکچر (b) بحث ونباحثہ (c)ڈرامہ کا طریقہ (d)ان میں سے کوئی نہیں

3۔ کس طریقہ تدریس میں تنقیدی سوچ، کھوج کرنے اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتون کو فروغ دیا جاتا ہے۔

(a) منصوبہ طریقہ (b) لیکچر (c)مسائل حل کا طریقہ (d)بحث ومباحثہ

4۔ کس طریقہ تدریس سے مضمون کو دلچپسی سے پڑھایا جاسکتا ہے۔

(a) لیکچر (b)ڈرامہ کا طریقہ (c)مسائل حل کا طریقہ (d)بحث ومباحثہ

5۔ کس طریقہ تدریس میں طلبا کو کمرہ جماعت سے باہر لے جا کر پڑھایا جا سکتا ہے۔

(a) لیکچر (b)ڈرامہ کا طریقہ (c)مسائل حل کا طریقہ (d)فیلڈ ٹرپس

6۔ طلبا میں اقداروں کو پیدا کرنے کے لیے کس طریقہ تدریس کا استعمال کیا جانا چاہیئے۔

(a) لیکچر (b)کہانی سنانا (c)مسائل حل کا طریقہ (d)بحث ومباحثہ

7۔ منصوبہ طریقہ۔۔۔۔۔۔۔نے دیا۔

(a) جان ڈی وی (b)ارسطو (c)مہاتما گاندھی (d)ڈی ڈبلیو ایلن

8۔ درج ذیل میں سے کس طریقہ تدریس میں طلبا سرگرم نہیں رہتے ہے۔

(a) لیکچر (b)ڈرامہ کا طریقہ (c)مسائل حل کا طریقہ (d)بحث ومباحثہ

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ حکمت عملی سے کیا سمجھتے ہے؟واضع کیجیئے۔

2۔ علم سیاسیات اور معاشیات میں استعمال کی جانے والی کچھ طریقوں کو بتائے۔

3۔ لیکچر طریقہ تدریس پر مختصر نوٹ لکھیئے۔

4۔ بحث ومباحثہ کا طریقہ تدریس میں کب استعاک کیا جانا چاہیئے۔

5۔ مسائل حل کا طریقہ سے کیا مراد ہے؟واضح کیجئے۔

6۔ فیلڈ ٹرپس کی تدریس سے طلبا کو کس طرح کا فائدہ ہوگا۔

7۔ کہانی کے طریقہ کو مختصر میں واضح کیجیئے۔

8۔ پروجیکٹ یا منصوبہ طریقہ تدریس کو واضح کیجیئے۔

9۔ طلبا کے لیے تفویضات کا طریقہ کس طرح سے فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

10۔ سیمینار اور ورکشاپ میں کیا فرق ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ حکمت عملی سے کیا سمجھتے ہے؟اساتذہ کو علم سیاسیات اور معاشیات کی تدریس کے لیے کس طرح کی حکمت عملی اپنانا چاہیئے۔

2۔ لیکچر اور بحث ومباحثہ کے طریقہ تدریس پر روشنی ڈالئے۔

3۔ مسائل حل کے طریقہ اور منصوبہ طریقہ یا پروجیکٹ کے طریقہ کو علم سیاسیات اور معاشیات میں کس طرح سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

4۔ ڈرامہ کا طریقہ کو تفصیل میں بیان کیجیئے۔

5۔ کہانی سنانے کے طریقہ کا استعمال کب کیا جانا چاہیئے۔

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید(Answer Key of Objective Type Questions)

8	7	6	5	4	3	2	1	سوال نمبر
b	a	b	d	b	c	b	a	جواب

8.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Hussain, M.A. (2018). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), B.Ed. (ODL)SLM. Hyderabad, DDE and DTS, Maulana Azad National Urdu University

2۔ Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House

3۔ Kazmi, G. and Kazmi, T. J. (2013). Political Science (Maharashtra Board of Secondary and Higher Secondary Education), Mumbai, Saifee Book Agency

4۔ Kochhar, S.K. (1992). Methods & Techniques of Teaching, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

5۔ Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House

6۔ Sharma, R.A. (2012). Teaching of Social Science, Meerut, R.Lal Book Depot.

7۔ Sharma, R.L. (2006). The Teaching of Social Studies, Agra, Vinod Pustak Mandir

8۔ Singh, H. (2015). Hand Book of Political Science, New Delhi, Jain Book Agency

9۔ Thessarsery, I. (2012). Teaching of Social Science for the 21st Century, New Delhi, Kanishka Publishers & Distributors

اکائی 9۔ نصاب

(Curriculum)*

9.0 تمہید (Introduction)

9.1 مقاصد (Objectives)

9.2 نصاب کا معنی، نوعیت، ضرورت، اہمیت، سماجی اور ثقافتی اثرات، نصاب کے تدوین کے اصول اور طرز رسائی
(Meaning, Nature, Need, Importance, Societal and Cultural influence, Principals of Curriculum and Approaches)

9.2.1 نصاب کا تعارف (Introduction to Curriculum)

9.2.2 نصاب کی نوعیت (Nature of Curriculum)

9.2.3 نصاب کی اہمیت وضرورت (Need of Curriculum)

9.2.4 نصاب پر سماجی اور ثقافتی اثرات
(Societal and Cultural Influences on Curriculum)

9.2.5 سماجی علوم کے حوالے سے نصاب کی تدوین کے اصول
(Principles of Curriculum Construction with Reference to Social Studies)

9.2.6 سماجی علوم کے نصاب کی تنظیم کے طرز رسائی
(Approaches to Organizing Social Studies Curriculum)

9.2.6.1 مرتکز طرز رسائی (Concentric Approach)

9.2.6.2 چکر دار طرز رسائی (Spiral Approach)

9.2.6.3 تاریخ وار طرز رسائی (Chronological Approach)

9.2.6.4 موضوعی طرز رسائی (Topical Approach)

9.2.6.5 ارتباطی طرز رسائی (Correlation Approach)

* Dr. Mohammadd Hasan, Assistant Professor, MANUU CTE, Bhopal

9.3 خلاصہ(Summary)

9.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

9.5 فرہنگ(Glossary)

9.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

9.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

9.0 تمہید(Introduction)

نصاب کسی بھی تعلیمی کاوش کا مرکز ہوتا ہے، جو طلباء کے اکتسابی تجربات کا تعین کرتا ہے۔ مستقبل کے سماجی علوم کے اساتذہ کے طور پر، آپ کا کردار صرف معلومات فراہم کرنے سے کہیں زیادہ ہے۔ اس میں ایک متحرک اور پرکشش نصاب تیار کرنا بھی شامل ہے جو تنقیدی سوچ، ثقافتی بیداری اور سماجی عناصر کے باہم مربوط ہونے کی مکمل تفہیم کو فروغ دیتا ہو۔

اس اکائی میں، ہم نصاب کے معنی اور نوعیت کو دریافت کرنے کے ساتھ، تعلیمی تجربات کی تشکیل میں اس کی اہمیت پر بھی بحث کریں گے۔ ہم نصاب کے ڈیزائن پر اثر انداز ہونے والے معاشرتی اور ثقافتی اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے نصاب کی ترقی کی ضرورت کا بھی جائزہ لیں گے۔

مزید برآں، ہم نصاب کی تدوین کے اصولوں کا جائزہ لیں گے، خاص طور پر اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ یہ اصول سماجی علوم کی تعلیم کے شعبے پر کس طرح لاگو ہوتے ہیں۔ ان اصولوں کو سمجھ کر، معلمین مؤثر طریقے سے نصاب تیار کر سکتے ہیں جو طلبا کی متنوع ضروریات کو پورا کرے اور تعلیمی اہداف کے ساتھ ہم آہنگ بھی ہو۔ یہ اکائی سماجی علوم کے نصاب کو منظم کرنے کے لیے مختلف طریقوں کا بھی احاطہ کرے گا۔ مرتکز سے ارتباط کے طرز رسائی تک، ہم سماجی علوم کی تعلیم میں مواد کی ساخت اور ترتیب کے لیے مختلف حکمت عملیوں پر غور کریں گے۔

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد طلباء نصاب کی ترقی کے اصولوں اور طریقوں کی بہتر تفہیم حاصل ہو جائے گی، جس سے وہ اپنے مستقبل کے طلباء کے لیے موثر اور بامعنی تعلیمی تجربات ڈیزائن کر سکیں۔

9.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد طلبا اس قابل ہو جائیں گے کہ

- نصاب کی مختلف تعریفیں اور تشریحات دریافت کر سکیں۔
- ایک تصور کے طور پر نصاب کی متحرک اور ارتقا پذیر نوعیت کا تجزیہ کر سکیں۔
- تعلیمی اہداف کے حصول میں ایک اچھی طرح سے تیار کردہ نصاب کی اہمیت کو دریافت کر سکیں۔

- یہ سمجھ سکیں کہ نصاب طلبا کی متنوع ضروریات اور وسیع تر سماجی تناظر کو کیسے پورا کرتا ہے۔
- اصطلاح "نصاب" کی تاریخی ترقی اور اس کے بدلتے ہوئے مفہوم کو سمجھ سکیں۔
- ان عوامل کے بارے میں بصیرت حاصل کریں جنہوں نے وقت کے ساتھ نصاب کے تصور کو متاثر کیا ہے۔
- تعلیم میں نصاب کے کثیر جہتی کردار کا تجزیہ کر سکیں۔
- یہ سمجھ سکیں کہ نصاب معاشرتی توقعات اور تعلیمی فلسفے کے ساتھ کس طرح ہم آہنگ ہے۔

9.2 نصاب کا معنی، نوعیت، ضرورت، اہمیت، سماجی اور ثقافتی اثرات، نصاب کے تدوین کے اصول اور طرز رسائی

(Meaning, Nature, Need, Importance, Societal and Cultural influence, Principals of Curriculum and Approaches)

9.2.1 نصاب کا تعارف (Introduction to Curriculum)

تعلیم میں، نصاب سے مراد ایک منظم منصوبہ یا کورسز کا مجموعہ ہوتا ہے جو مخصوص سیکھنے کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہو۔ اس میں مواد، تدریسی طریقے اور تعلیم کو سپورٹ کرنے کے لیے استعمال کیے جانے والے جائزے شامل ہیں۔ نصاب کی تعریفیں وقت کے ساتھ ساتھ تعلیمی فلسفے اور معاشرتی ضروریات میں تبدیلیوں کی عکاسی کرتی ہیں۔ اس کے بنیادی طور پر، نصاب اساتذہ کے لیے ایک روڈمیپ کے طور پر کام کرتا ہے، جو ایک ادارے کے اندر تدریس اور سیکھنے کے عمل کی رہنمائی کرتا ہے۔

نصاب میں کورس کے مواد سے زیادہ شامل ہیں۔ اس میں وہ تمام تجربات شامل ہیں جو طلباء کو اپنے تعلیمی سفر کے دوران ہوتے ہیں، جو ان کی فکری، سماجی اور جذباتی نشو و نما پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ وسیع نقطہ نظر تسلیم کرتا ہے کہ تعلیم کلاس روم سے ماورا ہے اور مختلف عوامل سے متاثر ہوتی ہے۔

اصطلاح "نصاب" کی تاریخی ارتقاء

اصطلاح "نصاب" کی ایک بھرپور تاریخ ہے جو بدلتے ہوئے تعلیمی پیراڈائمز کی عکاسی کرتی ہے۔ نصاب، جو کہ لاطینی لفظ "currere" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے دوڑنا یا عبور کرنا، وقت کے ساتھ ساتھ ارتقا پذیر ہوا ہے۔

- **روایتی بنیادیں:** 20ویں صدی کے اوائل میں، نصاب کو پڑھائے جانے والے مضامین کے مجموعے کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ یہ معیاری علم کی ترسیل کے ساتھ مطابقت رکھتا تھا، جس میں اکثر یادداشت پر زور دیا جاتا تھا۔
- **ترقی پسند دور:** ترقی پسند دور میں، جان ڈیوی جیسے تعلیمی مفکرین نے زیادہ ترقی پسند نصاب کی وکالت کی۔ ڈیوی نے تجرباتی سیکھنے پر زور دیا، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ تعلیم کو حقیقی دنیا کے تجربات اور مسائل کے حل سے منسلک کیا جانا چاہیے۔
- **دوسری جنگ عظیم کے بعد:** دوسری جنگ عظیم کے بعد نصاب میں نفسیاتی نظریات اور رویے کے مقاصد کو شامل کرنے کے لیے تبدیلی کی گئی۔ اس مدت میں قابل پیائش نتائج اور معیاری جانچ میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔

- **عصری تناظر:** حالیہ دہائیوں میں، طالب علموں کے تنوع اور ان کی انفرادی ضروریات کو تسلیم کرتے ہوئے، طلبا مرکوز نقطہ نظر کی طرف ایک بہتر پیش رفت ہوئی ہے جس کی پوری توجہ ایک جامع، لچکدار نصاب بنانے پر ہے جو مختلف قسم کے سیکھنے کے انداز کو بھی پورا کرتا ہو۔

تعلیم میں نصاب کا وسیع تر سیاق وسباق:

نصاب کے وسیع تر سیاق وسباق کو سمجھنے میں مختلف تعلیمی اجزاء کے ساتھ اس کے باہمی ربط کو پہچانا ضروری ہے۔ نصاب کوئی جامد چیز نہیں ہے بلکہ یہ ایک متحرک اور ذمہ دار فریم ورک ہے جو تعلیمی فلسفے، سماجی توقعات، تکنیکی ترقی اور طلبا کی متنوع ضروریات کے ساتھ تعامل کرتا ہے۔

- **فلسفیانہ بنیادیں:** نصاب تعلیمی فلسفوں پر مبنی ہوتا ہے۔ نصاب کے ڈیزائن کے اہداف، مواد اور طریقے مختلف فلسفوں سے متاثر ہوتے ہیں، جن میں مستقل، ترقی پسندی اور تعمیر پسندی شامل ہیں۔
- **معاشرتی توقعات:** نصاب سماجی ضروریات، اقدار اور توقعات کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ ثقافتی تبدیلیوں، تکنیکی ترقیوں، اور عالمی تبدیلیوں سے مطابقت رکھتا ہے، جس کا مقصد طلباء کو معاشرے میں فعال طور پر حصہ لینے کے لیے تیار کرنا ہے۔
- **تکنیکی انضمام:** ٹیکنالوجی آج کے تعلیمی ماحول میں نصاب کی تشکیل میں بہت اہم ہے۔ ڈیجیٹل ٹولز، آن لائن وسائل اور انٹرایکٹو پلیٹ فارمز کے استعمال نے نصاب کی فراہمی اور رسائی کے طریقہ کو تبدیل کر دیا ہے۔
- **تنوع اور شمولیت:** جدید نصاب طلباء کے متنوع پس منظر، قابلیت اور سیکھنے کے انداز کو مدنظر رکھتے ہوئے شمولیت کو ترجیح دیتا ہے۔ اس میں سیکھنے کے مواد اور طریقوں کو تیار کرنا شامل ہے جو معدلت اور رسائی کو فروغ دیتے ہوئے طلبا کی ایک متنوع رینج کو پورا کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ نصاب کوئی الگ وجود نہیں ہے بلکہ تعلیمی نظام کا ایک لازمی حصہ ہے۔ یہ طلباء، اساتذہ اور مجموعی طور پر معاشرے کی بدلتی ہوئی ضروریات کے ساتھ تعامل کرتا ہے اور ان کا جواب دیتا ہے، جو تعلیم کی متحرک نوعیت کی عکاسی کرتا ہے۔ نصاب کا یہ تعارف نصاب کے پیچیدہ پہلوؤں کو جاننے کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے، جس سے تعلیم کے میدان میں اس کے معنی، ارتقاء اور اہمیت کی مکمل تفہیم کے لیے راستہ ہموار ہوتا ہے۔

9.2.2 نصاب کی نوعیت (Nature of Curriculum)

نصاب کے اجزاء: واضح، مضمر اور پوشیدہ

(Components of the Curriculum: Explicit, Implicit, and Hidden)

- **واضح نصاب (Explicit):** واضح نصاب تعلیمی مواد کے رسمی، منصوبہ بند اور تحریری پہلوؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں نصابی دستاویزات میں بیان کردہ سرکاری کورسز، مضامین، اور سیکھنے کے مقاصد شامل ہوتے ہیں۔ یہ واضح طور پر نظر آنے والا جزو ہے، یہ ٹھوس

ہوتا ہے اور عام طور پر اس جزو کے مواد کو اساتذہ کے ذریعہ سکھایا جاتا ہے۔ واضح نصاب تدریسی منصوبہ بندی کی بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے، اساتذہ کی رہنمائی کرتا ہے کیونکہ یہ اسباق اور جائزوں کی تشکیل کرتے ہیں۔ نصابی کتابیں، نصاب، اور معیاری ٹیسٹنگ مواد سبھی ایسے مواد کی مثالیں ہیں جو واضح طور پر اس بات کی وضاحت کرتی ہیں کہ طلباء سے کیا سیکھنے کی توقع کی جاتی ہے۔

- **مضمر نصاب(Implicit):** مضمر نصاب تعلیمی تجربے کے غیر کہے گئے یا غیر تحریری پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ اس میں وہ اقدار، رویے اور رویے شامل ہیں جو واضح طور پر نہیں سکھائے جاتے ہیں لیکن سیکھنے کے ماحول، استاد اور طالب علم کے تعاملات اور اسکول کی ثقافت کے ذریعے بتائے جاتے ہیں۔ مضمر نصاب طلباء کی سماجی اور جذباتی نشوونما کو متاثر کرتا ہے، تعاون، ذمہ داری، اور اخلاقی رویے پر ان کے نقطہ نظر کو تشکیل دیتا ہے۔ مثال کے طور پر، ٹیم ورک کا فروغ، تنوع کا احترام اور تنقیدی سوچ کی مہارتوں کی نشوونما اکثر مضمر نصاب میں شامل ہوتی ہے۔
- **پوشیدہ نصاب (Hidden Curriculum):** پوشیدہ نصاب سے مراد غیر ارادی اسباق اور اقدار ہیں جو طلباء غیر رسمی تعلیم کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ یہ سیکھنے کے ماحول میں موجود سماجی تعاملات، اصولوں اور ثقافتی عناصر سے اخذ کیا گیا ہے۔ پوشیدہ نصاب نادانستہ طور پر معاشرتی تعصبات، طاقت کی حرکیات اور توقعات کا اظہار کر سکتا ہے۔ رسمی ہدایات کے برعکس، طلباء مضمر اشاروں کے ذریعے اختیار، صنفی کردار، اور سماجی درجہ بندی کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ پوشیدہ نصاب کو سمجھنا ان معلمین کے لیے اہم ہے جو جامع اور مساوی تعلیمی ماحول بنانا چاہتے ہیں۔

نصاب اور ہدایات کے درمیان تعلق(Relationship Between Curriculum and Instruction)

نصاب اور ہدایات کا باہمی فائدہ مند رشتہ ہے جس میں وہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کی تشکیل کرتے ہیں۔

- **نصاب کی رہنمائی کی ہدایت:** نصاب تدریسی منصوبہ بندی کے لیے ایک فریم ورک کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ ان موضوعات کی وضاحت کرتا ہے جن کا احاطہ کیا جانا ہے، جن مہارتوں کو تیار کیا جانا ہے، اور سیکھنے کے مطلوبہ نتائج۔ اساتذہ تدریسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرنے، تدریسی طریقوں کا انتخاب کرنے اور طالب علم کی ترقی کا جائزہ لینے کے لیے واضح نصاب کا استعمال کرتے ہیں۔
- **ہدایات نصاب سے آگاہ کرتی ہیں:** مؤثر ہدایات نصاب کی ترقی کے عمل کے لیے قیمتی رائے پیش کرتی ہیں۔ معلمین طاقت اور چیلنج کے شعبوں کی نشاندہی کرنے کے لیے طلباء کے رد عمل کی نگرانی کرتے ہیں، اور پھر اس کے مطابق نصاب کو ایڈجسٹ کرتے ہیں۔ یہ فیڈ بیک لوپ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ نصاب طلبا کی بدلتی ہوئی ضروریات کے لیے جوابدہ رہے۔
- **ہم آہنگی کے لیے صف بندی:** تعلیمی ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لیے نصاب اور ہدایات کا ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ جب نصاب کے اہداف اور تدریسی حکمت عملیوں کو ہم آہنگ کیا جاتا ہے، تو طلباء کو سیکھنے کا زیادہ ہموار اور بامقصد تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ غلط ترتیب الجھن، تفہیم میں خلاء، اور سیکھنے کے کم نتائج کا سبب بن سکتی ہے۔

ایک متحرک اور ارتقاپذیر تصور کے طور پر نصاب:

نصاب کی نوعیت متحرک ہوتی ہے، جو تعلیمی فلسفوں، معاشرتی تقاضوں اور تدریسی طریقوں میں جاری تبدیلیوں کی عکاسی کرتی ہے۔

تعلیمی رجحانات کے لیے جوابدہ: نصاب ابھرتے ہوئے تعلیمی رجحانات سے مطابقت رکھتا ہے، جس میں اختراعی طریقوں، ٹیکنالوجی کے انضمام، اور نئے تعلیمی طریقوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ یہ ردعمل یقینی بناتا ہے کہ نصاب طلباء کے لیے متعلقہ اور پرکشش رہے۔

ثقافتی اور معاشرتی تبدیلیاں: ثقافتی نقطہ نظر اور معاشرتی اصولوں میں تبدیلی نصاب کے مواد اور توجہ کو متاثر کرتی ہے۔ ایک متحرک نصاب تنوع، شمولیت، اور عالمی تناظر کو تسلیم کرتا ہے، جو طلباء کو ایک دوسرے سے منسلک دنیا کے لیے تیار کرتا ہے۔

مسلسل بہتری: نصاب کی متحرک نوعیت مسلسل بہتری پر زور دیتی ہے۔ نصاب کی تاثیر کو بڑھانے کے لیے باقاعدہ تشخیص، تاثرات اور ایڈجسٹمنٹ لازمی ہیں۔ اس عمل میں معلمین، منتظمین، اور اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تعاون شامل ہے تاکہ تعلیمی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔

تفریق شدہ ہدایات کے لیے لچک: سیکھنے کے متنوع طرزوں اور انفرادی ضروریات کو تسلیم کرتے ہوئے، ایک متحرک نصاب تدریسی طریقوں میں لچک پیدا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ طلباء کی مختلف طاقتوں، دلچسپیوں، اور سیکھنے کی رفتار کو پورا کرنے کے لیے مختلف ہدایات کو ایڈجسٹ کرتا ہے۔

آخر میں، نصاب کی نوعیت کو سمجھنے میں اس کے کثیر جہتی اجزاء، نصاب اور ہدایات کے درمیان تعامل، اور اس کے متحرک، ہمیشہ سے ارتقاپذیر کردار کو پہچاننا شامل ہے۔ یہ جامع تناظر تعلیم کے پیچیدہ اور ابھرتے ہوئے منظر نامے کے جواب میں اساتذہ کو مؤثر نصاب کی ترقی اور تدریسی منصوبہ بندی کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ نصاب سے کیا مراد ہے؟ 2۔ تعلیمی تناظر میں نصاب کے سیاق وسباق کو بیان کیجیے؟

9.2.3 نصاب کی اہمیت وضرورت(Need and Importance of Curriculum)

نصاب کی ضرورت کو سمجھنے کے لیے ہم نصاب کی اہمیت، طلبا کی متنوع ضرورت، نصاب پر سماج و ثقافت کے اثرات، نصاب کے اہداف کی تشکیل میں ثقافتی تنوع کا کردار اور نصاب پر معاشرتی ضروریات اور خواہشات کی عکاسی کا تفصیل سے جائزہ لیں گے۔

ایک موثر تعلیمی نظام کی بنیاد ایسے نصاب پر ہوتی ہے جسے سوچ سمجھ کر اور منصوبہ بندی کے ساتھ تیار کیا گیا ہو، کیونکہ یہ طلباء کے تعلیمی تجربات کے نتائج کا تعین کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک اچھی طرح سے تیار کردہ نصاب صرف مضامین کا مجموعہ نہیں ہوتا

ہے بلکہ یہ ایک جامع فریم ورک ہوتا ہے جو اساتذہ، طلباء اور تعلیمی اداروں کی رہنمائی کرتا ہے۔ کسی بھی تعلیمی ادارے میں ایک نصاب کا ہونا جو اچھی طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہو کئی وجوہات کی بنا پر اہم ہوتا ہے، جن میں درج ذیل شامل ہیں:

1۔ **تعلیمی مقاصد کے ساتھ ہم آہنگی:** ایک ایسا نصاب جس کی اچھی طرح سے منصوبہ بندی کی گئی ہے وہ اعلیٰ تعلیمی مقاصد سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مواد اور سیکھنے کے تجربات مطلوبہ نتائج کو پورا کرنے کے لیے جان بوجھ کر منظم کیے گئے ہیں، قطع نظر اس کے کہ وہ نتائج علمی، جذباتی، یا نفسیاتی نوعیت کے ہوں۔ یہ صف بندی طلباء کی فکری ترقی اور کامیابیوں کے لیے ایک الگ راستہ پیش کرتی ہے۔

2۔ **کلی ترقی کا فروغ:** کلی ترقی کو فروغ دینے کے عمل میں نہ صرف طلبا کی علمی صلاحیتوں کی نشوونما شامل ہے، بلکہ ان کے جذباتی، سماجی اور جسمانی پہلوؤں کی نشوونما بھی شامل ہے۔ طلباء کو ایک بہترین تعلیمی تجربہ فراہم کرنے کے لیے، ایک نصاب جو اچھی طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہو اس میں مختلف قسم کے تعلیمی مضامین، غیر نصابی سرگرمیاں اور کردار کی نشوونما کے مواقع شامل ہونے چاہییں۔

3۔ **معلمین کے لیے رہنمائی:** جب تدریسی منصوبہ بندی کی بات آتی ہے، اساتذہ ایک رہنما کے طور پر نصاب پر انحصار کرتے ہیں۔ ایک نصاب جو اچھی طرح سے ترتیب دیا گیا ہے اساتذہ کو ایک روڈ میپ فراہم کرتا ہے جو اسباق کو منظم کرنے، مناسب تعلیمی حکمت عملیوں کو منتخب کرنے اور ان کے طلباء کی ترقی کا جائزہ لینے میں ان کی مدد کرتا ہے۔ یہ رہنمائی تدریسی طریقوں کے معیار کو بہتر بناتی ہے اور اس بات کو بھی یقینی بناتی ہے کہ وہ ہم آہنگ ہیں۔

4۔ **متنوع طلبا کی ضروریات کو اپنانے کی صلاحیت:** طلبا مختلف پس منظر سے آتے ہیں جو سیکھنے کے مختلف انداز ہوتے ہیں اور مختلف صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ طلباء کی متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے، ایک نصاب جسے سوچ سمجھ کر ڈیزائن کیا گیا ہے، لچکدار اور موافقت پذیر ہے۔ مزید برآں، اس میں تفریق کے لیے حکمت عملیوں کو شامل کیا گیا ہے، جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر سیکھنے والا مواد کے ساتھ اپنی رفتار سے اور اس طریقے سے بات چیت کرنے کے قابل ہو جو ان کے سیکھنے کے ترجیحی انداز کے مطابق ہو۔

5۔ **تاحیات اکتساب:** ادراکی علم کے حصول کے علاوہ، ایک نصاب جو اچھی طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہے اس میں مہارتوں کی نشوونما پر زور دیا جاتا ہے جیسے کہ تنقیدی سوچ، مسائل کے ذریعے کام کرنا، اور مؤثر طریقے سے بات چیت کرنا۔ صلاحیتوں کا یہ مجموعہ طلباء کے لیے حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ وہ تاحیات سیکھنے والے بن سکیں، جو ایک ایسی دنیا میں گھومنے پھرنے کے قابل ہوں جو مسلسل ترقی کر رہی ہے اور معاشرے میں بامعنی شراکت کر رہی ہے۔

6۔ **عصری رجحانات کا انضمام:** سماجی تبدیلیوں، تکنیکی ترقیوں، اور ابھرتے ہوئے عالمی رجحانات کے جواب میں تعلیمی مناظر بدلتے ہیں۔ جدید دنیا کی حقیقتوں کے لیے طالب علموں کو تیار کرنے کے لیے عصری موضوعات، ٹیکنالوجی، اور متنوع تناظر کو یکجا کرتے ہوئے، ایک اچھی طرح سے ڈیزائن کیا گیا نصاب ان تبدیلیوں کے لیے جوابدہ ہے۔

نصاب کے ذریعے طلبا کی متنوع ضروریات کو پورا کرنا

1۔ **شمولیت اور مساوات:** طلباء کی متنوع ضروریات کو پورا کرنا نصاب کے ڈیزائن کا ایک اہم پہلو ہے۔اس میں سیکھنے کے انداز، قابلیت، ثقافتی پس منظر،اور ترجیحات میں تغیرات کو پہچاننا اور ان کو ایڈجسٹ کرنا شامل ہے۔ایک جامع نصاب مساوات کو فروغ دیتا ہے،اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام طلباء کو اعلیٰ معیار کی تعلیم حاصل ہو۔

2۔ **تفریق کی حکمت عملی:** اساتذہ کو متنوع ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تدریسی طریقہ کار کو تیار کرنا چاہیے۔ایک اچھی طرح سے ڈیزائن کردہ نصاب میں تفریق کی حکمت عملی شامل ہوتی ہے،جو اساتذہ کو ہر طالب علم کی منفرد ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مواد، تفویضات اور تشخیصات کو تیار کرنے کی اجازت دیتی ہے۔اس نقطہ نظر سے ضرورت مند طلبا اور اضافی چیلنجوں کی ضرورت دونوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

3۔ **ثقافتی مطابقت اور تنوع:** ثقافتی تنوع کو تسلیم کرنا اور اس کی قدر کرنا متضاد طلبہ کی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے لازمی ہے۔ ایک نصاب جو متنوع نقطہ نظر، مصنفین اور تاریخی بیانیوں کی عکاسی کرتا ہے،ایک جامع تعلیمی ماحول پیدا کرتا ہے، جو طلباء میں ثقافتی قابلیت اور سمجھ بوجھ کو فروغ دیتا ہے۔

4۔ **انفرادیت کے لیے لچک:** سیکھنے والے مختلف شرحوں پر ترقی کرتے ہیں اور منفرد طاقتوں اور کمزوریوں کے مالک ہوتے ہیں۔ایک ذمہ دار نصاب انفرادیت کی اجازت دیتا ہے، طلباء کو دلچسپی کے شعبوں کو تلاش کرنے، خود ہدایت شدہ منصوبوں میں مشغول ہونے،اور سیکھنے کے ایسے راستوں کو آگے بڑھانے کی اجازت دیتا ہے جو ان کے ذاتی اہداف اور خواہشات کے مطابق ہوں۔

5۔ **خصوصی تعلیم کی معاونت:** طلبا کی متنوع ضروریات میں وہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جن کو خصوصی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ایک اچھی طرح سے ڈیزائن کیا گیا نصاب معذور طلباء کی ضروریات پر غور کرتا ہے اور ان کو ایڈجسٹ کرتا ہے، سیکھنے کے عمل میں ان کی بامعنی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے ضروری مدد، وسائل،اور امتیازی تدریسی حکمت عملی فراہم کرتا ہے۔

ایک اچھی طرح سے ڈیزائن کیے گئے نصاب کی اہمیت طلبا کی متنوع ضروریات کو پورا کرتے ہوئے تعلیمی اہداف کو تدریسی طریقوں سے پورا کرنے کی صلاحیت میں مضمر ہے۔ایک ایسا نصاب جو ہم آہنگ، شفاف،اور جامع ہے اساتذہ، طلباء اور اسٹیک ہولڈرز کے لیے ایک طاقتور ٹول کے طور پر کام کرتا ہے، جو تعلیمی کوشش کی مجموعی تاثیر اور کامیابی میں حصہ دار ہوتا ہے۔

9.2.4 نصاب پر سماجی اور ثقافتی اثرات (Societal and Cultural Influences on Curriculum)

نصاب کی ترقی کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو تنہائی میں ہوتا ہے۔بلکہ، یہ ان ثقافتی اور سماجی سیاق و سباق سے گہرا اثر انداز ہوتا ہے جس میں یہ واقع ہے۔جب تعلیمی مقاصد، مواد اور طریقہ کار کی تشکیل کی بات آتی ہے تو سماجی اور ثقافتی عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

1۔ **سماجی اقدار اور نصاب:** ثقافتی، اقتصادی اور سیاسی عوامل معاشرتی اقدار کو تشکیل دیتے ہیں، جو نصاب کی ترقی کو نمایاں طور پر متاثر کرتے ہیں۔معاشرے کی اقدار اس چیز پر اثر انداز ہوتی ہیں جسے وہ اپنے اراکین کی تعلیم میں اہم، متعلقہ شامل کرنے کے قابل سمجھتا ہے۔

2۔ **ثقافتی اصولوں اور عقائد کے ساتھ موافقت:** ثقافتی اصول اور عقائد نصاب کی ترقی کو تشکیل دیتے ہیں۔ یہ اصول رویے، اخلاقیات، اور سماجی توقعات کے قابل قبول معیارات قائم کرتے ہیں۔ نصاب، ان اصولوں کی عکاسی کے طور پر، آنے والی نسلوں تک ثقافتی اقدار کو پہچاننا اور ان کو تقویت دینا ہے۔

3۔ **سماجی اور شہریت کی تعلیم:** نصابی اقدار افراد کی سماجی کاری پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ نصاب شہریت، کمیونٹی کی شمولیت، اور اخلاقی طرز عمل جیسی اقدار کو منتقل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ طلباء کو معاشرے کے ذمہ دار اور نتیجہ خیز ممبر بننے کے لیے تیار کرتا ہے۔

4۔ **سیاسی اور اقتصادی حالات کا اثر:** کسی معاشرے کی سیاسی اور اقتصادی آب و ہوا کا نصاب کی ترقی پر نمایاں اثر پڑتا ہے۔ اقتصادی ترجیحات اور سیاسی نظریات نصاب میں مخصوص مضامین، مہارتوں اور علمی شعبوں پر زور دینے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، STEM تعلیم کو ایک ایسے معاشرے میں ترجیح دی جاسکتی ہے جو تکنیکی ترقی کو اہمیت دیتا ہے۔

5۔ **سماجی تبدیلی کے لیے ذمہ دار:** سماجی اقدار سماجی تبدیلی کے رد عمل میں تیار ہوتی ہیں۔ ایک متحرک نصاب ان تبدیلیوں کا جواب دیتا ہے، جو معاشرتی اقدار کی عکاسی کرتا ہے اور نئے مسائل کو حل کرتا ہے۔ یہ موافقت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تعلیم معاشرے کی بدلتی ہوئی ضروریات کے لیے متعلقہ اور جوابدہ رہے۔

6۔ **نصاب کے ڈیزائن میں ثقافتی حساسیت:** نصاب تیار کرنے والوں کو معاشرے کی متنوع اقدار پر غور کرنا چاہیے۔ ثقافتی فرق کو تسلیم کرنا ایک جامع نصاب کی ترقی میں معاون ہے جو متنوع نقطہ نظر کا احترام کرتا ہے اور اسے شامل کرتا ہے، جس سے تمام طلبا کے درمیان تعلق کے احساس کو فروغ ملتا ہے۔

نصاب کے اہداف کی تشکیل میں ثقافتی تنوع کا کردار

1۔ **ثقافتی تنوع:** ثقافتی تنوع کو تسلیم کرنا اور اس کی تعریف کرنا تعلیمی تجربے کو مزید تقویت بخشتا ہے۔ اس طرح کا نصاب مختلف ثقافتوں، زبانوں اور روایات کی شراکت کو تسلیم کرتا ہے اور طلباء کو ان کو سمجھنے اور ان کی تعریف کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

2۔ **کثیر ثقافتی تعلیم:** کثیر الثقافتی تعلیم کے اصولوں کو نصاب میں شامل کرنا متنوع نقطہ نظر کے وجود کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ نقطہ نظر اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ سیکھنے والوں کو مختلف ثقافتی تناظر، تاریخوں اور تجربات سے روشناس کرایا جائے، اس طرح ثقافتی قابلیت اور ہمدردی کی نشوونما ہوتی ہے۔

3۔ **نصاب میں عالمی تناظر:** ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دنیا میں، نصاب کے مقاصد عالمی تناظر پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ ثقافتی تنوع صرف مقامی سیاق وسباق تک محدود نہیں ہے۔ یہ عالمی برادری پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ بین الاقوامی جہتوں کے ساتھ ایک نصاب طلباء کو متنوع اور باہم جڑے ہوئے عالمی معاشرے کی رہنمائی کرنے میں مدد کرتا ہے۔

4۔ **مساوات اور شمولیت:** نصاب کے اہداف میں ثقافتی تنوع معدلت اور شمولیت کے اصولوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ متنوع ثقافتی پس منظر کو پہچاننا اور ان کی قدر کرنا اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ثقافتی ورثے یا لسانی پس منظر سے قطع نظر تمام طلباء کو تعلیمی مواقع تک رسائی حاصل ہو۔

5۔ **زبان اور ثقافتی قابلیت:** زبان ثقافتی تنوع کا ایک اہم پہلو ہے۔ نصاب کے اہداف میں زبان کی تعلیم شامل ہو سکتی ہے جو ثقافتی قابلیت کو فروغ دیتی ہے۔ دو لسانی اور کثیر لسانی تعلیم کے اقدامات مختلف ثقافتوں کے بارے میں گہری تفہیم کو فروغ دینے اور ثقافتی حدود میں مواصلات کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔

نصاب معاشرتی ضروریات اور خواہشات کی عکاسی کے طور پر

1۔ **سماجی ضروریات کو پورا کرنا:** نصاب کا مقصد معاشرے کی موجودہ اور مستقبل کی دونوں ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ اس میں لوگوں کو افرادی قوت کے لیے تیار کرنا، تنقیدی سوچ کی مہارت پیدا کرنا، اور سماجی مسائل کو حل کرنا شامل ہے۔ ایک ذمہ دار نصاب کمیونٹی کی بدلتی ہوئی ضروریات کے مطابق ڈھالتا ہے جس کی یہ خدمت کرتی ہے۔

2۔ **اقتصادی رجحانات کے ساتھ مطابقت:** معاشرے کی معاشی خواہشات نصاب کے اہداف کو متاثر کرتی ہیں۔ صنعتوں اور شعبوں کی زیادہ مانگ ہو سکتی ہے نصاب میں اسی طرح زور دیا جائے۔ مثال کے طور پر، تکنیکی ترقی کے دور میں، ابھرتی ہوئی صنعتوں کی افرادی قوت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے STEM تعلیم پر زور دیا جا سکتا ہے۔

3۔ **شہری شرکت کی تیاری:** ایک اچھی طرح سے ڈیزائن کیا گیا نصاب طلباء کو معاشرے میں فعال شرکت کے لیے تیار کرتا ہے۔ اس میں شہری ذمہ داریوں کو سمجھنا، جمہوری عمل میں حصہ لینا، اور کمیونٹی کی فلاح و بہبود میں تعاون شامل ہے۔ شہری تعلیم کے نصاب کے اہداف باخبر اور ذمہ دار شہریوں کی آبیاری کرنا ہیں۔

4۔ **سماجی انصاف کو فروغ دینا:** سماجی خواہشات میں اکثر سماجی انصاف کا حصول شامل ہوتا ہے۔ نصاب کے مقاصد مساوات، تنوع اور شمولیت کے مسائل کو حل کر کے اس خواہش کی عکاسی کرتے ہیں۔ سماجی انصاف پر مبنی نصاب کے اہداف کا مقصد سیکھنے کے ماحول کو فروغ دینا ہے جو سب کے لیے انصاف اور مساوی مواقع کو فروغ دیتا ہے۔

5۔ **زندگی کی مہارتیں اور بہبود:** تعلیم میں علمی حصول کے علاوہ، سماجی خواہشات میں اکثر انفرادی فلاح و بہبود شامل ہوتی ہے۔ نصاب کے اہداف میں زندگی کی مہارتوں کی نشوونما شامل ہے جیسے لچک، جذباتی ذہانت اور باہمی مہارتیں، جو طلباء کی مجموعی ترقی میں معاون ہیں۔

6۔ **تعلیمی مینڈیٹس کو پورا کرنا:** تعلیمی حکام اور پالیسی ساز ایسے مینڈیٹ قائم کرتے ہیں جو نصاب کی ترقی کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ مینڈیٹ ماحولیاتی پائیداری، ڈیجیٹل خواندگی، یا صحت کی تعلیم جیسی مخصوص تعلیمی ترجیحات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے وسیع تر سماجی ضروریات اور خواہشات کی عکاسی کرتے ہیں۔

موثر تعلیم کے لیے ایک اچھی طرح سے ڈیزائن شدہ نصاب ضروری ہے۔ یہ معلمین کی رہنمائی کرتا ہے، سیکھنے کے تجربے کو تشکیل دیتا ہے، متفرق متعلمین کی ضروریات کو پورا کرتا ہے، اور سماجی تبدیلیوں کے مطابق ڈھالتا ہے۔ احتیاط سے ڈیزائن کیا گیا نصاب سیکھنے والوں کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تعلیم متحرک، جامع، اور عالمی منظر نامے کے بدلتے تقاضوں کے لیے جوابدہ رہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
تعلیم میں نصاب کی ضرورت کیوں ہے؟ نصاب کی تدوین میں سماجی وثقافتی اثرات کس طرح سے نصاب کو متاثر کرتے ہیں؟ واضح کیجیے؟

9.2.5 سماجی علوم کے حوالے سے نصاب کی تدوین کے اصول

(Principles of Curriculum Construction with Reference to Social Studies)

نصاب کی تدوین کے اصول وہ بنیادی رہنما خطوط اور فریم ورک ہیں جو تعلیمی نصاب کی تشکیل، تنظیم اور نفاذ کے لیے رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ اصول ایک مربوط، بامقصد اور موثر نصاب تیار کرنے کی بنیاد کے طور پر کام کرتے ہیں، خاص کر سماجی علوم کی تعلیم کے تناظر میں۔ نصاب کی تدوین کے اصول موضوعات کی ایک وسیع رینج کا احاطہ کرتے ہیں، جن میں مواد کا انتخاب، تدریسی حکمت عملی، تشخیص کے طریقے، اور مجموعی طور پر سیکھنے کے تجربے کا ڈیزائن شامل ہیں۔ یہ اصول معلمین، نصاب تیار کرنے والوں، اور پالیسی سازوں کو اس بارے میں درست فیصلے کرنے میں مدد کرتے ہیں کہ کیا پڑھانا ہے، اسے کیسے پڑھانا ہے، اور طالب علم کی تعلیم کا اندازہ کیسے لگایا جائے۔ خاص طور پر سماجی علوم کے دائرے میں، نصاب کی ترقی میں رہنما اصولوں کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا، تعلیمی عمل کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے جسے ہم مندرجہ ذیل نکات کے ذریعے سمجھ سکتے ہیں:

- **ہم آہنگی اور مستقل مزاجی:** اصول ایک فریم ورک کے طور پر کام کرتے ہیں جو مواد اور سیکھنے کے تجربات کو اس انداز میں ترتیب دینے کی اجازت دیتا ہے جو تعلیم کی مختلف سطحوں اور مضامین کے شعبوں میں ہم آہنگ ہو۔ طلباء اپنی تعلیم کے دوران علم اور ہنر کی ایک مضبوط بنیاد استوار کرنے کے قابل ہوتے ہیں اگر نصاب کو ایک مستقل انداز میں بنایا جائے۔
- **تعلیمی اہداف کے ساتھ صف بندی:** رہنمائی کے اصول نصاب کو مجموعی تعلیمی اہداف سے ہم آہنگ کرتے ہیں۔ چاہے تنقیدی سوچ، شہری مصروفیت، یا عالمی بیداری پر زور دیا جائے، اصولوں کی پابندی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ نصاب مجموعی تعلیمی مشن میں معنی خیز طور پر حصہ دار ہوتے ہے۔
- **باخبر فیصلہ سازی کی سہولت:** اصول نصاب کے ڈیزائن کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اساتذہ اس بارے میں احتیاط سے غور کر سکتے ہیں کہ کون سا مواد شامل کرنا ہے، ہدایات تک کیسے پہنچنا ہے، اور کون سے تشخیصی طریقے مطلوبہ سیکھنے کے نتائج کے لیے موزوں ہیں۔
- **شمولیت اور مساوات کو فروغ دینا:** اصولوں کی پابندی سماجی علوم کے نصاب میں متنوع نقطہ نظر، تجربات اور آراء کو مد نظر رکھ کر شمولیت کو فروغ دیتی ہے۔ اصول ایسے نصاب تیار کرنے میں اساتذہ کی رہنمائی کرتے ہیں جو ان کے طلباء کے ثقافتی، تاریخی اور سماجی تنوع کی عکاسی کرتے ہیں۔

- **تعلیمی تحقیق کا جواب:** اصول اکثر تعلیمی تحقیق اور بہترین طریقوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ تحقیقی نتائج پر توجہ مرکوز رکھنا اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ نصاب ثبوت پر مبنی ہے، مؤثر تدریسی اور سیکھنے کی حکمت عملیوں کے ساتھ علمی استفسار کی توثیق ہوتی ہے۔
- **تعلیمی اثرات کو بڑھانا:** اصول ایسے نصاب کی ترقی میں رہنمائی کرتے ہیں جس کا طلباء پر بامعنی اور طویل مدتی اثر پڑتا ہے۔ سیکھنے کے مختلف پہلوؤں، جیسے علم کے حصول، تنقیدی سوچ اور اخلاقی استدلال پر توجہ دے کر، نصاب تعلیمی افزودگی کا ایک مؤثر ذریعہ بن جاتا ہے۔
- **زندگی بھر سیکھنے کی مہارت کو فروغ دینا:** سماجی علوم کا مقصد ایک نظم وضبط کے طور پر طلباء کو زندگی بھر سیکھنے کے لیے تیار کرنا ہے۔ رہنما اصول تنقیدی سوچ، تجزیاتی مہارت، اور باخبر فیصلے کرنے کی صلاحیت کی نشوونما پر زور دیتے ہیں۔
- **موافقت کے لیے لچک:** یہ اصول بدلتے ہوئے تعلیمی ضروریات اور سماجی سیاق وسباق کے مطابق ڈھالنے کے لیے فریم ورک پیش کرتے ہیں۔ قابل اطلاق اصولوں پر بنایا گیا نصاب ابھرتے ہوئے مسائل، تکنیکی ترقی اور سماجی علوم کے میدان میں بدلتے ہوئے تناظر کو حل کر سکتا ہے۔

سماجی علوم میں نصاب کی تدوین کے کلیدی اصول

- **مطابقت اور صداقت:** نصاب سماجی علوم کے تصورات کو حقیقی دنیا کے مسائل سے جوڑتے ہوئے طلباء کی زندگیوں اور تجربات سے متعلق ہونا چاہیے۔ مستند سیکھنے کے تجربات، جیسے کہ انٹرویوز، اور کمیونٹی سروس پروجیکٹس، مصروفیت اور مطابقت میں اضافہ کرتے ہیں۔
- **انکوائری پر مبنی تعلیم:** انکوائری پر مبنی سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا طلباء کے تجسس اور تنقیدی سوچ کو فروغ دیتا ہے۔ نصاب کی تدوین کے اصول ایسے طریقوں کی وکالت کرتے ہیں جو طلبا کو سوالات پوچھنے، تحقیق کرنے، اور سماجی علوم کے تصورات کے بارے میں ان کی اپنی سمجھ پیدا کرنے کی سہولت دیتے ہیں۔
- **متعدد نقطہ نظر:** متنوع نقطہ نظر کو پہچاننا بنیادی چیز ہے۔ نصاب کو تاریخی واقعات، ثقافتی طریقوں، اور سماجی مسائل کا متوازن نقطہ نظر فراہم کرنا چاہیے، متنوع نقطہ نظر کے لیے تعریف کی حوصلہ افزائی اور ثقافتی قابلیت کو فروغ دینا چاہیے۔
- **شہری مصروفیت اور ذمہ داری:** سماجی علوم ذمہ دار اور باخبر شہریوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ نصاب میں ایسے مواد اور تجربات کو شامل کرنا چاہیے جو شہری مصروفیت، اخلاقی فیصلہ سازی، اور جمہوری معاشرے میں اپنے مقام کے احساس کو فروغ دیں۔
- **بین الضابطہ روابط:** نصاب کی تدوین کے اصول سماجی علوم کی بین الضابطہ نوعیت کا اعتراف کرتے ہیں۔ تاریخ، جغرافیہ، معاشیات، اور دیگر متعلقہ شعبوں سے علم کو یکجا کرنے کے نتیجے میں سماجی ڈھانچے اور حرکیات کی زیادہ جامع تفہیم حاصل ہوتی ہے۔
- **سیکھنے کے لیے تشخیص:** سیکھنے کے اصولوں کے لیے تشخیص سماجی مطالعات کے اہداف کے ساتھ منسلک تشخیصی حکمت عملیوں کی ترقی میں رہنمائی کرتا ہے۔ معلومات کا تجزیہ کرنے، دلائل تیار کرنے، اور اپنے علم کو حقیقی دنیا کے حالات میں نافذ کرنے کی طالب علموں کی صلاحیت کا جائزہ لے کر تشخیص کو حفظ سے آگے جانا چاہیے۔

نصاب کی تدوین کے اصول مؤثر سماجی علوم کی تعلیم کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ رہنما اصولوں کی وضاحت کر کے، ماہرین تعلیم اور نصاب تیار کرنے والے ایک ایسا نصاب تشکیل دے سکتے ہیں جو بامقصد، جوابدہ اور بڑے تعلیمی اہداف کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ جو طلباء کو ایک پیچیدہ اور باہم جڑی ہوئی دنیا میں فعال اور باخبر شرکت کے لیے ضروری علم، ہنر اور نقطہ نظر فراہم کرتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
نصاب کی تدوین کے بنیادی اصولوں کو بیان کیجیے؟

9.2.6 سماجی علوم کے نصاب کی تنظیم کے طرز رسائی

(Approaches to Organizing Social Studies Curriculum)

سماجی علوم کے نصاب کی تنظیم کے مختلف طرز رسائی ہے جو درجِ ذیل ہے:

9.2.6.1 مرتکز طرز رسائی(Concentric Approach)

جب سماجی علوم کے نصاب کو منظم کرنے کی بات آتی ہے تو، مرتکز طرز رسائی ایک ایسا تدریسی فریم ورک ہے جو مواد اور سیکھنے کے تجربات کو تہوں یا دائروں میں ترتیب دیتا ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ مرتکز بھی ہوتے ہیں۔ اس تنظیمی ماڈل کا استعمال کرتے ہوئے، سیکھنے والے کو سیکھنے کے عمل کے مرکز میں رکھا جاتا ہے، اور مواد کو آہستہ آہستہ زیادہ پیچیدہ اور گہرائی کے دائروں میں پیش کیا جاتا ہے۔ ہر دائرہ تفہیم کی ایک مختلف سطح کی نمائندگی کرتا ہے، جس کا آغاز مرکز میں سب سے بنیادی خیالات سے ہوتا ہے اور بتدریج زیادہ پیچیدہ اور باہم جڑے ہوئے خیالات تک پھیلتا ہے جیسے جیسے کوئی مرکز سے باہر کی طرف بڑھتا ہے۔

مرتکز نقطہ نظر کی اہم خصوصیات:

1۔ **فاؤنڈیشنل کور:** مرتکز دائروں کے مرکز میں بنیادی تصورات اور مہارتیں ہیں۔ یہ وسیع تر سماجی علوم کے نظم وضبط کو سمجھنے کے لیے بنیادی ہیں اور مزید جدید سیکھنے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

2۔ **بتدریج توسیع:** جیسے جیسے سیکھنے والے باہر کی طرف بڑھتے ہیں، نصاب تیزی سے پیچیدہ مواد متعارف کرایا جاتا ہے، بین الضابطہ روابط کو شامل کرتا ہے اور وسیع تر موضوعات اور مسائل کو حل کرتا ہے۔ ہر حلقہ پچھلی پرت میں حاصل کردہ علم اور مہارتوں پر استوار ہوتا ہے۔

3۔ **مضامین کا انضمام:** مرتکز طرز رسائی اکثر سماجی علوم کے مختلف شعبوں کو مربوط کرتا ہے، جیسے تاریخ، جغرافیہ، معاشیات، اور سیاسیات۔ مطالعہ کے مختلف شعبوں کو ایک ساتھ استعمال کرنے سے، طالب علم دیکھ سکتے ہیں کہ معاشرے کے مختلف حصے کس طرح منسلک ہیں۔

4۔ **گھومنے والا نصاب:** سرکلر ماڈل میں، کچھ نظریات یا موضوعات کو بعد کے حلقوں میں دوبارہ شامل کیا جا سکتا ہے، جو طلباء کو وقت کے ساتھ ساتھ انہیں بہتر طریقے سے سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ گھومنے والا ڈھانچہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ طالب علم ایک سے زیادہ مرتبہ اہم خیالات سے واقف ہوں، ایسے حالات میں جو ہر بار زیادہ پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔

مر تکز طرز عمل کو استعمال کرنے کے فوائد:

1۔ **ترقیاتی پیشرفت:** سر کلر طریقہ طالب علموں کو سکھاتا ہے کہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ کس طرح بہتری لا سکتے ہیں۔ بنیادی خیالات کے ساتھ شروع کرتے ہوئے، طلباء وقت کے ساتھ ساتھ پیچیدہ سماجی مسائل کے بارے میں گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں، جو انہیں مزید گہرائی سے سوچنے میں مدد کرتا ہے۔

2۔ **مربوط ڈھانچہ:** مر تکز ماڈل نصاب کو ایک مربوط اور منظم ڈھانچہ پیش کرتا ہے۔ باہم جڑے ہوئے حلقے طلباء کو مختلف تصورات اور مضامین کے درمیان تعلقات کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں، سماجی علوم کے ایک جامع نقطہ نظر کو فروغ دیتے ہیں۔

3۔ **تفریق شدہ ہدایات:** اساتذہ اپنے اسباق کو ہر طالب علم کی قابلیت کی سطح کے مطابق بنا سکتے ہیں۔ سر کلر طریقہ طالب علموں کی مختلف ضروریات کو پورا کرنا ممکن بناتا ہے جن کو اس کی ضرورت ہوتی ہے ان کو اضافی مدد اور ان لوگوں کو جو اس کے لیے تیار ہیں زیادہ مشکل مواد فراہم کرتے ہیں۔

4۔ **بین الضابطہ روابط:** سماجی علوم کے مختلف شعبوں کو یکجا کر کے، مر تکز طرز رسائی سماجی علوم کی بین الضابطہ نوعیت کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ انضمام طلباء کو سماجی مسائل کی پیچیدگی کو متعدد زاویوں سے سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔

5۔ **طلبا کے لیے مطابقت:** ایسے تصورات کے ساتھ شروع کرنا جو طلبا کے لیے متعلقہ اور قابل رسائی ہوں ان کی مشغولیت کو یقینی بناتا ہے۔ طلباء جو کچھ سیکھ رہے ہیں ان کو اپنے تجربات سے جوڑ کر، سر کلر طریقہ اساتذہ کو اسباق کو طلباء کے لیے زیادہ اہم اور مفید بنانے میں مدد کرتا ہے۔

مر تکز طرز رسائی کو استعمال کرنے کے نقصانات

1۔ **چیزوں کو بہت آسان بنانا:** مر تکز طرز رسائی، ایک واضح ڈھانچہ فراہم کرتے ہوئے، بعض سماجی علوم کے تصورات کی پیچیدگی کو بہت زیادہ آسان بنا دیتا ہے۔ ترقیاتی پیشرفت پیدا کرنے کی کوشش میں، سماجی علوم کا مصنوعی اور خطی نقطہ نظر پیش کرنے کا بھی خطرہ رہتا ہے۔

2۔ **سختی کا امکان:** سخت مر تکز ماڈل کی پیروی نصاب کے ڈیزائن میں کچھ سختی کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ یہ سختی موجودہ واقعات، ابھرتے ہوئے مسائل، یا طلباء کی دلچسپیوں میں ہونے والی تبدیلیوں پر لچکدار طریقے سے جواب دینے کی اساتذہ کی صلاحیت کو محدود کر سکتی ہے۔

3۔ **تشخیصی چیلنجز:** مر تکز ماڈل کے اندر طالب علم کی سمجھ کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ روایتی تجزیے جو مکمل طور پر حفظ پر توجہ مرکوز کرتے ہیں طلباء کی تصوراتی تفہیم اور تنقیدی سوچ کی مہارت کی گہرائی کو حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔

سماجی علوم میں مر تکز طرز رسائی کو کس طرح نافذ کیا جا سکتا ہے اس کی کچھ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ **بنیادی تصورات:** نصاب کے مرکز میں، طلباء بنیادی نظریات جیسے جمہوریت، کمیونٹیز کیسے کام کرتے ہیں اور بنیادی معاشیات کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ یہ بنیادی نظریات وہ بنیادیں ہیں جنہیں طلباء اپنے علم کی تدوین کے لیے استعمال کرتے ہیں کہ معاشرے کیسے کام کرتے ہیں اور لوگ ایک دوسرے کے ساتھ کیسے تعامل کرتے ہیں۔

2۔ **انٹرمیڈیٹ حلقے:** باہر کی طرف بڑھتے ہوئے، طلباء تاریخی واقعات، جغرافیائی خصوصیات، اور معاشی نظاموں کا مطالعہ کرتے ہیں، اور اس بات کی گہری سمجھ حاصل کرتے ہیں کہ یہ عناصر آپس میں باہمی طور پر کیسے جڑتے ہیں۔

3۔ **اعلیٰ درجے کے حلقے:** جیسے جیسے طلباء سب سے باہر کی طرف جاتے ہیں، وہ زیادہ پیچیدہ موضوعات جیسے سیاست، غیر ملکی مسائل، اور ماضی کے واقعات آج بھی لوگوں کو کس طرح متاثر کرتے ہیں، اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہاں، طلباء سماجی علوم کے مختلف شعبوں کے درمیان پیچیدہ روابط کو دیکھتے ہیں۔ اس سے انہیں چیزوں کو مختلف طرز رسائی سے دیکھنے میں مدد ملتی ہے اور ان کی تنقیدی سوچ کی صلاحیتوں کو بہتر بنایا جاتا ہے۔

4۔ **گھومنے والے تھیم:** کچھ موضوعات مرتکز طرز رسائی کے متعدد سطحوں پر ظاہر ہوتے ہیں، جس سے طلباء کو پروگرام کے ذریعے آگے بڑھتے ہوئے واپس جانے اور ان کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مثال کے طور پر انصاف کے تصور کو ہی لے لیں۔ آپ مطالعہ کے شروع میں اس کے بارے میں ابتدائی طور پر تو جان لیتے ہیں، لیکن جیسے جیسے آپ آگے بڑھتے ہیں، آپ اس پر واپس آکر دوبارہ غور و فکر کرتے ہیں اور، ہر بار اسے تھوڑا مزید بہتر سمجھ ہوتی چلی جاتی ہے اور اسے مختلف زاویوں سے دیکھنے لگتے ہیں۔ لہذا، جب تک آپ اپنی تعلیم مکمل کرلیں گے، آپ کو اس بات کی واقعی گہری سمجھ ہو جائے گی کہ انصاف کا کیا مطلب ہے اور یہ معاشرے کو کیسے متاثر کرتا ہے۔

نتیجہ: سماجی علوم کے نصاب کو منظم کرنے کے لیے مرتکز طرز رسائی ایک منظم اور ترقیاتی ماڈل پیش کرتا ہے جو طلبا کی مختلف ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اگرچہ یہ ایک واضح پیشرفت فراہم کرتا ہے اور بین الضابطہ روابط کو مربوط کرتا ہے، اساتذہ کو اس کے فوائد کو ممکنہ چیلنجوں کے ساتھ متوازن کرنا چاہیے۔ طالب علموں کی ترقیاتی ضروریات پر احتیاط سے غور کرنے اور لچک کو برقرار رکھنے سے، مرتکز نقطہ نظر ایک مربوط اور بامعنی سماجی علوم کے نصاب کی تشکیل میں ایک قابل قدر ذریعہ ہو سکتا ہے۔

9.2.6.2 چکردار طرز رسائی (Spiral Approach)

چکردار طرز رسائی ایک تدریسی فریم ورک ہے جو نصاب کی ترتیب میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مقصد تعلیمی سفر کے دوران ضروری خیالات اور صلاحیتوں پر نظر ثانی اور توسیع کرنا ہے۔ جب ایک لکیری پیشرفت سے موازنہ کیا جائے تو، پیچ دار طریقہ تسلیم کرتا ہے کہ سیکھنا ایک تکراری عمل ہے۔ یہ اس بات کو بھی تسلیم کرتا ہے کہ جب علمی نشوونما کے مختلف مراحل پر نظر ثانی کی جائے تو خاص تصورات یا خیالات زیادہ فائدہ مند ہوتے ہیں۔ اس تمثیل کو استعمال کرتے ہوئے، نظریات کو پہلے بنیادی سطح پر پیش کیا جاتا ہے، اور پھر، بعد کے گریڈ لیول یا کورسز میں، تصورات پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور فہم کو مزید فروغ دیا جاتا ہے۔

چکردار طرز رسائی کی اہم خصوصیات:

1۔ **تکرار اور تقویت:** تصورات کو ایک چکر کے انداز میں متعارف کرایا جاتا ہے اور ان پر نظر ثانی کی جاتی ہے، جو طلباء کو کمک اور اطلاق کے متعدد مواقع فراہم کرتے ہیں۔

2۔ **بڑھتی ہوئی پیچیدگی:** ہر ایک تصور کو دوبارہ دیکھنے میں تفہیم کی گہرائی اور پیچیدگی میں اضافہ شامل ہوتا ہے۔ یہ طلباء کو پہلے سے علم حاصل کرنے اور وقت کے ساتھ ساتھ اپنی سمجھ کو بڑھانے کی اجازت دیتا ہے۔

3۔ **ترقیاتی مناسبیت:** چکردار طرز رسائی طلبا کی ترقی کے مراحل سے ہم آہنگ ہوتا ہے۔ تصورات کو اس سطح پر متعارف کرایا جاتا ہے جو طلباء کی عمر اور علمی صلاحیتوں کے لیے ترقی کے لحاظ سے موزوں ہو۔

4۔ **بین الضابطہ روابط:** مرتکز طرز رسائی کی طرح، چکردار طرز رسائی میں اکثر بین الضابطہ روابط شامل ہوتے ہیں۔ تصورات کا مطالعہ متعدد زاویوں سے کیا جا سکتا ہے، جس میں سماجی علوم کے مختلف شعبوں کے نظریات کو شامل کیا جا سکتا ہے۔

چکردار طرز رسائی پروگریسو لرننگ کو کس طرح فروغ دیتا ہے اس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

- **شہری تصورات کا تعارف:** ابتدائی درجات میں، طالب علم بنیادی شہری تصورات جیسے حقوق، ذمہ داریوں اور مقامی حکومت کے ڈھانچے کے بارے میں سیکھتے ہیں۔ چکردار طرز رسائی میں بعد کے سالوں میں ان تصورات پر نظر ثانی کرنا شامل ہے، آہستہ آہستہ مزید پیچیدہ موضوعات جیسے کہ سماجی مسائل کو حل کرنے میں حکومت کا کردار۔
- **تاریخی واقعات اور موضوعات:** موضوع کو بنیادی سطح پر متعارف کرایا جاتا ہے اور اضافی سیاق وسباق اور مزید گہرائی کے لیے ان کا دوبارہ جائزہ لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، امریکی انقلاب کو ابتدائی اسکول میں متعارف کرایا جا سکتا ہے، اس کے بعد مڈل اسکول میں گہرائی سے تحقیق کی جائے گی اور ہائی اسکول میں اس کے عالمی اثرات کا ایک تنقیدی تجزیہ کیا جائے گا۔
- **جغرافیائی تفہیم:** نقشے، علاقے، اور ثقافتی مناظر کا احاطہ شروع میں کیا جاتا ہے۔ چکردار طرز رسائی مختلف خطوں، عالمی باہمی روابط، اور ماحولیات پر انسانی سرگرمیوں کے اثرات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ان خیالات پر نظر ثانی کرتا ہے۔
- **اقتصادی اصول:** طلب اور رسد جیسے بنیادی تصورات متعارف کرائے جاتے ہیں اور بڑھتی ہوئی پیچیدگی کے ساتھ ان پر نظر ثانی کی جاتی ہے۔ جیسے جیسے وہ پیچ دار کے ذریعے ترقی کرتے ہیں، طلباء معاشی نظام، عالمگیریت، اور کاروباری شخصیت کے کردار کے بارے میں جان سکتے ہیں۔
- **ثقافتی تنوع:** ابتدائی بچپن کی تعلیم ثقافتی تنوع کو فروغ دیتی ہے اور اس کا جشن مناتی ہے۔ چکردار طرز رسائی مخصوص ثقافتوں، تاریخی نقطہ نظر، اور تنوع اور شمولیت سے متعلق موجودہ مسائل کے مزید گہرائی سے جائزہ لینے کے ساتھ اس تفہیم پر نظر ثانی کرنے پر مشتمل ہے۔

ذیل میں سماجی علوم کے لیے پیچدار نقطہ نظر کے اطلاق کی تنقید کے ساتھ ساتھ ان چیلنجوں سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے سفارشات بھی دی گئی ہیں۔

تنقید:

1۔ **خلا کا امکان:** چکردار طرز رسائی میں یہ توقع کی جاتی ہے کہ تمام طلباء سابقہ علم کو برقرار رکھیں اور نیا علم سابقہ علم پر استوار ہو، جو ممکنہ طور پر خلاء کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ اگر محتاط منصوبہ بندی کے بغیر اسے اطلاق کیا جاتا ہے تو، نئے علم کے حصول میں ایک خلاء کا خطرہ بنا رہتا ہے، اور خاص طور پر تب جب طلباء بنیادی تصورات کے لیے مخصوص نظر ثانی سے محروم رہ جائیں۔

2۔ **تشخیصی چیلنجز:** چکردار طرز رسائی کا استعمال کرتے ہوئے مجموعی اکتساب کا تعین قدر کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ روایتی تعین قدر اس سمجھ کی گہرائی کو حاصل نہ کر سکیں جو طلباء وقت کے ساتھ ساتھ ترقی کرتے ہوئے حاصل کرتے ہیں۔

3۔ **اساتذہ کی تیاری:** اساتذہ کی تیاری کو نافذ کرنے کے لیے اساتذہ کی تیاری اور مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ نظر ثانی اور توسیع کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا جائے، اساتذہ کو نصاب کے ڈیزائن کی مکمل سمجھ ہونی چاہیے۔

سفارشات:

1۔ **رہنما خطوط کی تعمیل:** چکردار طرز رسائی کو تعلیمی معیارات کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے، کلیدی تصورات پر اس طرح نظر ثانی کرنا چاہیے جو نصاب کی توقعات پر پورا اترتا ہو۔

2۔ **تنوع کی حکمت عملی:** اساتذہ کو ان حکمت عملیوں کو سیکھنے کی مختلف رفتار اور انداز کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر طالب علم نظر ثانی اور توسیعات سے اس طرح فائدہ اٹھاتا ہے جو ان کی مخصوص ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

3۔ **موافقت کے لیے لچک:** چکردار طرز رسائی کو بدلتے ہوئے تعلیمی رجحانات، مسائل، اور سماجی علوم کے منظر نامے کے مطابق ڈھالنے کے قابل ہونا چاہیے۔

4۔ تاثرات اور عکاسی: چکردار طرز رسائی کی تاثیر کا جائزہ لینے کے لیے باقاعدگی سے جائزہ اور غور و فکر ضروری ہے۔ اس میں اس بات کا تعین کرنا بھی شامل ہے کہ آیا نظر ثانی کے نتیجے میں بہتری کے لیے گہری تفہیم اور بہتری کے شعبوں کی شناخت ہوتی ہے۔

سماجی علوم میں نصاب کی تنظیم کے لیے چکردار طرز رسائی ایک متحرک اور ترقیاتی ماڈل فراہم کرتا ہے جو سیکھنے کی چکراتی (cyclic) نوعیت کو تسلیم کرتا ہے۔ جب سوچ سمجھ کر اور ممکنہ چیلنجز کے لیے غور و فکر کے ساتھ استعمال کیا جائے تو، چکردار طرز رسائی سماجی علوم کے نظم وضبط میں ترقی پسند سیکھنے، تفہیم کی گہرائی، اور بین الضابطہ روابط کو فروغ دے سکتا ہے۔ معلمین اس بات کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں کہ سماجی دنیا کی پیچیدگیوں کی رہنمائی کرتے ہوئے طالب علموں کے تعلیمی تجربات میں رکاوٹ پیدا کرنے کے بجائے پیچ دار نقطہ نظر بہتر ہو۔

9.2.6.3 تاریخی طرز رسائی (Chronological Approach):

سماجی علوم کے نصاب کی تنظیم کے لیے تاریخی طرز رسائی میں مواد اور سیکھنے کے تجربات دونوں کو تاریخی واقعات اور وقت کے دوران ہونے والی پیشرفتوں کی ترتیب وار ترتیب کے مطابق ترتیب دینا ہوتا ہے۔ اس نقطہ نظر کو استعمال کرنے کا مقصد طالب علموں کو انسانی تاریخ کی ترقی، سماجی تبدیلیوں، اور واقعات کے باہم مربوط ہونے کے بارے میں ایک مربوط اور تاریخی تفہیم فراہم کرنا ہے۔ جب معلومات کو تاریخ کے مطابق پیش کیا جاتا ہے، تو طلباء معاشروں، تہذیبوں اور نظریات کے ارتقاء کی پیروی کر سکتے ہیں۔ یہ طلباء کو ماضی کے بارے میں مزید جامع تفہیم حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

تاریخی طرزِ رسائی کی اہم خصوصیات:

- ترتیب وار تنظیم: مواد کو تاریخی واقعات کی بنیاد پر ترتیب دیا جاتا ہے۔ یہ طالب علموں کو تاریخی ادوار اور پیش رفت کے درمیان وجہ اور اثر کے تعلقات کو سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔
- تاریخی سیاق وسباق: تاریخی طرز رسائی تاریخی سیاق وسباق کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ ہر دور کا پچھلے اور بعد کے واقعات کے تناظر میں جائزہ لیا جاتا ہے، جس سے طلباء کو تاریخی داستانوں کی جامع تفہیم حاصل ہوتی ہے۔
- سماجی، سیاسی اور ثقافتی تاریخ کا انضمام: یہ نقطہ نظر تاریخی پیش رفت کا ایک کثیر جہتی نقطہ نظر فراہم کرتا ہے۔ طلباء نہ صرف سیاسی واقعات بلکہ سماجی تبدیلیوں، ثقافتی تحریکوں اور مختلف گروہوں کے تجربات کی بھی تحقیق کرتے ہیں۔
- ترقیاتی پیشرفت: جیسے جیسے طلباء گریڈ کی سطحوں سے آگے بڑھتے ہیں، تاریخی نقطہ نظر تیزی سے پیچیدہ تاریخی ادوار اور واقعات کو متعارف کراتی ہے۔ یہ ترقیاتی پیشرفت طلباء کی علمی ترقی اور مزید اہم تاریخی تفہیم کے لیے تیاری کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

چیلنجز: اس اپروچ میں چیلنجز مندرجہ ذیل ہیں:

- تاریخی نقطہ نظر کے ساتھ ایک مسئلہ یہ ہے کہ یہ تاریخوں، واقعات، اور تاریخی شخصیات کو یاد رکھنے پر بہت زیادہ زور دیتا ہے، بجائے اس کے کہ انہیں بہتر طریقے سے سمجھا جائے اور تنقیدی انداز میں سوچا جائے۔ اس لیے اس میں طلباء اپنے نصاب کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے تاریخی واقعات کا تجزیہ کرنے اور ان کو سمجھنے کے بجائے حقائق کو یاد کرنے میں زیادہ وقت صرف کرتے ہیں۔
- تاریخ کا طریقہ استعمال کرتے وقت، اساتذہ کو اکثر طویل، پیچیدہ تاریخی کہانیوں کو آسان بنانا پڑتا ہے تاکہ وہ نصاب کی وقتی حدود میں فٹ ہو سکیں اور اپنے طلباء کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ جب آپ کسی چیز کو آسان بناتے ہیں، تو ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اہم واقعات، نقطہ نظر، یا باریکیوں کو چھوڑ دیں، جس سے آپ کو اس کی پوری تفہیم نہیں ہو پائے گی کہ تاریخ کیسے رونما ہوئی ہے۔
- یہ ممکن ہے کہ زمانی نقطہ نظر غالب نظریات کو تقویت دیتا ہو اور دوسرے نقطہ نظر اور تجربات کو نظرانداز کرتا ہو۔
- زیادہ تر وقت، تاریخی نقطہ نظر تاریخ کو ایک سیدھی لکیر کے طور پر دکھاتا ہے، جو بتاتا ہے کہ ترقی ناگزیر ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ جاری رہتی ہے۔ یہ یکطرفہ نظریہ کبھی کبھی اس حقیقت سے محروم ہو جاتا ہے کہ تاریخ چکراتی بھی ہوتی ہے اور یہ کہ اس میں رجعت، مزاحمت، اور تیز رفتاری کے معاملات بھی رونماں ہوتے رہے ہیں۔

سفارشات: ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے مندرجہ ذیل کچھ سفارشات پیش کی گئی ہیں:

- ماہرین تعلیم کو سیکھنے کے ایسے تجربات تخلیق کرنے چاہئیں جو تصوراتی تفہیم، تنقیدی سوچ، اور تاریخی موضوعات اور نمونوں کو فروغ دیں۔ تاریخی واقعات پر زور دینا اور طلباء کو ان کے اسباب، اثرات اور مضمرات کا تجزیہ کرنے کی ترغیب دینا طالب علموں کو یاد کرنے کے بجائے سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔
- معلومات کو حفظ کرنے کے بجائے، تاریخی تحقیقات اور تحقیقی منصوبے جیسے استفسار پر مبنی سیکھنے کے طریقے طلباء کو تاریخی مواد کے ساتھ فعال طور پر مشغول ہونے اور تجزیاتی مہارتوں کو فروغ دیتے ہیں۔

- معلمین کو مخصوص واقعات اور موضوعات کے گہرائی سے تجزیہ کے ساتھ ایک وسیع تاریخی جائزہ کو متوازن کرنا چاہیے۔ تاریخ کی پیچیدگی اور متنوع تشریحات کو تسلیم کرتے ہوئے کلیدی تصورات اور موضوعات کو ترجیح دیناضروری ہے۔
- اساتذہ کو تاریخی تشریحات کا تنقیدی جائزہ لیناچاہیے اور ثقافتی تعصبات کو چیلنج کرنے اور مختلف تاریخی سیاق وسباق کے لیے ہمدردی اور سمجھ کو فروغ دینے کے لیے متنوع نقطہ نظر پیش کرناچاہیے۔
- ماہرین تعلیم کو تاریخی واقعات کی پیچیدگیوں اور غیر یقینی صورتحال پر زور دیناچاہیے، تباہی، تنازعات اور انقلاب کے لمحات پر زور دینا چاہیے۔ طلباء تاریخ کو ایک متحرک اور کثیر جہتی مظہر کے طور پر پیش کرکے وقت کے ساتھ ساتھ انسانی معاشروں کی تشکیل کرنے والی قوتوں کی بہتر تفہیم حاصل کرسکتے ہیں۔

آخر میں، سماجی علوم کے نصاب کی تنظیم کے لیے تاریخی نقطہ نظر طلباء کو تاریخی واقعات کی پیشرفت کا تجزیہ کرنے کے لیے ایک منظم اور جامع طریقہ فراہم کرتا ہے۔ احتیاط سے استعمال کرنے پر، یہ نقطہ نظر ماضی کے بارے میں ایک باریک بینی کو سمجھنے کو فروغ دیتا ہے، تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، اور طلباء کو تاریخی قوتوں کے پیچیدہ باہمی عمل کا تجزیہ کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔ مختلف قسم کے نقطہ نظر سمیت، انٹرایکٹو سیکھنے کو فروغ دینا اور انسانی تاریخ کی گہرائی کے لئے حقیقیت کو اجاگر کرنا، تنقیدی سوچ وہ تمام طریقے ہیں جن کا استعمال مسائل کو حل کرنے اور افراد کو موضوع کے بارے میں گہری تفہیم کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

9.2.6.4 موضوعاتی طرز رسائی(Topical Approach)

سماجی علوم کے لیے ایک نصاب تیار کرنے کے عمل میں، موضوعی طرز رسائی مواد کو اس انداز میں ترتیب دیتا ہے جو موضوعی ہو، جس میں بنیادی طور پر ایک سخت زمانی یا ترتیب وار ترتیب کے بجائے اہم تصورات، مسائل یا موضوعات پر زور دیا جاتا ہے۔ طالب علموں کو اس نقطہ نظر کے نتیجے میں سماجی علوم کی زیادہ جامع تفہیم فراہم کی جاتی ہے، جو اساتذہ کو باہم مربوط تصورات کی تحقیقات کرنے کے قابل بناتا ہے جو مختلف اوقات، جغرافیائی مقامات، اور تعلیمی شعبوں پر محیط ہوتے ہیں۔ حالات کا نقطہ نظر تنقیدی سوچ، مطالعہ کے مختلف شعبوں کے درمیان روابط، اور معاشرتی مسائل کی مزید گہرائی سے تحقیقات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ موضوعاتی طرز رسائی وسیع موضوعات کے ارد گرد مواد کو ترتیب دے کر تنقیدی سوچ، بین الضابطہ روابط، اور سماجی مسائل کی گہری کھوج کو فروغ دیتا ہے۔

موضوعی طرز رسائی کی اہم خصوصیات:

- موضوعاتی تنظیم: سماجی علوم کے نظم وضبط میں متعلقہ موضوعات کے ارد گرد مواد ترتیب دیا جاتا ہے۔
- بین الضابطہ روابط: ایک جامع نقطہ نظر فراہم کرنے کے لیے موضوعاتی طرز رسائی سماجی علوم کے مختلف مضامین، بشمول تاریخ، جغرافیہ، معاشیات، اور سیاسیات کے مواد کو اکٹھا کرتا ہے۔
- تجزیاتی ریسرچ: طلباء وقت اور جگہ کے ساتھ مسائل، نمونوں اور رابطوں کا جائزہ لیتے ہوئے کلیدی موضوعات کا تجزیہ کرتے ہیں۔
- مطابقت: موضوعاتی طرز رسائی کے موضوعات تاریخی واقعات اور سماجی حرکیات کو موجودہ چیلنجز سے جوڑتے ہیں۔

موضوعی طور پر مواد کو ترتیب دینے کے فوائد

- طلباء کی زندگیوں سے مطابقت: موضوعاتی تنظیم اساتذہ کو ایسے عنوانات کا انتخاب کرنے کے قابل بناتی ہے جو طلباء کے تجربات اور دلچسپیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہوں، مطابقت اور مشغولیت میں اضافہ کریں۔
- تنقیدی سوچ کی مہارتیں: حالات کا نقطہ نظر موضوعات کا تجزیہ اور جائزہ لے کر، تصورات کو جوڑ کر، اور مختلف مسائل کے مضمرات پر غور کر کے تنقیدی سوچ کو فروغ دیتا ہے۔
- نصاب کے ڈیزائن میں لچک: معلمین نصاب تشکیل دے سکتے ہیں جو موجودہ واقعات، سماجی تبدیلیوں، اور ابھرتے ہوئے مسائل کے مطابق ہو۔ یہ موافقت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ نصاب متحرک اور معنی خیز ہے۔
- جامع تفہیم: طلباء باہم مربوط موضوعات کے ذریعے سماجی علوم کی جامع تفہیم حاصل کرتے ہیں۔ وہ معاشرتی مسائل کی پیچیدگیوں اور باریکیوں کو سمجھتے ہیں اور یہ کہ کس طرح مختلف مضامین مکمل تفہیم میں معاون ہوتے ہیں۔
- موضوعی طرز رسائی کی طاقت بین الضابطہ رابطوں کو فروغ دینے کی اس کی صلاحیت میں مضمر ہے۔ طلباء روایتی تادیبی حدود سے ماورا موضوعات کی چھان بین کر کے سماجی علوم کی کثیر جہتی نوعیت کی وسیع تر سمجھ حاصل کرتے ہیں۔

سماجی علوم کے نصاب کے ڈیزائن کے لیے حالات کا نقطہ نظر کلیدی موضوعات اور مسائل کی چھان بین کا ایک متحرک اور پرکشش طریقہ فراہم کرتا ہے۔ معلمین وسیع تصورات پر توجہ مرکوز کر کے تنقیدی سوچ، بین الضابطہ روابط، اور معاشرتی حرکیات کی بہتر تفہیم کو فروغ دے سکتے ہیں۔ موضوعاتی تنظیم کے فوائد، جیسے کہ طلباء کی زندگیوں سے مطابقت اور نصاب کے ڈیزائن میں لچک، جامع اور بامعنی سماجی علوم کی تعلیم کو یقینی بنانے میں مدد کرتے ہیں۔

9.2.6.5 ارتباطی طرز رسائی (Correlation Approach)

سماجی علوم کے لیے ایک نصاب تیار کرنے کے عمل میں، ارتباطی طرز رسائی سماجی علوم کے مختلف شعبوں میں مواد کے انضمام اور باہمی تعلق پر زور دیتا ہے۔ اس طرز رسائی کا مقصد ایک ایسا نصاب تیار کرنا ہے جو نہ صرف موضوعاتی طور پر منظم ہو بلکہ مختلف شعبوں بشمول تاریخ، جغرافیہ، معاشیات، سیاسیات، اور دیگر متعلقہ شعبوں کے تصورات کو بھی بغیر کسی رکاوٹ کے مربوط کرتا ہو۔ باہمی تعلق کا نقطہ نظر معاشرتی مظاہر کی باہم جڑی ہوئی نوعیت کو تسلیم کرتا ہے اور سماجی دنیا کے مختلف پہلوؤں کے درمیان تعلقات کو اجاگر کر کے طلباء کو ایک جامع تفہیم فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ارتباطی طرز رسائی کی اہم خصوصیات:

- **بین الضابطہ انضمام:** ارتباط کا نقطہ نظر متعدد سماجی علوم کے مضامین کے مواد کو یکجا کرتا ہے، اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ معاشرتی مسائل پیچیدہ ہیں اور انہیں ایک عینک کے ذریعے پوری طرح سے نہیں سمجھا جا سکتا۔
- **ہولیسٹک ایکسپلوریشن:** طلباء کو متعدد زاویوں سے موضوعات کو دریافت کرنے کی ترغیب دیتا ہے، جس کے نتیجے میں تاریخی واقعات، جغرافیائی مظاہر، اقتصادی ڈھانچے، سیاسی نظام اور ثقافتی حرکیات کی جامع تفہیم ہوتی ہے۔

- **سیاق وسباق کی تعلیم:** باہمی تعلق اس بات کو سمجھنے پر مرکوز ہے کہ عناصر ایک مخصوص تاریخی، جغرافیائی، یا ثقافتی تناظر میں کس طرح ایک دوسرے سے تعامل کرتے ہیں اور ان پر اثرانداز ہوتے ہیں۔
- **علم کا اطلاق:** طالب علموں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنے علم کو ایک شعبہ سے دوسرے میں مظاہر کا تجزیہ کرنے کے لیے استعمال کریں۔ یہ نقطہ نظر تنقیدی سوچ اور سماجی علوم کے تصورات کی بہتر تفہیم کی ترغیب دیتا ہے۔

ارتباطی طرز رسائی کے فوائد:

- **جامع تفہیم:** ارتباطی طرز رسائی مختلف شعبوں میں تصورات کو جوڑ کر سماجی علوم کی جامع تفہیم کو فروغ دیتا ہے۔ طلباء سماجی ڈھانچے اور حرکیات کی ایک جامع سمجھ حاصل کرتے ہیں۔
- **تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو فروغ دینا:** باہمی تعلق طلباء کو تنقیدی سوچ کو فروغ دینے، عناصر کے درمیان تعلقات کا تجزیہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ وجہ، اثر و رسوخ اور سماجی مظاہر کی پیچیدگیوں کی بہتر تفہیم کا باعث بنتا ہے۔
- **حقیقی دنیا کی درخواست:** باہمی تعلق کا نقطہ نظر طلباء کو اپنے علم کو حقیقی دنیا میں لاگو کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔ یہ سمجھنا کہ کس طرح ڈسپلن ایک دوسرے کو آپس میں ملاتے ہیں طلباء کو آج کے سماجی چیلنجوں کی پیچیدگیوں کو نیویگیٹ کرنے کے لیے تیار کرتے ہیں۔
- **بین الضابطہ مہارت کی ترقی:** طلباء معلومات کی ترکیب کرنا سیکھتے ہیں، متنوع تصورات کو جوڑتے ہیں، اور دوسرے میں مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک نظم سے علم کا اطلاق کرتے ہیں۔

غور کرنے والے عوامل:

- ارتباطی طرز رسائی کے لیے نصابی لچک کی ضرورت ہوتی ہے۔ معلمین کو سخت تادیبی حدود سے پاک بین الضابطہ روابط پیدا کرنے کی آزادی کی ضرورت ہوتی ہے۔
- **اساتذہ کا تعاون:** موثر ارتباط کے لیے اساتذہ کے درمیان باہمی نظم و ضبط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ مواد کو بغیر کسی رکاوٹ کے مربوط کیا جائے، ماہرین تعلیم کو تعاون کرنا چاہیے۔
- **تشخیصی چیلنجز:** روایتی تشخیصی طریقے بین الضابطہ سیکھنے کا اندازہ لگانے کے لیے جدوجہد کر سکتے ہیں۔ معلمین کو تشخیصی حکمت عملی بنانا چاہیے جو طالب علموں کی سمجھ کی گہرائی اور وسعت کو حاصل کریں۔

سماجی علوم کے نصاب کے ڈیزائن سے ارتباطی طرز رسائی جامع سیکھنے کے لیے ایک متحرک اور باہم مربوط فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ مختلف شعبوں کے مواد کو یکجا کر کے، یہ نقطہ نظر طلباء کو سماجی مسائل کی باریک بینی سے آگاہ کرتا ہے اور انہیں حقیقی دنیا کی پیچیدگیوں کے لیے تیار کرتا ہے۔ اگرچہ باہمی تعلق کے نقطہ نظر کے لیے محتاط منصوبہ بندی، نصاب کی لچک اور اساتذہ کے تعاون کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن جامع تفہیم، تنقیدی سوچ، اور بین الضابطہ مہارت کی نشوونما میں اس کے فوائد اسے ایک بھرپور اور بامعنی سماجی علوم کی تعلیم فراہم کرنے کے لیے ایک مؤثر حکمت عملی کی تعمیر کرتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ نصاب کی تنظیم میں ارتباطی طرز رسائی سے کیا مراد ہے ؟ 2۔ ارتباطی طرز رسائی کی اہم خصوصیات کو واضح کیجیے ؟

9.3 خلاصہ (Summary)

اس اکائی کے اختتام تک، آپ نے مندرجہ ذیل باتیں سیکھیں:

اصطلاح "نصاب" کی ایک بھرپور تاریخ ہے جو بدلتے ہوئے تعلیمی پیراڈائمز کی عکاسی کرتی ہے۔ نصاب، جو کہ لاطینی لفظ "currere" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے دوڑنا یا عبور کرنا، وقت کے ساتھ ساتھ ارتقا پذیر ہوا ہے۔ تعلیم میں، نصاب سے مراد ایک منظم منصوبہ یا کورسز کا مجموعہ ہوتا ہے جو مخصوص سیکھنے کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہو۔

نصاب اساتذہ کے لیے ایک روڈمیپ کے طور پر کام کرتا ہے، جو ایک ادارے کے اندر تدریس اور سیکھنے کے عمل کی رہنمائی کرتا ہے۔

نصاب کوئی جامد چیز نہیں ہے بلکہ یہ ایک متحرک اور ذمہ دار فریم ورک ہے جو تعلیمی فلسفے، سماجی توقعات، تکنیکی ترقی، اور طلبا کی متنوع ضروریات کے ساتھ تعامل کرتا ہے۔

واضح نصاب تعلیمی مواد کے رسمی، منصوبہ بند اور تحریری پہلوؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں نصابی دستاویزات میں بیان کردہ سرکاری کورسز، مضامین، اور سیکھنے کے مقاصد شامل ہوتے ہیں۔

مضمر نصاب تعلیمی تجربے کے غیر کہے گئے یا غیر تحریری پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ اس میں وہ اقدار اور رویے شامل ہیں جو واضح طور پر نہیں سکھائے جاتے ہیں لیکن سیکھنے کے ماحول، استاد اور طالب علم کے تعاملات اور اسکول کی ثقافت کے ذریعے بتائے جاتے ہیں۔

پوشیدہ نصاب سے مراد غیر ارادی اسباق اور اقدار ہیں جو طلباء غیر رسمی تعلیم کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ یہ سیکھنے کے ماحول میں موجود سماجی تعاملات، اصولوں اور ثقافتی عناصر سے اخذ کیا گیا ہے۔ پوشیدہ نصاب نادانستہ طور پر معاشرتی تعصبات، طاقت کی حرکیات اور توقعات کا اظہار کر سکتا ہے۔

ایک ایسا نصاب جو ہم آہنگ، شفاف، اور جامع ہے اساتذہ، طلباء اور اسٹیک ہولڈرز کے لیے ایک طاقتور ٹول کے طور پر کام کرتا ہے، جو تعلیمی کوشش کی مجموعی تاثیر اور کامیابی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

نصاب کی تدوین کے اصول وہ بنیادی رہنما خطوط اور فریم ورک ہیں جو تعلیمی نصاب کی تشکیل، تنظیم اور نفاذ کے لیے رہنمائی کرتے ہیں۔ یہ اصول ایک مربوط، بامقصد اور موثر نصاب تیار کرنے کی بنیاد کے طور پر کام کرتے ہیں۔

مرتکز طرز رسائی ایک ایسا تدریسی فریم ورک ہے جو مواد اور سیکھنے کے تجربات کو تہوں یا دائروں میں ترتیب دیتا ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ مرتکز بھی ہوتے ہیں۔

چکر دار طرز رسائی ایک تدریسی فریم ورک ہے جو نصاب کی ترتیب میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مقصد تعلیمی سفر کے دوران ضروری خیالات اور صلاحیتوں پر نظر ثانی اور توسیع کرنا ہے۔

سماجی علوم کے نصاب کی تنظیم کے لیے تاریخی طرز رسائی میں مواد اور سیکھنے کے تجربات دونوں کو تاریخی واقعات اور وقت کے دوران ہونے والی پیشرفتوں کے مطابق ترتیب دینا ہوتا ہے۔

موضوعاتی طرز رسائی مواد کو اس انداز میں ترتیب دیتا ہے جو موضوعی ہو، جس میں بنیادی طور پر ایک سخت زمانی ترتیب کے بجائے اہم تصورات، مسائل یا موضوعات پر زور دیا جاتا ہے۔ جبکہ ارتباطی طرز رسائی سماجی علوم کے مختلف شعبوں میں مواد کے انضمام اور باہمی تعلق پر زور دیتا ہے۔

9.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجِ ذیل باتیں سیکھیں گے :

- نصاب کی مختلف تشریحات بشمول روایتی، وسیع تر اور پوشیدہ نصاب کے درمیان فرق۔
- بیان کریں کہ بدلتی ہوئی تعلیمی ضروریات، سماجی توقعات، اور تکنیکی ترقی کے جواب میں نصاب کیسے تیار ہوتا ہے۔
- ایک اچھی طرح سے ڈیزائن کردہ نصاب کی خصوصیات اور تعلیمی اہداف کے حصول اور طلباء کی مصروفیت میں اس کے کردار کی نشاندہی کرنا۔
- وضاحت کریں کہ نصاب کس طرح طالب علم کی مختلف ضروریات کو پورا کرتا ہے اور وسیع تر سماجی تناظر کی عکاسی کرتا ہے۔
- اصطلاح "نصاب" کی تاریخی ترقی اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کے بدلتے ہوئے معانی کا متعلق معلومات فراہم کرنا۔
- تعلیمی فلسفے، سیاسی، اور معاشی حالات سمیت نصاب کے تصور کو متاثر کرنے والے عوامل کی نشاندہی کریں اور ان کا جائزہ لیں۔
- تعلیم میں نصاب کے کثیر جہتی کردار کو واضح کریں، بشمول علم کی ترسیل، سماجی کاری، اور معاشرتی اقدار کو فروغ دینا۔
- وضاحت کریں کہ نصاب کس طرح سماجی توقعات اور تعلیمی فلسفوں کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، مطابقت اور جوابدہی کو یقینی بناتا ہے۔

9.5 فرہنگ(Glossary)

الفاظ(Word)	معنی(Meaning)
نصاب(Curriculum)	منصوبہ بند اور غیر منصوبہ بند سیکھنے کے تجربات کا مجموعہ جو تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہو۔

مرتکز طرز رسائی (Concentric Approach)	نصاب کے ڈیزائن کے لیے ایک تنظیمی نقطہ نظر جو مرکزی تھیم پر فوکس کرتا ہے اور اس کے ارد گرد متعلقہ مواد کے مرتکز دائرے بناتا ہے۔
(Spiral Approach) چکردار طرز رسائی	نصاب کے ڈیزائن کے لیے ایک نقطہ نظر جہاں تصورات پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ چکراتی انداز میں ان کی توسیع ہوتی ہے۔
(Historical Approach) تاریخی طرز رسائی	نصاب کے ڈیزائن کے لیے ایک تنظیمی نقطہ نظر جو مواد کو ترتیب وار، وقت پر مبنی ترتیب میں پیش کرتا ہے۔
(Topical Approach) موضوعی طرز رسائی	نصاب کے ڈیزائن کے لیے ایک تنظیمی نقطہ نظر جو مواد کو موضوعاتی طور پر گروپ کرتا ہے۔
Correlational) (Approach ارتباطی طرز رسائی	نصاب کے ڈیزائن کے لیے ایک بین الضابطہ نقطہ نظر جو مختلف شعبوں کے مواد کو مربوط کرتا ہے، کنکشن اور رشتوں پر زور دیتا ہے۔
(Cultural Diversity) ثقافتی تنوع	معاشرے کے اندر مختلف ثقافتی گروہوں اور نقطہ نظر کی موجودگی۔
Comprehensive) (Education جامع تعلیم	تعلیم کے لیے ایک ایسا نقطہ نظر جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام طلبا، فرق سے قطع نظر، سیکھنے کے مواقع تک مساوی رسائی حاصل کریں۔
(Teachnig Models) تدریسی ماڈلز	فریم ورک جو تدریس اور سیکھنے کی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی، ترسیل، اور تشخیص میں رہنمائی کرتے ہیں۔
(Holisitic Learning) ہولیسٹک لرننگ	تعلیم کے لیے ایک نقطہ نظر جو علم کے باہمی ربط پر غور کرتا ہے اور ایک جامع تفہیم کو فروغ دیتا ہے۔
(Origin of Hinstory) تاریخی ارتقاء	بتدریج ترقی اور وقت کے ساتھ تبدیلیاں۔
(Critical Thinking) تنقیدی سوچ	معقول فیصلے کرنے کے لیے معلومات کا تجزیہ، ترکیب، اور اندازہ کرنے کی صلاحیت۔
(Citizenship) شہریت	کسی کمیونٹی یا معاشرے میں رکنیت اور شرکت۔

9.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ تعلیمی سیاق وسباق میں اصطلاح "نصاب" سے کیا مراد ہے؟

(a)صرف نصابی کتب (b) منصوبہ بند سیکھنے کے رمنصوبہ بند سیکھنے کے تجربات تجربات

(c)غی (d)ان میں سے کوئی نہیں

2۔ تعلیم میں ایک اچھی طرح سے تیار کردہ نصاب کو کیوں اہم سمجھا جاتا ہے؟

(a)یہ معیاری تعلیم کو فروغ دیتا ہے۔ (b) یہ طلبا کی مختلف ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

(c)یہ استاد کی تخلیقی صلاحیتوں کی ضرورت کو ختم کرتا ہے۔ (d) یہ صرف تعلیمی اہداف پر مرکوز ہے۔

3۔ مندرجہ ذیل میں سے کون سا پوشیدہ نصاب کی بہترین وضاحت کرتا ہے؟

(a)سرکاری طور پر منصوبہ بند سیکھنے کے تجربات (b) سیکھنے کے غیر ارادی اور غیر منصوبہ بند پہلو

(c)شائع شدہ نصابی کتب (d)غیر نصابی سرگرمیاں

4۔ ثقافتی بیداری کو فروغ دینے میں نصاب کا کیا کردار ہے؟

(a)ثقافتی اثرات سے الگ تھلگ (b) متنوع ثقافتی تناظر کی عکاسی کرتا ہے۔

(c)ثقافتی جہالت کو فروغ دیتا ہے۔ (d)ایک ثقافتی نقطہ نظر کو ترجیح دیتا ہے۔

5۔ نصاب کے ڈیزائن میں، اصطلاح "واضح" سے کیا مراد ہے؟

(a)غیر منصوبہ بند سیکھنے کے تجربات (b) سیکھنے کے پوشیدہ پہلو

(c)واضح طور پر بیان کردہ اور منصوبہ بند عناصر (d)غیر رسمی سیکھنے کے تجربات

6۔ معلمین کے لیے اصطلاح "نصاب" کا تاریخی ارتقا کیوں اہم ہے؟

(a)فرسودہ تعلیمی طریقوں پر عمل کرنا (b) سماجی تبدیلیوں کے اثر کو سمجھنا

(c)ثقافتی تنوع کو نظرانداز کرنا (d)نصاب کو روایتی تصورات تک محدود کرنا

7۔ اصطلاح "بین الضابطہ انضمام" نصاب کے ڈیزائن کے ارتباطی نقطہ نظر میں کیا معنی رکھتی ہے؟

(a)ایک نظم وضبط تک محدود (b) مختلف شعبوں کا انضمام

(c)تادیبی رابطوں کو نظرانداز کرنا (d)ایک نقطہ نظر پر زور دینا

8۔ سماجی علوم کے نصاب کو منظم کرنے کا کون سا نقطہ نظر موضوعی تنظیم پر زور دیتا ہے؟

(a)زمانی نقطہ نظر (b) ٹاپیکل اپروچ

(c)پیچدار نقطہ نظر (d)ارتباط کا نقطہ نظر

9۔ چھپا ہوا نصاب طلباء کے رویوں اور اقدار کو کیسے متاثر کرتا ہے؟

(a)اس کا رویوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا (b) غیر منصوبہ بند تجربات کے ذریعے رویوں کو تشکیل دیتا ہے۔

(c)معیاری اقدار کو فروغ دیتا ہے۔ (d)صرف تعلیمی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔

10۔ سماجی علوم کے نصاب کو ترتیب دینے میں مرتکز نقطہ نظر کا بنیادی فائدہ کیا ہے؟

(a)ایک ہی تھیم پر فوکس کرتا ہے۔ (b) ایک کثیر جہتی منظر پیش کرتا ہے۔

(c)تاریخ کی ترتیب کو ترجیح دیتا ہے۔ (d)بین الضابطہ رابطوں کو خارج کرتا ہے۔

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید(Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	d	A	B	b	c	b	b	b	b	a

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ پوشیدہ نصاب کی وضاحت کریں اور ایک مثال فراہم کریں کہ یہ طالب علم کے رویے کو کیسے متاثر کرتا ہے۔

2۔ متفرق متعلمین کی ضروریات کو پورا کرنے میں ایک اچھی طرح سے ڈیزائن کردہ نصاب کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں۔

3۔ نصاب کے ڈیزائن کے ارتباطی طرز رسائی کی وضاحت کریں اور یہ کہ یہ کس طرح بین الضابطہ روابط کو فروغ دیتا ہے۔

4۔ نصاب کے واضح اور مضمر اجزاء کی شناخت کریں اور ہر ایک کے لیے مثالیں فراہم کریں۔

5۔ اصطلاح "نصاب" کے تاریخی ارتقاء کو سمجھنے سے ماہرین تعلیم کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

6۔ سماجی علوم کے نصاب کو منظم کرنے کے لیے مرتکز طرز رسائی کے فوائد کو دریافت کریں۔

7۔ تاریخ طرز رسائی طلباء کو تاریخی واقعات کو سمجھنے میں کس طرح مدد کرتا ہے؟

8۔ اس بات کا جائزہ لیں کہ ثقافتی تنوع نصاب کے ڈیزائن پر کس طرح اثرانداز ہوتا ہے اور ثقافتی بیداری کو فروغ دیتا ہے۔

9۔ نصاب کے ڈیزائن میں ارتباطی طرز رسائی اور جامع سیکھنے کے درمیان تعلق کی وضاحت کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ اصطلاح "نصاب" کے مختلف پہلوؤں کی چھان بین کریں، بشمول اس کے واضح، مضمر، اور پوشیدہ اجزا۔ بحث کریں کہ کس طرح ہر پہلو مجموعی تعلیمی تجربے کو بہتر بناتا ہے۔

2۔ مختلف تعلیمی فلسفوں اور معاشرتی تبدیلیوں پر مشتمل اصطلاح "نصاب" کے تاریخی ارتقاء کا جائزہ لیں۔ اس بات کا جائزہ لیں کہ تاریخی تناظر کس طرح عصری نصاب کے ڈیزائن کو تشکیل دیتے ہیں۔

3۔ اس بات کا جائزہ لیں کہ ثقافتی تنوع نصاب کے ڈیزائن کو کس طرح متاثر کرتا ہے اور کس طرح معلمین جامع تعلیم کو فروغ دینے کے لیے متنوع نقطہ نظر اور ثقافتی عناصر کو یکجا کر سکتے ہیں۔

4۔ اس بات پر تبادلہ خیال کریں کہ کس طرح ایک اچھی طرح سے ڈیزائن کیا گیا نصاب سیکھنے والوں کی متنوع ضروریات کو پورا کرتا ہے اور طلباء کو معاشرے میں فعال شرکت کے لیے تیار کرتا ہے۔ مخصوص حکمت عملیوں کی نشاندہی کریں جنہیں اساتذہ جامع اور دلکش سیکھنے کے تجربات تخلیق کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

5۔ سماجی علوم کے نصاب کو ترتیب دینے کے لیے مرتکز اور موضوعاتی طرز رسائی کا موازنہ اور ان کے برعکس۔ ہر طرز رسائی کے فوائد اور خرابیوں کو نمایاں کریں۔

9.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Bob Moon and Patricia Murphy (Ed) .(1999).Curriculum in Context; Paul Chapman Publishing, London.

2۔ Dewey, John. The Child and the Curriculum, University of Chicago Press: Chicago.

3۔ Kelley, A. B. (1996). The Curricular Theory and Practice; Harper and Row, U. S.

4۔ Taba, Hilda.(1962). Curriculum Development; Theory and Practice; Har Court, Brace and Wald New York.

5۔ Tyler, R.W. (1949). Basic Principles of Curriculum and Instruction; Chicago: University of Chicago Press.

6۔ IGNOU. (1992). Curriculum Development for Distance Education, (ES-316), Blocks 1 and 2, New Delhi.

7۔ J. Dewey. (1966). The Child & the Curriculum -The School & Society, Phoenix, USA. Ornstein, C. & Hunkins P. (1988). Curriculum, Foundations, Principles and Issues, New Jersey, U.K. D. Wanvick. (1975). Curriculum Structure & Design, University of London Press.

اکائی 10۔ سماجی علوم کی درسی کتاب

(Textbook of Social Studies)*

10.0 تمہید(Introduction)

10.1 مقاصد(Objectives)

10.2 سماجی علوم کا تعارف (Introduction to Social Studies)

10.2.1 سماجی علوم کی درسی کتاب کی خصوصیات(Characteristics of Social Studies Books)

10.2.2 درسی کتاب کیا ہے(What is Textbook)

10.2.3 سماجی علوم کی 10ویں جماعت کی کتاب کا تجزیہ (Analysis of 10th Class Social Studies Book)

10.2.4 تعلیمی معیارا (Academic Standards)

10.2.5 این۔سی۔آر۔ٹی۔ کی ثانوی سطح کی درسی کتاب کا تجزیہ (Analysis of Secondary Level NCERT Textbook)

10.3 خلاصہ(Summary)

10.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

10.5 فرہنگ(Glossary)

10.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

10.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

10.0 تمہید(Introduction)

سماجی علوم کی کتابیں تعلیمی وسائل ہیں جو انسانی معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو دریافت کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔اس میں تاریخ، جغرافیہ، معاشیات، سیاسیات، عمرانیات، بشریات اور ثقافتی علوم وغیرہ شامل ہیں۔ یہ کتابیں عام طور پر اسکولوں اور تعلیمی گاہوں میں طلبا

* Dr. Mohammadd Hasan, Assistant Professor, MANUU CTE, Bhopal

کو اپنے ارد گرد کی دنیا، ماضی اور حال دونوں کے بارے میں سکھانے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ وہ قدیم تہذیبوں اور تاریخی واقعات سے لے کر عصری عالمی مسائل اور ثقافتی تنوع تک موضوعات کی ایک وسیع رینج کا احاطہ کرتے ہیں۔ اس اکائی میں ہم سماجی علوم کی ایک اچھی درسی کتاب میں کس طرح کی خصوصیات ہوتی ہیں، درسی کتاب کے معنی و مفاہیم اور اس کے فوائد و نقصانات نیز ریاستی اور مرکزی سطح کی سماجی علوم کی کتابوں کے تنقیدی تجزیہ سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

10.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد طلبا اس قابل ہو جائیں گے کہ

- سماجی علوم کی کتابوں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔
- درسی کتاب کے معانی و مفہوم کو بیان کر سکیں۔
- ایک اچھی درسی کتاب میں کس طرح کی خصوصیات ہوتی ہیں سمجھ سکیں۔
- درسی کتاب کے فوائد و نقصانات کو بیان کر سکیں۔
- کتابوں کا تجزیہ کیسے کیا جاتا ہے اسکو سمجھ سکیں۔

10.2 سماجی علوم کا تعارف (Introduction to Social Studies)

سماجی علوم کی کتابیں تعلیمی وسائل ہیں جو انسانی معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو دریافت کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ اس میں تاریخ، جغرافیہ، معاشیات، سیاسیات، عمرانیات، بشریات، اور ثقافتی علوم وغیرہ شامل ہیں۔ سماجی علوم کی کتابوں کا مقصد اکثر اس بات کی جامع تفہیم فراہم کرنا ہوتا ہے کہ معاشرے کیسے ترقی کرتے ہیں، کس طرح کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعامل کرتے ہیں۔ ان میں بنیادی ماخذ، جیسے تاریخی دستاویزات، نمونے، اور عینی شاہدین کے اکاؤنٹس کے ساتھ ساتھ ثانوی ذرائع، بشمول علمی تحقیق اور تجزیہ شامل ہو سکتے ہیں۔ معلومات کو واضح، قابل رسائی انداز میں پیش کر کے، یہ کتابیں طلباء کو تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو فروغ دینے، شواہد کا جائزہ لینے اور متعدد نقطہ نظر پر غور کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

مزید برآں، سماجی علوم کی کتابوں میں اکثر نقشے، خاکے، تصاویر، اور دیگر بصری مواد شامل ہوتے ہیں تاکہ تفہیم اور مشغولیت کو بڑھایا جاسکے۔ ان میں سرگرمیاں، بحث کے سوالات، اور پراجیکٹس بھی شامل ہو سکتے ہیں تاکہ فعال سیکھنے اور موضوع کی گہرائی سے تحقیق کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔ مزید برآں، بہت سی سماجی علوم کی کتابیں عصری مسائل جیسے کہ عالمگیریت، ماحولیاتی پائیداری، انسانی حقوق، اور ثقافتی تنوع کو حل کرتی ہیں، جو طلباء کو ان کی زندگیوں اور اپنے آس پاس کی دنیا سے سماجی علوم کی مطابقت کو سمجھنے میں مدد کرتی ہیں۔

مجموعی طور پر، سماجی علوم کی کتابیں طالب علموں کو انسانی معاشرے کی پیچیدگیوں کے بارے میں آگاہ کرنے اور انہیں باخبر، مصروف شہری بننے کے لیے بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں جو اپنی برادریوں اور وسیع تر دنیا کے لیے مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔

10.2.1 سماجی علوم کی درسی کتاب کی خصوصیات (Characteristics of Social Studies Books)

سماجی علوم کی کتاب کو ایک جامع، درست اور پرکشش وسیلہ کے طور پر کام کرنا چاہیے جو قارئین کو انسانی معاشرے کے ماضی اور حال کے کثیر جہتی پہلوؤں کو تلاش کرنے کے قابل بنائے۔ اسے وضاحت اور انصاف کے ساتھ معلومات پیش کرنی چاہیے، تعصب سے گریز کرنا چاہیے اور تنقیدی سوچ کی مہارت کو فروغ دینا چاہیے۔ متنوع موضوعات اور نقطہ نظر کے ذریعے، اسے قارئین کو تاریخی واقعات، جغرافیائی سیاق وسباق، ثقافتی طریقوں، اقتصادی نظام، سیاسی ڈھانچے اور سماجی مسائل کے بارے میں گہری تفہیم فراہم کرنی چاہیے۔ سماجی علوم کی ایک اچھی کتاب کو نہ صرف علم فراہم کرنا چاہیے بلکہ قارئین کو ہمدردی، ثقافتی حساسیت اور عالمی بیداری کو فروغ دیتے ہوئے مواد کو ان کی اپنی زندگیوں اور اپنے ارد گرد کی دنیا سے جوڑنے کی ترغیب دینی چاہیے۔ ایک بین الضابطہ نقطہ نظر، متعلقہ حقیقی دنیا کی مثالوں اور متعامل عناصر کو یکجا کر کے، اسے تجسس کو ابھارنا چاہیے، تحقیقات کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور انسانی معاشروں کی پیچیدگیوں اور ان کے تعاملات کے لیے زندگی بھر کی تعریف پیدا کرنی چاہیے۔

درج ذیل میں سماجی علوم کی ایک اچھی درسی کتاب میں کیا خصوصیات ہوتی ہیں اس کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا جا رہا ہے۔

1۔ **درستگی اور منصفانہ:** کتاب میں دی گئی معلومات درست، قابل اعتماد اور تعصب سے پاک ہونی چاہیے۔ اسے ٹھوس تحقیق اور تاریخی شواہد پر مبنی ہونا چاہیے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے معروضیت اہم ہے کہ مختلف نقطہ نظر کی مناسب نمائندگی کی جائے۔

2۔ **وضاحت اور قابل رسائی:** مواد کو واضح اور آسانی سے قابل فہم انداز میں پیش کیا جانا چاہیے۔ پیچیدہ خیالات اور تصورات کی سادہ زبان میں وضاحت کی جانی چاہیے، اور جملے سے گریز کیا جانا چاہیے یا واضح طور پر بیان کیا جانا چاہیے۔ کتاب مختلف عمروں اور پس منظر کے قارئین کے لیے قابل رسائی ہونی چاہیے۔

3۔ **وسعت:** سماجی علوم کی ایک اچھی کتاب میں اس موضوع کے علاقے سے متعلق موضوعات کی ایک وسیع رینج کا احاطہ کرنا چاہیے جس پر وہ خطاب کر رہی ہے۔ اسے تاریخی واقعات، جغرافیائی خطوں، ثقافتی طریقوں، اقتصادی نظام، سیاسی ڈھانچے اور سماجی مسائل کا ایک جامع جائزہ فراہم کرنا چاہیے۔

4۔ **مصروفیت اور دلچسپی:** کتاب کو قارئین کی توجہ حاصل کرنے اور ان کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کے لیے پرکشش اور دلچسپ ہونا چاہیے۔ یہ زبردست بیانیے، فکر انگیز سوالات، واضح عکاسیوں، نقشوں اور تصاویر کے ساتھ ساتھ انٹرایکٹو سرگرمیوں اور کیس اسٹڈیز کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

5۔ **مطابقت اور وقت کی پابندی:** مواد ہدف کے سامعین کے لیے متعلقہ ہونا چاہیے اور موضوع کے بارے میں موجودہ علم اور سمجھ کی عکاسی کرتا ہے۔ اسے عصری مسائل اور مباحثوں کے ساتھ ساتھ تاریخی واقعات اور پیش رفتوں کو بھی حل کرنا چاہیے جنہوں نے حال کو تشکیل دیا ہے۔

6۔ **تنقیدی سوچ اور تجزیاتی مہارت:** سماجی علوم کی ایک اچھی کتاب کو قارئین کو پیش کردہ معلومات کے بارے میں تنقیدی اور تجزیاتی طور پر سوچنے کی ترغیب دینی چاہیے۔ اس سے انہیں سوالات پوچھنے، شواہد کا جائزہ لینے، متعدد زاویوں پر غور کرنے اور اپنے نتائج اخذ کرنے کا اشارہ ہونا چاہیے۔

7۔ **ثقافتی حساسیت اور تنوع:** کتاب کو ثقافتی فرق اور تنوع کے لیے حساس ہونا چاہیے، جو انسانی معاشرے کی امیری اور پیچیدگی کی عکاسی کرتی ہے۔ اسے دقیانوسی تصورات سے گریز کرنا چاہیے اور مختلف ثقافتوں، مذاہب اور طرز زندگی کے احترام کو فروغ دینا چاہیے۔

8۔ **حقیقی دنیا کے سیاق وسباق سے تعلق:** مواد کو حقیقی دنیا کے سیاق وسباق اور تجربات سے جوڑا جانا چاہیے، جس سے قارئین کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ سماجی علوم کے تصورات ان کی اپنی زندگیوں اور اپنے ارد گرد کی دنیا سے کیسے متعلق ہیں۔ اس میں موجودہ واقعات، روزمرہ کے تجربات اور عالمی مسائل سے لی گئی مثالیں شامل ہو سکتی ہیں۔

9۔ **بین الضابطہ نقطہ نظر:** سماجی علوم میں تاریخ، جغرافیہ، معاشیات، سیاسیات، سماجیات، بشریات اور ثقافتی علوم جیسے مختلف مضامین شامل ہیں۔ سماجی علوم کی ایک اچھی کتاب کو انسانی معاشروں اور ماحول کے ساتھ ان کے تعاملات کی ایک جامع تفہیم فراہم کرنے کے لیے ان مختلف شعبوں کی بصیرت کو یکجا کرنا چاہیے۔

10۔ **استاد اور طالب علم کے وسائل:** کتاب میں اساتذہ اور طلباء دونوں کے لیے اضافی مواد شامل ہونا چاہیے، جیسے بحث کے سوالات، سبق کے منصوبے، سرگرمیاں، کوئز، اور اضافی پڑھنا۔ یہ وسائل سیکھنے کے تجربے کو بڑھا سکتے ہیں اور اساتذہ کی تدریسی کوششوں میں مدد کر سکتے ہیں۔

11۔ **فعال سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے:** سماجی علوم کی ایک عظیم کتاب صرف معلومات کو پیش کرنے سے بالاتر ہے۔ اس میں ایسی خصوصیات شامل ہونی چاہئیں جو طلباء کو مواد کے ساتھ فعال طور پر مشغول ہونے کی ترغیب دیں۔ اس میں شامل ہو سکتا ہے:

12۔ **بات چیت کے اشارے اور فکر انگیز سوالات:** یہ اشارے طلبا کو معلومات کا تجزیہ کرنے، مختلف نقطہ نظر پر غور کرنے، اور خود اپنے نتائج اخذ کرنے پر اکساتے ہیں۔

13۔ **سرگرمیاں اور منصوبے:** عملی سرگرمیاں جیسے بحث ومباحثہ سمجھ کو تقویت دیتے ہیں اور سیکھنے کو مزید یادگار بناتے ہیں۔

14۔ **موجودہ واقعات سے تعلق:** یہ دکھا کر کہ تاریخی یا سماجی سائنس کے تصورات کا موجودہ مسائل سے کیا تعلق ہے، یہ کتاب طلباء کی دلچسپی کو متاثر کرتی ہے اور انہیں اپنی زندگی میں سماجی علوم کی مطابقت کو دیکھنے میں مدد کرتی ہے۔

15۔ **متنوع نقطہ نظر کو یکجا کرتی ہے:** ایک اچھی طرح سے بامقصد سماجی مطالعہ کی کتاب ایک بیانیہ پیش کرنے سے گریز کرتی ہے۔ اسے متنوع نقطہ نظر کو شامل کرتے ہوئے تاریخی واقعات اور سماجی مسائل کی پیچیدگیوں کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اس میں تاریخی دور کے اندر مختلف پس منظر یا نقطہ نظر کے لوگوں کے بنیادی ذرائع پر ڈرائنگ شامل ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، کتاب کو پوری تاریخ میں مختلف ثقافتوں اور نسلوں کے تعاون کو ظاہر کرنا چاہیے۔

16۔ **تاریخی سیاق وسباق کو فروغ دیتی ہے:** عظیم سماجی علوم کی کتابیں واقعات کو تنہائی میں پیش نہیں کرتی ہیں۔ وہ واقعات کے اسباب اور اثرات کے ساتھ ساتھ سماجی، سیاسی اور معاشی عوامل کی وضاحت کرکے ایک واضح تاریخی تناظر قائم کرتے ہیں جنہوں نے ان کی تشکیل کی۔اس سے طلباء کو یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ تاریخی واقعات کے پیچھے "کیوں" اور وہ کس طرح بڑی تصویر سے جڑتے ہیں۔

17۔ **بصری اپیل اور رسائی فراہم کرتی ہے:** سماجی علوم کو متن کے ذریعے نہیں لگایا جانا چاہیے۔ کتاب کو واضح نقشوں، چارٹوں، خاکوں اور تصویروں کے ساتھ بصری طور پر دلکش ہونا چاہیے جو متن کی تکمیل کریں اور لمبے حصوں کو توڑ دیں۔ مزید برآں، کتاب مختلف سیکھنے کے انداز والے طلباء کے لیے قابل رسائی ہونی چاہیے۔اس میں متن کی خصوصیات شامل کرنا شامل ہو سکتا ہے جیسے کہ کلیدی الفاظ کو بولڈ کرنا، ٹائم لائن فراہم کرنا، یا سمعی سیکھنے والوں کے لیے متن کا آڈیو ورژن پیش کرنا۔

ان خوبیوں کو شامل کر کے، سماجی علوم کی کتاب ایک غیر فعال سیکھنے کے تجربے سے پرکشش کتاب ہو سکتی ہے جو تنقیدی سوچ کو فروغ دیتی ہے، تاریخی تفہیم پیدا کرتی ہے، اور طلباء کو باخبر اور ذمہ دار شہری بننے کے لیے تیار کرتی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ سماجی علوم کی کتاب پر مختصر نوٹ لکھیں۔

10.2.2 درسی کتاب کیا ہے(What is Textbook)

درسی کتاب ایک ہدایاتی کتابچہ یا معیاری کتاب ہے جو تعلیم میں استعمال ہوتی ہے۔ درسی کتاب ایک تدریسی ٹول یا مواد ہے جو نصاب کے ذریعہ بیان کردہ مضمون کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ ایک عام کتاب سے بنیادی طور پر اس بنیاد پر مختلف ہوتی ہے کہ یہ بنیادی طور پر طالب علم دوست ہوتی ہے اور متوقع تدریسی اہداف، تدریس سیکھنے کی تکنیک وغیرہ کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ نصابی کتاب ابتدائی درجات کی نسبت ہائی اسکول کی ہدایات میں زیادہ اہم کردار ادا کرتی ہے۔

درسی کتاب کا مقصد: درسی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جو کسی مضمون کے مطالعہ کے لیے استعمال ہوتی ہے۔اس کے ذریعہ لوگ کسی خاص موضوع کے بارے میں حقائق اور طریقوں کو جاننے کے لیے درسی کتاب کا استعمال کرتے ہیں۔ نصابی کتب میں بعض اوقات سیکھنے والے کے علم اور سمجھ کو جانچنے کے لیے سوالات بھی ہوتے ہیں۔ عام طور پر اسکول کی طرف سے طلباء کو اسکول کی طرف سے پڑھائے جانے والے نصاب کے ساتھ نصابی کتاب بھی فراہم کی جاتی ہے۔

درسی کتابوں کے ذریعے پیش کیے جانے والے مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ **اساتذہ کی مدد کرنا:** یہ روزمرہ کی تدریس کے لیے مفید رہنما اصول، تجاویز فراہم کرتی ہے اور ساتھ ہی اساتذہ کے لیے ایک حوالہ کتاب کا کام کرتی ہے۔

2۔ **طلبہ کی مدد کے لیے:** نصابی کتابیں طلبہ کے لیے ایک کارآمد رہنما، حوالہ جاتی کتابیں اور ہمہ وقتی ساتھی ہونی چاہئیں۔

3۔ **خود سیکھنے میں مدد کرنا:** درسی کتاب طلبا کو خود سے مواد مضمون اور متن کو سیکھنے و سمجھنے میں مدد کرتی ہیں۔ یہ ایک طرح سے رہنمائی کا کام کرتی ہیں۔

سماجی علوم کی ایک اچھی درسی کتاب کے لیے معیار:

- نصابی کتاب کو سماجی سائنس سیکھنے کے مقصد کو حاصل کرنے میں مدد کرنی چاہیے
- یہ بچوں پر مرکوز ہونی چاہیے۔
- اس کی روانی سے وضاحت ہونی چاہئے۔
- نصابی کتاب میں ایک واضح اور خود وضاحتی نظام ہونا چاہیے۔
- درسی کتاب کی زبان طلباء کے "پڑھنے کی عمر" کے مطابق ہونی چاہیے۔
- یہ اتنا سادہ، دلچسپ اور پرکشش ہونا چاہیے کہ یہ خود مطالعہ مواد کی شکل اختیار کر سکے۔
- اسے ہر باب کے آخر میں سرگرمیوں کے لیے مناسب اور مناسب مشقیں اور تجاویز فراہم کرنی چاہئیں۔
- اس میں حال پر مبنی معلومات ہونی چاہیے۔
- اسے پسماندہ لوگوں کی ضروریات کو بھی پورا کرنا چاہیے۔
- اس کے آخر میں سبجیکٹ انڈیکس ہونا چاہیے۔

سماجی علوم کی درسی کتاب کے افعال

پرائمری کلاسوں میں، اس پر ضروری معلومات پر انحصار کیا جا سکتا ہے، تاکہ ترتیب اور تسلسل کو ظاہر کیا جا سکے اور اس طرح پیش کیا جائے کہ یہ واضح، دلچسپ اور پرکشش ہو۔-ثانوی کلاسوں میں، ان کے پاس ضروری اچھی طرح سے منظم جامع علم ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنی کامیاب بالغ زندگی کے لیے تیاری کر سکیں۔ نصابی کتاب کو اپنے دائرہ کار اور سائز کو بڑھانا چاہیے تاکہ اس کے بدلتے ہوئے تصور کو پورا کیا جا سکے جسے تعلیمی لحاظ سے درست اور مطلوبہ سمجھا جاتا ہے۔

درسی کتاب کے فوائد:

- نصابی کتاب میں کورسز، اکائی اور اسباق کی مکمل منصوبہ بند طریقہ سے معلومات فراہم کی جاتی ہے۔
- وہ نصاب کے لیے ایک تنظیم یا ڈھانچہ فراہم کرتی ہیں۔
- اس میں مواد کا انتخاب موزوں انداز میں کیا جاتا ہے جو پڑھنے اور سمجھنے میں آسان ہوں۔
- وہ تربیتی حکمت عملیوں اور تجاویز کے لیے ایک خاص تعداد میں سرگرمیاں اور تجاویز فراہم کرتے ہیں۔
- اس میں طلبا کے لیے مکمل ہدایات دی ہوتی ہیں۔
- نصابی کتابوں میں تدریسی مقاصد کو واضح طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

درسی کتاب کے نقصانات

- وہ عام طور پر پھیکی ہوتی ہیں۔
- وہ حقیقی پڑھنے اور مطالعہ کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔
- وہ سطحی ہونے کے ذمہ دار ہیں، کیونکہ مصنفین ہر چیز میں تھوڑا سا شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس لیے بہت زیادہ کے بارے میں بہت کم کہتے ہیں۔
- وہ طلباء کی صلاحیتوں یا دلچسپیوں میں فرق کا بندوبست نہیں کرتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ درسی کتاب سے کیا مراد ہے؟ 2۔ درسی کتاب کے فوائد ونقصانات کو واضح کریں۔

10.2.3 سماجی علوم کی دسویں جماعت کی کتاب کا تجزیہ

(Analysis of 10th Class Social Science Book)

یہ کتاب دو حصوں میں ہے۔ پہلا حصہ وسائل کی ترقی اور مساوات سے متعلق ہے اور دوسرا حصہ عصری دنیا اور ہندوستان سے متعلق ہے۔ "وسائل کی ترقی اور مساوات" کے تھیم کے تحت ہم اس بات کی کھوج کریں گے کہ ہم نے جس زمین پر رہتے ہیں اسے کس طرح استعمال کیا ہے اور ہم کس طرح پیداواری سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔ کیا ہم نے زمین اور اس کے وسائل کا صحیح استعمال کیا ہے؟ کیا ہم نے پیداواری کاموں میں مشغول ہونے اور اس کے پھل کو مختلف لوگوں میں تقسیم کرنے کا طریقہ منصفانہ اور پائیدار تھا؟

"عصری دنیا اور ہندوستان" کے تھیم کے تحت ہم پچھلی صدی کے اہم واقعات کے اثرات کو تلاش کریں گے۔ ہم نہ صرف اس بات کا مطالعہ کریں گے کہ پوری دنیا میں کیا ہوا، بلکہ ہمارے اپنے ملک میں بھی کیا ہوا، بشمول حالیہ دنوں میں۔ لوگ نہ صرف اس لیے کام کرتے ہیں کہ وہ مختلف مفادات سے متاثر ہوتے ہیں بلکہ اس لیے بھی کہ وہ مختلف خیالات سے متاثر ہوتے ہیں۔ پچھلی صدی میں سوشلزم، فاشزم، قوم پرستی، لبرلازم جیسے نظریات نے لوگوں کی سوچ اور اجتماعی اعمال کو بہت متاثر کیا۔ ہم ان میں سے کچھ کے بارے میں بھی مطالعہ کریں گے۔

اسکول کی سطح پر نصابی کتابوں میں موجودہ واقعات، پالیسیوں اور سیاست پر بات نہیں کی جاتی۔ ایسا اس لیے نہیں کہ اسے سمجھنا بہت مشکل ہے بلکہ اس لیے کہ اس کے بارے میں رائے تیزی سے منقسم ہے اور اس سے تنازعہ پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ تاہم، ایک جمہوری دنیا میں رہنے کے لیے، ہمیں اپنے اختلافات اور تنازعات کے بارے میں بات کرنے سے گریز کرنے کے بجائے ان کو سنبھالنا سیکھنا ہوگا۔ یہ کتاب ہمارے نوجوانوں کو سیاسی مباحثوں اور اختلافات کی دنیا سے متعارف کرانے کی ایک جرات مندانہ کوشش ہے۔ یہ تب ہی کامیاب ہوگا جب اساتذہ، طلبہ اور سیاسی طبقہ اسے صحیح جذبے سے لیں، تحمل سے کام لیں اور تحمل اور سمجھ بوجھ کے ساتھ مختلف نقطہ نظر کو غور سے سنیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب ایک خاص نقطہ نظر دیتی ہے اور اس کی صحیح روشنی میں کوئی دوسرا نقطہ نظر پیش نہیں کرتی۔ اس سے بچنا بہت

مشکل ہے کیونکہ درسی کتاب کے مصنف انسان ہیں اور ان کی اپنی سمجھ ہے۔ جب ایسے مسائل پیدا ہوتے ہیں تو اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ پیش کریں۔

دوسرے نقطہ نظر بھی طلباء کے سامنے آتے ہیں۔ معلومات کے واحد یا صحیح ذریعہ کے طور پر۔ طلباء کو بھی عصری اخبارات، رسائل وغیرہ پڑھنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ ان معاملات پر مزید نقطہ نظر حاصل کرنے کے لیے عوامی اجلاسوں میں شرکت کریں۔

اس کتاب کو اختتام کی بجائے تحقیقات کے نقطہ آغاز کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ کتابیں ہی آپ کو بتا سکتی ہیں کہ دوسروں نے کیا سوچا اور کیا کیا۔

اس نصابی کتاب کو حتمی اتھارٹی کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے، بلکہ اس پر بحث، بحث اور سوال کیا جانا چاہیے۔ در حقیقت اس کتاب کا ہر باب کسی موضوع سے متعلق چند اہم مسائل پر منظم بحث کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اچھا ہو گا اگر استاد اس بات کو یقینی بنائے کہ ابواب کلاس میں پڑھے جائیں اور تجویز کردہ خطوط پر بحث کی جائے۔

- متن کی زبان: اس کتاب کے متن کو بچوں کے موافق انداز میں لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم کچھ اصطلاحات اور اصطلاحات ہیں جن کی وضاحت اور وضاحت درکار ہو گی۔ متن میں اکثر ایسی مثالیں دینے کی کوشش کی جاتی ہے جو زیر بحث تصور کے لیے موزوں ہوں۔ ہر باب میں مرکزی خیالات ہوتے ہیں، جو اکثر ذیلی عنوانات کے طور پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ ایک کلاس میں، آپ ایک پیریڈ میں تقریباً 2 یا 3 سب ٹائٹلز کا احاطہ کر سکتے ہیں۔
- اس درسی کتاب میں تحریر کے مختلف اسلوب استعمال کیے گئے ہیں، بعض اوقات وہ باب 3 میں نرسمہا اور راجیشوری جیسی داستانیں ہوتی ہیں، تاکہ طالب علموں کو ان کے ذریعہ معاش اور کام کے حالات کے سلسلے میں دونوں کے درمیان فرق کو سمجھنے میں مدد ملے۔ یہ بیانیے معاشرے میں موجود حقائق کی عکاسی کرتے ہیں۔ باب 8 میں، طلباء گاؤں کی معیشت کو سمجھنے کے لیے رام پور گاؤں کا کیس اسٹڈی پڑھتے ہیں اور یہاں زیر بحث سرگرمیوں کا اپنے گاؤں کی معیشت سے موازنہ کرتے ہیں۔ ابواب 6، 8، 11 اور 12 میں کچھ ٹیبلز، گرافس جیسے پائی چارٹس، بار گرافس بھی شامل ہیں۔ یہ تجزیہ اور بحث کے لیے ہیں تاکہ مختلف مسائل پر کسی نتیجے پر پہنچا جا سکے۔
- پچھلی کلاسوں میں، آپ نے قدرتی آفات اور خواتین کی حفاظت، RTI اور RTE سے متعلق کچھ اقدامات کے بارے میں تھوڑا سا پڑھا ہے۔ اس سال آپ باب 21 میں تلنگانہ کو علیحدہ ریاست بنانے کی تحریکوں کے بارے میں جاننے کی کوشش کر سکتے ہیں۔
- متن کے وسط اور آخر میں سوالات کا استعمال: آپ دیکھیں گے کہ متن کے بیچ میں سوالات ہیں۔ ان سوالات کو مت چھوڑیں۔ یہ تدریس سیکھنے کے عمل کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ یہ سوالات مختلف اقسام میں آتے ہیں—ان میں سے کچھ آپ کو ان حصوں سے اہم خیالات کا جائزہ لینے، خلاصہ کرنے، جانچنے میں مدد کرتے ہیں جو آپ نے پڑھے ہوں گے۔ یا ان کا مقصد پچھلے موضوع یا ذیلی عنوان میں زیر بحث تصورات کے گرد مزید معلومات اکٹھا کرنا ہے۔ ان سوالات کے جوابات لکھنے کی کوشش نہ کریں، طلباء کو خود جواب تلاش کرنے دیں۔ انہیں ایک دوسرے سے بات کرنے کی اجازت دیں کہ ان سوالات کا کیا مطلب ہے اور ممکنہ جوابات کے بارے میں بات کریں۔

- کتاب میں مختلف قسم کے سوالات استعمال کیے گئے ہیں: وہ(i) طلباء سے اپنے تجربات کے بارے میں لکھنے کو کہتے ہیں۔(ii)اپنے تجربات کا متن میں دی گئی مثالوں سے موازنہ کریں۔(iii)نصابی کتب میں دی گئی دو یا تین مختلف صورتوں کا موازنہ کریں۔(iv) وہ سوالات ہیں جو طلباء سے صورتحال یا کیس اسٹڈی کے بارے میں اپنی رائے دینے کو کہتے ہیں(جب)
- یہ رائے پوچھی جاتی ہے، ضروری نہیں کہ تمام بچوں کے لیے یکساں ہوں، انہیں اپنی رائے کا اظہار کرنے دیں)اور(v) باب میں دی گئی کسی خاص صورتحال کا جائزہ لیں۔
- کمرہ جماعت میں ان سوالات کو استعمال کرنے کے لیے استاد مختلف حکمت عملی اپنا سکتا ہے۔ کچھ سوالات نوٹ بک میں لکھے جا سکتے ہیں۔ دوسروں پر چھوٹے گروپوں میں تبادلہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کچھ انفرادی کاموں کے طور پر لکھے جا سکتے ہیں۔ تمام حالات میں طالب علم کو اپنے الفاظ میں لکھنے کی ترغیب دینا ضروری ہے۔ تمام بچوں کو ایک ہی انداز اور ساخت میں جواب لکھنے کی ہدایت دینے سے گریز کریں۔
- ابواب میں کچھ خانے ہیں۔ یہ اکثر باب میں زیر بحث تصورات پر اضافی معلومات ہیں۔ کلاس روم میں ان پر گفتگو کرنا، اور ارد گرد کی سرگرمیاں کرنا ضروری ہے۔
- درسی کتابوں میں استعمال ہونے والی تصاویر: ہم نے تصویروں کے مختلف انداز کو بھی استعمال کرنے کی کوشش کی ہے جیسے کہ تصاویر، لائن ڈرائنگ، کارٹون اور پوسٹر وغیرہ۔ یہ مختلف تاریخی مقامات اور مختلف ذرائع سے لی گئی ہیں۔ اس لیے جس طرح نصابی کتب میں مختلف انداز استعمال کیے جاتے ہیں اسی طرح تصویروں میں بھی تنوع ہے۔ بہت سی تصویروں میں کیپشن کے ساتھ سوالات بھی ہوتے ہیں—ان پر کلاس میں بحث کی جا سکتی ہے کیونکہ یہ تصویروں کی اہمیت پر طلباء کی توجہ مبذول کرنے میں آپ کی مدد کریں گی۔
- نقشے، میزیں اور گراف: ان کتابوں کے نقشے ہمیں جغرافیائی، اقتصادی، سیاسی اور تاریخی پہلوؤں کے بارے میں بتاتے ہیں۔ یہ معلومات کو دلچسپ انداز میں پیش کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ آپ کو ٹیبلز اور گرافس تک بھی رسائی حاصل ہو گی۔ سماجی علوم میں میزیں اور گراف پڑھنا ضروری ہیں۔ یہ اکثر تصورات کی وضاحت میں مزید وضاحت فراہم کرتے ہیں۔
- منصوبے: کتاب میں مختلف منصوبے تجویز کیے گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے تمام پراجیکٹس شروع کرنا ممکن نہ ہو۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہم صرف نصابی کتاب پڑھ کر تصورات کے تمام پہلوؤں کو نہیں سکھا سکتے۔ اس طرح پراجیکٹ طلباء کو معاشرے کے ارکان کے ساتھ بات چیت کرنے، نئی معلومات اکٹھا کرنے، اسے منظم کرنے اور اسے اپنے انداز میں پیش کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ انٹرویو کے لیے سوالات بنانا، بینک کے دورے کی منصوبہ بندی کرنا، یا ایسی پیشکش بنانا جس میں تصویریں، ٹیبلر ڈیٹا، یا ان کی جمع کردہ معلومات کی بنیاد پر گراف شامل ہوں، سماجی علوم کی مہارتوں کو حاصل کرنے میں بھی اہم ہیں۔ یہ بچوں کو گروپس میں مل کر کام کرنے اور خیالات کا تبادلہ اور اشتراک کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔
- ہم مشق اور تشخیص کے لیے متنی کتاب کے علاوہ مواد سے متعلق نقشے، میزیں اور گراف استعمال کر سکتے ہیں۔

- جاری اسباق کے درمیان اور آپ کے سیکھنے کو بہتر بنانے کے لیے مباحثے، انٹرویوز اور پروجیکٹس دیے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد بچوں میں سماجی شعور، حساسیت اور مثبت رویہ پیدا کرنا ہے۔ اس لیے ان کو لینا چاہیے۔

10.2.4 تعلیمی معیارات (Academic Standards)

اس بات کو یقینی بنانے کے لیے وقت صرف کرنا چاہیے کہ بچے متن کے اقتباسات کو سمجھیں۔ اس تناظر میں وقفے وقفے سے سوالات مفید ہیں۔ یہ سوالات مختلف قسم کے ہیں جن میں استدلال، وجہ اور اثر، جواز، ذہن کی نقشہ سازی/تصور کی نقشہ سازی، مشاہدہ، تجزیہ، سوچ اور تخیل، عکاسی، تشریح وغیرہ جیسے پہلو شامل ہوں گے۔ ہر باب میں مرکزی تصورات کو ذیلی تصور کی بنیاد پر زیر بحث لایا گیا ہے۔ مثالوں سمیت اور کلیدی الفاظ کے طور پر بھی دیا گیا ہے۔

- تصوراتی تفہیم (Academic Standards-AS1): انکوائری، بحث، عکاسی، کیس اسٹڈیز کی تشریح، مشاہدے کے ذریعے مثال وغیرہ کے ذریعے بنیادی تصورات کے سیکھنے کو فروغ دیں۔
- متن کو پڑھنا (دینا، سمجھنا، اور اس کی تشریح کرنا)(Academic Standards-AS2): بعض اوقات کسانوں، فیکٹری ورکرز، یا متن میں استعمال ہونے والی تصاویر کے بارے میں کیس اسٹڈیز ہوتی ہیں جو براہ راست تصور کو بیان نہیں کرتی ہیں۔ بچوں کو اہم خیالات کو سمجھنے، تصویروں کی تشریح وغیرہ کے لیے وقت دینا چاہیے۔
- معلوماتی ہنر (Academic Standards-AS3): صرف درسی کتابیں سماجی علوم کے طریقہ کار کے تمام مختلف پہلوؤں کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔ مثال کے طور پر، شہری علاقوں میں رہنے والے بچے اپنے منتخب نمائندوں کے بارے میں معلومات جمع کر سکتے ہیں یا دیہی علاقوں میں رہنے والے بچے اس بارے میں معلومات اکٹھا کر سکتے ہیں کہ ان کے علاقے میں آبپاشی/ٹینک کی سہولیات کیسے فراہم کی جاتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ معلومات درسی کتاب سے مماثل نہ ہوں اور اسے واضح کرنے کی ضرورت ہو گی۔ منصوبوں کے ذریعے انہوں نے جو معلومات اکٹھی کی ہیں اس کی نمائندگی کرنا بھی ایک اہم صلاحیت ہے۔ مثال کے طور پر، اگر وہ کسی ٹینک کے بارے میں معلومات جمع کرتے ہیں - تو وہ تحریری مواد کے ساتھ ساتھ ایک مثال یا نقشہ وغیرہ بنانے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ یا تصاویر یا پوسٹرز کے ذریعے جمع کی گئی معلومات کی نمائندگی کریں۔ معلوماتی مہارتوں میں معلوماتی ٹیبلیشن/مجموعہ اور ریکارڈ کا تجزیہ شامل ہے۔
- عصری مسائل پر غور و فکر اور سوالات (Academic Standards-AS4): طلباء کو حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کے حالات کا مختلف علاقوں یا مختلف اوقات کے لوگوں کے حالات سے موازنہ کریں۔ موازنہ کے ان حالات کا ایک بھی جواب نہیں ہو سکتا ہے۔ وقوع پذیر ہونے والے بعض عمل کی وجوہات بتانا اور معلوماتی اور وضاحتی وجوہات کا جواز پیش کرنا۔
- نقشہ سازی کی مہارت (Academic Standards-AS5): درسی کتاب میں مختلف قسم کے نقشے اور تصاویر استعمال کی جاتی ہیں۔ مقامات کی تجریدی نمائندگی کے طور پر نقشوں سے تعلق رکھنے کی صلاحیت پیدا کرنا ضروری ہے۔ اس صلاحیت کو تیار

کرنے کے مختلف مراحل ہیں،ان کے مدار کا نقشہ بنانے سے لے کر نقشے پر دکھائی گئی اونچائی اور فاصلے کو سمجھنے تک۔درسی کتاب میں تصاویر، پوسٹرز اور تصاویر کا استعمال کیا گیا ہے، یہ تصاویر اکثر متن سے متعلق ہوتی ہیں نہ کہ صرف بصری اثر کے لیے۔ بعض اوقات ایسی سرگرمیاں ہوتی ہیں جیسے کیپشن لکھنا یا فن تعمیر کے بارے میں تصویریں پڑھنا وغیرہ۔

- تعریف اور حساسیت(Academic Standards-AS6): ہمارے ملک میں زبان، ثقافت،ذات،مذہب، جنس وغیرہ کے لحاظ سے بے پناہ تنوع ہے۔ سماجی مطالعہ ان مختلف پہلوؤں پر غور کرتا ہے اور طلباء کو ان اختلافات کے بارے میں حساس ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔

10.2.5 این۔سی۔آر۔ٹی۔کی ثانوی سطح کی درسی کتاب کا تجزیہ
(Analysis of Secondary Level NCERT Textbook)

کتاب کا نیم مشکل کور یا پیپر بیک کور ہے۔ کور کو دلکش بنانے کے لیے اس پر رنگین تصویر لگی ہوئی ہے۔- کتابوں کا کاغذ کا سائز GSM80 ہے اور اس پر NCERT واٹر مارک ہے۔-اس میں ایک اعترافی صفحہ، ٹیکسٹ بک ڈیولپمنٹ کمیٹی کی تفصیلات کا صفحہ، آگے کا صفحہ اس کے بعد مواد کا صفحہ اور تعارف ہے۔

کتاب کے مشمولات - کتاب میں کل 6 ابواب ہیں۔ - ہر باب میں مختلف اور مختلف تصاویر اور کلپ پارٹس ہوتے ہیں۔ - اہم الفاظ اور موضوعات کو پرکشش بنانے کے لیے مختلف سیاہی کے ساتھ بہت اچھی طرح سے اجاگر کیا جارہا ہے۔-ہر صفحے میں الفاظ موجود ہیں۔- باب کے وسط میں بہت ساری سرگرمیاں تھیں۔-"کیا آپ جانتے ہیں"اور"چلو کرتے ہیں"کالم بھی شامل ہیں۔جاری ہے.

ضرورت پڑنے پر کسی بھی موضوع کی وضاحت کے لیے اس میں اعداد و شمار اور نقشوں کی کافی تعداد موجود ہے۔- کتاب کی زبان طلباء کے لیے آسان اور قابل فہم ہے۔-اس میں باب پڑھنے کے بعد طلباء کے علم کو جانچنے کی مشق ہے۔-کچھ ابواب میں "دلچسپ حقائق" بھی شامل ہیں۔- حروف کا سائز مناسب طور پر نظر آنے اور پڑھنے کے قابل ہونا چاہئے جو کہ اس کتاب میں دیا ہوا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ سماجی علوم کی درسی کتاب کا مختصر میں تجزیہ پیش کریں۔ 2۔ سماجی علوم کی درسی کتاب کے تعلیمی معیارات کو بیان کریں۔

10.3 خلاصہ(Summary)

سماجی علوم کی کتابیں ایسے تعلیمی وسائل ہیں جو انسانی معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو دریافت کرنے اور سمجھنے کے لیے تیار کی جاتی ہیں۔ان میں تاریخ، جغرافیہ، معاشیات، سیاسیات، عمرانیات، بشریات اور ثقافتی علوم جیسے مضامین شامل ہوتے ہیں۔ سماجی علوم کی کتابوں کا

بنیادی مقصد طلبہ کو انسانی زندگی، معاشرتی ڈھانچے اور سماجی نظاموں کی جامع تفہیم فراہم کرنا ہوتا ہے۔ان کتابوں میں عام طور پر نقشے، خاکے، تصاویر اور دیگر بصری مواد شامل کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کی سمجھ میں اضافہ ہو اور وہ دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کریں۔

مجموعی طور پر، سماجی علوم کی کتابیں طلبہ کو انسانی معاشرے کی پیچیدگیوں سے روشناس کرانے کے ساتھ ساتھ انہیں باخبر اور ذمہ دار شہری بننے کے لیے بااختیار بناتی ہیں۔ایک اچھی سماجی علوم کی کتاب کو جامع، درست اور پرکشش ہونا چاہیے۔اس میں دی گئی معلومات قابل اعتماد، مستند اور تعصب سے پاک ہونی چاہیے۔ مواد کو واضح، منظم اور آسان فہم انداز میں پیش کیا جانا ضروری ہے تاکہ طلبہ آسانی سے سمجھ سکیں۔کتاب کی پیشکش ایسی ہونی چاہیے جو قارئین کی توجہ کو اپنی جانب مبذول رکھے اور ان میں مطالعے کی دلچسپی کو برقرار رکھے۔

اس کے ساتھ ہی، ایک مؤثر سماجی علوم کی کتاب طلبہ کو تنقیدی اور تجزیاتی طور پر سوچنے کی ترغیب دیتی ہے۔یہ کتاب انسانی ثقافتوں، فرق اور تنوع کے حوالے سے حساس ہونی چاہیے تاکہ معاشرتی زندگی کی امیری اور تنوع کی عکاسی ہو سکے۔مزید برآں، ان کتابوں میں اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے اضافی مواد شامل ہونا چاہیے تاکہ تدریسی عمل زیادہ مؤثر اور دلچسپ بن سکے۔

درسی کتاب، دراصل ایک ہدایتی یا معیاری کتاب ہوتی ہے جو تعلیم میں تدریسی مواد کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔یہ نصاب کے مطابق تیار کی جاتی ہے اور کسی مضمون کی تفصیلات کو منظم انداز میں بیان کرتی ہے۔درسی کتاب نہ صرف روزمرہ کی تدریس کے لیے مفید رہنما اصول اور عملی تجاویز فراہم کرتی ہے بلکہ اساتذہ کے لیے ایک مستند حوالہ کتاب کا بھی کام کرتی ہے۔ان کتابوں میں کورسز، یونٹس اور اسباق کو ایک منصوبہ بند اور مربوط انداز میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ تعلیم وتدریس کا عمل بامقصد اور مؤثر ہو سکے۔

10.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو گئے ہیں کہ :

- عام طور پر سماجی علوم کی نصابی کتابوں میں پائے جانے والے اہم موضوعات کی شناخت اور وضاحت کریں، جیسے کہ تاریخ، جغرافیہ، معاشیات، سیاسیات اور ثقافتی علوم۔
- درسی کتاب کے معنی بیان کریں اور اس کے کردار کی وضاحت کریں ایک منظم تعلیمی وسائل کے طور پر جو کسی مخصوص موضوع کے علاقے میں سیکھنے کی سہولت کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔
- ایک اچھی سماجی علوم کی درسی کتاب کی خصوصیات کی فہرست بنائیں اور اس کی وضاحت کریں، بشمول درستگی، شمولیت، مشغولیت، واضح تنظیم، نصاب کے معیارات کے ساتھ صف بندی، اور تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کرنے کی صلاحیت۔
- مواد کے معیار، پریزنٹیشن، ثقافتی مطابقت، اور تدریسی تاثیر کی بنیاد پر مختلف سماجی علوم کی درسی کتابوں کی خوبیوں اور کمزوریوں کا جائزہ لے کر ان کا تنقیدی جائزہ لیں۔
- سماجی علوم میں درسی کتاب کے استعمال کے فوائد کی وضاحت کریں، جیسے کہ موضوعات کا ایک جامع جائزہ فراہم کرنا، معلومات کا ایک قابل اعتماد ذریعہ پیش کرنا، اور طلباء اور اساتذہ دونوں کے لیے ایک مستقل سیکھنے کے رہنما کے طور پر کام کرنا۔

- مکمل طور پر درسی کتاب پر انحصار کرنے کے نقصانات پر بحث کریں، جیسے کہ ممکنہ تعصب، پرانی معلومات، تعامل کی کمی، اور بعض موضوعات پر محدود نقطہ نظر۔
- درسی کتب کا تجزیہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والے مختلف طریقوں کی وضاحت کریں، بشمول مواد کا تجزیہ، پڑھنے کی اہلیت کے ٹیسٹ، اور تعلیمی معیارات اور سیکھنے کے مقاصد کے ساتھ صف بندی کا جائزہ لینا۔

10.5 فرہنگ(Glossary)

الفاظ(Word)	معنی(Meaning)
درسی کتاب(Text Book)	درسی کتاب ایک جامع اور مستند کتاب ہوتی ہے جو کسی خاص موضوع یا تعلیمی نظم وضبط پر تفصیلی معلومات اور ہدایات فراہم کرتی ہے۔
مواد(Content)	مواد سے مراد نصابی کتاب، لیکچر، یا دیگر تعلیمی مواد میں بیان کردہ معلومات، نظریات اور علم سے ہے۔
درسی کتاب کا تجزیہ (Analysis of Text Book)	نصابی کتاب کے تجزیے سے مراد اس کے معیار، مطابقت اور تاثیر کا تعین کرنے کے لیے اس کے مواد، ساخت، اور پیشکش کی منظم جانچ اور تعین قدر ہے۔
متنوع نقطہ نظر (Diverse Approaches)	متنوع نقطہ نظر مختلف طریقوں، حکمت عملیوں، اور نقطہ نظر کا حوالہ دیتے ہیں جو کسی موضوع کو سکھانے، سیکھنے اور اس کا تعین قدر کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، جو سیکھنے کے مختلف انداز اور ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

10.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Question)

1۔ اس میں سے سماجی علوم میں شامل نہیں ہے

(a)جغرافیہ (b)تاریخ (c)فزکس (d)سیاسیات

2۔ NCERTکی ثانوی سطح کی سماجی علوم کی کتاب کے کاغذ کا سائز ہے۔

GSM80(a) GSM90 (b) GSM100 (c) (d)ان میں سے کوئی نہیں

3۔ ریاستی سطح کی سماجی علوم کی کتاب کے کل کتنے Academic Standard بیان کیے گئے ہیں۔

(a)5 (b)6 (c)7 (d)8

4۔ درسی کتابوں کے پیش کرنے کا مقصد ہوتا ہے؟

(a)اساتذہ کی مدد کرنا (b)طلبا کی مدد کرنا (c)دونوں کے لیے مواد فراہم کرنا (d)ان میں سے سبھی

5۔ NCERT کی 10ویں جماعت کی کتاب میں کل کتنے ابواب ہیں۔

(a)5 (b)6 (c)7 (d)8

6۔ سماجی علوم کی درسی کتابوں میں عام طور پر کن چیزوں کو شامل کیا جاتا ہے؟

(a)نقشہ (b)چارٹ (c)دونوں کو (d)ان میں سے کوئی نہیں

7۔ سماجی علوم کی درسی کتابوں میں نقشہ اور چارٹ کو کیوں شامل کیا جاتا ہے؟

(a)کتاب کو پر کشش بنانے کیلئے (b)طلبا کی تفہیم بڑھانے کیلئے (c)کتاب کو وزنی بنانے کیلئے (d)a اور b

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ درسیات یا نصاب سے کے معنٰی کیاں ہیں؟ تعریف بیان کریں۔

2۔ ایک اچھی درسی کتاب کی کیا خصوصیات ہونی چاہیے؟ مع مثال واضح کریں۔

3۔ درسی کتاب کے فوائد و نقصانات کیاں ہیں۔ مختصر میں واضح کریں۔

4۔ سماجی علوم سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس میں کن موضوعات کا احاطہ کیا جاتا ہے؟

5۔ درسی کتاب کے مقاصد پر روشنی ڈالیے۔

6۔ سماجی علوم کی کتاب میں نقشہ اور چارٹ کو کیوں شامل کیا جاتا ہے؟ قلمبند کریں

7۔ سماجی علوم کی ایک اچھی کتاب کے کیا معیار ہوتے ہیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ ریاسطی سطح کی سماجی علوم کی درسی کتاب کے تعلیمی معیارات کو تفصیل سے قلمبند کریں۔

2۔ ثانوی سطح کی سماجی علوم کی کتاب کے کسی ایک سبق کا تنقیدی تجزیہ پیش کریں۔

3۔ سماجی علوم کی درسی کتاب کی کیا خصوصیات ہونی چاہیں؟ تفصیل سے تحریر کیجیئے۔

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید(Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7
جواب	c	a	d	D	a	c	d

10.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Lonber, M. A and Pierce, W. D (1990) : Objectives Methods and Evaluation for Secondary Teaching, Prentice-Hall, New Jersy.

2۔ Servey, R. E. (1981) :Elementry of Social Science : A Skill Emphasis, Allyn and Bacon Hnc.

3۔ Sharma, R. S. (2001) : Principles of Evaluation and social Science. Vinod Pustak Mandir Agra.

4۔ Moffait, M. P. (1955) : Social Studies Instruction, Prentice-Hall, New York.

5۔ Kochhar S. K. (1988) : Teaching of Social Studies, Sterling Publishing Private Ltd., Bangalore.

6۔ Verma O. P and Vedanayagam E G. (1993) : Geography Teaching, Sterling.

7۔ Bhattacharya, S and Darji, D. R (1966) : Teaching of Social Students in Indian School, Acharya Book Dept., Baroda.

8۔ Ellis, A.K (1977) : Teaching and Learning Social Studies Allyn and Beconluc. London.

9۔ Fly Vbjery., Bent (1998), Making Social Science Matter, Combridge University Press.

اکائی 11۔ سماجی علوم میں تدریسی اشیاء

(Instructional Material in Social Studies)*

11.0 تمہید(Introduction)

11.1 مقاصد(Objectives)

11.2 تدریسی اشیاءاور سمعی وبصری امدادی اشیاء
(Instructional Material and Audio-Visual Aids)

11.2.1 تدریسی اشیاءکے معنیٰ(Meaning of Instructional Material)

11.2.2 تدریسی اشیاء کی اہمیت (Importance of Instructional Materials)

11.2.3 سمعی وبصری امدادی اشیاء کی تعریف (Definition of Audio-Visual Aids)

11.2.4 سمعی وبصری امدادی اشیاء کی اہمیت (Importance of Audio-Visual Aids)

11.2.5 سمعی وبصری امدادی اشیاءکے مقاصد (Objectives of Audio-Visual Aids)

11.2.6 سمعی وبصری امدادی اشیاء کی ضرورت (Need of Audio-Visual Aids)

11.2.7 معی وبصری امدادی اشیاء کی خصوصیات
(Characteristics of Audio-Visual Aids)

11.2.8 سمعی وبصر امدادی اشیاء کی رجہ بندی/اقسام
(Classification of Audio-Visual Aids)

11.2.9 پرنٹ اشیاء(Print Material)

11.2.10 نقشہ اوراس کے اقسام(Map and Its Types)

11.2.11 گلوب اوراس کی اقسام(Globe and Its Types)

11.2.12 نقشہ کی زبان(Map Language)

11.2.13 نقشہ پڑھنا(Map Reading)

* Dr. Mohammadd Hasan, Assistant Professor, MANUU CTE, Bhopal

11.2.14 نقشہ بنانا(Map Making)

11.3 خلاصہ(Summary)

11.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

11.5 فرہنگ(Glossary)

11.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

11.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

11.0 تمہید(Introduction)

موجودہ دور کے سماجی علوم کے اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور در حقیقت انہیں سماجی علوم سکھانے کے لیے جدید تدریسی آلات استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ کلاس روم کو تمام سیکھنے والوں کے لیے زیادہ جاندار، قابل فہم اور جامع بنایا جاسکے۔ سماجی علوم کو مختلف تصور کو مختلف طریقوں سے پڑھایا جاسکے۔ سماجی علوم کی تدریس میں سمعی اور بصری اشیاء کا استعمال کیا جائے جس سے کہ طلبا دیکھ اور سن کر مواد کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں۔ سماجی علوم کا معلم تدریسی اشیاء کا جتنا زیادہ استعمال کرتا ہے طلبا اتنا ہی زیادہ سیکھتے ہے اور تعلیمی مقاصد کا حصول آسانی سے ہوتا ہے۔ سماجی علوم کے تعلیمی مقصد کے حصول کے لیے مواد اور وسائل کو مؤثر طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اکثر سماجی علوم کے اسباق کو بوریت، غیر دلچسپ اور غیر چیلنج کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اس منفی اور غیر متاثر کن حالت کو تعلیمی مواد اور وسائل کی شناخت، جمع، تیاری اور استعمال کے ذریعے تبدیل کیا جا سکتا ہے (اولولوبو، 2010)۔ اس لیے جدید دور کے سماجی علوم کے اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ سماجی علوم کو احتیاط سے انتخاب اور تدریسی مواد کے استعمال کے ساتھ پڑھائیں۔ وہ مواد جو استاد کے ذریعہ ہر سطح پر موثر تدریس اور سیکھنے کو فروغ دینے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وہ وسائل جو موثر سیکھنے میں اضافہ کرتے ہیں ان میں وہ وسائل شامل ہونے چاہئیں جو سیکھنے والوں کے ذہنوں پر مستقل نقوش بنانے کے قابل ہوں۔

- سماجی علوم ایک مربوط نظم کے طور پر سماجی علوم کو خاص طور پر بنیادی سطح پر اکٹھا کرتا ہے۔
- تعلیمی معیار. پرائمری اسکول کی سطح پر سماجی علوم میں مقامی کمیونٹی پر زور دیا جاتا ہے۔
- بہت سے دوسرے مضامین سے اور ان کو ایک ساتھ ہم آہنگ کرنا، اسے سمجھا جاتا ہے۔(antiga،2015)۔

ایسا لگتا ہے کہ تنقیدی تصور میں سماجی علوم کے تدریسی مواد اور وسائل ان کی تصویر کشی کرتے ہیں۔ تعلیمی لحاظ سے متعلقہ اور غیر متعلقہ انسانی، غیر انسانی مواد، مقامات اور واقعات اور ایسے تجربات جو سیکھنے والے کو پڑھائی سیکھنے کی صورتحال اور اس کے ساتھ تعامل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بڑے معاشرے مثال کے طور پر فیلڈ ٹرپس کا استعمال یا تاریخی مقامات کا دورہ اس کو بے نقاب کر سکتا ہے۔

غیر ارادی رویے کے حصول کے لیے سیکھنے والا پیچیدہ سماجی رویہ کا مرکب اور جدید معاشرے میں متضاد اقدار، اساتذہ میں قدر کی وضاحت کے استعمال کا مطالبہ کرتا ہے۔

11.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ

- تدریسی مواد اور وسائل کے معنٰی و مفاہیم کو بیان کر سکیں۔
- تدریسی مواد اور وسائل کی اہمیت کو واضح کر سکیں۔
- سمعی و بصری امداد کی تعریف بیان کر سکیں۔
- سمعی و بصری امداد کے اقسام اور اس کی تدریس میں اکتساب کے عمل کو سمجھ سکیں۔
- تدریسی عمل میں سمعی و بصری امداد کے استعمال کی اہمیت کو بیان کر سکیں۔
- اپنے تدریسی عمل میں سمعی و بصری امداد کو استعمال کر سکیں۔
- نقشہ، گلوب اور ان کی اقسام کی وضاحت کر سکیں۔

11.2 تدریسی اشیاء اور سمعی و بصری امدادی اشیاء

(Instructional Material and Audio-Visual Aids)

تدریسی مواد اور آڈیو ویژول ایڈز تدریسی سیکھنے کے عمل کے لازمی اجزاء ہیں، کیونکہ یہ سیکھنے والوں کے لیے علم، مہارت اور رویوں کے حصول میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ تدریسی مواد سیکھنے والوں کو سیکھنے کے لیے ایک منظم انداز فراہم کرتے ہیں، جب کہ سمعی بصری امدادی اشیاء، بشمول ویڈیوز، تصاویر اور آڈیو ریکارڈنگ، سیکھنے کے تجربے کو مزید دل چسپ فراہم کر کے بہتر بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ اور معلومات پیش کرنے کا انٹرایکٹو طریقہ ہے جو سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کو بہتر بنانے، معلومات کو سمجھنے اور برقرار رکھنے اور فعال سیکھنے اور شرکت کو فروغ دینے میں مدد کر سکتا ہے۔ درج ذیل میں ہم ان کا تفصیل میں مطالعہ کریں گے۔

11.2.1 تدریسی اشیاء کے معنٰی(Meaning of Instructional Material)

تدریسی اشیاء وہ تمام چیزیں، لوگ اور مقامات ہیں جو سماجی علوم کی تدریس اور سیکھنے کو فروغ دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مواد، سہولیات، ساز و سامان اور لوگوں کا منظم امتزاج اور استعمال بیان کردہ چیزوں کی تکمیل کے لیے مواد کی پیشکش کو آسان بناتا ہے۔

مقاصد: جیکب (1999) نے کہا کہ تدریسی اشیاء کوئی بھی چیز ہوتی ہے جسے استاد اور سیکھنے والے سبق سے پہلے، اس کے دوران اور بعد میں استعمال کر سکتے ہیں۔

مقاصد کا حصول: دوسرے الفاظ میں، تدریسی اشیاء وہ آلات ہیں جو تصورات، مہارتوں، اقدار اور رویوں کی ترسیل، تفہیم اور تعریف میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح کے اشیاء کا استعمال کرتے وقت سیکھنے والوں کے مختلف حسی اعضاء کام کرتے ہے،اور تدریسی عمل میں ان کی فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرتے ہے۔جب سیکھنے والوں کو موقع ملتا ہے۔

اپنے مختلف حواس کے ذریعے تدریسی عمل میں حصہ لینے کے لیے، تفہیم کو فروغ دیا جاتا ہے اور استاد کو لمبی لمبی وضاحتیں کرنے سے بچایا جاتا ہے جو سیکھنے والوں کو مزید الجھا دیتے ہیں۔اس کے علاوہ،تدریسی مواد کے ذریعے سبق میں جتنی زیادہ حواس کی مدد کی جاتی ہے، حقیقت اتنی ہی زیادہ متحرک ہوتی ہے۔یہ اس سوچ کے مطابق ہے کہ (Emaاور Ajayi 2004) نے کہا کہ تدریسی مواد وہ تمام آلات ہیں، جنہیں استاد سیکھنے والوں کو سیکھنے کی سرگرمیوں میں مدد اور حوصلہ فراہم کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔اس طرح کے مواد انسان اور وسائل کو اکٹھا کرتے ہیں۔تعلیمی مسائل کو مؤثر طریقے سے حل کرنے کے لیے ایک منظم تعاون میں پیش کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

سماجی علوم کے تدریسی مواد اور وسائل کا اطلاق کا صحیح استعمال تدریسی وسائل، استاد کو ہدایت کے مناسب رہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔

(Fubaraاور Mezieobi 2013) نے پیشہ ورانہ تربیت یافتہ سماجی علوم کے اساتذہ کے ساتھ رائے دی سماجی علوم کے تقاضوں میں پیشہ ورانہ طور پر نمائش اور واقفیت سماجی علوم کے تقاضوں میں ہدایات تدریسی مواد کے استعمال اور ترقی میں سبق آموز ہیں۔

11.2.2 تدریسی اشیاء کی اہمیت(Importance of Instructional Materials)

سیکھنے کو دلکش بنانے اور معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے اساتذہ اکثر سیکھنے اور زبان کے مختلف آلات اور تکنیکوں کا استعمال کرتے ہیں۔تدریسی اکتسابی اشیاء (TLMs) آلات کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو سیکھنے میں سہولت فراہم کرنے کے ساتھ-ساتھ اکتساب کے مقاصد کو بھی پورا کرتا ہے۔یہ متعدد وسائل پر مشتمل ہوتا ہے جسے ایک ماہر استاد کے ذریعہ متعلقہ نصاب کے تصورات کو سیکھانے، طلباء کے ذریعہ سیکھنے اور کورس سے علم حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

تدریسی واکتسابی اشیاء(TLMs) سماجی علوم کے تدریسی عمل میں کئی وجوہات کی بناپر اہم کردار ادا کرتے ہیں:

بہتر تفہیم: TLMs بصری امداد، ماڈل، اور حقیقی زندگی کی مثالیں فراہم کرتی ہیں، جو طالب علموں کو تجریدی تصورات کو زیادہ مؤثر طریقے سے سمجھنے میں مدد کرتی ہیں۔ سماجی علوم جیسے مضامین کے لیے، جن میں اکثر پیچیدہ تاریخی واقعات، جغرافیائی مقامات اور ثقافتی مظاہر شامل ہوتے ہیں، TLM مواد کو مزید ٹھوس اور سمجھنے میں آسان بنا سکتے ہیں۔

مشغولیت: انٹرایکٹو TLMs جیسے نقشے، گلوبز، چارٹس، اور ملٹی میڈیا پریزنٹیشن طلباء کی دلچسپی اور توجہ حاصل کر سکتے ہیں، جس سے سیکھنے کا عمل مزید پرکشش ہو جاتا ہے۔جب طلباء TLMs کی کھوج میں فعال طور پر شامل ہوتے ہیں، تو وہ معلومات کو برقرار رکھنے اور موضوع کے بارے میں گہری سمجھ پیدا کرنے کا زیادہ امکان رکھتے ہیں۔

تفریق شدہ ہدایات: TLMs سیکھنے کے متنوع انداز اور ترجیحات کو پورا کر سکتے ہیں۔ کچھ طالب علم بصری امداد کے ذریعے بہتر سیکھ سکتے ہیں، جبکہ دوسرے جسمانی سرگرمیوں یا سمعی وسائل کو ترجیح دے سکتے ہیں۔ سماجی علوم کی تدریس میں متعدد TLMs کو شامل کر کے، اساتذہ مختلف سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں اور جامع تعلیم کو فروغ دے سکتے ہیں۔

سیاق وسباق: TLM تجریدی تصورات کو حقیقی دنیا کے منظر ناموں اور مثالوں سے جوڑ کر سیاق وسباق کے مطابق بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، تاریخی نمونے، بنیادی ماخذ دستاویزات، اور ملٹی میڈیا پریزنٹیشن ماضی کے واقعات، ثقافتوں اور معاشروں کو سمجھنے کے لیے قابل قدر سیاق وسباق فراہم کر سکتے ہیں، جس سے طلبہ کو ماضی اور حال کے درمیان تعلق قائم کرنے کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔

تنقیدی سوچ اور تجزیہ: TLMs طالب علموں کو متعدد ذرائع سے معلومات کی تشریح، تشخیص اور ترکیب کرنے کے لیے ترغیب دے کر تنقیدی سوچ اور تجزیاتی مہارتوں کو ابھار سکتے ہیں۔ متنوع نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے، TLMs طلباء کو پیچیدہ سماجی مسائل کے بارے میں تنقیدی انداز میں سوچنے، ہمدردی پیدا کرنے، اور بامعنی گفتگو میں مشغول ہونے کی ترغیب دیتے ہیں۔

یادداشت برقرار رکھنا: تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ TLMs کو تدریس میں شامل کرنا طلباء کی یادداشت کو برقرار رکھنے اور یاد کرنے کو بہتر بنا سکتا ہے۔ بصری امداد، خاص طور پر، تصویروں اور تصورات کے درمیان ذہنی وابستگی پیدا کر کے سیکھنے کو تقویت دے سکتی ہے، جس سے معلومات کی طویل مدتی برقراری بہتر ہوتی ہے۔

مجموعی طور پر، تدریسی مواد سماجی علوم کے کلاس روم میں معلمین کے لیے قابل قدر آلات کے طور پر کام کرتا ہے، فعال سیکھنے میں سہولت فراہم کرتا ہے، سوچنے کی تنقیدی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے، اور اپنے ارد گرد کی دنیا کے بارے میں طلباء کی سمجھ کو بڑھاتا ہے۔

سماجی سائنس میں تدریسی اکتسابی اشیاء کے استعمال کا مقصد:

- کلاس رومز میں طلباء کے سیکھنے کو بڑھانا اور تدریس واکتساب کو موثر بنانا۔
- کلاس روم میں سیکھنے والوں کی توجہ حاصل کرنے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے میں۔
- TLMs کے ساتھ تعامل میں شامل حسی چینلز کی تعداد جتنی زیادہ ہو گی، معلومات کی برقراری اتنی ہی زیادہ ہو گی
- TLMs کلاس روم میں سیکھنے کو تفریح بنانے اور بوریت کو دور کرنے میں مدد کرتے ہیں۔
- طلباء نئی اشیاء کو سنبھالنے کے نئے انداز سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور ان کے ذریعے نئے تصورات سیکھتے ہیں۔
- TLMs نظریاتی علم کے اطلاق کو عملی ایپلی کیشنز میں دکھاتے ہیں
- TLMs بچوں کے درمیان تصورات کی تشکیل اور حصول میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔

لہٰذا، مذکورہ بالا نکات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تدریسی مواد سبق کو پیچیدہ نہیں کرتے اور نہ ہی طلبہ کو بور کرتے ہیں بلکہ اس کے برعکس طلباء کی دلچسپی کو برقرار رکھتے ہوئے کلاس روم میں ان کی حاضری اور یکسوئی کو بھی پروان چڑھانے میں کافی مددگار ہیں۔

سمعی و بصری مواد ایسے تدریسی امداد، آلات اور مواد ہیں جو سمعی، بصری یا دونوں سمعی و بصری فارمیٹس کے استعمال کے ذریعے تدریسی عمل کو انجام دینے میں مدد کرتے ہیں۔ سمعی بصری مواد میں پرنٹ اور نان پرنٹ میڈیا شامل ہیں۔ متوقع اور غیر متوقع میڈیا؛ اور

معلومات اور ہدایات کی ترسیل کے لیے ضروری ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر وغیرہ۔ ہر تدریسی عمل کے کچھ مقاصد ہوتے ہیں جن کو حاصل کیا جانا چاہیے۔ استاد یا سہولت کار مختلف قسم کے تدریسی طریقے، تکنیک، مواد اور آلات اور حکمت عملی استعمال کرتا ہے۔ سمعی بصری امدادی اشیاء سبق کے منصوبے کے اندر اس طرح ڈیزائن کیا ہوا ہے کہ وہ سماجی مطالعہ کے تدریسی عمل کو آسان بناتے ہیں۔ چونکہ یہ اشیاء سمعی، بصری یا دونوں سمعی و بصری عناصر کو شامل کرتا ہے یہ سیکھنے والوں کو کثیر حسی تجربات فراہم کرتے ہیں۔ سمعی-بصری امداد، مواد پر مشتمل ہوتا ہے جسے مقامی طور پر دستیاب وسائل سے بنا سکتے ہے یا جدید ترین سمعی و بصری آلات جن کے لیے بجلی اور پیچیدہ مشینری، الیکٹرانک آلات جیسے پروجیکٹر، ٹیلی ویژن سیٹ، لیپ ٹاپ، موڈیم وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ سیکھنے والوں کی توجہ حاصل کرتے ہیں، انہیں سیکھنے کے عمل کا حصہ بننے کی ترغیب دیتے ہیں، ان کی توجہ اور حوصلہ افزائی کو برقرار رکھتے ہیں، بالآخر استاد یا سہولت کار کے مطلوبہ آخری اہداف کو حاصل کرتے ہیں۔ سمعی-بصری امدادی اشیاء، سیکھنے کے عمل کو مضبوط بناتے ہیں اور اسے ہر ممکن حد تک آسان بناتے ہیں۔ اپنی شکل کی وجہ سے، ان کی رسائی بھی بہت وسیع ہے، سیکھنے والوں کو جذب کرنے اور سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ سمعی و بصری امدادی اشیاء سیکھنے والوں/طلبہ کو حساس ہونے، آگاہ کرنے، واضح اور اثر انگیزی کے ساتھ پیغامات پہنچانے، تدریسی سیکھنے کے عمل کو ہموار کرنے، سوچنے اور استدلال کو آسان بنانے اور حقیقت کو ٹھوس بنانے میں مدد کرتا ہے۔ جس طرح ایک بڑھئی اپنی آری اور ہتھوڑے سے کام کرتا ہے، اسی طرح سمعی و بصری امدادی اشیاء بھی استاد کے ذریعہ تدریسی عمل کے موثر لین دین میں استعمال ہونے والے اہم آلات ہیں۔ (Carmona and Fransisco 2006) اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ تدریسی عمل کو آسان بنانے کے لیے سمعی-بصری اشیاء کو مربوط کرنا ضروری ہے۔ سمعی بصری امدادی اشیاء منصوبہ بند تعلیمی مواد ہیں جو لوگوں کے حواس کو متاثر کرتے ہیں اور واضح تفہیم کے لیے سیکھنے کی سہولیات کو تیز کرتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
تدریسی اشیاء سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ تدریسی اشیاء کی اہمیت کو واضح کیجیے۔

11.2.3 سمعی و بصری امدادی اشیاء کی تعریف(Definition of Audio-Visual Aids)

سمعی و بصری امدادی اشیاء کو تعلیمی امدادی اشیاء بھی کہا جاتا ہے۔ "سمعی" کا مطلب ہے "سماعت" اور "بصری" کا مطلب ہے دیکھنا۔ ایسی تمام آلات جو ہمارے حواس کے ذریعے چیزوں کو واضح کرنے کی کوشش کرتی ہیں انہیں "آڈیو ویژول ایڈز" یا سمعی-بصری امدادی اشیاء کہا جاتا ہے۔ یہ سیکھنے کے مواد تعلیمی چیزوں کو ممکنہ طور پر حقیقی بناتے ہیں اور ہمیں سننے اور دیکھنے کے اعضاء کے ذریعے بنیادی ڈیٹا فراہم کرتے ہیں۔

دی لائبریرین گلوسری (1987) کے مطابق سمعی-بصری آلات کی تعریف "غیر کتابی مواد جیسے ویڈیو، سلائیڈز، فلموں کے طور پر کی گئی ہے جن کی تجدید کی گئی ہے اور اس کے بعد کتابوں کے طور پر پڑھی گئی ہے۔" اس تعریف میں کتابیں اور تمام پڑھنے والے مواد شامل نہیں ہیں۔

برٹن کے مطابق: "یہ حسی مقاصد ہیں، اور تصویریں تعلیمی طریقہ کار پر دباؤ پیدا کرتی ہیں۔

کارٹروی گڈ کے مطابق: "آڈیو ویژول ایڈز وہ اشتہارات ہیں جو اس درجہ بندی اور محرک کو سیکھنے کے تکونی طریقہ کو مکمل کرنے میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔

تدریس میں سمعی و بصری معاون آلات یا مواد ہیں جو سیکھنے میں مدد کے لیے آواز اور بصری دونوں کا استعمال کرتے ہیں۔ کسی کی بات سننے کے بجائے، آپ کو تصاویر یا ویڈیوز بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس کے بارے میں سوچیں جیسے تعلیمی ویڈیوز، سلائیڈ شوز، چارٹس، یا ایسے ماڈل جو مطالعہ کو مزید دلچسپ اور سمجھنے میں آسان بناتے ہیں۔ یہ ایڈز کلاس روم میں ایک بہترین اور دلی دوست کی طرح ہیں، جو آنکھوں اور کانوں دونوں کا استعمال کر کے سیکھنے کے تجربے کو مزید دلفریب اور یادگار بناتے ہیں۔ اساتذہ اکثر ان کا استعمال اسباق کو بہتر بنانے اور طلبا کو تصورات کو بہتر طریقے سے سمجھنے میں معاون کے طور پر کرتے ہیں۔

11.2.4 سمعی و بصری امداد اشیاء کی اہمیت (Importance of Audio-Visual Aids)

سمعی بصری امداد تدریسی عمل میں کثیر حسی تجربات فراہم کرتا ہے۔ جب ایک بالغ سیکھنے والے/طلبہ سمعی بصری اشیاء کا استعمال کرتے ہیں تو وہ انہیں نہ صرف دیکھتے ہیں، محسوس کرتے ہیں بلکہ ان کے ساتھ سرگرمی سے مشغول ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ تجربات متعدد حسی راستوں یا گیٹ ویز کے ذریعے فلٹر ہو رہے ہیں۔ یہ تجربات ہمارے حسی اعضاء - آنکھیں (دیکھیں)، کان (سن)، ناک (بو)، زبان (ذائقہ)، جلد (چھو) کے ذریعے فلٹر کرتے ہیں۔ اسی لیے حسی اعضاء کو "علم کے دروازے" بھی کہا جاتا ہے۔ (Cobun 1968) کی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ عام طور پر ہم 1% ذائقہ کے ذریعے، 1.5% لمس کے ذریعے، 3.5% بو کے ذریعے، 11% سماعت کے ذریعے اور 83% اپنی نظر کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ ہمیں یاد ہے۔

- 10% جو ہم پڑھتے ہیں۔
- جو کچھ ہم سنتے ہیں اس کا 20 فیصد
- جو کچھ ہم دیکھتے ہیں اس کا 30 فیصد
- جو کچھ ہم سنتے اور دیکھتے ہیں اس کا 50 فیصد
- جو ہم کہتے ہیں اس کا 70 فیصد
- ہم جو کہتے ہیں اس کا 90٪

اور زیادہ تر وقت، تدریس کے سیکھنے کا عمل زبانی طریقہ تدریس پر بہت زیادہ زور دیتا ہے یعنی اساتذہ کے ذریعہ چاک اور بورڈ کے ساتھ لیکچر کے طریقہ کار کا استعمال اور طلباء کی طرف سے غیر فعال سننا۔ اساتذہ اس کے سب سے زیادہ عادی اور آرام دہ ہیں۔ سمعی-بصری اشیاء کا استعمال سمعی اشیاء، بصری اشیاء اور سمعی بصری اشیاء کی متعدد اقسام کے استعمال کی راہیں کھولتا ہے۔ ان کا استعمال انتہائی مشکل، تجریدی تصورات کو دیکھنے اور سمجھنے کے لیے ٹھوس حقائق اور تجربات کا ترجمہ کرتا ہے۔ تجریدوں کو سیکھنے کے ٹھوس تجربات میں تبدیل کیا جاتا ہے جس سے سیکھنے والوں کو حقائق، علم، افہام و تفہیم کو فروغ دینے اور تصورات کے گہرائی سے اطلاق میں مدد ملتی ہے۔

11.2.5 سمعی و بصری امداد اشیاء کے مقاصد (Objectives of Audio-Visual Aids)

- اساتذہ کو مطلوبہ تعاون فراہم کر کے تدریسی سیکھنے کے عمل کی تاثیر کو بڑھانا
- سیکھنے والوں کو کلاس روم میں فعال طور پر حصہ لینے کی ترغیب دینا
- مناسب اور شفاف مواصلت کے ذریعے طلباء کی کارکردگی کو بہتر بنانا۔
- ٹیچنگ لرننگ کے بہتر تجربات کے لیے سبق کے منصوبے تیار کرنے میں اساتذہ کی مدد کرنا
- طلباء کو اچھے مبصر بننے کی ترغیب دینا
- اچھے سیکھنے کے مواد کی تیاری میں مدد کرنا
- سیکھنے کے عمل میں طلباء کی دلچسپی کو فروغ دینا
- تدریسی عمل کی تاثیر کو بڑھاوا دینا

پچھلے کچھ سالوں میں جیسے ہی آن لائن تعلیم کو اہمیت حاصل ہوئی ہے، یہ پایا گیا ہے کہ تخلیقی طریقوں جیسے آڈیو ویژول میڈیم کا استعمال کرتے ہوئے مختلف مضامین میں طلباء کی دلچسپی کو بڑھانا ممکن ہوا ہے جس سے ان کے لیے مواد کو سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔ اس کا طلباء پر مثبت اثر پڑتا ہے جس سے ان کے لیے تفویضات پر اچھا اسکور کرنا آسان ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مختلف مضامین میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔

11.2.6 سمعی و بصری امدادی اشیاء کی ضرورت (Need of Audio-Visual Aids)

سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کے ساتھ ساتھ سمعی بصری اشیاء کے استعمال میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ سمعی بصری آلات کی ایک بڑی تعداد تیار کی گئی ہے جو اساتذہ/سہولت کاروں اور سیکھنے والوں دونوں کے لیے بہت زیادہ مفید ہے۔ اگرچہ آڈیو ویژول میٹریل کبھی بھی اساتذہ اور سہولت کاروں کی جگہ نہیں لے سکتا لیکن یہ یقینی طور پر ان کی کوششوں کو پورا کرنے میں مدد کرتے ہیں اور جہاں ضرورت ہو طالب علموں کی خود ہدایت سیکھنے میں بھی مدد کرتے ہیں۔ سمعی بصری اشیاء کے استعمال کی ضروریات کا تجزیہ درج ذیل کو ظاہر کرتا ہے:

- سمعی بصری امدادی اشیاء تدریسی سیکھنے کے عمل میں متعلمین کی توجہ حاصل کرنے اور ان کی دلچسپی کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

- وہ تدریس کے سیکھنے کے عمل کو موثر بناتے ہیں۔
- وہ سیکھنے کی صورتحال یا کلاس روم کو ایک پرکشش اور دلچسپ جگہ بناتے ہیں۔
- وہ تدریسی سیکھنے کے عمل کو تقویت بخشتے ہیں جس سے تدریس کے سیکھنے کے عمل میں تنوع اور نیاپن آتا ہے۔
- طویل مدتی میموری کو آسان بناتا ہے۔
- اساتذہ اور سیکھنے والوں دونوں کا وقت اور توانائی بچاتے ہیں۔
- وہ سیکھنے کے عمل میں مختلف طریقوں کے استعمال سے سیکھنے والوں کے متنوع گروہوں کی ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو زبانی (سمعی اشیاء) سے فائدہ نہیں اٹھاتے ہیں وہ بصری (تصاویر، چارٹ، پوسٹرز) یا سمعی - بصری اشیاء سے سیکھ سکتے ہیں۔ تعلیمی ویڈیوز اور وسائل جیسے UGC کی **ePathshala**۔
- سیکھنے کے مقاصد اور اہداف کے حصول میں مدد کرتے ہیں۔
- گروہی تعامل اور سیکھنے کو فروغ دیتے ہیں۔
- بڑے پیمانے پر آگاہی اور تعلیم کو پھیلانے میں مدد کر سکتے ہیں

اساتذہ کو صرف نظریاتی تفہیم پر مبنی علم کی بجائے بعض موضوعات کے بارے میں تصوراتی سمجھ پیدا کرنے کے قابل ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ نہ صرف موثر ہے بلکہ آسانی سے مزید علم حاصل کرنے میں بھی معاون ہے۔ یہ طالب علم کی توجہ بھی آسانی سے اپنی طرف مبذول کر لیتا ہے اور ان کے ذہنوں میں تحریک پیدا کرتا ہے جس کا سیکھنے کے عمل پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ یہ طلباء کے ذہنوں میں بھی دلچسپی پیدا کرتا ہے جس سے وہ یہ فیصلہ کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ مستقبل میں کس قسم کا پیشہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

11.2.7 سمعی وبصری امدادی اشیاء کی خصوصیات (Characteristics of Audio-Visual Aids)

سمعی بصری امدادی اشیاء سیکھنے کے عمل کو دلچسپ بناتی ہیں۔ سمعی بصری امدادی اشیاء کی خصوصیات ذیل میں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔

بامقصد: سمعی وبصری امدادی اشیاء مفید اور بامقصد سیکھنے کو قابل بناتی ہیں۔ یہ طلباء کے لیے سیکھنے کے عمل کو زیادہ موثر اور تصوراتی بنانے میں مدد کرتا ہے۔

درستگی: سمعی وبصری امدادی اشیاء طلباء کو درستگی فراہم کرتے ہیں۔ طلباء کو مطالعہ و تجربے کے لیے حقیقت پسندانہ نقطہ نظر فراہم کرتا ہے۔ یہ طلباء کو تصورات کی بہتر تفہیم پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے۔ سمعی وبصری اشیاء کو صحیح طریقے سے بنانا ضروری ہے۔ بصری اشیاء کو شکل اور سائز میں درست ہونا چاہیے۔

مطابقت: سمعی وبصر یامدادی اشیاء اساتذہ کی زبانی کلامی کو کم سے کم کرتے ہیں کیونکہ اس میں ویڈیو اسباق شامل ہیں۔ سمعی وبصری امدادی اشیاء کی وجہ سے، اساتذہ کو کم بولنا پڑتا ہے کیونکہ ویڈیو اسباق موضوعات کی اچھی سمجھ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ سیکھنے کا یہ طریقہ مطابقت فراہم کرتا ہے۔

دلچسپی: تقریباً تمام موضوعات کو اکثر سمعی و بصری اشیاء کی مدد سے پڑھایا جاتا ہے۔ نتیجے کے طور پر، یہ بصری، کاپی، فوٹیج وغیرہ کے ذریعے دلچسپی پیدا کرتا ہے۔ یہ مضبوط موضوعی مواد کو شاندار، پر لطف اور دلکش بناتا ہے۔

سمجھداری: سمعی و بصری امدادی اشیاء کو نئی مہارت سے ماضی کی مہارت سے جوڑنا چاہیے اور اس کا استعمال عالمی ادارہ صحت کے اسکالر کے مطابق ہونا چاہیے۔ یہ پچھلے اعداد و شمار کے ساتھ ایک ہونا چاہئے، تاکہ تعلیم میں زیادہ سے زیادہ موزونیت کو برقرار رکھا جاسکے۔ یہ طلباء کی توجہ حاصل کرنے اور انہیں موضوعات کی بہتر تفہیم دینے میں مدد کرتا ہے۔

حوصلہ افزائی: سمعی و بصری امدادی اشیاء طلباء اور اساتذہ دونوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ یہ طلباء کے مطالعہ میں دلچسپی پیدا کرتا ہے اور اُن کے سیکھنے کے عمل کو مسلسل تحریک دیتا ہے۔ یہ تدریس اور طلباء کی توانائی کی سطح کو بڑھاتا ہے۔ سمعی و بصری اشیاء جدید تعلیم پر قابو پا کر سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنے میں کافی مددگار ہے۔

تاہم، اساتذہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ سمعی و بصری اشیاء کی درجہ بندی کے بارے میں بھی کافی علم رکھتے ہوں، یہ اس لیے ہے کہ اس سے وہ یہ سمجھ سکیں گے کہ کس طالب علم کو کیا ضرورت ہے تاکہ بہتر تعلیم دی جاسکے۔ درجہ بندی کے بارے میں بات کرتے وقت یہ زیادہ تر ایک مضبوط حسی تجربہ فراہم کرنے کے خیال پر مبنی ہوتا ہے جو زیادہ تر براہ راست حسی رابطے کی مدد سے درست ہوتا ہے۔ ان ٹولز سے وابستہ اہم درجہ بندی میں شامل ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ سمعی و بصری امدادی اشیاء کی تعریف بیان کیجیے؟
2۔ سمعی و بصری امدادی اشیاء کی خصوصیات کو بیان کیجیے۔

11.2.8 سمعی و بصر امدادی اشیاء کی رجہ بندی/اقسام(Classification of Audio-Visual Aids)

سمعی و بصری امدادی اشیاء کے تصورات، مقاصد، اہمیت اور ضرورت کو سمجھنے کے بعد، اب ہم ان کی مختلف اقسام اور ان کی درجہ بندی کا جائزہ لیں گے۔ سمعی و بصری اشیاء کی درجہ بندی حسی تجربے کے خیال پر مبنی ہے۔ خاص طور پر براہ راست حسی رابطے کے ذریعے۔ اس کو دیکھنے کے قابل رکھتے ہوئے، ان کو اکثر تین اہم گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. سمعی اشیاء 2. بصری اشیاء 3. سمعی بصری امدادی اشیاء

1۔ **سمعی اشیاء:** سمعی اشیاء وہ ہوتے ہیں جو کسی ایک احساس پر منحصر ہوتے ہیں کہ انہیں صرف سنا جاسکتا ہے۔ وہ بولے جانے والے الفاظ پر مشتمل ہیں جو سب سے زیادہ عام اور سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ سمعی اشیاء میں موسیقی، آواز اور سمعی اثرات بھی شامل ہوتے ہیں جو زبانی اظہار کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ وہ براہ راست نکل سکتے ہیں یا کوئی آلہ استعمال کر سکتے ہیں جیسے کہ ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، ہیڈ فون کسی آئی پوڈ یا موبائل سے جڑے ہوئے ہیں۔ اساتذہ اور سہولت کاروں کا سب سے بڑا ذریعہ لیکچر دینا ہے۔ بعض الفاظ کے استعمال میں بہت ماہر ہوتے ہیں۔ مناسب ڈرامائی اشاروں کے ساتھ الفاظ کا استعمال بطور استاد ان کی تاثیر کو مزید بڑھاتا ہے۔ لیکچر

کے علاوہ دیگر سمعی شیاء میں آڈیو کلپس، ریکارڈنگ، ریڈیو براڈکاسٹ، ٹیلی فون/موبائل وغیرہ شامل ہیں۔ سمعی اشیاء زبان سیکھنے اور ریکارڈ شدہ تاریخی واقعات میں بہت مفید ہے۔ آڈیو کلپس یا ریکارڈنگ کو چلایا جاسکتا ہے، بات چیت کے ساتھ حسب خواہش دوبارہ چلائی جا سکتی ہے۔

ریڈیو: ریڈیو ذرائع سے وصول کنندہ/سامعین تک معلومات لے جانے کے لیے ریڈیو لہروں کا استعمال کرتا ہے۔ مواصلات کے تمام دستیاب ذرائع میں ریڈیو کی ہندوستان میں زیادہ سے زیادہ رسائی ہے۔ ہندوستان کی 97 فیصد آبادی ریڈیو اسٹیشنوں تک رسائی حاصل کر سکتی ہے۔ یہ تفریح اور تعلیم کا سب سے زیادہ مطلوب ذریعہ ہے۔ اسکولوں، یونیورسٹیوں اور کسانوں کے لیے تعلیمی ریڈیو انٹرایکٹو ریڈیو انسٹرکشن (آئی آر آئی)، ریڈیو دیہی فورمز اور کمیونٹی ریڈیوز کی ترقی کا باعث بنا ہے۔ اگرچہ ریڈیو ایک وقتی اور یک طرفہ ذریعہ ہے لیکن اس میں فوری طور پر، حقیقت پسندی اور جذباتی اثرات بہت زیادہ ہیں۔ ریڈیو معلومات، تعلیم اور ابلاغ کا ایک سستا ذریعہ ہے۔

ریکارڈنگز: ریکارڈنگ ریڈیو کی کمی کو دور کرتی ہے۔ وہ دوطرفہ مواصلات کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ ریڈیو نشریات میں درپیش نظام الاوقات کے مسائل ختم ہو جاتے ہیں۔ انہیں جتنی بار ضرورت ہو دوبارہ چلایا جاسکتا ہے۔ ریکارڈنگ تدریسی اہداف اور سیکھنے والوں کی سیکھنے کی ضروریات کے مطابق کی جاسکتی ہے۔ ریکارڈنگ کو ٹیپ ریکارڈرز، ڈسکس، آڈیو کمپیٹیبل ڈسکس (سی ڈی) اور ڈیجیٹل ویڈیو ڈسکس (ڈی وی ڈی)، انٹرنیٹ پر دستیاب آڈیو کلپس اور موبائل فون پر بھی سنا جاسکتا ہے۔

2۔ **بصری اشیاء:** بصری اشیاء وہ اشیاء ہیں جو ہم دیکھتے ہیں اور کسی بھی چیز کے بصری پہلو کو دیکھ کر سمجھ سکتے ہیں۔ یہ مواد حقیقت کے قریب تجربات فراہم کرتے ہیں۔ 5 حواس میں سے یہ بصری احساس ہے جو سیکھنے کے عمل میں سب سے زیادہ مددگار اور موثر ہے۔ بصری سیکھنے والوں کی دلچسپی پیدا کرتا ہے، ایک واضح ذہنی تصویر فراہم کرتا ہے، تفہیم کو تیز کرتا ہے، یاد رکھنے میں سہولت فراہم کرتا ہے اور ایک مشترکہ تجربہ فراہم کرتا ہے۔ ایک استاد کے لیے بہت سے بصری اشیاء دستیاب ہیں۔ ان میں تصاویر، چارٹ، پوسٹر، نقشے، ماڈل، ڈرائنگ، کارٹون، ڈسپلے بورڈ وغیرہ شامل ہیں۔

تصویریں: تصویریں بصری مواد ہیں جو سیکھنے والوں کو نئے الفاظ کو معلوم معنی سے جوڑنے میں مدد کرتی ہیں، اس طرح سمجھنے اور یاد رکھنے میں سہولت ہوتی ہے۔ تصاویر نے طویل عرصے سے ایک اہم کردار ادا کیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ سماجی سائنس کو سکھانے اور سیکھنے میں ایک مفید ذریعہ ہے۔ تصاویر کو دکھا کر سماجی سائنس کے اساتذہ سامعین کے تخیل کو دلکش بناتے ہیں اور کسی بھی مضامین کو آسانی شکل میں ڈھال کر طلباء کے ذہن میں نقش کرا سکتے ہیں۔

پوسٹرز: پوسٹر ایک ہی خیال کی جرات مندانہ اور علامتی نمائندگی کرتے ہیں۔ پوسٹر زیادہ تر اونچائی پر لٹکائے جاتے ہیں اور انہیں پرکشش بنایا جاتا ہے تاکہ سماجی سائنس کے طلباء کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی جاسکے۔ وہ پیغامات کو مطلع کرنے، تعلیم دینے اور بات چیت کرنے کے لیے زندگی کے تمام شعبوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ایک عام آدمی تک زبردستی مطلوبہ معلومات پہنچانا۔ بڑے بڑے پوسٹروں کو ہورڈنگز کہا جاتا ہے۔ پوسٹروں کا بنیادی استعمال سیاسی مہمات کے علاوہ پروپیگنڈے اور احتجاج میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

چارٹس: چارٹس تصویری، گرافک، عددی یا عمودی اشیاء کا مجموعہ ہوتے ہیں جو ایک مختصر اور واضح انداز میں کسی تصور کا بصری طور پر خلاصہ کرتے ہیں۔ چارٹس پیچیدہ عمل کو ظاہر کرتے ہیں۔ بہت سے چارٹ ہیں جیسے تصویری چارٹ، ٹیبلر چارٹ، پائی چارٹ، فلو چارٹ، ٹری چارٹ، تنظیمی چارٹ اور فلپ چارٹس وغیرہ۔

نقشے: نقشے سماجی سائنس کے مضمون جغرافیہ کو پڑھنے اور پڑھانے میں خاص کردار ادا کرتے ہیں جیسے زمین پر مختلف مقامات کے مقام، سمت کی شکل، سائز اور فاصلے جاننے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ ۔خاص کر یہ زمین کی سطح کی ایک درست نمائندگی ہے جو براعظموں، ممالک، سمندروں اور دریاؤں وغیرہ کی حدود اور اہم مقامات کی تفصیلات کو ظاہر کرتی ہے۔

گلوب: ایک گلوب بہت چھوٹے پیمانے پر زمین کی سطح کی تین جہتی نمائندگی ہے۔ یہ زمین کا ایک گول شکل کا لکڑی یا پلاسٹک کا ماڈل ہے اور یہ علاقوں، فاصلے، سمتوں، وقت کی جگہ، علامتوں، رنگوں، حدود، ندیوں، موسم کی تبدیلی، موسم، دن اور رات وغیرہ کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔

ماڈلز: ماڈلز اسکیل اپ یا اسکیلڈ ڈاون نقلیں یا اصلی اشیاء کی کاپیاں ہیں۔ ایڈ جر ڈیل کے مطابق، "ایک ماڈل اصل چیز کی ایک قابل شناخت مشابہت ہے جس کے سائز میں اضافہ یا کمی اہم فرق ہے"۔ اس طرح وہ ایک ہی سائز کے ہو سکتے ہیں یا اس کی نمائندگی کرنے والی چیز سے بڑے یا چھوٹے ہو سکتے ہیں۔ وہ حقیقت کو آسان بناتے ہیں اور شاگردوں میں تخلیقی سرگرمیوں میں دلچسپی پیدا کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ وہ عام طور پر تین قسم کے ہوتے ہیں- ٹھوس، کراس سیکشنل اور ورکنگ ماڈل۔

کارٹون: کارٹون مزاحیہ خاکے ہیں جو ایسے پیغامات دیتے ہیں جو ہنسی کو جنم دیتے ہیں۔ پولیٹیکل سائنس کی تدریس میں اس کا اہم کردار ہے۔ ایک کارٹون میں اشیاء اور لوگوں کی خصوصیات کو عام طور پر تسلیم شدہ علامتوں کے ساتھ بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔

ڈسپلے بورڈز: ڈسپلے بورڈز میں بصری اشیاء کی ایک بڑی قسم شامل ہوتی ہے جیسے بلیٹن بورڈ، فلالین بورڈ، پیگ بورڈ، مقناطیسی بورڈ اور چاک/بلیک بورڈ۔ ایک ڈسپلے عمودی یا افقی سطح پر پیش کیے گئے موضوع پر ایک منظم بصری انتظام کو تشکیل دیتا ہے۔ وہ عام طور پر اہم معلومات پیش کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔

چاک/بلیک بورڈ : یہ استاد کا سب سے قدیم اور بہترین دوست ہے۔ ایک استاد اس بصری اشیاء کے بغیر نہیں کر سکتا کیونکہ الفاظ، خاکے، عکاسی، تصورات سبھی لکھے اور بنائے جاتے ہیں تاکہ سیکھنے والے تصور اور سمجھ سکیں۔ ڈسپلے بورڈز کی مختلف اقسام میں فکسڈ بلیک بورڈ، بلیک بورڈ آن ایزل، رولر بلیک بورڈ، گراف بورڈ، میگنا بورڈ وغیرہ شامل ہیں۔آج بلیک بورڈ کو وائٹ بورڈ اور مارکر سے بدل دیا گیا ہے۔

بلیٹن بورڈ : بلیٹن بورڈ نرم لکڑی یا کارک کا ایک بورڈ ہے جو بلیٹن، تصویریں، اعلانات، خبروں کی اشیاء، اخباری تراشے، عکاسی، کارنامے وغیرہ کو ڈسپلے کرتا ہے۔

3۔ **سمعی بصری اشیاء:** سمعی بصری اشیاء وہ ہے جو بیک وقت سنا اور دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ تجریدی تصورات اور خیالات کو زیادہ حقیقت پسندانہ شکل میں ترجمہ کرتے ہیں۔ وہ ہدایات کو زبانی نمائندگی سے زیادہ ٹھوس سطح تک جانے کی اجازت دیتے ہیں۔ Business Dictionary.com نے سمعی و بصری اشیاء کو 'غیر کاغذی تعلیمی یا پروموشنل جیسے کیسٹ، سی ڈی، ڈی وی ڈی، ویڈیو ٹیپ وغیرہ'

کے طور پر بیان کیا ہے۔ وہ آواز اور بصری دونوں اجزاء کو مربوط کرتے ہیں۔ تاہم زیادہ تر آڈیو ویژول مواد کا استعمال آلات پر منحصر ہوتا ہے کیونکہ وہ مخصوص پلے بیک ٹیکنالوجی کے استعمال کے بغیر براہ راست قابل رسائی نہیں ہوتے ہیں مثلاً ٹی وی، فلمیں، ویڈیو ٹیپس، پیش کردہ مواد۔ ان میں سے بہت سے فارمیٹس آج متروک ہو چکے ہیں اور کچھ مکمل طور پر غائب بھی ہو چکے ہیں۔ ہمارے کچھ روایتی پریکٹس میڈیا جیسے کہ پپیٹری، فوکس تھیٹر، گانے اور ڈرامہ بھی اسی زمرے کا حصہ ہیں۔

سمعی وبصری اشیاء کو پروجیکٹڈ اور نان پروجیکٹڈ سمعی وبصری اشیاء کے طور پر درجہ بندی کیا جا سکتا ہے۔

پروجیکٹ شدہ سمعی وبصری اشیاء میں پاور پوائنٹ پریزنٹیشنز، سلائیڈز، فلم سٹرپس، فلمیں، شفافیتیں شامل ہیں اور وہ مواد کی ایک بڑی تصویر دینے کے لیے اسکرین پر یا یہاں تک کہ سفید دھلی ہوئی دیوار کے خلاف پیش کیے جاتے ہیں۔ وہ بڑے گروپوں کے ساتھ ساتھ چھوٹے گروپوں دونوں کے لئے مناسب طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے. بڑی، روشن اور رنگین لائف سے بڑی تصاویر انہیں غیر متوقع امداد سے زیادہ موثر بناتی ہیں۔

ٹیلی ویژن: ٹیلی ویژن کا مطلب ہے دور سے دیکھنا۔ ٹیلی ویژن نے بلیک باکس، جادو باکس.... وغیرہ بہت سے مخففات حاصل کیے ہیں۔ ٹیلی ویژن کی طاقت بہت زیادہ ہے۔ یہ ایک براڈکاسٹ میڈیم ہے اور ایسے تجربات فراہم کرتا ہے جو بصری اور سمعی دونوں ہوتے ہیں۔ لہذا، اس کا ریڈیو پر ایک فائدہ ہے، جہاں سامعین صرف سن رہے ہیں۔ یہ وقت اور جگہ کی حدود میں ناظرین کو جوڑنے کا ایک بہت بڑا معیار رکھتا ہے۔ اس کی کوریج دور دور تک ہے۔ یہ اپنی مسحور کن خصوصیات، بصری اثرات اور بڑے پیمانے پر اپیل کی وجہ سے مطلوبہ معلومات کو پھیلا سکتا ہے، مہارت فراہم کر سکتا ہے اور رویوں کو تبدیل کر سکتا ہے۔ مائیکل جے اپٹر کہتے ہیں، "ٹیلی ویژن ابلاغ عامہ کا سب سے طاقتور ذریعہ ہے جو کبھی موجود ہے اور اس نے کئی طریقوں سے ہماری زندگیوں میں انقلاب برپا کیا ہے۔" ٹیلی ویژن 15 ستمبر 1959 کو یونیسکو کے زیر اہتمام پائلٹ پروجیکٹ کے طور پر ہندوستان میں داخل ہوا جس کا واحد مقصد تعلیم تھا۔ باقاعدہ ٹیلی کاسٹ 1965 میں یوم آزادی پر شروع ہوا۔ اصل میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہندوستان میں ٹی وی کا تعلیم، صحت، غذائیت، زراعت اور خاندانی منصوبہ بندی میں اہم کردار ہے۔ بہت بعد کی بات ہے کہ تفریح کو اس کے مینڈیٹ میں شامل کیا گیا۔ دوردرشن نے 1982 کے ایشیائی کھیلوں کے دوران رنگین ٹی وی متعارف کرایا۔ اس کی آمد کے بعد سے ہندوستان میں اسکولوں، یونیورسٹیوں اور کسانوں کے لیے تعلیمی ٹی وی پروگرامز کی ایک بڑی تعداد چل رہی ہے۔ جہاں ترقی یافتہ ممالک تعلیم میں ٹیلی ویژن کا بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں وہیں ترقی پذیر ممالک میں بھی اس کے استعمال کی گنجائش زیادہ ہے۔

فلمیں: فلمیں سب سے مؤثر سمعی وبصری اشیاء میں سے ایک ہیں۔ فلم ایک ایسی کہانی یا واقعہ کی نمائش کرتی ہے جسے کیمرے کے ذریعے متحرک تصاویر کی ایک سیریز کے طور پر ریکارڈ کیا گیا ہو اور سنیما یا ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا ہو۔ فلمیں نئی زبانوں کے حصول، ایک دوسرے سماج کو جاننے اور مختلف قوموں کی تہذیب و ثقافت کو دکھا کر طلباء کے سیکھنے میں سہولت فراہم کرتی ہیں۔ وہ ایسے سیکھنے والوں کی مدد کرتی ہیں جو خود ہدایت یافتہ سیکھنے کی طرف تیار ہیں۔ فلمیں تخیل کی طاقت اور تنقیدی سوچ کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہیں۔ فلموں میں سیکھنے والوں کو خود اور دوسروں کی دریافت کے سفر پر لے جانے، غیر متزلزل خطوں کا نقشہ بنانے، لوگوں، ثقافتوں، تہذیبوں، ماضی کی روایات کو دریافت کرنے اور مستقبل بعید کے بارے میں تصور کرنے کا امکان ہوتا ہے۔

پاور پوائنٹ/سلائیڈ پریزنٹیشنز: پاور پوائنٹ سلائیڈ پر مبنی پیشکشوں کو تیار کرنے میں مدد کے لیے مفید ہے۔ یہ بہت مشہور تدریسی مواد ہیں جو پاور پوائنٹ کے بطور سافٹ ویئر استعمال کرتے ہوئے سلائیڈوں کی ایک سیریز پر مشتمل ہے۔ وہ بہت سے تدریسی سیکھنے کے حالات کا ایک لازمی حصہ بن چکے ہیں۔ جب پاور پوائنٹ پریزنٹیشن میں آڈیو کمنٹری شامل ہوتی ہے تو استاد/سہولت کار کے لیے پورا لیکچر الیکٹرانک طور پر دینا ممکن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پاور پوائنٹ/سلائیڈ پریزنٹیشنز کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے جب معلومات کو شیئر کرنا ہوتا ہے اور مہارتیں تیار ہوتی ہیں۔ پاور پوائنٹ پریزنٹیشنز طالب علم کی توجہ اور بصری توجہ مرکوز کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

سلائیڈز کا اثر نصاب کو تقویت بخشتا ہے اور تعامل کو بھی بڑھاتا ہے۔ پاور پوائنٹ پریزنٹیشنز کو LCD پروجیکٹر کے ذریعے پیش کیا جا سکتا ہے۔ اساتذہ کو پاور پوائنٹ پریزنٹیشنز کا استعمال کرتے ہوئے محتاط رہنا چاہیے اور طلبہ کو دلچسپی اور مشغول رکھنا چاہیے۔ بات چیت آزادانہ طور پر ہونی چاہیے اور فیڈ بیک مسلسل لیا جانا چاہیے تاکہ طلباء کو متحرک اور ایکٹیو رکھا جا سکے۔

ڈرامہ نگاری: کسی چیز پر عمل کرنا ڈرامائی ہے۔ یہ حقیقی واقعات کا ایک میلو ڈرامائی دوبارہ نفاذ ہے۔ ڈرامہ نگاری اکتساب اور تدریس کا ایک بہت ہی طاقتور طریقہ ہے اور سیکھنے کی صورتحال کو جاندار اور دلچسپ رکھتا ہے۔ ڈرامہ پروڈکشن کے دوران طلباء/سیکھنے والے 'اسٹیج پر' یا 'بیک اسٹیج کے شریک' یا ڈرامائی پروڈکشن کو دیکھنے والے تماشائی دونوں کے طور پر سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔ ڈرامہ نگاری کے ذریعہ کسی بھی سیاسی، سماجی، اور معاشی پہلو کو اجاگر کرنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔ ڈرامہ نگاری کی مختلف قسمیں ہیں۔

- رول پلے میں مختلف کردار ادا کرنا اور اس عمل میں ادا کیے گئے زندگی، حالات اور کرداروں کے بارے میں گہری تفہیم پیدا کرنا شامل ہے۔ یہ کلاس روم کی ترتیب میں ہی کیے جاتے ہیں۔
- پلے لیٹس 10 سے 15 منٹ کے مختصر اسکرپٹ والے ڈرامے ہیں جو پورے لباس کے ساتھ اسٹیج پر پیش کیے جاتے ہیں۔
- پینٹومائم میں مبالغہ آمیز مائم کا استعمال شامل ہے، موسیقی کے ساتھ اشارے وغیرہ۔
- اوپیرا ایک میوزیکل تھیٹر پروڈکشن ہے جس میں اداکاروں کی گلوکاری اور اداکاری دونوں کی مہارتیں شامل ہیں۔
- تخلیقی ڈرامے میں اسٹیج شوز اور تھیٹر پروڈکشنز شامل ہیں جو اسکولوں اور کالجوں میں کثرت سے کیے جاتے ہیں تاکہ طلبہ کو ان کی اداکاری کی مہارت اور ہنر کو ظاہر کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا جا سکے۔

نان پروجیکٹیڈ سمعی و بصری اشیاء میں روایتی مشق کرنے والے میڈیا کو بطور کٹھ پتلی، فوکس تھیٹر، گانے اور ڈرامہ شامل ہے اور یہ مہنگا نہیں ہے۔ اس لیے انہیں اچھے نتائج کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وہ پہلے ہاتھ کے تجربات فراہم کرتے ہیں اور سیکھنے والوں کو فعال طور پر حصہ لینے پر مجبور کرتے ہیں۔ وہ سیکھنے والوں کی دلچسپی اور شمولیت کا اضافہ کرتے ہیں اور بہتر نتائج اور طویل عرصے تک برقرار رکھنے کو یقینی بناتے ہیں۔

سمعی و بصری اشیاء کے فوائد:

شاگردوں کی توجہ کو چیلنج کرنا: ٹیچر جو ڈیوائسز استعمال کرتا ہے وہ عموماً دیکھ سکتا ہے کہ پوری کلاس روم کی توجہ سبق پر ہے یا نہیں۔ ساتھ ہی اسا بات کی بھی نشاندہی ہو جاتی ہے کہ دوران سبق طلباء کہیں اور مشغول تو نہیں ہیں!!

تخیل کی حوصلہ افزائی اور ذہنی منظر کشی کو تیار کرنا: آلات طالب علموں کے تخیل کو متحرک اور بڑھاتے ہیں۔ فکری منظر کشی کو سوچ کی گاڑی کے طور پر اور خیالات اور تصورات کو واضح کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ تخیل کسی بھی اختراع اور کسی بھی سیکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، تقریباً تمام اختراعات تخیل کی شکل میں ہوتی ہیں، اور وہ نظریات اور اصولوں کے طور پر تیار ہوتی ہیں۔

شاگردوں کی تفہیم کی سہولت کے لیے: اشیاء کا سب سے زیادہ تسلیم شدہ استعمال، چاہے وہ بصری ہو یا سمعی، تفہیم میں مدد کرنے میں مفید ہے۔ جیسا کہ ہم سب کچھ اور کچھ بھی سمجھنے کے بعد سیکھتے ہیں ورنہ، بغیر سمجھے کوئی بھی سیکھا جا سکتا ہے۔ نصابی کتب اور طباعت شدہ مواد کی تکمیل کے لیے ماڈلز، فلم سٹرپس، فلمیں، اور تصویری مواد کا استعمال کر کے زبان کی تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔ مادی آلات انسٹرکٹر کی طرف سے پیش کردہ خیال کو اہمیت، اہمیت، رنگ اور تصویری جسم دیتے ہیں۔

کارروائی کے لیے مراعات فراہم کرنا: تعلیم میں آلات کا استعمال، جیسا کہ تصاویر اور اشیاء، جذبات کو ابھاریں گے اور فرد کو عمل کرنے یا سیکھنے کے لیے اکسائیں گے۔ کلاس کے دوران طلباء کو ایک قابل قدر فکری سرگرمی کی طرف راغب کرنے کے لیے استاد کو صحیح قسم کا آلہ منتخب کرنا چاہیے۔

سننے کی صلاحیت پیدا کرنا: سمعی و بصری مواد کے استعمال سے سننے کی صلاحیت کو بہترین طریقے سے تیار کیا جا سکتا ہے۔ اسکولوں، کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے طلبہ کو پہلے اچھے سامعین بننے کی تربیت فراہم کریں۔

سمعی و بصری اشیاء کے نقصانات:

- تکنیکی مسائل
- طلباء کا ذہنی انتشار
- اخراجات
- وقت
- خلا
- سہولت

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ سمعی و بصری امدادی اشیاء کی کتنی قسمیں ہیں؟ 2۔ بصری اشیاء سے کیا مراد ہے؟

11.2.9 پرنٹ اشیاء(Print Material)

پرنٹ اشیاء بنیادی طور پر کاغذ پر مبنی اشیاء ہیں جو تحریری الفاظ یا عکاسی کے ذریعے مطلوبہ سامعین تک پہنچتے ہیں۔ پرنٹ اشیاء کی مثالوں میں فلائر، پمفلٹ/ بروشرز، حفاظتی اسکول کی کتابوں کے کور، حقائق کے پرچے، پوسٹرز اور کارڈز شامل ہیں.

ان کو پڑھنے کا مواد بھی کہا جاتا ہے۔ افراد ان کے ذریعے انسان، مقامات، عمل اور واقعات کے بارے میں معلومات اکٹھا کرتے ہیں۔ کلاس میں ان کا استعمال عام طبقے کی بحث کو بھڑکانے یا گہرائی سے کلاس کے تجزیہ کے لیے مسائل اٹھانے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ کلاس کی درسی کتابیں سماجی علوم کی کلاس کے لیے بنیادی مواد ہے۔ تاہم، سماجی علوم کی نوعیت کے لیے وسیع اور موجودہ علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا، سماجی مطالعہ کے استاد کو چاہیے کہ سیکھنے والوں کو دیگر پرنٹ مواد جیسے انسائیکلوپیڈیا، نئے رسالے، پمفلٹ، نظمیں وغیرہ سے روشناس کرائیں۔ ان کا استعمال کرتے ہوئے استاد کو کلاس کو پڑھنے کے سیشن میں تبدیل نہیں کرنا چاہئے حالانکہ پڑھنے کی مہارت کو فروغ دینا ضروری ہے۔

ان مواد کو اس کام کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے:

I. سیکھنے والوں کے لیے مطالعہ کے لیے منظم موضوع فراہم کرنا۔

II. افراد اور عمل کی ایک قسم پر ضروری معلومات کی شناخت کی مہارت کو فروغ دینا۔

III. عقلی حل تجویز کرنے کے لیے شناخت شدہ گروپ کے مسائل کو حل کرنا۔

IV. سوچ اور دلچسپی کو متحرک کرنا۔

فائدے اور نقصانات: تصاویر اور گرافکس کا استعمال پرنٹ میٹریل کو متعدد سامعین کے لیے پرکشش بناتا ہے لیکن پرنٹ میٹریل اکثر مکمل معلومات حاصل کرنے کے لیے متن پر انحصار کرتے ہیں، اس لیے وہ صرف پڑھے لکھے سامعین تک ہی پہونچ سکتے ہیں۔

پرنٹ میٹریل اکثر ایونٹس، پروگرام یا اسٹریٹجک مقامات (مثلاً، ہیلتھ کلینک) کے ذریعے مطلوبہ سامعین تک آسانی سے پھیلایا جا سکتا ہے، لیکن آسانی سے ضائع یا ٹوٹ جاتا ہے اور اسے بار بار تبدیل یا دوبارہ تقسیم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، جو کہ ایک مشکل ترین اور پیچیدہ عمل ہے۔

پرنٹ میٹریل صارف کو پیغام وصول کرنے اور اس کے بارے میں پرائیویٹ طور پر سوچنے کی اجازت دیتا ہے، یا گروپ گفتگو کو جنم دے سکتا ہے، لیکن وہ سامعین کے رکن کے مزید سوالات کے جواب کی اجازت نہیں دیتے۔

میڈیا کے استعمال کے لیے یاد دہانی: پرنٹ میٹریل دوسرے باہمی یا زیادہ انٹرایکٹو مواصلاتی چینلز کے ساتھ مل کر استعمال کیا جاتا ہے۔ پرنٹ میٹریل کے ذریعہ بہت سے افراد کے درمیان اشتراک کیا جا سکتا ہے؛ یہ ضروری ہے کہ پیغامات کو واضح طور پر اور اس طریقے سے بیان کیا جائے جو غلط تشریح کو روکے۔ غور کریں کہ مواد کب، کیسے یا کس کے ذریعے تقسیم کیا جائے گا، یا اسے کہاں پوسٹ کیا جائے گا۔ کیا کلینک میں فراہم کنندہ کی طرف سے دی گئی آپ کی فیکٹ شیٹ وہی نظر آئے گی جو ہم مرتبہ اساتذہ کمیونٹی پر مبنی سرگرمیوں میں دیتے ہیں؟

شہری ماحول میں پرنٹ میٹریل کے استعمال کے بارے میں غور وفکر اپنے پیغام کو پہنچانے میں مدد کے لیے پوسٹر مقابلوں کی میزبانی کر کے اور نوجوانوں کے فن کو پیش کر کے نوجوانوں کو شامل کریں۔ دیہی نوجوانوں کے مقابلے شہری نوجوانوں میں اسکولوں میں داخلہ اور خواندگی کی شرح زیادہ ہے۔

شہری نوجوانوں میں اعلیٰ سطح کی آزادی ہوتی ہے۔ پرنٹ میٹریل کو ان جگہوں پر رکھا جا سکتا ہے جہاں نوجوان انہیں اپنے والدین یا خاندان کی موجودگی کے بغیر دیکھ سکتے ہیں۔

شہری علاقوں کے نوجوان غیر شہری نوجوانوں کی نسبت زیادہ بولڈ ڈیزائن، تصاویر اور الفاظ کی طرف راغب ہو سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ پرنٹ میٹریل سے کیا مراد ہے؟

11.2.10 نقشہ اور اس کے اقسام(Map and Its Types)

ایک نقشہ زمین کی سطح کی نمائندگی یا ڈرائنگ ہے، یا اس کا ایک حصہ، ایک فلیٹ سطح پر، پیمانے کے مطابق۔ یہ ہاتھ سے تیار یا پرنٹ کیا جا سکتا ہے. یہ ہمیں کسی علاقے میں جگہوں اور مقامات کی نشاندہی کرنے میں مدد کرتا ہے جس سے ہمیں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں مدد ملتی ہے۔

نقشہ سماجی علوم کا ایک تدریسی مواد ہے۔ نقشہ کے ذریعہ نہ صرف جغرافیائی مواد بلکہ ملکوں کی سیاسی حالات کو موثر انداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ میپ کے ذریعہ ہم زمین کی سطح اور پانی کے ذخائر کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ نقشوں میں ہم تمام قسم کے پہاڑ، دریا، اور مختلف براعظموں کے ساتھ ساتھ ملکوں کی سرحدوں کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اساتذہ ان نقشوں کے ذریعہ طلباء کو کسی بھی زمین کی اونچائی اور وہاں کی سرسبزی و شادابی کو بتا سکتے ہیں۔ نقشہ میں مختلف اور رنگارنگ قسم کی مناسب اسکیل بھی ہوتے ہیں جن کے ذریعہ سماجی علوم کے اساتذہ اپنے طالب علموں کو چیزیں سمجھا کر انہیں نہایت ہی سہل طریقے سے ازبر کروا سکتے ہیں۔

نقشے کی قسمیں: نقشے کی بہت ساری اقسام ہیں اور ہر ایک کو مخصوص معلومات پہنچانے اور ایک خاص مقصد کی تکمیل کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ طلباء کو نقشہ کی مختلف اقسام سے متعارف کروانا دنیا اور اس کے مقامی تعلقات کے بارے میں وسیع تر تفہیم کو فروغ دیتا ہے۔ نقشے کی کچھ عام اقسام اور ان کے استعمال یہ ہیں۔

جسمانی نقشہ(Physical Map): یہ نقشے زمین کی قدرتی خصوصیات جیسے پہاڑوں، ندیوں اور صحراؤں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ وہ مختلف بلندیوں کی نمائندگی کرنے کے لیے رنگوں کا استعمال کرتے ہیں اور کسی خطے کی ٹپوگرافی کو سمجھنے کے لیے ضروری ہیں۔

سیاسی نقشہ (Political Map): یہ نقشے ممالک، ریاستوں اور شہروں کی سرحدوں کو ظاہر کرتے ہیں، جس سے طلبا کو دنیا کی سیاسی تقسیم کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

موضوعاتی نقشہ(Thematic Map): مخصوص تھیمز یا عنوانات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، یہ نقشے آبادی کی کثافت، آب و ہوا اور اقتصادی سرگرمیوں جیسی معلومات کو واضح کر سکتے ہیں۔ موضوعاتی نقشے طلباء کو مقامی سطح پر ڈیٹا کا تجزیہ اور موازنہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

ٹپوگرافک نقشے: بلندی کی تبدیلیوں کی نمائندگی کرنے والی سموچ لائنوں کے ساتھ، ٹپوگرافک نقشے خطوں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرتے ہیں اور پیدل سفر اور زمین کے استعمال کی منصوبہ بندی کی سرگرمیوں کے لیے ضروری ہیں۔

نقشے کے اجزاء (Component of Map): نقشے کے تین اجزاء ہوتے ہیں:

- فاصلہ

- سمت اور
- علامت۔

ہم پیمانے کے لحاظ سے فاصلے کی پیائش کرتے ہیں۔ پیمانہ زمین پر اصل فاصلے اور نقشے پر دکھائے گئے فاصلے کے درمیان ایک تناسب ہے۔

کاغذ پر براعظموں یا ممالک جیسے بڑے علاقوں کی پیائش کرنے کے لیے، ہم چھوٹے پیمانے پر نقشہ استعمال کرتے ہیں۔

آپ کے گاؤں سے شہر جیسے چھوٹے علاقے کو کاغذ پر دکھانے کے لیے، ہم بڑے پیمانے پر نقشہ استعمال کرتے ہیں۔

سمتیں مرکزی نکات ہیں جیسے شمال، جنوب، مشرق اور مغرب۔ اور علامتیں بعض حروف، رنگ، رنگ، تصویریں اور لکیریں ہیں، جو ہمیں ایک محدود جگہ کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہیں۔ مختلف دوسری چیزیں جیسے کہ خاکے اور منصوبے بڑے پیمانے کے علاقے کو کھینچنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

نقشے کے مختلف پہلوؤں کو پہچاننے کے اصول: نقشے مختلف قسم کے ہوتے ہیں اس لئے ان کو سمجھنے اور پہچاننے کے اصول بھی مختلف ہوتے ہیں۔ لہذا سماجی علوم کے سبھی معلم اور طلبہ کیلئے ضروری ہیکہ وہ ان اصولوں کو خوب اچھی طرح سے سمجھے۔ کچھ مخصوص اصول مندرجہ ذیل ہیں:

- کسی بھی نقشے میں موجود علامتوں کو سمجھنا، جیسے ہلکے اور گہرے رنگوں کو جاننا اور ان کی علامتوں سے واقف ہونا۔
- ہر نقشے میں موجود کھینچی گئی لائنوں اور ان کے رنگوں نیز ان کے ٹیڑھے اور سیدھے پن کو سمجھنا۔
- نقشے میں موجود خاص اشارات کو سمجھنا اور اس کی وضاحت کرنا۔
- مختلف قسم کے نقشوں کے درمیان فرق کو سمجھنا جیسے جسمانی نقشہ، سیاسی نقشہ وغیرہ۔
- نقشوں پر موجود ندی کی لائن، سرحدوں کی لائن اور متوازی خطوط کو سمجھنا اور ان کی تشریح کرنا۔

طلباء کو مختلف قسم کے نقشوں کو پڑھانا اور تشریح کر کے سکھانا انہیں ایک قیمتی بنیادی مہارت سے آراستہ کرتا ہے، جس کا اطلاق سوشل سائنس کے مختلف شعبوں اور حقیقی زندگی کے حالات میں کیا جا سکتا ہے۔ مشغول اور متعامل سرگرمیوں کے ذریعے، اساتذہ نقشہ پڑھنے کی مہارت کو کامیابی سے ابھار سکتے ہیں اور جغرافیہ اور مقامی تعلقات کے بارے میں تجسس پیدا کر سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ نقشے کی کسی دو قسم کی وضاحت کیجیے؟

11.2.11 گلوب اور اس کی اقسام(Globe and Its Types)

ایک گلوب زمین کا ایک کروی یا عین مطابق چھوٹا ماڈل ہے۔ یہ زمین کو اس کی اصل شکل میں دکھاتا ہے، تمام براعظموں، سمندروں، وغیرہ کو ان کے مناسب مقامات پر نشان زد کرتا ہے۔ یہ ہمیں سمتوں، فاصلے، علاقوں وغیرہ کو دکھا کر پوری زمین کا تین جہتی نظارہ فراہم کرتا ہے۔ آسمانی کرہ کے ماڈل گلوب کو آسمانی گلوب کہا جاتا ہے۔ یہ مختلف ممالک اور سمندروں کو تلاش کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ گلوب کے

بارے میں جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ گلوب زمین کا حقیقی نقشہ ہوتا ہے اور گلوب کے علم کے بغیر نقشے کا علم نامکمل ہوتا ہے۔ یہ نقشے سے مختلف ہے کیونکہ نقشہ صرف زمین کو ظاہر کرنے والی ایک منصوبہ بندی کی نمائندگی کرتا ہے جبکہ گلوب زمین کی صحیح شکل اور اس کی بناوٹ کے ساتھ ساتھ پانی و زمین کے حصوں کو ان کے تناسب سے پیش کرتا ہے۔

گلوب کی قسمیں: گلوب کی مختلف قسمیں درج ذیل ہیں۔

ٹیریسٹریل گلوب/زمینی گلوب: ایسے گلوب جو زمین کی سطح کو دکھاتے ہوں انہیں زمینی گلوب کہا جاتا ہے۔ زمینی گلوب زمین پر موجود اشیاء کی حقیقت کو ہو بہو دکھاتے ہیں جس سے طلباء کو سمجھنے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔ زمینی گلوبز کلاسک سے لے کر جدید تک مختلف طرزوں میں مل سکتے ہیں۔

سیلیسٹیئل گلوب/آسمانی گلوب: ستاروں اور فلکیات کے شوقین افراد کے لیے آسمانی گلوب ایک بہترین انتخاب ہیں۔ یہ گلوب رات کے آسمان کو دکھاتے ہیں، بشمول ستارے، برج اور دیگر آسمانی اجسام۔ آسمانی گلوب بھی عام طور پر روشن ہوتے ہیں، جو انہیں تاریک کمروں میں استعمال کے لیے بہترین بناتا ہے۔

سیاسی گلوب: سیاسی گلوب ممالک اور دیگر خطوں کی سیاسی سرحدیں دکھاتے ہیں۔ یہ گلوب ان لوگوں کے لیے بہترین انتخاب ہیں جو سیاست یا موجودہ واقعات میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ گفتگو کا ایک بہترین آغاز بھی ہو سکتے ہیں، کیونکہ وہ آپ کو یہ دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں کہ دنیا سیاسی طور پر کیسے تقسیم ہے۔ سیاسی گلوب کلاس رومز میں استعمال کرنے کے لیے بہترین ہیں، کیونکہ وہ طلباء کو مختلف ممالک اور ان کی حکومتوں کے بارے میں جاننے میں مدد کر سکتے ہیں۔

جسمانی گلوب: جسمانی گلوب زمین کی جسمانی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں، جیسے پہاڑ، دریا اور صحرا۔ یہ گلوب ان لوگوں کے لیے بہترین انتخاب ہیں جو جغرافیہ یا ماحولیات میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، زمین کے آب و ہوا کے علاقوں کے بارے میں جاننے کے لیے جسمانی گلوبز کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور سیاسی گلوبز کی طرح، جسمانی گلوبز بھی کلاس رومز میں استعمال کے لیے بہترین ہیں۔

سماجی سائنس کی درس و تدریس میں گلوب کے مقاصد:

- گلوب کے ذریعہ معلم اپنے طلباء کو بآسانی زمین کی گردش کے بارے میں سمجھا سکتے ہیں۔
- ایک معلم کیلئے موسم کی تبدیلی کے بارے میں سمجھانا گلوب کی مدد سے آسان ہوتا ہے۔
- معلم طلباء کو اس گلوب کی مدد سے زمین کی سالانہ گردش سے واقفیت کرا سکتا ہے۔
- گلوب کے ذریعہ معلم طلباء کو زمینی اور آبی کرّہ اور ان کے تناسب کو بآسانی سمجھا سکتے ہیں۔
- دن اور رات کی تبدیلی کے تصور کو گلوب بآسانی سمجھانے میں مددگار ہے۔

گلوب کے فوائد:

- گلوب زمین کا تین ابعادی تصور پیش کرتا ہے۔
- گلوب مختلف سائز اور اقسام میں آتے ہیں۔

- یہ ہماری دنیا کی چھوٹی اور حقیقی نمائندگی کرتا ہے۔
- یہ براعظموں اور ممالک کی درست شکلیں فراہم کرتا ہے۔
- یہ ہیرا پھیری کے بغیر بنیادی سمتوں کی تفصیلات فراہم کرتا ہے۔
- یہ ایک دوسرے ممالک کے حوالے سے صحیح مقامات فراہم کرتا ہے۔
- گلوب مقرر نہیں ہے اور اسے اسی انداز میں گھمایا جاسکتا ہے جس طرح ٹاپ اسپن یا کمہار کا پہیہ گھمایا جاتا ہے۔
- دنیا پر ممالک، براعظموں اور سمندروں کو ان کے صحیح سائز میں دکھایا گیا ہے۔
- ایک سوئی کو دنیا میں جھکائے ہوئے انداز میں طے کیا جاتا ہے جسے اس کا محور کہا جاتا ہے۔
- دنیا کے دو پوائنٹس جن سے سوئی گزرتی ہے وہ دو قطبوں کو دکھاتے ہیں- قطب شمالی اور قطب جنوبی۔
- جس طرح زمین حرکت کرتی ہے اسی طرح دنیا کو اس سوئی کے گرد مغرب سے مشرق کی طرف گھمایا جاسکتا ہے۔
- کسی بھی گلوب میں حرکت پیدا کی جاسکتی ہے۔
- گلوب سماجی علوم کے معلمین کا ایک آلہ ہے جس کے ذریعہ وہ تجرباتی تعلیم کو فروغ دے سکتے ہیں جیسے؛
- دن رات ہونے کا تجربہ
- زمین کی گردشوں کا تجربہ وغیرہ۔۔

گلوب کی کمیاں:

- محدود جگہ کی وجہ سے، بہت سی تفصیلات ایک گلوب پر نہیں دکھائی جاسکتیں۔
- خصوصیات سے متعلق جغرافیائی تفصیلات کو کسی گلوب پر صحیح طریقے سے نہیں دکھایا جاسکتا۔
- بڑے سائز کی وجہ سے کسی گلوب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا مشکل ہے۔
- زمین کے مخصوص حصے کا مطالعہ کرنے میں مدد نہیں کرتا۔
- یہ قصبے، شہر، ضلع، سڑکیں، ریلوے وغیرہ نہیں دکھاتا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ گلوب کی تعریف بیان کیجیے؟

گلوب بمقابلہ نقشہ

- ایک گلوب نقشے سے بہت سے پہلوؤں سے مختلف ہوتا ہے۔ آیئے ہم ایک گلوب اور نقشے کے درمیان فرق کے کچھ اہم نکات کو دیکھتے ہیں۔ بہت سے نقشوں کی تالیف کو اٹلس کہا جاتا ہے۔
- ایک گلوب ایک تین جہتی کرہ ہے جبکہ نقشہ دو جہتی ہے۔
- گلوب پوری زمین کی نمائندگی کرتا ہے، جبکہ نقشہ پوری زمین یا اس کے صرف ایک حصے کی نمائندگی کر سکتا ہے۔

- دنیا کی وسیع سطح کی تصویر حاصل کرنے کے لیے ایک گلوب کا استعمال کیا جا سکتا ہے جبکہ نقشے مختلف مقامات کے بارے میں مزید مخصوص معلومات فراہم کرتے ہیں۔
- ایک گلوب، شکل میں کروی ہونے کی وجہ سے، ایک محور کے گرد گھومتا ہے۔ تاہم، نقشے، کاغذ کے ٹکڑے پر ایک نمائندگی ہیں، نہیں گھومتے ہیں۔
- گلوبس سخت مواد سے بنے ہوتے ہیں اور انہیں جوڑا نہیں جا سکتا جس کی وجہ سے انہیں ادھر ادھر لے جانا مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم، آپ نقشے کو آسانی سے جوڑ کر اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں۔
- آپ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے نقشہ استعمال کر سکتے ہیں۔ تاہم، نیویگیشن میں آپ کی مدد کے لیے گلوبز کافی مخصوص تفصیلات فراہم نہیں کرتے ہیں۔

سماجی سائنس کے مضامین میں نقشے اور گلوب کے استعمال کی اہمیت:

انٹرنیٹ میپ اور ڈائریکشن ڈیٹا بیس کے ساتھ ساتھ گلوبل پوزیشننگ سسٹم (GPS) نے لوگوں کے مقامات تلاش کرنے کے طریقے میں انقلاب برپا کر دیا ہے، لیکن وہ نقشوں اور گلوبز کو پڑھنے اور جانچنے کی مہارت کی جگہ نہیں لے سکتے۔ طلباء کے لیے نقشوں کے استعمال کا مطالعہ کرنے اور ان کی چھان بین کرنے سے، اساتذہ اپنے شاگردوں کو جغرافیائی معلومات حاصل کرنے کے علاوہ کسی ملک کی اقتصادی، سیاسی اور سماجی خصوصیات کے بارے میں مزید سمجھنے کا موقع فراہم کر سکتے ہیں۔ نقشوں اور گلوبز کا مطالعہ تنقیدی اور تجریدی سوچ کی مہارتوں کو بھی بڑھاتا ہے جو طلباء کو اسکول میں ترقی کے ساتھ مدد فراہم کر سکتے ہیں۔

جب طلباء نقشے اور گلوبز کو پڑھنا جانتے ہیں، تو وہ دنیا کو ایک نئی روشنی میں دیکھ سکیں گے۔ نقشے اور گلوب صرف ایک مقام سے کہیں زیادہ فراہم کرتے ہیں۔ ایک گلوب کی بنیادی اہمیت یہ ہے کہ یہ طالب علموں کو نقطہ نظر کا احساس دے سکتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ وہ ایک بڑی دنیا کا حصہ ہیں، جو نقشے پر موجود مقامات کے بارے میں صرف ان کے ناموں سے زیادہ جاننے کی خواہش پیدا کر سکتا ہے۔

سماجی سائنس کے طلباء کے لیے نقشوں اور گلوب کے بنیادی استعمال:

طلباء کے لیے نقشوں کے بہت سے استعمال ہوتے ہیں، لیکن بالآخر، نقشہ پڑھنا طلباء کو مسائل حل کرنے اور استدلال کی مہارت کو بہتر بنانے میں مدد کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، طلباء حساب لگا سکتے ہیں کہ لائبریری ان کے اسکول یا گھر سے کتنی دور ہے۔ وہ چھٹیوں کے پسندیدہ مقامات پر سفر کرنے کے لیے سب سے آسان اور تیز ترین راستے بھی تشکیل دے سکتے ہیں۔ اس سے طلباء کی خود کفالت اور حل تیار کرنے کی صلاحیت میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

نقشوں اور گلوبز کا مطالعہ کر کے، طلباء کسی ملک کے بارے میں بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں، بشمول اس کی زمینی شکلوں، آبی ذخائر، قدرتی وسائل اور آب و ہوا کے بارے میں معلومات۔ جغرافیہ کا ایک بڑا حصہ نقشہ کی تعمیر کے تکنیکی پہلوؤں سے متعلق ہے۔ طلباء نقشوں کی علامتوں اور اوزاروں کے بارے میں سیکھیں گے، جیسے کمپاس گلاب، کلید اور عنوانات جو ایک نقشے کو دوسرے نقشے سے ممتاز کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

نقشے اور گلوب کی خصوصیات:

جامع اور سپر ش سیکھنے میں مدد گار: گلوب اور نقشے جامع اور سپر ش سیکھنے میں مدد کرتے ہیں۔ جب بچے نقشہ کو پہچاننے، دنیا کو گھمانے اور اسے چھونے کے قابل ہو جاتے ہیں، تو وہ دنیا کے تین جہتی نظارے کو سمجھنا شروع کر سکتے ہیں۔ اس سے انہیں یہ تصور کرنے میں مدد ملتی ہے کہ ممالک ایک دوسرے کے ساتھ کہاں ہیں۔

مزید برآں، یہ بلندی کی تبدیلیوں اور پہاڑوں، صحراؤں اور جنگلات جیسی خصوصیات کو دکھا سکتے ہیں۔ اس سے بچوں کو مختلف علاقوں کے جسمانی جغرافیہ کی بہتر تفہیم مل سکتی ہے۔

جغرافیائی معلومات کے حصول میں آسانی: گلوب اور نقشوں کی مدد سے طلباء کے لیے جغرافیہ کو سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ جب بچے تمام ممالک اور براعظموں کو ایک ساتھ دیکھ سکتے ہیں، تو ان کے درمیان روابط بنانا شروع کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر، وہ اس قابل ہو سکتے ہیں کہ کون سے ممالک خط استوا کے قریب ہیں یا روس کے ذریعے یورپ اور ایشیا کیسے جڑے ہوئے ہیں۔ ایک تفریحی سرگرمی جو آپ طالب علموں کے لیے عالمی دنیا کے ساتھ کر سکتے ہیں وہ ہے کہ وہ اپنی آنکھیں بند کر کے دنیا کو گھمائیں۔ جہاں بھی ان کی انگلی اترتی ہے، انہیں ملک اور براعظم کی شناخت کرنی ہوتی ہے۔ یہ بچوں کے لیے دنیا کے مختلف حصوں کے بارے میں جاننے کا ایک بہترین طریقہ ہے جس سے وہ شاید واقف نہ ہوں۔

دنیا کی تاریخ کو سمجھنا: طالب علموں کی زندگی میں گلوب کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ وہ کسی جگہ کے نقشوں کا مطالعہ کر کے اس کی تاریخ کا گہرا احساس حاصل کر سکیں۔ جنگوں، سیاست اور اندرونی تنازعات کے نتیجے میں ہونے والی تبدیلیوں کو ظاہر کرنے کے لیے نقشوں کو وقتاً فوقتاً دوبارہ تیار کرنا پڑتا ہے۔ پرانے اور نئے نقشوں کا مطالعہ کر کے، طلباء ان تبدیلیوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، وہ نوآبادیاتی دور سے لے کر خانہ جنگی کے بعد کے دور تک کے نقشوں کا مطالعہ کر کے امریکی تاریخ کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ طلباء یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ گزشتہ صدی کے دوران جب علاقوں نے آزادی حاصل کی یا کسی دوسرے ملک کا حصہ بن گئے تو یورپ نے کس طرح کئی بار تبدیل کیا ہے۔

جسمانی جغرافیہ کے علاوہ، گلوبز اور نقشے کے ذریعے پڑھانے سے بچوں کو تاریخ کو بہتر طور پر سمجھنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ اگر آپ رومن ایمپائر پر بات کر رہے ہیں تو آپ طلباء کو دکھا سکتے ہیں کہ تمام مختلف صوبے کہاں تھے۔ اگر آپ دوسری جنگ عظیم کے بارے میں بات کر رہے ہیں، تو آپ ان مختلف راستوں کا سراغ لگا سکتے ہیں جو فوجوں نے لیا تھا۔

کراس کریکولر ایجوکیشن: اساتذہ اور طلباء مختلف ممالک کی خصوصیات کا موازنہ کر کے درس و تدریس کی مہارت کو تقویت دے سکتے ہیں جو انہوں نے نقشوں اور گلوبز کے مطالعہ سے سیکھی ہیں۔ وہ جسمانی نقشوں سے اوسط درجہ حرارت اور بارش کی مقدار کا گراف بنا کر ریاضی کی مہارت کو بھی بہتر بنا سکتے ہیں۔ چونکہ نقشے کی بہت سی اقسام ہیں، طلباء ڈیٹا کو منظم اور درجہ بندی کرنا سیکھ سکتے ہیں، جو کسی بھی تعلیمی مضمون کے لیے ایک مفید ہنر ہے۔ اور اگر وہ ایسا کرنے کی طرف مائل ہیں، تو طلباء آرٹ کلاس میں پیپر میش گلوب بنا کر اپنی فن کی مہارتوں کو کام میں لا سکتے ہیں۔

تعلیمی مقاصد کے لیے گلوبز عام طور پر مختلف ممالک کے بارے میں بہت سی معلومات کے ساتھ آتے ہیں۔ اس میں آبادی، دارالحکومت، سرکاری زبان، کرنسی اور جھنڈا جیسی چیزیں شامل ہو سکتی ہیں۔

موجودہ حالات سے واقفیت: نقشے اور گلوب کے ذریعہ موجودہ واقعات کے بارے میں بات چیت کے لیے نقطہ آغاز کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کسی خاص ملک میں کوئی قدرتی آفت آتی ہے، تو آپ ان کا استعمال طلباء کو یہ دکھانے کے لیے کر سکتے ہیں کہ وہ کہاں ہے اور کیا ہو رہا ہے۔

بین الثقافتی فہم کا فروغ: ایک سرگرمی جو آپ بین الثقافتی تفہیم کو فروغ دینے کے لیے کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ طالب علموں کو دنیا پر ایک ایسا ملک تلاش کرنا ہے جس میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ جب بچوں کو چھوٹی عمر میں مختلف ثقافتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو وہ ان کے لیے زیادہ سمجھ اور تعریف پیدا کر سکتے ہیں۔ کلاس روم میں ایک گلوب کے ساتھ، آپ طلباء کو مختلف ممالک اور ان کے رسم و رواج سے باآسانی متعارف کروا سکتے ہیں۔

مطابقت اور نقطہ نظر کا مظاہرہ: گلوبز اور نقشے کی مدد سے ٹیچنگ کا ایک حیرت انگیز فائدہ یہ ہے کہ وہ مطابقت اور نقطہ نظر کو ظاہر کرتے ہیں۔ بچے اکثر سوچتے ہیں کہ وہ اسکول میں جو کچھ سیکھ رہے ہیں وہ ان کی زندگی سے غیر متعلق ہے۔ تاہم، ٹیچنگ کے دوران نقشے اور گلوبز کے استعمال کے ذریعے آپ انہیں دکھا سکتے ہیں کہ وہ جو کچھ سیکھ رہے ہیں وہ ان کے آس پاس کی دنیا سے کیسے متعلق ہے۔

مثال کے طور پر، اگر آپ دنیا بھر میں مختلف قسم کی حکومتوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں، تو آپ طالب علموں کو دکھا سکتے ہیں کہ ان کی حکومت دوسروں سے کیسے موازنہ کرتی ہے۔

مسئلہ حل کرنے کی ترقی میں مددگار: درجہ جماعت میں گلوب اور نقشے کی مدد سے تدریس کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ مسئلہ حل کرنے کی ترقی میں مدد کر سکتے ہیں۔ جب بچے مختلف ثقافتوں اور نقطہ نظر سے روشناس ہوتے ہیں، تو وہ مسائل کے حل کے بارے میں تخلیقی طور پر سوچنا سیکھتے ہیں۔ وہ یہ قبول کرنا بھی سیکھتے ہیں کہ ہمیشہ ایک "صحیح" جواب نہیں ہو سکتا۔

مثال کے طور پر، اگر آپ امیگریشن جیسے متنازعہ موضوع پر بات کر رہے ہیں، تو آپ طالب علموں کو یہ دکھانے کے لیے دنیا کا استعمال کر سکتے ہیں کہ مختلف ممالک کی مختلف پالیسیاں کیسی ہیں۔ اس سے انہیں یہ سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے کہ ایک ہی مسئلہ تک پہنچنے کے مختلف طریقے ہیں۔ یہ تنقیدی سوچ اور نقطہ نظر کی حوصلہ افزائی کرنے کا ایک بہترین طریقہ بھی ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ گلوب اور نقشہ کے مابین فرق کو واضح کریں؟

11.2.12 نقشہ کی زبان(Map Language)

نقشے میں مختلف چیزوں اور مختلف جغرافیائی حالات کی نمائندگی کرنے والی علامتوں کو عام طور پر نقشے کی زبان کہا جاتا ہے۔ لفظ Mapلاطینی لفظ 'Mappo' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے 'نیپکن'/'napkin'۔ نقشہ زمین کی سطح یا اس کے کسی حصے کی کسی چپٹی سطح پر نمائندگی کرتا ہے۔

ہر نقشے کی ایک زبان ہوتی ہے۔ نقشے پر دی گئی معلومات کو سمجھنے کے لیے ہمیں اس کی زبان جاننا ضروری ہے۔ ہم نقشے پر مختلف قسم کی علامتیں، علامات اور رنگ استعمال کرتے ہیں۔ یہ جسمانی، اقتصادی اور ثقافتی خصوصیات کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہی نقشوں کی زبان کہلاتے ہیں۔

ہر نقشے پر چار اہم اور اصل سمتیں ہوتی ہیں۔ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب۔ ان سمتوں کو کارڈنل ڈائریکشنز کہا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ چار ذیلی سمتیں ہوتی ہیں۔ شمال مشرق، جنوب مشرق، شمال مغرب اور جنوب مغرب۔ نقشے پر سمتوں کو بھی ایک تیر کے ذریعے دکھایا جاتا ہے جس پر 'N' کا نشان ہوتا ہے۔ یہ شمال کی سمت کی نشاندہی کرتا ہے۔ جب ہم جان لیں کہ شمال کہاں ہے تو دوسری سمتوں کو تلاش کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ تمام نقشے سمت دکھانے کے لیے ایک ہی طریقہ پر عمل کرتے ہیں۔ سمت کی اس اسکیم پر دنیا کے ہر ملک میں عمل کیا جاتا ہے۔

پیمانہ/Scales: تمام نقشے پیمانے پر تیار کیے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کھینچے گئے تمام نقشے اتنے بڑے نہیں ہوتے جتنے رقبے پر وہ دکھائے جاتے ہیں۔ ہم کسی بھی دو جگہوں کے درمیان زمین پر اصل فاصلہ جانتے ہیں۔ ایک ہی فاصلے کو نقشے پر نہیں دکھایا جا سکتا۔ نقشہ چھوٹے فاصلے دکھاتا ہے۔ اس طرح نقشے پر موجود فاصلے اور زمین پر اصل فاصلے کے درمیان ایک تناسب ہوتا ہے۔ اس تناسب کو 'نقشے کا پیمانہ' کہا جاتا ہے۔ اس پیمانے کو کئی طریقوں سے دکھایا جا سکتا ہے۔

بائی اسٹیٹمنٹ/By Statement: اگر زمین پر کسی بھی دو جگہوں کے درمیان اصل فاصلہ ایک کلومیٹر ہے اور نقشے پر انہی دو جگہوں کے درمیان فاصلہ ایک سنٹی میٹر ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ زمین پر موجود ایک کلومیٹر کو نقشے پر ایک سنٹی میٹر سے ظاہر کیا گیا ہے۔ یا 1cm: 1km

بائی لینیئر پیمانہ/By Linear Scale: پیمانے کے اس طریقہ میں، ایک لائن کو چند برابر حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر حصے کی لمبائی دو منتخب جگہوں کے درمیان نقشے کا فاصلہ دکھاتی ہے۔

پیمانے کے مطابق، نقشے کی دو قسمیں ہیں۔

بڑے پیمانے کے نقشے/Large Scale Map: بڑے پیمانے پر نقشے چھوٹے علاقوں کی بڑی تفصیل سے نشاندہی کرتے ہیں جیسے کہ ایک علاقہ یا کالونی کی تفصیل۔ شہر یا قصبے کے گائیڈ بڑے پیمانے کے نقشے پر ہوتے ہیں۔

چھوٹے پیمانے کے نقشے/Small Scale Map: چھوٹے پیمانے کا نقشہ کم تفصیلات کے ساتھ ملک یا براعظم جیسے بڑے علاقے دکھاتا ہے۔ وہ ایک بڑے علاقے کی جنرل کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ پیمانہ ہمیں نقشے پر اصل فاصلے کی پیمائش کرنے اور پھر اسے زمینی فاصلے میں

تبدیل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ تمام نقشے ہمیشہ کسی نہ کسی پیمانے کے مطابق ہوتے ہیں۔ ایک نقشہ جو پیمانے کے مطابق نہیں ہے وہ نقشہ نہیں بلکہ صرف ایک خاکہ ہے۔

رنگ سکیم/Colour Scheme: نقشے بہت سے رنگ دکھاتے ہیں۔ ہر رنگ نقشے پر ایک خاص چیز دکھاتا ہے۔ جو ان کی خاص پہچان اور زبان ہوتی ہوتی ہے کیونکہ انہیں رنگوں کے استعمال سے طلباء اپنے مقصد کی رسائی حاصل کرتے ہیں۔ عام طور پر نقشے رنگ کی عام سکیم کی پیروی کرتے ہیں۔

- Light blue-Shallow water(سطحی یا کم گہرے پانی کیلئے)
- Dark blue- Deep water(گہرے پانی کیلئے)
- Green-Lowlands or Plains(نشیبی یا سطحی زمین کیلئے)
- Brown-Lands higher than plains(سطح سے اوپر زمین کیلئے)
- Dark brown- Highlands (Hill- Mountains)(پٹھار اور پہاڑ کیلئے)
- Yellow - Desserts and Scrubland(ریگستان اور صحرا کیلئے)

علامتیں یا نشانات/Symbols

ہر نقشے کی ایک اپنی زبان اور اہمیت ہوتی ہے۔ یہ نقشے میں استعمال ہونے والی علامتوں اور رنگوں پر مشتمل ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہیکہ وہ کیا دکھاتے ہیں۔ ایک نقشہ اتنا بڑا نہیں ہے کہ پہاڑوں، جھیلوں، ندیوں، پلوں، مندروں اور ریلوے کے سفر کو دکھا سکے۔ معلومات دینے کے لیے مختلف نشانیاں اور علامتیں استعمال کی جاتی ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان سرحد ڈیش۔۔۔۔۔۔اور نقطوں.......کی ایک لکیر سے کھینچی جاسکتی ہے۔ مختلف علامتوں کی مدد سے ریلوے لائنیں، سڑکیں، ندیاں اور بہت سی دوسری قسم کی معلومات دکھائی جاسکتی ہیں۔ نشانات پیمانے کے مطابق بنائے جاتے ہیں۔ یہ ایک یا مختلف رنگوں میں کھینچے جاسکتے ہیں۔ نقشے پر ایک کلید ان علامتوں کے معنی کی وضاحت کرتی ہے۔ ہم تھوڑی سی مشق سے نقشے پر ان علامتوں کو آسانی سے یاد کر سکتے ہیں۔

کسی بھی نقشے پر موجود کلر، علامت اور اسکیل ہی اس نقشے کی زبان ہوتی ہے جس کے اندر معلومات کا ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ جن کا استعمال کر کے طلباء و معلمین نقشوں کو پڑھ کر خوب سے خوب تر جانکاری حاصل کر سکتے ہیں۔

11.2.13 نقشہ پڑھنا(Map Reading)

نقشہ ایک مواصلاتی ذریعہ ہے۔ یہ بہت بڑی مقدار میں معلومات کو ایک قابل ذکر چھوٹی جگہ میں پیک کرتا ہے۔ اس کا زیادہ تر حصہ مضمر ہے، لیکن بہت کچھ واضح ہے۔ نقشہ پڑھنا اس مواصلات کو پڑھنے کے قابل ہونا ہے جو نقشہ لے جارہا ہے، یعنی نقشے میں موجود معلومات کو کسی ایسی چیز کے لحاظ سے تشریح کرنا جو آپ چاہتے ہیں یا جاننے کی ضرورت ہے۔

نقشہ پڑھنے سے مراد نقشے پر پیش کی گئی جغرافیائی معلومات کی تشریح یا سمجھنے کا عمل ہے۔ نقشہ پڑھنے کے ذریعے، قاری کو نقشے پر دکھائی گئی علامتی معلومات پر کارروائی کرکے حقیقی دنیا کی معلومات کا ذہنی نقشہ تیار کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ایسا کرنے کے لیے قاری کو نقشے کے ذریعے پیش کردہ ضروری معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی جیسے کہ فاصلہ، سمت، قدرتی اور انسان کی بنائی ہوئی خصوصیات، اور ٹپوگرافیکل خصوصیات۔۔۔ نقشہ میں استعمال شدہ نقشہ نگاری کی علامتوں اور ترازو کی تشریح کرنے کے لیے کچھ مہارت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ نشانات کی نوعیت، زمینوں کی تہہ اور ان کی شکل، مقامات کے درمیان فاصلہ وغیرہ کو ظاہر کیا جاسکے۔

نقشہ پڑھنا آپ کے جمالیاتی ذوق کو پورا کرنے کے لیے شاعری، کہانیاں، مضامین پڑھنے سے مختلف ہے، لیکن نقشہ پڑھنا آپ کو مقامات، نیویگیشن اور سیاحوں کی دلچسپی کے مقامات کا پتہ لگانے کے لیے اس کا مطالعہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔

نقشے پر علامتوں کو سمجھنا: چونکہ نقشے حقیقی دنیا کی نمائندگی کرتے ہیں، اس لیے قاری کو یہ بتانے کے لیے نقشہ نگار علامتوں اور رنگوں کا استعمال کرتے ہیں تاکہ قاری سمجھ سکے کہ وہ کیا اور کیسا نقشہ بنا رہے ہیں۔

نقشے پر علامتوں کا کیا مطلب ہے اس کی وضاحت اس میں ہوتی ہے جسے نقشہ لیجنڈ یا نقشہ کی کلید کہا جاتا ہے۔ نقشے کے لیجنڈ کا نقطہ یہ بیان کرنا ہے کہ نقشے پر موجود تمام علامتوں کا کیا مطلب ہے۔ایک مکمل نقشہ لیجنڈ یا کلید کے ساتھ نقشے اضافی تشریحی گائیڈز کی ضرورت کے بغیر استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

نقشہ کی واقفیت: بنیادی سمتوں کو سمجھنا نقشہ پڑھنے کا ایک اہم پہلو ہے۔ نقشے کی بنیادی سمتوں اور علامتوں سے واقفیت بہت ضروری ہے تاکہ طلباء معلوم کرسکیں کہ کون سا راستہ شمال، جنوب، مغرب یا مشرق ہے۔

سمت دکھانے کے لیے، نقشے میں شمالی تیر کا نشان ہوگا۔ بہت سارے نقشے پر مبنی ہیں تاکہ شمال نقشے کے اوپری حصے کی طرف ہو۔ جب نقشہ شمال کی طرف نقشہ کے ساتھ ہوتا ہے، تو شمالی تیر اشارہ کرے گا کہ شمال براہ راست اوپر ہے۔

نقشہ کے پیمانے کو سمجھنا: نقشہ کا پیمانہ نقشہ نگاروں کے لیے قاری کو بتانے کا ایک طریقہ ہے کہ نقشے پر فاصلے کو زمین پر فاصلے تک کیسے بتایا جائے۔ نقشہ کا پیمانہ حقیقی دنیا میں نقشے پر فاصلے کے تناسب کا اظہار ہے۔

مثال کے طور پر، ہاف ڈوم نقشہ کا پیمانہ 1:24،000 ہے۔اس تناسب کا مطلب ہے کہ نقشے پر موجود ہر ایک یونٹ زمین پر موجود ایک ہی یونٹ کے 24,000 کے برابر ہے۔اس قسم کا نقشہ پیمانہ نمائندہ فریکشن (RF) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ لہذا، نقشے پر 1 انچ زمین پر 24,000 انچ کے برابر ہے۔

نقشہ کے پیمانے کو ایک قسم کی یونٹ کے دوسرے قسم کی یونٹ کے تناسب کے طور پر بھی ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ آپ نقشہ کا پیمانہ دیکھ سکتے ہیں جس کا اظہار 1"=100' ہے۔اس کا مطلب ہے کہ نقشے پر ایک انچ حقیقی دنیا میں 100 فٹ کے برابر ہے۔ نقشہ کی اس قسم کو زبانی پیمانے کے نام سے جانا جاتا ہے۔

نقشہ کے پیمانے کے لیے ایک تیسرا آپشن یہ ہے کہ نقشے کا حقیقی دنیا سے تعلق کو بار اسکیل کے طور پر دکھایا جائے۔ ایک بار اسکیل بنیادی طور پر نقشے پر ایک حکمران ہوتا ہے۔ نقشے پر فاصلے کو گراف کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے اور اسی فاصلے کو بار پیمانے پر نوٹ کیا جاتا ہے۔

میپ میٹاڈیٹا: نقشہ پڑھنے کے بارے میں سمجھنے کے لیے معلومات کا آخری اہم حصہ میٹاڈیٹا ہے۔ میٹاڈیٹا نقشہ کے بارے میں ایک قسم کا ڈیٹا ہے۔ میٹاڈیٹا کے مخصوص ٹکڑے جو آپ کو نقشے پر مل سکتے ہیں وہ ہیں نقشہ نگار کا نام، نقشہ بنانے کی تاریخ، نقشہ بنانے کے لیے استعمال ہونے والے ڈیٹا کا ماخذ اور تاریخیں، نقشہ کی پروجیکشن اور ڈیٹام کا استعمال، اور تخلیق کار کا کوئی بھی دستبرداری نقشہ آپ کے بارے میں جاننا چاہتا ہے۔ میٹاڈیٹا نقشے کے کسی سائڈ پر ملتا ہے۔ میٹاڈیٹا آپ کو اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ نقشہ بنانے کے لیے استعمال کیے گئے مختلف ڈیٹا سیٹس کتنے پرانے ہیں۔

نقشہ پڑھنے کی مہارت اچھی مقامی استدلال کی مہارتوں کے ساتھ ساتھ نقشے میں گہری (اور اکثر مضمر) معلومات کو کھودنے میں مدد کرتا ہے۔ نقشہ پڑھنے کے لیے کارٹو گرافک کنونشنز سیکھنے کی ضرورت ہے، جو درحقیقت ایک بولی ہے جس میں نقشہ 'انکوڈ' کیا جاتا ہے تاکہ آپ نقشے کو صحیح طریقے سے 'ڈی کوڈ' کر سکیں۔ یہ ایک تحریری زبان کو پڑھنے کے مترادف ہے: آپ کو علامتوں کی ایک سیریز پیش کی جاتی ہے، جسے آپ اپنے ذہن میں خیالات کے ایک سیٹ کو جمع کرنے کے لیے ڈی کوڈ کرتے ہیں۔ نقشے کو پڑھنا بہت یکساں ہے، سوائے اس کے کہ آپ علامتوں اور مضمر معلومات میں اتنا ہی کام کر رہے ہیں جتنا آپ الفاظ میں کر رہے ہیں۔

11.2.14 نقشہ بنانا (Map Making)

نقشہ سازی کو کارٹو گرافی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے، یہ ہے جغرافیائی معلومات کا استعمال کرنا اور اسے نقشے میں تبدیل کرنا۔ جیسا کہ آپ کو اسکول اور گھر میں نقشے دیکھنے سے معلوم ہوگا، نقشہ ایک گرافک ہوتا ہے جو کسی مقام/علاقے کی کچھ خصوصیات کے ساتھ ایک آسان تصویر (یا تصور) پر مشتمل دکھائی دیتا ہے (جسے مقامی ڈیٹا بھی کہا جاتا ہے).

نقشہ سازی کو عام طور پر نقشہ نگاری بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ نقشوں کی تخلیق کارٹو گرافی کے ساتھ شامل بڑے اجزاء میں سے ایک ہے۔ نقشے بہت سے مختلف سائنسی یا تعلیمی مقاصد کے لیے موجود ہیں، جیسے کہ آبادی کی تقسیم کو ظاہر کرنا، درجہ حرارت اور خطوں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرنا، یا کسی علاقے کے اندر دلچسپی کے مقامات کو ظاہر کرنا۔ نقشہ نگاری صدیوں سے انسانیت کے لیے اہم رہی ہے کیونکہ یہ طبعی خطوں کی ایک آسان بصری نمائندگی فراہم کرتی ہے۔ ماضی میں، نقشوں نے تلاش، سفر، اور شہروں کی منصوبہ بندی اور فوجی کارروائیوں میں بہت مدد کی ہے۔

کارٹو گرافی/نقشہ سازی کا سب سے اہم مقصد صارفین کو کسی علاقے کی آسان بصری نمائندگی دینا ہے تاکہ وہ اس پر زیادہ آسانی سے تشریف لے جائیں۔

نقشہ نگار: نقشہ نگار وہ شخص ہوتا ہے جو نئے نقشے کھینچتا ہے یا نقشوں کی تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے۔ اکثر کارٹو گرافر دونوں کردار ادا کرتے ہیں۔ نقشہ نگاروں کے لیے نقشوں یا کسی خطے کی تاریخ کا علم ہونا ضروری ہے کیونکہ انہیں نازک درستگی کے ساتھ کھینچا جانا چاہیے۔ نقشے کی لکیریں اور پیمائش بالکل درست ہونی چاہیے تاکہ صارف طبعی دنیا کو زیادہ آسان طریقے سے دیکھ سکیں۔ نقشہ سازی کی تازہ ترین تکنیکوں (جدید طور پر ڈیجیٹل

ذرائع سے) کے ساتھ ساتھ نقشہ سازی کی تاریخ کا وسیع علم رکھنے سے نقشہ نگاروں کو اپنے کام کو زیادہ مؤثر طریقے سے انجام دینے میں مدد ملتی ہے۔

نقشہ نگاری ایک ایسا شعبہ ہے جس نے وقت کے ساتھ ساتھ زبردست ترقی کی ہے۔ مندرجہ ذیل مشہور نقش نگاروں میں سے کچھ کی پیشرفت نے عالمی ریسرچ میں بہت زیادہ تعاون کیا:

- کرسٹوفورو بونڈیلمونٹی
- جیرارڈ مرکٹر
- ابراہیم اورٹیلیئس

گزرتے وقت کے ساتھ، نقشہ سازی کو مختلف پیشوں کی طرف سے تیار کیا جاتا رہا ہے جو COOL ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے نقشے تیار کرنے کے لیے شامل ہوتے ہیں، مثلاً زمین کا سروے کرنا، سیٹلائٹ ریموٹ سینسنگ، فضائی فوٹو گرافی، جغرافیائی معلوماتی نظام، فوٹو گرامیٹری، اور ہائیڈرو گرافی۔

نقشہ سازی میں آرٹ، جغرافیہ، سائنس اور ٹیکنالوجی جیسے مضامین کی مہارتیں استعمال ہوتی ہیں۔ یہ ایک تفریحی اور تخلیقی پیشہ ہے، اور ایک پیشہ کے طور پر ہنر مند نقشہ سازوں کی بہت زیادہ مانگ ہے۔ نقشہ سازی آپ کو بہت سے مواقع کی راہ پر گامزن کر سکتی ہے، بشمول GIS (جغرافیائی انفارمیشن سسٹم) کا استعمال جو کہ اپنے آپ میں ایک کیریئر ہے۔

کارٹوگرافی میں اہم پیشرفت: نقشہ نگاری کے شعبے نے انسانی تہذیب کی تاریخ میں بہت زیادہ ترقی کی ہے اور کافی حد تک بدلا ہے۔ نقشہ سازی کے نئے انداز اور تکنیک کی ترقی کے ساتھ، تلاش اور تصفیہ کو زیادہ موثر اور کامیابی سے انجام دیا جا سکتا ہے، جس سے خود انسانی تہذیب میں ترقی ہو سکتی ہے۔ نقشہ نگاری کے طریقوں کی ترقی کو ان کے زمانے کے ذریعے درج ذیل حصوں میں تلاش کیا جائے گا۔

قدیم دنیا: نقشہ نگاری کے پہلے استعمال کا تعلق قدیم زمانے سے ہے، تقریباً 7000 قبل مسیح۔ قدیم ترین نقشے غار کی دیواروں پر بنائے گئے تھے اور جیسے جیسے تہذیب ترقی کرتی گئی، نقشے کاغذ پر بنائے گئے۔ بابل کے باشندے پہلے تھے جنہوں نے 2300 قبل مسیح کے آس پاس اس انداز میں تفصیلی نقشے بنائے تھے، جس میں خطوں اور بلندیوں کے ساتھ ساتھ دلچسپی کے مقامات کی تفصیل تھی۔

بہت سے ابتدائی نقشے سمت کا تعین کرنے کے لیے سورج، چاند اور ستاروں کی پوزیشن پر انحصار کرتے تھے۔ شمالی ستارہ شاید سب سے اہم دشاتمک اشارہ تھا۔ قدیم ترین نقشے شمال کی طرف نقشے کے اوپری حصے کی طرف تھے، ایک روایت جو برسوں کے دوران بہت زیادہ بدلی ہوئی ہے۔ تاہم، کچھ نقشے مخالف سمت میں تھے اور نقشے کے سب سے اوپر جنوب میں رکھے گئے تھے۔

درمیانی ادوار: کچھ اہم ترین نقشے عہد وسطیٰ سے نکلے، حالانکہ نقشہ سازی کے نئے طریقوں کی ترقی کے حوالے سے پیش رفت محدود تھی۔ جدید نقشہ نگاری کی بنیادیں قدیم یونانیوں نے عہد وسطیٰ کے آغاز سے ٹھیک پہلے رکھی تھیں۔ Anaximander دنیا کا نقشہ شائع کرنے والا پہلا شخص تھا (جیسا کہ اس وقت جانا جاتا تھا) اور بطلیمی کو جغرافیہ کا باپ سمجھا جاتا ہے۔ جیسے جیسے عہد وسطیٰ نے ترقی کی، محدود ریسرچ اور نقشہ نگاری نے تہذیبوں کو وسعت دینے اور سلطنتوں کی تخلیق میں مدد کی۔

طلباء میں شوق کیسے پیدا کریں: طلباء کے اندر نقشہ سازی کے تئیں دلچسپی اور شوق کو فروغ دینے کیلئے کالج کیمپس یا قریب پاس ہی میں چند اہم چیزوں کے ساتھ ایک علاقہ چنیں جیسے ایک پل، راستہ اور تالاب۔ اپنے ارد گرد کی اشیاء کا استعمال کرتے ہوئے، پتھروں، لاٹھیوں اور گھاس (یا جو کچھ بھی آپ کو مل سکتا ہے) کا استعمال کرتے ہوئے اپنا چھوٹا سا فطرت کا نقشہ بنائیں۔

نیشنل جیو گرافک نے بہت آسان نقشہ بنانے والا Map zone کے نام سے ایک ویب صفحہ بھی بنایا ہے۔ یہاں آپ ہر طرح کے مختلف نقشے بنا سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1۔ کارٹو گرافی کی اہم پیش رفت کو بیان کریں؟ 2۔ نقشہ سازی سے کیا مراد ہے؟

11.3 خلاصہ (Summary)

سماجی علوم ایک مربوط نظم کے طور پر انسانی معاشرے کے مختلف پہلوؤں کو خاص طور پر بنیادی سطح پر یکجا کرتا ہے، اور پرائمری اسکول کے تعلیمی معیار میں مقامی کمیونٹی پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ سماجی علوم کی تدریس میں مختلف تدریسی مواد استعمال کیے جاتے ہیں، جن میں اشیاء، چیزیں، لوگ اور مقامات شامل ہیں جو سیکھنے اور سکھانے کے عمل کو فروغ دیتے ہیں۔ تدریسی مواد یا تدریسی آلات (TLMs) وہ تمام ٹولز ہیں جنہیں استاد سیکھنے والوں کو سرگرمیوں میں مدد دینے اور ان کی حوصلہ افزائی کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ یہ تدریسی مواد سیکھنے کے مختلف انداز اور ترجیحات کو پورا کرتے ہیں؛ کچھ طلبہ بصری امداد کے ذریعے بہتر سیکھتے ہیں جبکہ کچھ سمعی وسائل یا عملی سرگرمیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ مواد طلبہ کو پیچیدہ سماجی مسائل پر تنقیدی انداز میں سوچنے، ہمدردی پیدا کرنے، اور بامعنی گفتگو میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے ہیں۔

سمعی و بصری امداد کو تعلیمی مواد بھی کہا جاتا ہے، اور وہ تمام ایڈز جو ہمارے حواس کے ذریعے چیزوں کو واضح کرتی ہیں "آڈیو ویژول ایڈز" کہلاتی ہیں۔ یہ سمعی و بصری اشیاء تدریسی عمل میں کثیر حسی تجربات فراہم کرتی ہیں، سیکھنے والوں کی توجہ حاصل کرنے اور ان کی دلچسپی کو برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہیں، اور مفید و بامقصد سیکھنے کو ممکن بناتی ہیں۔ تقریباً تمام مضامین کی تدریس میں سمعی و بصری اشیاء کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تین اقسام پر مشتمل ہوتی ہیں: سمعی مواد، بصری مواد اور سمعی و بصری مواد۔ بصری اشیاء وہ ہیں جنہیں دیکھ کر کسی چیز کے بصری پہلو کو سمجھا جا سکتا ہے، جبکہ سمعی و بصری اشیاء وہ ہیں جنہیں بیک وقت سنا اور دیکھا جا سکتا ہے۔

اسی طرح، پرنٹ اشیاء وہ کاغذی مواد ہیں جو تحریری الفاظ یا تصویروں کے ذریعے پیغام پہنچاتے ہیں۔ انہیں پڑھنے کا مواد بھی کہا جاتا ہے، اور ان کے ذریعے افراد انسانوں، مقامات، اعمال اور واقعات کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔ نقشہ زمین کی سطح کی نمائندگی یا ڈرائنگ ہے جو ہمیں مختلف علاقوں، جگہوں اور مقامات کی نشاندہی میں مدد دیتا ہے، جس سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں آسانی ہوتی ہے۔ نقشے کے تین اہم اجزاء ہوتے ہیں: فاصلہ، سمت اور علامت۔ گلوب زمین کا ایک کروی اور حقیقی ماڈل ہے جو زمین کو

اس کی اصل شکل میں دکھاتا ہے۔ گلوب تین جہتی ہوتا ہے جبکہ نقشہ دو جہتی شکل میں زمین کی نمائندگی کرتا ہے۔ نقشے میں مختلف جغرافیائی حالات اور چیزوں کی نمائندگی کے لیے استعمال ہونے والی علامتوں کو "نقشے کی زبان" کہا جاتا ہے، اور نقشہ پڑھنے سے مراد ان جغرافیائی معلومات کی تشریح یا سمجھنے کا عمل ہے جو نقشے پر پیش کی گئی ہوں۔

11.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ درجِ ذیل باتیں سیکھیں گے:

- سماجی علوم میں تدریسی مواد کے کردار اور اہمیت کو سمجھیں اور اس کی وضاحت۔
- سماجی علوم میں استعمال ہونے والے مختلف قسم کے تدریسی مواد کی شناخت کریں، جیسے نقشے، گلوب، اور سمعی و بصری وسائل۔
- سماجی علوم کی تدریس میں سمعی و بصری اشیاء کی تعریف اور فنکشن کے علم کا مظاہرہ۔
- سماجی علوم میں موثر تدریس کے لیے مختلف قسم کے سمعی و بصری اشیاء کے حصول اور استعمال کے عمل کی وضاحت۔
- طالب علم کی مصروفیت اور فہم کو بہتر بنانے کے لیے سماجی علوم کے اسباق میں سمعی و بصری مواد کو ضم کرنے کی اہمیت کو بیان۔
- تصورات کو واضح کرنے، مثالیں فراہم کرنے اور انٹرایکٹو سیکھنے کے تجربات کو آسان بنانے کے لیے سماجی علوم کی تدریس ہیں سمعی و بصری اشیاء کو مؤثر طریقے سے استعمال کریں۔
- سماجی علوم کے اندر جغرافیائی اور ثقافتی پہلوؤں کی تعلیم میں مختلف قسم کے نقشوں اور گلوب اور ان کے استعمال کی وضاحت کریں۔
- سیکھنے کے متنوع طرزوں کی حمایت کرنے اور سماجی علوم میں مخصوص سیکھنے کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے حکمت عملی کے ساتھ تدریسی مواد کا اطلاق کریں۔

11.5 فرہنگ (Glossary)

الفاظ (Word)	معنی (Meaning)
گلوب (Globe)	گلوب زمین کا ایک سہ جہتی کروی ماڈل ہے، جس میں اس کی جغرافیائی خصوصیات، ممالک اور سمندروں کو ایک چھوٹے سے شکل میں نمائندگی میں دکھایا گیا ہے۔
نقشہ (Map)	نقشہ کسی علاقے کی بصری نمائندگی ہے، جو اس کی جغرافیائی خصوصیات، حدود اور مختلف مقامات کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔۔
سمعی و بصری امدادی اشیاء (Audio-Visual Aids)	سمعی و بصری تدریسی امدادی اشیاء کا حوالہ دیتے ہیں جو آواز اور تصاویر کو یکجا کرتے ہیں، جیسے کہ ویڈیوز، فلمیں، سلائیڈز، اور ملٹی میڈیا پریزنٹیشنز، تدریس اور سیکھنے کو بڑھانے کے لیے۔

تدریسی مواد (Instructional Materials)	تدریسی مواد سے مراد کوئی بھی وسائل، آلات، یا ذریعہ ہے جسے ماہرین تعلیم کے ذریعہ علم، ہنر، اور رویوں کو سیکھنے والوں تک پہنچانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جو تدریس کے سیکھنے کے عمل میں معاون ہوتا ہے۔

11.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ مندرجہ ذیل میں سے سمعی مواد کی مثال نہیں ہے۔

(a) ریڈیو (b) ٹیلی فون (c) آڈیو کلپس (d) نقشہ

2۔ نقشے اور ماڈل ان میں سے کس کی مثال ہیں

(a) سمعی (b) بصری (c) سمعی و بصری (d) ان میں سے کوئی

3۔ نقشہ کے کتنے اجزاء ہوتے ہیں؟

(a) 4 (b) 6 (c) 2 (d) 3

4۔ کارڈنلڈائریکشنز کہا جاتا ہے۔

(a) نقشہ کی ذیلی سمتوں کو (b) اصل سمتوں کو (c) دونوں کو (d) ان میں سے کوئی نہیں

5۔ انسان نظروں کے ذریعہ دیکھ کر کتنے فیصد سیکھتا ہے؟

(a) 25 فیصد (b) 70 فیصد (c) 50 فیصد (d) 83 فیصد

6۔ نقشہ پڑھنے کے بارے میں سمجھنے کے لیے معلومات کا آخری اہم حصہ ہوتا ہے؟

(a) نقشہ سازی (b) میٹاڈیٹا (c) استاد (d) ان میں سے کوئی نہیں

7۔ نقشہ پر دکھائی گئی ایک انچ زمین، زمین پر کتنے انچ کے برابر ہوتی ہے؟

(a) 10000 (b) 22000 (c) 24000 (d) 100000

8۔ نقشے کا حقیقی دنیا سے تعلق کو دکھایا جاتا ہے؟

(a) پائی اسکیل (b) بار اسکیل (c) نامینل اسکیل (d) ان میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ سماجی علوم کی تدریس میں تدریسی واکتسابی مواد کس بنا پر اہم رول ادا کرتے ہیں؟

2۔ سماجی علوم کی تدریس میں تدریسی واکتسابی مواد کے استعمال کے مقصد کو بیان کیجیے.

3۔ تدریسی واکتسابی مواد کے معنٰی و مطلب کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

4۔ پرنٹ مواد سے کیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

5۔ بصری مواد سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ مختصر میں قلمبند کریں۔

6۔ سمعی وبصری مواد کے قسموں کو مختصر میں بیان کیجیے۔

7۔ سمعی وبصری مواد کی ضرورت کیوں ہے؟ واضح کریں

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ سمعی وبصری مواد کی خصوصیات کو واضح کیجیے۔

2۔ سمعی، بصری اور سمعی وبصری مواد کو مثالوں کے ذریعہ واضح کیجیے۔

3۔ نقشہ کیا ہے؟ نقشہ کی مختلف اقسام کو بیان کریں۔

4۔ گلوب کی تعریف بیان کیجیے اور اس کی قسموں کی وضاحت کیجیے۔

5۔ نقشہ کی زبان سے آپ کیا سمجھتے ہیں واضح کیجیے۔

6۔ نقشہ اور گلوب کے درمیان فرق کو واضح کیجیے۔

7۔ معروضی سوالات کے جوابات کی کلید (Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8
جواب	D	c	D	b	d	b	c	B

11.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Aggarwal, J.C. (2008). *Teaching of Social Studies : A Practical Approach.(4th ed).* UP : Vikas Publishing House Pvt Ltd.

2۔ George, A.M., & Madam, A. (2009). *Teaching Social Science in Schools.*NCERT'S NewTextbook Initiative.

3۔ Mangal, S.K. (2004). *Teaching of Social Science*. Delhi : Arya Book Depot.Rai, B.C. (1999). *Methods of Teaching Economics*. Lucknow :PrakashanKendra.

4. Sharma, R.A. (2008). *Technological Foundation of Education*. Meerut : R.Lall Books Depot.
5. Sharma, R.N. (2008). *Principles and Techniques of Education.* Delhi : SurjeetPublications.
6. Singh, Y.K. (2009). *Teaching of History: Modern Methods*. New Delhi : APHPublishing Corporation.
7. Stone, R. (2008). *Best Practices for Teaching Social Studies : What Award-Winning Classroom Teachers Do.* CA : Corwin.
8. Dhandhia, T., The importance of social studies in school curriculum, Retrievedfrom http://www.progressiveteacher.in/the-importance-of-social-studies-in-theschool-curriculum/
9. Mangal, S.K. (2018). *Pedagogy of Social Sciences.*New Delhi: PHI LearningPvt. Ltd.
10. Halsall, J.P., & Snowden, M. (2016). *The Pedagogy of Social SciencesCurriculum.*New York: Springer.
11. Kochhar, S.K. (2000). *Teaching of Social Studies*. New Delhi: SterlingPublishers Pvt. Ltd.

اکائی 12۔ چارٹس، گرافس اور ماڈلس

(Chart, Graphs and Models)*

12.0 تمہید(Introduction)

12.1 مقاصد(Objectives)

12.2 چارٹس، گراف اور ماڈل(Charts, Graph and Models)

12.2.1 چارٹس(Charts)

12.2.1.1 چارٹس کے اقسام(Types of Charts)

12.2.1.2 چارٹس کے استعمال کے فوائد(Advantages of Using Charts)

12.2.1.3 چارٹس کے استعمال کی خامیاں(Demerits of Using Charts)

12.2.2 گرافس(Graphs)

12.2.2.1 گرافس کے اقسام(Types of Graphs)

12.2.2.2 گراف کے استعمال کے فوائد(Advantages of Using Graphs)

12.2.3 ماڈلس(Models)

12.2.3.1 ماڈلس کے اقسام(Types of Models)

12.2.3.2 ماڈلس کے استعمال کے فوائد(Advantages of Using Models)

12.3 خلاصہ(Summary)

12.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

12.5 فرہنگ(Glossary)

12.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

12.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

* Dr. Mohammadd Hasan, Assistant Professor, MANUU CTE, Bhopal

12.0 تمہید(Introduction)

اس اکائی میں چارٹس، گرافس اور ماڈل جیسے مختلف تدریسی واکتسابی اشیاء کے بارے میں پڑھیں گے۔تدریسی واکتسابی امدادی اشیاءوہ ذرائع ہیں جنہیں ہم آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں اور کان سے سن سکتے ہیں۔وہ عمل جس میں بصری اور سمعی حس فعالیت کے ساتھ حصہ لیتی ہے انہیں ہم تدریسی واکتسابی معاون اشیاء کہتے ہیں۔یہ اشیاءتدریسی عمل میں ہماری معاونت کرتی ہیں تدریسی عمل کو متحرک اور معنی خیز بناتی ہے۔یہ طلباء کو نئے علم کو سیکھنے میں دلچسپی پیدا کرتی ہیں اوران کے مشکل عنوانات کو سمجھنے کے لیے آسان اوردلچسپ بنادیتی ہیں۔اس اکائی میں ہم اسی ضمن میں مختلف تدریسی امدادی اشیاء کے بارے میں پڑھیں گے جیسے چارٹس،ماڈلس، گرافس اوران کے اقسام ساتھ ہی ان کے استعمال اور فوائدپرسے متعلق جانکاری بھی حاصل کریں گے۔

تعلیم ایک ایسا عمل ہے جس میں طلباءاوراساتذہ دونوں کافعال ہونااہم ہوتاہے۔تعلیم میں حواس پر مبنی علم کوزیادہ موثراوردیرپا سمجھا جاتاہے۔یعنی حواس کے ذریعہ حاصل کیاگیاعلم مستقل ہوتاہے۔تدریسی امدادی اشیاء جس میں سمعی اور بصری آشیاءکااستعمال کیاجاتاہے،حواس پر مبنی تعلیم پر خصوصی زور دیاجاتاہے۔اس کے استعمال سے طلباء میں نئے علم کے بارے میں جاننے کا فطری تجسس پیدا ہوتاہے۔سمعی اور بصری اشیاء کے ذریعہ معلم ہمیشہ نئے نئے تصورات کو نئے طریقہ سے پیش کرنے کی کوشش کرتاہے جس سے طلباء کو علم حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔یہ طلباءکے اندر دلچسپی کو مستقل بنائے رکھنے میں معاون ہوتاہے۔جس سے طلباء مستقل مزاجی کے ساتھ علم کے حصول میں متوجہ ہوتے ہیں اور اساتذہ کی باتوں کو بغور سماعت کرتے ہیں۔یہ امدادی اشیاء طلباء کو ہمہ وقت متحرک بنائے رکھتی ہے۔یہ طلباء کے ذہنی، جذباتی اور نفسیاتی ضروریات کو پورا کرتے ہیں تاکہ وہ تدریسی واکتسابی عمل میں فعال شرکت کرسکیں۔

12.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کوپڑھنے کے بعد طلباءاس قابل ہوجائیں گے کہ

- تدریسی امدادی اشیاء کے مفہوم کو سمجھ سکیں اوراس کی وضاحت کرسکیں۔
- مختلف اقسام کے تدریسی امدادی اشیاء کی شناخت کرسکیں۔
- تدریسی امدادی اشیاء کی اہمیت وافادیت کو بیان کرسکیں۔
- چارٹس،ماڈلس اور گرافس کے بارے میں معلومات حاصل کرسکیں۔
- تدریسی امدادی اشیاء، جیسے چارٹس،ماڈلس اور گرافس کو تیار اوراس کا استعمال کرسکیں۔
- تدریسی امدادی اشیاء کے فوائد ونقصان کو بیان کرسکیں۔
- تدریسی واکتسابی عمل میں تدریسی امدادی اشیاء جیسے چارٹس،ماڈلس اور گراف وغیرہ کو موثر استعمال کرسکیں۔

12.2 چارٹس، گراف اور ماڈل(Charts, Graph and Models)

سماجی علوم میں چارٹس، گراف اور ماڈل کا استعمال کیا جاتا ہے۔ چارٹس ایک بصری تدریسی امدادی اشیاء ہے جو ڈیٹا کو واضح اور جامع انداز میں ترتیب دینے اور ڈسپلے کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ سماجی علوم میں، چارٹس طلباء کو معلومات کی درجہ بندی، موازنہ اور تجزیہ کرنے میں مدد کرتے ہیں۔اسی طرح گرافمختلف متغیرات کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ سماجی علوم میں، گراف طلباء کو ڈیٹا کا تجزیہ اور تشریح کرنے، رجحانات اور نمونوں کی شناخت کرنے اور باخبر فیصلے کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ ماڈل حقیقی دنیا کی اشیاء، نظام یا تصورات کی سہ جہتی نمائندگی ہیں۔ سماجی علوم میں، ماڈل طالب علموں کو پیچیدہ تصورات، جیسے کہ جغرافیائی خصوصیات، تاریخی واقعات، یا ثقافتی طریقوں کو دیکھنے اور سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔ آگے ہم اس کے بارے میں تفصیل سے معلومات حاصل کریں گے۔

12.2.1 چارٹس(Charts)

سماجی علوم کی تدریس کے لیے بہت ساری امدادی اشیاء استعمال کی جاتی ہیں جس سے کہ مضامین کی بہتر سمجھ طلباء کو فراہم کی جاسکیں ان میں سے ایک آلہ چارٹس ہے۔ چارٹس ایک سادہ فلیٹ ڈسپلے ہوتا ہے جس پر تصاویر بنی ہوتی ہیں۔ چارٹس نہ صرف تصاویر کے لیے بلکہ دیگر معلومات کو ڈسپلے کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ چارٹس کی مدد سے ہم بہت ساری معلومات سلسلہ وار طریقہ سے درجہ بندی کر کے پیش کر سکتے ہیں۔ چارٹس ڈاٹا کو تصاویری شکل میں پیش کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ جس میں اعداد و شمار، اس کی درجہ بندی، اس کا گرافیکل پیش کش، کسی موضوع یا عنوان کے ذیلی عنوانات کی درجہ بندی، ندیاں، آسمان، پہاڑ، جھرنے، معدنیات، وغیرہ ان تمام کو اس کی مدد سے دوران تدریس طلباء کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے۔اس کی مدد سے مختلف پیچیدہ عنوانات کی تصویری نمائندگی کر کے اس کو آسان بنایا جاسکتا ہے۔ معنویت کے اعتبار سے دیکھیں تو چارٹ کا مفہوم مواد کا گرافیکل پیش کش سے ہے۔اس کو ہم مختلف طریقوں سے بیان کر سکتے ہیں

- ڈاٹا چارٹ، چارٹ یا گراف کی ایک قسم ہے جو معیاری یا مقدار معلومات کو منظم کرتا ہے اور اس کو پیش کرتا ہے۔
- وہ نقشے جو کسی مقصد کے لیے اضافی معلومات (نقشہ کے اطراف میں) مزین ہوتے ہیں انہیں ہم اکثر چارٹس کے نام سے جانتے ہیں جیسے سمندری چارٹ، ایروناٹیکل چارٹ۔ عام طور پر نقشہ چارٹ کی کئی شیٹس پر پھیلا ہوتا ہے۔

چارٹس کا استعمال اکثر ڈیٹا کی بڑی مقدار اور ڈیٹا کے حصوں کے درمیان تعلقات کو سمجھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ چارٹس کو عام طور پر خام ڈیٹا سے زیادہ تیزی سے پڑھا جاسکتا ہے۔ان کا استعمال مختلف شعبوں میں کیا جاتا ہے۔ان کو اکثر ہاتھوں سے (گراف پیپر پر) یا چارٹنگ اپلیکیشن کی مدد سے کمپیوٹر کے ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ کچھ مخصوص قسم کے چارٹس دوسرے کے مقابلے میں دیے گئے ڈاٹا سیٹ کو پیش کرنے کے لیے زیادہ کارآمد ہیں۔ مثال کے طور پر، ڈیٹا جو مختلف گروپس میں فیصد کو پیش کرتا ہے (جیسے "مطمئن، مطمئن نہیں، غیر یقینی") اکثر پائی چارٹ میں دکھائے جاتے ہیں، لیکن افقی بار چارٹ میں پیش کرنے پر اسے زیادہ آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔ پر دوسری طرف، اعداد و شمار جو ان اعداد کی نمائندگی کرتا ہے جو وقت کے ساتھ تبدیل ہوتے ہیں (جیسے "1990 سے 2000 تک سالانہ آمدنی") کو لائن چارٹ کے طور پر بہترین طور پر دکھایا جاسکتا ہے۔

12.2.1.1 چارٹس کے اقسام(Types of Charts)

چارٹس کے مختلف اقسام درجِ ذیل ہے:

کرونولوجی چارٹ(Chronology Chart): کرونولوجی چارٹ جسے ہم ٹائم لائن چارٹ کے نام سے بھی جانتے ہیں۔اس میں ہم واقعات یاڈاٹا کی بصری نمائندگی کرتے ہیں جوایک تاریخی کرونولوجی کے ساتھ پلاٹ یاد کھائے جاتے ہیں۔اس میں ہم تاریخی واقعات یاڈاٹا کی ترتیب کوتاریخی ترتیب یعنی (Chronological Order)میں پیش کرتے ہیں۔

چارٹ(Tabor): ٹیبر چارٹ ایک ایساچارٹ ہوتا ہے جس میں ہم عام طور پر گورنمنٹ کی آمدنی اور خرچ کے ذرائع کو لائن گراف یا بار گراف کی مدد سے پیش کرتے ہیں۔

چارٹ(Diagrammatic): یہ بھی ایک قسم کا چارٹ ہے جس میں معلومات کو پہونچانے کے لیے ڈائگرام یا گراف کا استعمال کرتے ہیں۔یہ مکمل طور پر عددی اعداد و شمار منحصر نہیں ہوتا بلکہ اس میں کسی خاکہ کے درمیان تعلقات، تعامل یا عمل کو ظاہر کرنے کے لیے بصری عناصر پر زور دیا جاتا ہے۔

چارٹ(Pictorial): ایک تصویری چارٹ، جسے پکٹو گرام یا پکٹو گراف بھی کہا جاتا ہے، گرافیکل چارٹ کی ایک قسم ہے جو معیاری گراف عناصر جیسے بارز، لائنز یا پوائنٹس کے بجائے تصویری علامتوں یا تصاویر کا استعمال کرتے ہوئے ڈیٹا کی نمائندگی کرتی ہے۔ان علامتوں یا تصاویر کو بصری طور پر پیش کیے جانے والے اعداد و شمار کی نمائندگی کرنے کے لیے منتخب کیا جاتا ہے، جو معلومات کو طلبا کے لیے زیادہ قابل رسائی اور دلکش بناتے ہیں۔

ہسٹوگرام(Histogram): ایک ہسٹوگرام ٹیبلولر فریکوئنسیوں پر مشتمل ہوتا ہے، جسے ملحقہ مستطیل کے طور پر دکھایا جاتا ہے، مجرد وقفوں (بنز) پر کھڑا کیا جاتا ہے، جس کا رقبہ وقفہ میں مشاہدات کی تعداد کے برابر ہوتا ہے۔اس کو سب سے پہلے کارل پیئرسن نے متعارف کرایا۔

بارچارٹ(Bar Chart): بار چارٹ ایک ایسا چارٹ ہے جس کے مستطیل لائن کی لمبائی ان کے اقدروں کے متناسب ہوتی ہے جن کی وہ نمائندگی کرتے ہیں۔لائن کو عمودی یا افقی طور پر پلاٹ کیا جاسکتا ہے۔بار چارٹس کو عام طور پر نیکولا اوریسمی، جوزف پریسلی، اور ولیم پلے فیئر سے منسوب کیا جاتا ہے۔

پائی چارٹ (Pie Chart): پائی چارٹ ایک خط کے ٹکڑے کے طور پر فیصد کی قدروں کو ظاہر کرتا ہے۔سب سے پہلے ولیم پلے فیئر نے متعارف کرایا۔

لائن چارٹ (Line Chart): ایک لائن چارٹ ترتیب شدہ مشاہدات کا ایک دو جہتی سکیٹر پلاٹ ہے جہاں مشاہدات ان کے ترتیب کے بعد جڑے ہوئے ہیں۔سب سے پہلے لائن چارٹس کو معلوم کرنے کا کریڈٹ فرانسسا کبی، نکولسسیمو ئیلکر وکیئس، جوہانیز کلیمبرٹ اور ولیم پلے فیئر کو جاتا ہے۔

12.2.1.2 چارٹس کے استعمال کے فوائد (Advantages of Using Charts)

یہ زبانی ہدایات میں اضافہ کرتے ہیں یعنی اس کی مدد سے وضاحت کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

1۔ چارٹس کی مدد سے سیکھا گیا علم دیر پا یعنی مستقل ہوتا ہے۔

2۔ چارٹس طلبا کی توجہ مبذول کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

3۔ چارٹس کی مدد سے وقت کی بچت ہوتی ہے۔

4۔ چارٹس کی مدد سے اکتسابی تعامل صحت مند اور معنیٰ خیز ہوتا ہے۔

5۔ چارٹس نظم وضبط پیدا کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔

6۔ چارٹس استاذ کو بنیادی معلومات فراہم کرنے اور ماحول سازگار بنانے میں مددگار ہوتے ہیں۔

7۔ چارٹس تجریدی خیالات کو ٹھوس بناتا ہے۔

8۔ چارٹس کی مدد سے فراہم کی گئی تدریس مؤثر ہوتی ہے۔

9۔ چارٹس حقیقی امدادی اشیاء کا اچھا متبادل ہے اور وہ اکتساب کو اتنا ہی بامعنیٰ بناتا ہے جتنا حقیقی اشیاء۔

10۔ چارٹس طالب علم میں مختلف مہارتوں کی نشوونما میں مدد کرتے ہیں جیسے کہ موضوع کا خاکہ کیسے تیار کیا جائے۔

12.2.1.3 چارٹس کے استعمال کی خامیاں (Demerits of Using Charts)

1۔ چارٹس کے استعمال سے مشکل مواد کو آسان بنانے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے کہ موضوع کا احاطہ گہرائی اور گیرائی سے نہیں کیا جاتا۔

2۔ چارٹس کی مدد سے فراہم کردہ تدریس میں طلباء آسانی سے معلومات حاصل کرتے ہیں اور غور وفکر نہیں کرتے جس ان کی تنقیدی مہارت کا فروغ نہیں ہو پاتا۔

3۔ وہ طلبا جس کسی قسم کی بصری معذوری کا شکار ہوتے ہیں وہ چارٹس سے فائدہ حاصل نہیں کر پاتے اس لیے وہ کمرہ جماعت میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

4۔ کبھی کبھی چارٹس پر ہم جگہ سے زیادہ مواد لکھ دیتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی معنویت ختم ہو جاتی ہے۔

5۔ چارٹس کا استعمال کمرہ جماعت کی سائز اور طلباء کی تعدت کے اعتبار سے ہی کیا جاسکتا ہے یہ بڑے کمرہ جماعت اور بڑی تعداد میں موجود طلباء کے سامنے نہیں استعمال کیا جاسکتا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
1۔ چارٹ کی مختصر تعریف بیان کیجیے۔ 2۔ چارٹ کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

12.2.2 گرافس(Graphs)

گراف ایک ایسی شکل ہوتی ہیں جس میں مقداری ڈیٹا کو پیش کرتے ہیں۔ یہ مقداری ڈاٹا پیش کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ یہ طلباء کو بنیادی یا مخصوص تعلقات کو سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔ سماجی علوم کی تعلیم میں کئی قسم کے گراف کا استعمال کیا جاتا ہے۔ گراف کو تیار کرنے اور اس کو سمجھنے نیز وضاحت کرنے میں کچھ بنیادی مہارتوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جیسے عنوانات کو سمجھنا،اس کی اہمیت کو سمجھنا، گراف کی تعمیر میں استعمال ہونے والی پیائش کی بنیادی اکائیوں کو سمجھنا، دکھائے گئے رشتوں کی تشریح کرنا، قیاس آرائیوں اور اہم عمومیات کی بنیاد پر نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت کا ہونا، ڈیٹا اور دیگر ذرائے سے حاصل معلومات کو گرافس سے منسلک کرنا وغیرہ۔

12.2.2.1 گرافس کے اقسام(Types of Graphs)

سماجی علوم میں کئی طرح کے گرافس کا استعمال میں عمل میں لایا جاتا ہے جن کی تفصیل ذیل میں دی جارہی ہے۔

1۔ کرونولوجی گراف(Chronology Graph)

2۔ ٹیبر گراف(Tabor Graph)

3۔ ڈیمو گریفک گراف(Diagrammatic Graph)

4۔ پکٹوریل گراف(Pictorial Graph)

5۔ بار گراف(Bar Graph)

6۔ لائن گراف(Line Graph)

7۔ پائی گراف(Pie Graph)

کرونولوجی گراف(Chronology Graph): کرونولوجی گراف ایک قسم کا گراف ہوتا ہے جسے ٹائم لائن گراف بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وقتی دورانیوں کی ترتیب کو بطور ایک خط یا دائرے کی مدد سے ظاہر کرتا ہے۔اس میں مختلف واقعات، تاریخی اہمیت رکھنے والے واقعات یا دیگر وقتی مواقع کو ترتیب دیا جاتا ہے۔ یہ وقت کی پیائش اور وقت کی ترتیب کو بصری شکل میں ظاہر کرتا ہے جس سے کے طلباء کو پتا چل جاتا ہے کہ کسی واقع یا مظہر کی ترتیب کیا ہے اور اس کی تاریخی ترتیب کیا ہے۔اس گراف کی مدد سے مختلف تاریخی، سماجی، سیاسی یا دیگر واقعات کی ترتیب اور تلاش کی جاسکتی ہے۔

کرونولوجی گراف عمومی طور پر خط کی شکل میں ہوتا ہے جہاں ایک آرا میں وقت کی مدت کو دیکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھ وقوعات کے نقطے یا معلومات کہ شامل کیا جاتا ہے۔اس کی مدد سے واقعات کی تاریخ اور ترتیب کو سمجھا جاسکتا ہے۔

ٹیبر گراف(Tabor Graph): ٹیبر چارٹ ایک ایسا چارٹ ہوتا ہے جس میں ہم عام طور پر گورنمنٹ کی آمدنی اور خرچ کے ذرائع کو لائن گراف یا بار گراف کی مدد سے پیش کرتے ہیں۔

ڈیمو گریفک گراف(Diagrammatic): ڈیمو گریفک گراف عمومی طور پر اس چارٹ یا نمودار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو کسی پیچیدہ معلومات یا ترتیبی سلسلہ کو بصری طور پر ظاہر کرتا ہے۔ یہ ایک ظاہری یا بصری شکل ہوتی ہے جس میں ڈیٹا کو منظم شکل میں دکھایا جاتا ہے اور اس

کا مقصد عموماً معلومات کی سمجھ کو آسان بنانا ہوتا ہے۔ جیسے فلو چارٹ، مائنڈ میپس، آرگنائزیشنل چارٹ وغیرہ۔ڈیمو گریفک گراف کو وہ گراف کہا جاتا ہے جو کسی معلوماتی یا ترتیبی سلسلہ کو بصری طور پر ظاہر کرتا ہو۔

پکٹوریل گراف (Pictorial Graph): پکٹوریل گراف کو ہم پکٹو گرام یا پکٹوریل چارٹ کے نام سے بھی جانتے ہیں۔اس طرح کے گراف میں ہم ڈیٹا یا مواد کو پیش کرنے کے لیے تصاویر یا علامات کا استعمال کرتے ہیں۔اس میں ہم عمومی گراف کی طرح کسی بھی لائن، خط یا پوائنٹس سے گریز کرتے ہیں۔ پکٹوریل گراف میں معلومات یا ڈیٹا کی پیش کش تصاویر سے ہوتی جس سے کے طلباء کو اس پیش کیے گئے معلومات کو سمجھنا آسان اور اس کی تشریح کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ پکٹوریل گراف اکثر ڈیٹا کو زیادہ قابل رسائی، دلچسپ اور سمجھنے میں آسان بنانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

بار گراف (Bar Graph)؛ بار گراف کسی بھی مالیاتی پیشین گوئی، گروپ سائز یا انوینٹریز کو عددی قدروں میں موازنہ کرنے کا آسان طریقہ پیش کرتا ہے۔ بار گراف یا تو افقی یا عمودی ہو سکتے ہیں۔ایک محور زمروں کی نمائندگی کرتا ہے جبکہ دوسرا محور زمروں کی قدر کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہر خط کی لمبائی یا چوڑائی براہ راست اس کی قدر سے متعلق ہوتی ہے۔مارکیٹنگ کمپنیاں اکثر ریٹنگز اور سروے کے جوابات کو ظاہر کرنے کے لیے بار گراف کا استعمال کرتی ہیں۔

لائن گراف (Line Graph): لائن گراف اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ کس طرح سے متعلقہ ڈاٹا ایک مخصوص مدت میں تبدیل ہوتا ہے۔ایک محور ایک قدر کو ظاہر کرتا ہے جبکہ دوسرا محور ٹائم لائن کو دکھاتا ہے۔لائن گراف رجحانات کی عکاسی کرنے کا بہتری ذریعہ ہے۔مثال کے طور پر مخصوص تاریخوں میں درجہ حرارت کی تبدیلیاں۔

پائی گراف (Pie Graph): پائی گراف، جسے پائی چارٹ بھی کہا جاتا ہے، ایک سرکلر شماریاتی گرافک ہے جسے عددی تناسب کو واضح کرنے کے لیے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر ٹکڑا پورے میں سے ایک تناسب کی نمائندگی کرتا ہے، اور ہر سلائس کا سائز اس مقدار کے تناسب میں ہوتا ہے جس کی وہ نمائندگی کرتی ہے۔ پائی چارٹس کو عام طور پر ڈیٹا کی تقسیم کو دیکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جہاں پورے حصوں کا موازنہ کیا جا رہا ہو۔ وہ خاص طور پر زمرہ جات یا فیصد میں تقسیم ڈیٹا کو ظاہر کرنے کے لیے مفید ہیں، جیسے کہ مارکیٹ شیئر، مختص بجٹ، یا آبادیاتی تقسیم۔ پائی چارٹس معلومات کو تیزی سے پہنچانے کے لیے موثر ہیں اور کاروبار، معاشیات، شماریات اور تحقیق سمیت مختلف شعبوں میں بڑے پیمانے پر استعمال ہوتے ہیں۔

12.2.2.2 گراف کے استعمال کے فوائد (Advantages of Using Graphs)

- گراف کی مدد سے ڈاٹا کی نمائندگی آسان ہوتی ہے۔
- گراف کسی بھی ڈیٹا کو Diagrammatic انداز میں پیش کرتا ہے۔
- گراف مختلف اکائیوں کے ساتھ ڈیٹا کی نمائندگی کرنے میں کارآمد ہیں جیسے کہ سال اور مہینے۔
- گراف کی مدد سے مختلف متغیرات کے مابین فرق کو واضح کیا جا سکتا ہے۔
- یہ مختلف متغیرات کے مابین موازنہ کرنے میں سود مند ہیں۔

- قابل شمار متغیرات، حقائق اور ڈیٹا کا مظاہرہ کرنے میں گرافس معاون اور مددگار ہوتے ہیں۔
- بار گراف مختلف تقابلی قدروں کو بالکل واضح اور زیادہ قابل فہم انداز میں پیش کرتے ہیں جس سے کہ طلباء آسانی سے چیزوں کو سمجھ سکیں۔
- گرافس ڈیٹا کو ظاہر کرنے کا سب سے مقبول طریقہ ہے۔
- گراف کو دیکھ کر فریکوینسی کی تقسیم کے درمیان موازنہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔
- ہر فرد کو گرافس کی بنیادی معلومات ہوتی ہیں کیونکہ اس کو سمجھنا آسان ہوتا ہے۔
- گرافس پیچیدہ اعداد و شمار کو سمجھنے میں آسان ہے۔
- گراف کو تیار کرنا آسان ہے بشرط ڈیٹا کو مناسب طریقہ کار سے اکٹھا کیا گیا ہو۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
گراف سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ گراف کے استعمال کے فوائد کو مختصر میں لکھیں۔

12.2.3 ماڈلس(Models)

ماڈلس کسی بھی اشیاء کو حقیقی شکل دینا کا ایک ذریعہ ہے۔اسے ہم تین جہتی بصری اشیاء بھی کہتے ہیں۔یہ سائز اور شکل، ہر اعتبار سے حقیقی چیزوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔اس میں ہم کسی بھی حقیقی اشیاء کو مصنوعی طور پر اس کی جسامت اور سائز کے اعتبار سے چھوٹا یا بڑا کر کے پیش کرتے ہیں۔ جس سے کہ اس کو دیکھ کر طلباء کو حقیقی اشیاء کے بارے میں مکمل علم ہو جائے۔ماڈلس جامد بھی ہو سکتے ہیں اور عملی یعنی کام کرنے والے بھی ہو سکتے ہیں جسے ہم ورکنگ ماڈلس کہتے ہیں۔ماڈلس کے استعمال سے تدریسی عمل موثر ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپ بھی ہوتا ہے۔اس سے طلبا کی توجہ کو مستقل طور پر حاصل کیا جا سکتا ہے۔یہ نہ صرف تدریسی عمل کو موثر بناتا ہے بلکہ اس سے اساتذہ کو پیچیدہ عنوانات کو سمجھانے میں بھی کافی مدد ملتی ہے اور وہ بآسانی اپنے عنوان کی وضاحت کر دیتا ہے اور طلبا بآسانی اس کو سیکھ بھی لیتے ہیں۔ جیسے اگر استاذ کو کسی پرانی تہذیبوں ان کے سماج اور ان کے رہن سہن کے بارے میں طلبا کو بتانا ہے تو وہ ان کے طور طریقوں، ان کے گھروں، کھانے پینے کے طریقوں مصنوعی طور پر تیار کر کے مٹی یا کسی اور ذریعہ سے ان کو دکھا سکتا ہے۔اس طرح کے ماڈلس کو جو بلکل جامد ہوتے ہیں یعنی مٹی وغیرہ سے تیار کردہ ماڈلس انہیں ہم سادہ ماڈلس یا جامد ماڈلس کہتے ہیں۔ سیکشنماڈلسوہماڈلس ہوتے ہیں جسے ہم الگ الگکر کرے پیش کر سکیں اور پھر ان کو جوڑ سکیں، جیسے انسان کے جسم کے حصوں کے بارے میں بتانا ہے یا زمین کے بارے میں بتانا ہے تو زمین کا ماڈلس ہم اس طرح تیار کریں کہ اس کے الگ الگ حصوں کو طلبا کو دکھا سکیں اور پھر اس کو جوڑ کر ایک کر کے زمین کو دکھا سکیں۔اسی طرح سے ورکنگ ماڈلس کو تیار کر سکتے ہیں جیسے سیارے کس طرح سے ایک دوسرے کا چکر لگاتے ہیں تو ہم اس کو تیار کر کے طلباء کو حقیقیاشیاء کے طور پر دکھا سکتے ہیں۔اس کے بارے میں ہم مزید جانکاری کے لیے ان کو الگ الگ بیان کریں گے۔

12.2.3.1 ماڈلس کے اقسام(Types of Models)

ماڈلس کے مختلف اقسام درجِ ذیل ہے:

ورکنگ ماڈلس (Working Models): ورکنگ ماڈل کسی شئی کی طبعی نمائندگی یا نمونہ ہوتے ہیں جو کسی سسٹم، ڈیوائس، مشین یا تصور کی فعالیت یا عمل کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ ماڈلز اس چیز کے حقیقی دنیا کے رویے کی نقل کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں جس کی وہ نمائندگی کرتے ہیں، یہ دیکھنے والوں کو یہ سمجھنے کی اجازت دیتے ہیں کہ یہ مختلف حالات میں کیسے کام کرتا ہے، تعامل کرتا ہے یا برتاؤ کرتا ہے۔ ورکنگماڈلس سے مراد ایسے ماڈلس سے ہے جو حقیقی معنوں میں حقیقی اشیاء کی طرح کام کرتے ہیں۔ عام طور پر ورکنگماڈلس کا استعمال ان حقیقی اشیاء کے لیے کیا جاتا ہے جن کو درجہ جماعت لا پانا مشکل ہو یا جو ہماری پہونچ سے دور ہوں۔ جیسے سیاروں کا ایک دوسرے کا چکر لگانا، دل کا خون کو سپلائی کرنا وغیرہ۔

جامد ماڈلس (Still Models): جامد ماڈلس سے عام طور پر جامد، غیر حرکت پذیر اشیاء یا ڈھانچہ سے ہوتا ہے جو اس سے ملتی جلتی حقیقی اشیاء کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہ ورکنگماڈلس کے برعکس ہوتے ہیں۔ یہ عمل کی فعالیت کو ظاہر نہیں کرتے بلکہ یہ بالکل ساکت ہوتے ہیں اور کسی بھی متحرک چیز کی نمائش نہیں کرتے۔ جامد ماڈلس سے مراد اس طرح کے ماڈلس ہیں جن کو ہم چھو کر دیکھ سکیں یا جو ورکنگ نہ ہوں بلکہ کسی بلڈنگ یا پہاڑوں کی طرح ٹھہرے ہوئے ہوں جیسے کسی تہذیب کی جھلک، کسی تاریخی عمارت کا ماڈلس وغیرہ۔

ڈائروماماڈلس(Diorama): ڈائروماماڈل مناظر، ماحول، یا ترتیبات کی تین جہتی نمائندگی ہیں، جو عام طور پر ایک باکس نما ساخت کے اندر بند ہوتے ہیں۔ یہ ماڈل تاریخی واقعات اور قدرتی مناظر سے لے کر خیالی منظر ناموں یا فنکارانہ تشریحات تک ایک مخصوص موضوع کی عکاسی کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ Diorama ماڈل بڑے پیمانے پر اور پیچیدگی میں مختلف ہو سکتے ہیں، اور وہ اکثر تعلیمی مقاصد، عجائب گھر کی نمائشوں، شوق کے منصوبوں، یا پیشہ ورانہ نمائشوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

12.2.3.2 ماڈلس کے استعمال کے فوائد(Advantages of Using Models)

- ماڈل پیچیدہ سماجی مظاہر کو قابل فہم فریم ورکس میں آسان بنانے میں مدد کرتے ہیں اور طلباء کی تجریدی تصورات کی سمجھ کو بڑھاتے ہیں۔
- ماڈلز کا استعمال کرتے ہوئے، طلباء کی تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے ساتھ ہی نتائج کی پیشین گوئی کرنے اور مختلف سماجی حرکیات کے مضمرات کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کیجاسکتی ہے۔
- ماڈلز طالب علموں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ سماجی مظاہر میں کردار ادا کرنے والے مختلف عوامل کا تجزیہ اور جائزہ لیں ساتھ ہی اپنے اندر گہرے فہم اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دیں۔
- سماجی سائنس کے بہت سے ماڈلز نفسیات، معاشیات، سماجیات، اور سیاسیات جیسے متعدد شعبوں کے اصولوں پر مبنی ہوتے ہیں، جس سے طلباء کو مطالعہ کے مختلف شعبوں کے باہمی ربط کو پہچاننے میں مدد ملتی ہے۔

- ماڈلز بحث و مباحثہ کے لیے ایک مشترکہ زبان اور ڈھانچہ فراہم کرتے ہیں، جو طلبہ کو نتیجہ خیز مباحثوں اور خیالات کے تبادلے میں مشغول ہونے کے قابل بناتے ہیں۔
- سماجی سائنس کے ماڈلز میں اکثر عملی ایپلیکیشنز ہوتے ہیں، جو طلباء کو نظریاتی تصورات کو حقیقی دنیا کے منظر ناموں پر لاگو کرنے اور سماجی چیلنجز سے نمٹنے میں ان کی مطابقت کو سمجھنے کی اجازت دیتے ہیں۔
- ماڈلز اکثر تجرباتی ثبوتوں اور ڈیٹا کے تجزیہ پر انحصار کرتے ہیں، جس سے طلباء کو ڈیٹا کی تشریح، شماریاتی تجزیہ، اور تحقیقی طریقہ کار میں مہارت پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔
- سماجی سائنس کے ماڈلز کو سمجھنے اور سمجھانے کے عمل کے ذریعے، طالب علم پیچیدہ خیالات کو واضح اور قائل کرنے کے لیے زبانی اور تحریری طور پر اپنی صلاحیت کو بہتر بناتے ہیں۔
- سماجی سائنس کے ماڈلز کے ساتھ مشغول ہونا طالب علموں کو تنقیدی انداز میں سوچنے، مختلف تصورات کے درمیان ربط پیدا کرنے، اور منطقی استدلال کی مہارتیں تیار کرنے کے لیے چیلنج کرکے علمی ترقی کو تحریک دیتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ ورکنگ ماڈلس سے کیا مراد ہے؟
2۔ ماڈلس کا استعمال سے تدریس پر کیا اثر پڑتا ہے؟

12.3 خلاصہ (Summary)

تدریسی و اکتسابی امدادی اشیاء وہ ذرائع ہیں جنہیں ہم آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں اور کان سے سن سکتے ہیں، اور وہ تمام وسائل جو بصری اور سمعی حواس کی فعالیت کے ساتھ سیکھنے کے عمل میں شامل ہوں، انہیں تدریسی و اکتسابی معاون اشیاء کہا جاتا ہے۔ سمعی و بصری اشیاء کے ذریعے معلم نئے تصورات کو مؤثر اور دلکش انداز میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ طلبہ کو بہتر فہم حاصل ہو۔ یہ امدادی اشیاء طلبہ کی ذہنی، جذباتی اور نفسیاتی ضروریات کو پورا کرتی ہیں اور انہیں تدریسی و اکتسابی عمل میں فعال شرکت کے لیے متحرک کرتی ہیں۔

چارٹس تدریسی عمل میں ایک نہایت کارآمد بصری ذریعہ ہیں۔ یہ ایک سادہ اور فلیٹ ڈسپلے ہوتے ہیں جن پر مختلف تصاویر یا معلومات بصری انداز میں پیش کی جاتی ہیں۔ چارٹ دراصل مواد کو گرافیکل یا تصویری انداز میں پیش کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ ان کی کئی اقسام ہیں جیسے پائی چارٹ، لائن چارٹ، پکٹوریل چارٹ، ٹیبر چارٹ اور ڈائیگریمیٹک چارٹ وغیرہ۔ چارٹس کے استعمال سے سیکھا گیا علم دیرپا اور زیادہ واضح طور پر ذہن نشین ہوتا ہے۔

اسی طرح، گراف بھی مقداری اعداد و شمار کو بصری انداز میں ظاہر کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہیں۔ گراف کی مختلف اقسام ہیں جیسے کرونولوجی گراف، پائی گراف، بار گراف اور پکٹوریل گراف وغیرہ۔ گراف ڈیٹا کو سمجھنے اور پیش کرنے کے عمل کو آسان بناتے ہیں اور مختلف

اکائیوں جیسے سال، مہینے یا دیگر پیمانوں کے ساتھ اعداد و شمار کی نمائندگی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یہ معلومات کو Diagrammatic انداز میں پیش کرتے ہیں جس سے تجزیہ اور موازنہ آسان ہو جاتا ہے۔

ماڈلز تدریسی امداد کی ایک اور اہم شکل ہیں جو کسی بھی شے یا تصور کو حقیقی اور ٹھوس شکل دینے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ماڈلز کو تین جہتی بصری اشیاء بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ کسی تصور یا شے کی ساخت، صورت یا عمل کو عملی طور پر دکھاتے ہیں۔ ماڈلز کی تین بنیادی اقسام ہیں: ورکنگ ماڈل، اسٹل ماڈل، اور ڈایوراما ماڈل۔ یہ تمام اقسام سیکھنے کے عمل کو مؤثر، دل چسپ اور تجرباتی بنانے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔

12.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ درجِ ذیل باتیں سیکھیں گے:

- پیچیدہ تصورات کو طالب علموں کے لیے مزید قابل رسائی اور پرکشش بنا کر سیکھنے کے تجربے کو بڑھانے میں تدریسی امداد کے کردار کو سمجھ سکتے اور واضح کر سکتے ہے۔
- مختلف قسم کے تدریسی آلات کی شناخت کریں اور ان کی درجہ بندی کریں، بشمول چارٹ، ماڈل، اور گراف، اور مختلف تعلیمی سیاق و سباق میں ان کے مخصوص اطلاقات اور افعال کو سمجھیں۔
- تدریسی امداد کے استعمال کی اہمیت اور فوائد کی وضاحت کریں، جیسے بہتر فہم، طالب علم کی مصروفیت میں اضافہ، اور سیکھنے کے مختلف انداز کو پورا کرنے کے لیے متنوع فارمیٹس میں معلومات پیش کرنے کی صلاحیت۔
- مختلف قسم کے چارٹس، گرافس اور ماڈلز سے واقفیت حاصل کریں، بشمول ان کی خصوصیات، استعمالات، اور وہ منظر نامے جن میں وہ سب سے زیادہ مؤثر ہیں۔
- تدریسی اہداف کو سہارا دینے کے لیے چارٹس، ماڈلز، اور گرافس جیسی تدریسی امداد تیار کریں اور ان پر عمل درآمد کریں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وہ متعلقہ، درست اور سیکھنے والوں کی ضروریات کے مطابق ہیں۔
- مختلف تدریسی امداد کے فوائد اور حدود کا اندازہ کریں، بشمول وضاحت، رسائی، اور حد سے زیادہ آسان بنانے یا غلط تشریح کے امکانات پر غور کرنا۔
- پڑھائی اور سیکھنے کے عمل میں چارٹس، ماڈلز اور گرافس کو مؤثر طریقے سے لاگو کریں، موضوع کو سمجھنے اور برقرار رکھنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے ان کی طاقتوں کا استعمال کریں۔

12.5 فرہنگ(Glossary)

(Word)الفاظ	(Meaning)معنی
چارٹ(Chart)	**چارٹس** ایک بصری تدریسی امدادی اشیاء ہے جو ڈیٹا کو واضح اور جامع انداز میں ترتیب دینے اور ڈسپلے کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں
گراف(Graph)	**گراف** مختلف متغیرات کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ سماجی علوم میں، گراف طلباء کو ڈیٹا کا تجزیہ اور تشریح کرنے، رجحانات اور نمونوں کی شناخت کرنے اور باخبر فیصلے کرنے میں مدد کرتے ہیں
ماڈلس (Models)	**ماڈل** حقیقی دنیا کی اشیاء، نظام یا تصورات کی سہ جہتی نمائندگی ہیں۔ سماجی علوم میں، ماڈل طالب علموں کو پیچیدہ تصورات، جیسے کہ جغرافیائی خصوصیات، تاریخی واقعات، یا ثقافتی طریقوں کو دیکھنے اور سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔
کرونولوجی گراف Cronological) (Graph	کرونولوجی گراف ایک قسم کا گراف ہوتا ہے جسے ٹائم لائن گراف بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وقتی دورانیوں کی ترتیب کو بطور ایک خط یا دائرے کی مدد سے ظاہر کرتا ہے۔

12.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ ماڈلس ہوتے ہیں۔

(a) تین جہتی آڈیو ایڈز (b)نوعیت کے اعتبار سے بیانیہ (c) تین جہتی بصری اشیاء (d) اس میں سے کوئی نہیں

2۔ چارٹ ہوتا ہے؟

(a)سادہ تصویر (b)سادہ فلیٹ ڈسپلے (c)سادہ کاغذ (d)اس میں سے کوئی نہیں

3۔ معنویت کے اعتبار سے چارٹ کا مفہوم ہوتا ہے

(a)مواد کو عام پیش کش (b)مواد کا گرافیکل پیش کش (c)مواد کو بصری انداز میں لانا (d)اس میں سے کوئی نہیں

4۔ تدریسی امدادی اشیاء میں کس کا استعمال ہوتا ہے؟

(a) سمعی حس (b)بصری حس (c) سمعی و بصری دونوں (d)اس میں سے کوئی نہیں

5۔ گراف میں کس طرح کے ڈیٹا کو پیش کیا جاتا ہے؟

(a)مقداری (b)معیاری (c)دونوں طرح کے (d)اس میں سے کوئی نہیں

6۔ گراف کی کل کتنی قسمیں ہوتی ہیں؟

(a)5 (b)6 (c)7 (d)10

7۔ ہسٹوگرام کو سب سے پہلے کس نے متعارف کرایا؟

(a)کارل پیئرسن (b)جارج روفر (c)کارل فرائل (d)اس میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ چارٹ کی خصوصیات کو واضح کیجیے۔

2۔ چارٹ اور ماڈلس کے استعمال سے تدریسی عمل میں کیا فائدہ ہوتا ہے؟

3۔ تدریسی میں عمل چارٹ، گراف اور ماڈلس کا استعمال کرنا کیوں ضروری ہے؟

4۔ ورکنگماڈلس کی وضاحت کیجیے۔

5۔ پکٹوریل گراف اور بار گراف کے فرق کو واضح کیجیے۔

6۔ چارٹس کے استعمال کے فائدہ بتائے۔

7۔ گراف کے استعمال کے فائدہ بتائے۔

8۔ جامدماڈلس(Still Models)کے بارے مین مختصر میں بتائے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ ماڈلس کے مختلف اقسام کے بارے میں تفصیل سے بیان کریں۔

2۔ چارٹ کیا ہوتا ہے؟اس کی کتنی قسمیں ہیں اور تدریسی عمل میں اس کا استعمال کس لیے کیا جاتا ہے؟

3۔ گراف اور اس کے قسموں کی وضاحت کیجیے۔

4۔ چارٹس، گراف اور ماڈل کا سماجی علوم کی تدریس میں اہمیت بتائے۔

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید(Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7
جواب	c	B	b	C	a	c	a

12.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Basha, S.A.S. and Rao, D.B. (2004): *Methods of Teaching Geography,* New Delhi, India, Discovery Publishing House.

2۔ Basha, S.A.S. and Rao, D.B. (2004): *Methods of Teaching Geography,* New Delhi, India, Discovery Publishing House.

3۔ Kochar, S.K. (1996): Teaching of History, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

4۔ Mangal, S. K. and Mangal, U.(2009): Essentials of Educational Technology, New Delhi, PHI Learning Private Limited.

5۔ Pathak, S.P.(2007): Teaching of History The Paedo-Centric Approach, New Delhi, Kanishka Publishers Distributors.

6۔ Choudhury K. P. (1975) : The Effective Teaching of History in India, NCERT, New Delhi.

7۔ Moffait, M. P. (1955): Social Studies Instruction, Prentice-Hall, New York.

اکائی 13۔ تعین قدر کے معنی، نوعیت اور خصوصیات

(Meaning, Nature and Characteristics of Evaluation)*

13.0 تمہید(Introduction)

13.1 مقاصد(Objectives)

13.2 تعین قدر کے معنی، نوعیت اور خصوصیات
(Meaning, Nature and Characteristics of Evaluation)

13.2.1 سماجی علوم میں تعین قدر کے مقاصد
(Objectives in Evaluation of Social Studies)

13.2.2 سماجی علوم میں تعین قدر(Evaluation in Social Studies)

13.2.3 تعین قدر کا مفہوم اور تعریف(Meaning and Definition of Evaluation)

13.2.3.1 تعین قدر کی معنی(Meaning of Evaluation)

13.2.3.2 تعین قدر کی تعریف(Definition of Evaluation)

13.2.4 آزمائش/امتحان، پیمائش اور اندازہ قدر
(Test/Examination, Measurement and Assessment)

13.2.5 تعین قدر کی نوعیت(Nature of Evaluation)

13.2.6 تعین قدر کی خصوصیات(Characteristics of Evaluation)

13.3 خلاصہ(Summary)

13.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

13.5 فرہنگ(Glossary)

13.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

13.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

* Dr. Mozaffar Islam, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

13.0 تمہید(Introduction)

سماجی علوم میں طلبا کی کارکردگی کا تعین قدر کرنا ایک ضروری سرگرمی ہے۔ تعین قدر ایک ایسا عمل ہے، جس کے ذریعے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ طلبا نے سماجی علوم کی تدریس کے مقاصد کس حد تک حاصل کئے ہیں۔ تعین قدر عموماً سند کی اجرائی (Certification) اور ملازمت کی فراہمی (Placement) کیلئے کی جاتی ہے لیکن تدریسی مقاصد کے بہتر حصول کیلئے تعین قدر اس سے کہیں زیادہ ضروری ہے۔ اس غرض سے جو تعین قدر کی جاتی ہے وہ مسلسل اور جامع طرز پر ہونی چاہیئے۔ سماجی علوم کے معلم کو یہ جان لینا ضروری ہے کہ طلبا کی کارکردگی کی تعین قدر کیلئے کون سے طریقے اور ذرائع کا استعمال کرنا چاہیئے۔ تعین قدر کرنے کے لیے سماجی علوم کے معلم کو اسکے معنی، مقصد، نوعیت اور خصوصیات کے بارے میں معلومات ہونا ضروری ہے۔ اس غرض سے خاص طور پر سماجی علوم کے حوالے سے تعین قدر کے معنی، نوعیت اور خصوصیات وغیر ان تمام پہلوؤں پر اس اکائی میں روشنی ڈالی جائے گی۔

13.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے اختتام پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- سماجی علوم میں تعین قدر کے معنی اور تعریف کی وضاحت کر سکیں۔
- تعین قدر کے مقاصد اور اس کی نوعیت کو بیان کر سکیں۔
- آزمائش، پیمائش، اندازہ قدر اور تعین قدر کے درمیان فرق کو سمجھ سکیں۔
- تعین قدر کی خصوصیات کی تشریح کر سکیں۔

13.2 تعین قدر کے معنی، نوعیت اور خصوصیات

(Meaning, Nature and Characteristics of Evaluation)

تعلیمی نظام میں تعین قدر بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ معلم کو اس کے تصور کو سمجھ کر تعین قدر کے عمل کو بہتر طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔ درج ذیل میں تعین قدر سے متعلق اہم باتوں کی قضاحت کی گئی ہے۔

13.2.1 سماجی علوم میں تعین قدر کے مقاصد(Objectives in Evaluation of Social Studies)

تعلیمی عمل میں تعین قدر ایک اہم اور لازمی جزو کی حیثیت رکھتا ہے۔ خاص طور سے اسکولی تعلیم کے مرحلہ میں تعین قدر کے نقطہ نظر سے سماجی علوم ایک اہم مضمون ہے۔ اس مضمون کے معلم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ تعین قدر کے عمل کو بہتر انداز میں انجام دیں تاکہ جن مقاصد کیلئے سماجی علوم کی تدریس کی جارہی ہے ان کے حصول کا علم ہو سکے۔ سماجی علوم میں تعین قدر کے مقاصد درجہ ذیل ہے:

1۔ تعین قدر کا مقصد معلم کو سماجی علوم مضمون میں طلبا کی کارکردگی کے بارے میں پتا لگانا ہے۔

2۔ سماجی علوم میں طلباء کی ترقی کو جاننا۔

3۔ -تعین قدر کے ذریعہ اس بات کو جاننا کہ سماجی علوم کے مقاصد کس حد تک حاصل ہوئے ہیں۔

4۔ تعین قدر کے ذریعہ سماجی علوم کے مضمون میں معلم کو اسکی تدریس کے بارے میں معلوم ہو پاتا ہے کہ وہ کیسی تدریس کر رہا ہے۔

5۔ طلباء کو سماجی علوم کے مضمون میں اپنی کمزوریوں کو جاننے اور بہتر بنانے کے لیے رہنمائی کرنا جس سے طلبا اس مضمون میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں۔

6۔ تعین قدر کی بنیاد پر ہی معلم کو اپنی خامیوں کا علم ہوتا ہے اور وہ اپنی تدریس کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

7۔ طلبا کو سماجی علوم مضامین میں ترقی کرنے میں مدد کرنا۔

8۔ طلبا کی سماجی علوم میں حاصل کردہ علم کی جانچ کرنا۔

9۔ طلبا کی سماجی علوم مضمون سے متعلق تعلیمی ترقی میں رکاوٹ بننے والے عوامل کو جاننا اور دور کرنا۔

10۔ طلبا کی سماجی علوم مضمون سے متعلقہ خامیوں اور مشکلات کو جاننا اور ان کو حل کرنا۔

11۔ طلبا کو سماجی علوم مضمون میں سیکھنے کی ترغیب دینا۔

12۔ سماجی علوم میں اہلیت کی بنیاد پر طلبا کی درجہ بندی کرنا۔

13۔ سماجی علوم میں ترقی کی بنیاد پر درجہ بندی کے لیے اور ملازمت کے لیے تعلیمی قابلیت کا سرٹیفکیٹ فراہم کرنا۔

13.2.2 سماجی علوم میں تعین قدر (Evaluation in Social Studies)

تعین قدر کا عمل تدریسی عمل کا اہم حصّہ ہے کیونکہ اس کے ذریعے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلبا نے کتنا سیکھا اور سماجی علوم کے مقاصد کی تکمیل کس حد تک ہوئی ہے۔ تعین قدر کی اہمیت صرف تدریس عمل میں ہی میں نہیں ہے بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں ہے۔ تعین قدر کے ذریعے، طالبا کو سماجی علوم کے مضمون میں اپنی ترقی اور اپنی کمزوریوں کے بارے میں معلوم ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مستقبل میں اس مضمون میں صحیح سمت میں محنت کرنے کے اپنی کارکردگی کو بہتر کر سکتے ہیں اور ان کے کامیاب ہونے کے امکانات میں اضافہ ہوتا ہے۔ تعین قدر، تعلیم کے میدان میں بہتری اور تعلیم کے معیار کی بہتری میں مدد کرتا ہے۔ ہماری پوری زندگی میں تعین قدر کا عمل شامل ہے اور اس کی مدد سے ہم آگے بڑھتے ہیں۔ تعین قدر کے ذریعے ہم اپنی کمزوری اور مضبوطی کو سمجھ پاتے ہیں سماجی علوم میں تعین قدر کا مقصد ہوتا ہے سماجی علوم کے مقاصد کی تکمیل اور طلبا کو اگلے درجہ میں ترقی یا پروموشن دینا۔ سماجی علوم کے معلم کے لیے تعین قدر بہت اہم ہے کیونکہ وہ اس کے ذریعے طلبا کی صلاحیت اور قابلیت کو جانچتا ہے اور اسی کے مطابق اپنی تدریس میں تبدیلی لاتا ہے۔ معلم تعین قدر کے ذریعے طلبا کے طرزِ عمل میں تبدیلی کا پتہ لگاتا ہے اور طلبا کی رہنمائی کرتے ہوئے تشخیص کرتا ہے اور پھر ان کے لئے الگ سے تدریس کا انتظام کرتا ہے تاکہ طلبا سماجی علوم کے تدریسی مقاصد کو حاصل کر سکیں۔

13.2.3 تعین قدر کا مفہوم اور تعریف (Meaning and Definition of Evaluation)

تعین قدر کے ذریعہ تدریسی و اکتسابی عمل میں طلباء اور معلم کی کامیابیوں کا جائزہ لیا جاتا ہے اور طلبا کی درجہ بندی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے سیکھنے کے حالات اور سیکھنے کے تجربات میں استعمال ہونے والے تمام طریقوں اور تکنیکوں کی افادیت کی جانچ کی جاتی ہے۔اس کا استعمال اسکول کے پروگرام، نصاب، تعلیمی مواد، معلم اور طلباء کی جانچ پڑتال کے لیے کیا جاتا ہے۔اس کے ذریعے تدریسی مقاصد، سیکھنے کے تجربات اور نتائج کے درمیان گہرا تعلق قائم ہوتا ہے۔تعین قدر میں، مندرجہ ذیل چیزوں کے حوالے سے فیصلے کیے جاتے ہیں۔

1۔ تدریسی مقاصد کس حد تک حاصل ہوئے؟

2۔ مضمون کے مقاصد کے حصول میں طریقہ کار کتنا موثر تھا۔

3۔ کلاس روم میں سیکھنے کے تجربات کتنے موثر تھے۔

13.2.3.1 تعین قدر کی معنی (Meaning of Evaluation)

تعین قدر ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے۔اس کے ذریعہ طلبا کی مضمون میں حصول کی پیمائش کی جاتی ہے۔تعین قدر کی بنیاد پر طلبا مضمون کو کس حد تک سیکھ پایا ہے، اس بات کو یقین کے ساتھ بتایا جاسکتا ہے اور یہ بھی بتایا جاسکتا ہے کہ تعلیم میں کس طرح کی بہتری کیے جانے کی ضرورت ہے۔اس کے ذریعے صرف طلبا کی تعلیمی حصول کو ہی نہیں بلکہ ان کے جسمانی، سماجی اور شخصیت سے متعلقہ صلاحیتوں کا تعین کیا جاسکتا ہے۔

13.2.3.2 تعین قدر کی تعریف (Definition of Evaluation)

قیولین اور حنا (Hanna and Quilen) کے مطابق اسکول میں تمام طلباء کے رویے میں ہونے والی تبدیلیوں کے متعلق ثبوت کو جمع کرنے اور ان کی تشریح کرنے کے عمل کو تعین قدر کہتے ہے۔

این ایم ڈانڈیکر (N. M. Dandekar) کے مطابق، تعین قدر اس بات کی معلومات حاصل کرنے کے ایک منظم عمل کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے کہ طلبا نے تعلیمی مقاصد کو کس حد تک حاصل کیا ہے۔

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (NCERT-National Council of Educational Research and Training) نے تعین قدر کے تصور کو واضع کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسلسل اور منظم طریقے سے چلنے والا ایک ایسا عمل ہے جو درج ذیل باتوں کو ویقینی بنانے کی کوشش کرتا ہے کہ

1۔ خصوصی تعلیمی مقاصد کس حد تک حاصل کیے گئے ہے۔

2۔ کمرہ جماعت میں دیے گئے اکتسابی تجربات کس حد تک موثر اور موزون تھے۔

3۔ دیے گئے اکتسابی تجربات سے طلبا کے تعلیمی برتاؤ میں کس حد تک تبدیلی ہوئی

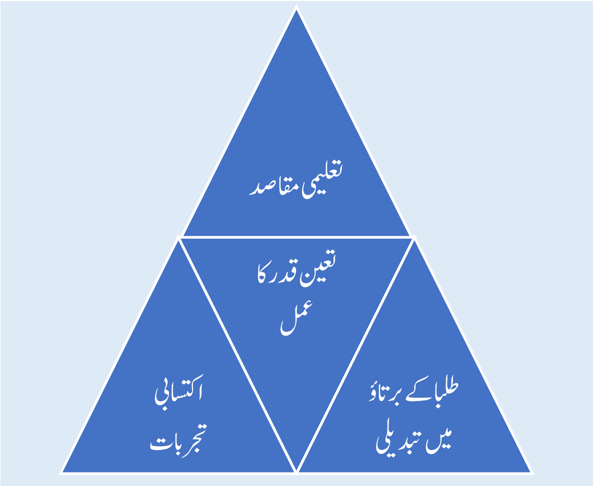

13.2.4 آزمائش/امتحان، پیمائش اور اندازہ قدر (Test/Examination, Measurement and Assessment)

تعلیم میں آزمائش، پیمائش اور اندازہ قدر ان تمام اصطلاحات کا استعمال کیا جاتا ہے۔حالانکہ ان سبھی اصطلاحات میں عملی طور پر بڑا فرق ہے، جو درج ذیل ہے:

آزمائش/امتحان(Test/Examination): یہ ایک قدیم طریقہ ہے، جس کا استعمال طلبا کی تعلیمی کامیابیوں کو جاننے کے لیے کیا جاتا ہے۔اس کے ذریعہ سے طلبا کی مضمون میں علم ومہارت اوراسکی ذہنی صلاحیت کی جانچ کی جاتی ہے۔اس میں زیادہ تر معلومات پر ہی زور دیا جاتا ہے۔امتحان کے دوران زبانی، تحریری، یا عملی کارکردگی کے ذریعہ طلبا کے علم وصلاحیتوں کی جانچ کی جاتی ہے۔

پیمائش(Measurement): پیمائش کے عمل کے ذریعہ کسی شئے کسی قدر ہونے کا تعین کیا جاتا ہے۔طبعی چیزیوں کی پیمائش ان کی جسامت، وزن اور مقدار کی بنیاد پر راست طور پر کی جاسکتی ہے، جیسے لمبائی، چوڑائی، طول، رقبہ یاوزن کو گنتی یا اعداد کی شکل میں پیمائش کرنا۔تعلیمی عمل میں پیمائش کے ذریعہ طلبا کی علم، مہارت اور صلاحیتوں کی پیمائش کی جاتی ہے۔اس میں زبانی، تحریری یا عملی کارکردگی کے ذریعہان کی صلاحیتوں کی پیمائش کی جاتی ہے۔

اندازہ قدر(Assessment): اندازہ قدر ایک طرح کا تخمینہ سازی کا عمل ہے۔اس کا استعمال طلبا کی کامیابیوں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔اندازہ قدر کے ذریعہ طلبا کی تعلیمی سرگرمیوں میں کامیابیوں کا اندازہ لگانے کے لیے مختلف طریقوں کا استعمال کر کے معلومات کو جمع کیا جاتا ہے اور تدریس واکتساب کی کمزوریوں کو دور کیا جاتا ہے۔اندازہ قدر ایک جامع لفظ ہے جس میں آزمائش اور پیمائش بھی شامل ہے۔

اس طرح تعلیم میں تعین قدر کے عمل کے بارے میں ہم پہلے پڑھ چکے ہیں اور آزمائش، پیمائش اور اندازہ قدر ان تمام اصطلاحات کا مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ تعین قدر کا تصور آزمائش، پیمائش اور اندازہ قدر سے زیادہ وسیع ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ تعین قدر کے معنی بتائے؟
2۔ تعین قدر کی کوئی ایک تعریف تحریر کیجیے۔

13.2.5 تعین قدر کی نوعیت(Nature of Evaluation)

تعین قدر ایک منظم عمل کی پیروی کرتا ہے اور مختلف طریقوں کا استعمال کرتا ہے۔ تعین قدر کی درجہ بالا خصوصیات اس کی پیچیدہ اور کثیر جہتی نوعیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ ان خصوصیات کو سمجھ کر، ماہرین تعلیم میں تعین قدر کی پیروی کرتے ہے جو جامع، منظم، اور معلوماتی ہوں اور بالآخر تدریس واکتساب کے عمل کو بہتر بنائیں۔ تعین قدر کی نوعیت درجہ ذیل ہے:

- تعین قدر میں تسلسلی طریقہ کار ہاتا ہے اور یہ ایک جامع عمل ہے۔
- تعین قدر کی نوعیت طلبا کی تعلیمی ترقی اور دیگر پہلوں کو بہتر بنانا ہے۔
- تعین قدر متعدد پہلوؤں، نقطہ نظر اور معیار پر غور کرتا ہے۔
- تعین قدر میں کسی چیز کے معیار، قدر یا اہمیت کے بارے میں فیصلے کرنا شامل ہے۔
- تعین قدر اصلاحی تدریس کو منظم کرتا ہے اور اس کے کے ذریعے سے تعلیمی معیار کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔
- تعین قدر معلم کو تدریس اور متعلم کو اکتساب میں، دونوں کے لیے بازرسائی کے کام میں مدد فراہم کرتا ہے۔
- تعین قدر ایک منظم، تسلسلی فیصلہ سازی کا عمل ہے، جو اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ کمرہ جماعت میں موثر اکتسابی تجربات کے ذریعہ جن تعلیمی مقاصد کی شناخت کی گئی تھی، انکا حصول کس حد تک ہوا۔
- تعین قدر اپنی نوعیت کے اعتبار سے اور مقاصد کی بنیاد پر کئی طرح کے ہوتے ہیں جیسے تشکیلی تعین قدر (Formative Evaluation) اور تلخیصی تعین قدر (Summative Evaluation)، خارجی (External Evaluation) اور داخلی (Internal Evaluation) تعین قدر، مقداری (Quantitative) اور معیاری (Qualitative) تعین قدر وغیرہ۔
- تعین قدر کے ذریعہ حاصل نتائج کی بنیاد پر پیشن گوئی کی جاسکتی ہے۔
- یہ عمل بھی ہے اور ماحاصل بھی ہے۔

13.2.6 تعین قدر کی خصوصیات(Characteristics of Evaluation)

تعلیمی نظام میں تعین قدر کی بہت ہی اہمیت ہے۔ اس میں درجہ ذیل خصوصیات ہیں، جو کہ اس طرح ہے:

- تعین قدر مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔

- تعین قدر ایک پیچیدہ عمل ہے۔
- تعلیم کے مطلوبہ مقاصد کو پورا کرنے والا عمل ہے۔
- تعین قدر معلم کو اپنے تدریس طریقہ کار میں اصلاح کرنے میں مدد کرتی ہے۔ تعین قدر کے ذریعے سے اس بات سے بھی واقفیت ہو پاتی ہے کہ معلم نے موثر تدریس کی ہے یا نہیں اور موزون تدریسی حکمتِ عملیوں کا استعمال کیا ہے کہ نہیں۔
- تعین قدر موزون مقاصد کی تشکیل میں مددگار ہوتا ہے اور اس کی بنیاد پر معلم اور طلبا دونوں اس بات سے واقف ہو پاتے ہیں کہ تعلیمی مقاصد کس حد تک حاصل ہوئے ہیں۔
- تعین قدر ایک جامع عمل ہے، اس میں جانچ اور پیمائش دونوں کام شامل ہیں۔
- تعین قدر کا دائرہ وسیع ہے اور یہ طلبا کی تعلیمی سطح کی نشاندہی کرتا ہے۔
- تعین قدر کا تعلق طلباء کی ہمہ جہت ترقی سے ہے۔
- تعین قدر کا تعلیم کے مقاصد سے گہرا تعلق ہے۔ یہ پورے تعلیمی نظام کا ایک لازمی حصہ ہے۔
- تعین قدر ایک مکمل اور قابل اعتبار عمل ہے۔
- تعین قدر طلبا کی تمام صلاحیتوں اور مہارتوں کی جانچتا ہے۔
- تعین قدر طلبا کو انفرادی اور وسیع مطالعہ کے لئے متحرک کرتا ہے۔
- تعین قدر کے ذریعے سے طلبا کی کارکردگی، اسکے طرزِ عمل میں ہونے والی تبدیلیوں کی جانچ اور تشریح کرتی ہے۔
- تعین قدر کے ذریعے سے تعلیمی معیار کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔
- تعین قدر سے اسکول کے موثر انتظام میں مدد ملتی ہے اور یہ طلبا کی رہنمائی اور مشاورت میں بہت مفید ہے۔
- تعین قدر نصاب کی تدوین میں مدد کرتا ہے۔
- تعین قدر کا عمل سیکھنے والوں کی ضروریات کا اندازہ لگانے میں مدد کرتا ہے۔
- تعین قدر کرنے والے کو تعین قدر کی مختلف تکنیکوں کی حدود کا علم ہونا چاہیے اور اسے یہ واضح طور پر بیان کیا جانا چاہئے کہ کیا کیا جانا ہے اور کیا نہیں اس اہمیت پر زور دیتے ہیں۔
- تعین قدر سے طلبا کی صرف رہنمائی ہی نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنی خامیوں اور خوبیوں سے بھی واقف ہوتے ہے۔
- تعین قدر کے ذریعہ طلبا میں مسابقت کا جزبہ پروان چڑھتا ہے، جو ان میں ترقی کے لیے تحریک پیدا کرتا ہے۔
- تعین قدر سے معلم کو بھی طلبا کی صلاحیتوں، قابلیتوں اور ذوق وشوق کا اندازہ ہو پاتا ہے۔
- تعین قدر سے طلبا کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں جیسے عادات، رجحانات، مہارت، دلچسپی وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے اور طلبا کے کردار میں مطلوبہ تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔
- تعین قدر کرنے کے دوران نصابی اور غیر نصابی دونوں طرح کے مضامین اور سرگرمیوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

- تعلیم کے معیار میں بہتری لانے میں تعین قدر کا بہت ہی اہم رول ہے۔ یہ اس مقصد سے ضروری اقدامات اور موزون فیصلہ سازی میں مدد کرتا ہے۔
- طلبا کی اکتسابی دشواریوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔
- تعین قدر کے ذریعے سے تدریس و اکتسابی عمل کا جائزہ لیا جا سکتا ہے اور موزون اکتسابی تجربات کی منصوبہ بندی میں مدد ملتی ہے۔
- تعین قدر نصاب، تدریسی حکمتِ عملی اور طریقہ تدریس میں بہتری کے لیے بازرسائی فراہم کرتا ہے۔ جس کی بنیاد پر نصاب کی تدوین ، موادِ مضمون، درسی کتاب اور طریقہ تدریس کے معیار کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔
- تعین قدر کے ذریعے سے طلبا کی تعلیمی پیش رفت اور تعلیمی ترقی کی صورت حال سے والدین کو واقف کرایا جا سکتا ہے۔
- تعین قدر میں آزمائش (Test)، پیمائش (Measurement) اور اندازہ قدر (Assessment) شامل ہے۔

اس طرح سے تعین قدر کی اتنی خصوصیات ہیں کہ تعلیمی نظام میں اس کی ضرورت اور اہمیت کو انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا تعاون مرکوز عمل ہے جس میں معلم، طلبا اور سرپرست سبھی لوگ شامل ہوتے ہیں اور سبھی کی مجموعی کوششوں کا مقصد تعلیمی نظام کو بہتر بنانا اور ر علیمیم مقاصد کی تکمیل ہوتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
تعین قدر کی کوئی دو خصوصیات کو تحریر کیجیئے۔

13.3 خلاصہ (Summary)

یہ اکائی سماجی علوم میں تعین قدر کے تصور کو متعارف کرایا ہے، اس کے معنی، نوعیت اور خصوصیات کو اجاگر کرتا ہے۔ تعین قدر کسی چیز کے معیار، قدر یا اہمیت کو جانچنے کا ایک جامع عمل ہے۔ امتحان، پیمائش، اندازہ قدر اور تعین قدر میں تعین قدر وسیع ہے اور اپنے آپ میں سبھی کو شامل کیے ہے۔ یہ باب میں ان تصورات کے منفرد مقاصد اور نقطہ نظر پر زور دیتا ہے۔ تعین قدر ایک پیچیدہ اور مسلسل جاری رہنے والے عمل ہے لیکن اس کے ساتھ-ساتھ کئی بہت ساری خصوصیات ہیں جو تدریسی و اکتسابی عمل میں اہمیت رکھتی ہے۔ تعین قدر اور دیگر متعلقہ تصورات کے ساتھ اس کے فرق کو سمجھنے سے، طلباء تنقیدی سوچ اور باخبر فیصلہ سازی کی مہارتوں کو سماجی علوم کے مختلف سیاق و سباق میں لاگو کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

13.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپنے درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- تعین قدر ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے اور اس کے ذریعہ تدریسی و اکتسابی عمل میں طلباء اور معلم کی کامیابیوں کا جائزہ لیا جاتا ہے اور طلبا کی درجہ بندی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے

- پیمائش کے عمل کے ذریعہ کسی شئے کسی قدر ہونے کا تعین کیا جاتا ہے۔
- اندازہ قدر ایک طرح کا تخمینہ سازی کا عمل ہے۔اس کا استعمال طلبا کی کامیابیوں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔
- امتحان قدیم طریقہ ہے، جس کا استعمال طلبا کی تعلیمی کامیابیوں کو جاننے کے لیے کیا جاتا ہے۔
- پیمائش، اندازہ قدر اور امتحان یہ سبھی تعین قدر میں شامل ہیں۔
- تعین قدر میں بہت ساری خصوصیات پائی جاتی ہیں۔
- نوعیت کی بنیاد پر تعین قدر ایک تسلسلی، اصلاحی، منظم، معیاری نوعیت کا عمل ہے۔

13.5 فرہنگ(Glossary)

(Word)الفاظ	(Meaning)معنی
تعین قدر (Evaluation)	کسی چیز کے معیار، قدر یا اہمیت کو جانچنے کا ایک منظم عمل۔ تعین قدر کی بنیاد پر حاصل نتائج کی بنیاد پر طلبا مضمون کو کس حد تک سیکھ پایا ہے۔
اندازہ قدر (Assessment)	اندازہ قدر ایک طرح کا تخمینہ سازی کا عمل ہے۔اس کا ستعمال طلبا کی کامیابیوں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔
پیمائش (Measurement)	پیمائش کے عمل کے ذریعہ کسی شئے کسی قدر ہونے کا تعین کیا جاتا ہے۔ طبعی چیزیوں کی پیمائش ان کی جسامت، وزن اور مقدار کی بنیاد پر۔ تعلیمی عمل میں پیمائش کے ذریعہ طلبا کی علم، مہارت اور صلاحیتوں کی پیمائش کی جاتی ہے۔
امتحان(Examination)	مجلس مقننہ حکومت کا ایک ادارہ ہے جو قوانین بنانے کا کام کرتا ہے۔اس لیے اسے قانون ساز ادارہ بھی کہتے ہیں۔
معیار (Quality)	معیارات یا بینچ مارکس کسی چیز کے معیار یا قدر کا فیصلہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

13.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ سماجی علوم میں تعین قدر کا مقصد ہے:

(a)سماجی علوم میں طلبا کی ترقی کو جاننا (b) سماجی علوم کے مقصد کس حد تک حاصل ہوئے ہیں۔

(c)طلبا میں سماجی علوم کو سیکھنے کی ترغیب دینا (d)درجہ بالا سبھی

2۔ درجِ ذیل میں کس نے کہا کہ تعین قدر کو ایک ایسے منظم عمل کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے کہ تعلیمی مقاصد کس حد تک حاصل ہو رہے ہیں:

(a) Quilen & Hanna (b) N.M. Dandekar (c) NCERT (d) Reemer

3۔ تعین قدر کے عمل کا تعلق نہیں ہے:

(a) تعلیمی مقاصد (b) اکتسابی تجربات (c) طلبا کے برتاؤ میں تبدیلی (d) والدین

4۔ درجِ ذیل میں سے کس کی پیائش راست طور پر کی جاسکتی ہے:

(a) وزن (b) لمبائی (c) کھیت کا رقبہ (d) طلبا کی ذہانت

5۔ درجِ ذیل میں سے کس عمل کو تخمینہ سازی کا عمل کہا گیا ہے:

(a) امتحان (b) اندازہ قدر (c) پیائش (d) تعین قدر

6۔ درجِ ذیل میں سے کون تعین قدر کی قسم ہے:

(a) داخلی (b) خارجی (c) تشکیلی (d) درجہ بالا سبھی

7۔ درجِ ذیل میں سے کون سی بات تعین قدر کے تعلق سے صحیح ہے:

(a) تعین قدر معیاری ہوتا ہے (b) تعین قدر مقداری ہوتا ہے (c) دونوں ہوتا ہے (d) ان میں سے کوئی نہیں

8۔ درج ذیل میں سے کس کی نوعیت سب سے وسیع ہے:

(a) تعین قدر (b) پیائش (c) اندازہ قدر (d) امتحان

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ تعین قدر کیسے کہتے ہے؟ واضع کیجیئے۔

2۔ تعین قدر کی کوئی دو تعریفیں لکھیئے۔

3۔ تعین قدر اور پیائش کے درمیان فرق کو واضح کیجیئے۔

4۔ پیائش اور اندازہ قدر کے درمیان فرق کو واضح کیجیئے۔

5۔ اندازہ قدر اور امتحان کے درمیان کیا فرق ہے۔

6۔ تعین قدر کی نوعیت پر مختصر نوٹ لکھیئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ تعین قدر، پیائش، اندازہ قدر اور امتحان کے درمیان فرق کو واضح کیجیئے۔

2۔ تعین قدر کی خصوصیات کو بیان کیجیے۔
3۔ تعین قدر کی نوعیت کی وضاحت کیجیے۔
4۔ تعین قدر کے مقاصد کو بتائے اور اسکی اہمیت وضرورت کو واضح کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید(Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8
جواب	d	b	d	d	b	d	c	a

13.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Hussain, M.A. (2018). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), B.Ed. (ODL)SLM. Hyderabad, DDE and DTS, Maulana Azad National Urdu University

2۔ Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House

3۔ Kazmi, G. and Kazmi, T. J. (2013). Political Science (Maharashtra Board of Secondary and Higher Secondary Education), Mumbai, Saifee Book Agency

4۔ Kochhar, S.K. (1992). Methods & Techniques of Teaching, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

5۔ Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House

6۔ Mishra, R.M. (2010). Teaching Technology and Evaluation, Lucknow, Alok Prakashan

7۔ Sharma, R.A. (2012). Teaching of Social Science, Meerut, R.Lal Book Depot.

8۔ Sharma, R.L. (2006). The Teaching of Social Studies, Agra, Vinod Pustak Mandir

9۔ Singh, H. (2015). Hand Book of Political Science, New Delhi, Jain Book Agency

10۔ Thessarsery, I. (2012). Teaching of Social Science for the 21st Century, New Delhi, Kanishka Publishers & Distributors

اکائی 14۔ تعین قدر کے اقسام

(Types of Evaluation)*

14.0 تمہید (Introduction)

14.1 مقاصد (Objectives)

14.2 تعین قدر کے اقسام (Types of Evaluation)

14.2.1 تشکیلی اور مجموعی تعین قدر

(Formative Evaluation and Summative Evaluation)

14.2.2 داخلی تعین قدر اور خارجی تعین قدر

(Internal Evaluation and External Evaluation)

14.2.3 نارم ریفرنسڈ تعین قدر اور کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر

(Norm Referenced Evaluation and Criterion-Referenced Evaluation)

14.2.4 معیاری تعین قدر اور مقداری تعین قدر

(Qualitative Evaluation and Quantitative Evaluation)

14.3 خلاصہ (Summary)

14.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

14.5 فرہنگ (Glossary)

14.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

14.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

* Dr. Mozaffar Islam, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

14.0 تمہید(Introduction)

تعلیم کا مقصد طلبا کی ہمہ جہت نشو نما ہے۔ تعلیم کے عمل میں طلبا کی ادراکی، جذباتی اور نفسی حرکی پہلوؤں کی نشو نما کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تعین قدر دراصل تدریس واکتساب کا ایک اہم جز ہے۔اس کے ذریعے طلبا کی نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں اور تمام تر پہلوؤں کی جانچ کی جاتی ہے۔ تعین قدر ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔ جس کے ذریعے سے طلبا کی حصولیابی، کسی نصاب یا تعلیمی پروگرام کی اہمیت وضرورت اور تدریسی معیار کا جائزہ لیا جاسکتا ہے اور اسکے تعلق سے مناسب فیصلہ لیا جاسکتا ہے۔ تعین قدر کے مختلف اقسام ہوتے ہے جو مختلف مقاصد کی تکمیل کرتے ہے۔اس اکائی میں آپ تعین قدر کی مختلف اقسام جیسے تشکیلی اور مجموعی، داخلی تعین قدر اور خارجی تعین قدر، نارم ریفرنسڈ تعین قدر اور کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر، معیاری تعین قدر اور مقداری تعین قدر وغیرہ کا مطالعہ کریں گے۔ تعین قدر کے ان تمام اقسام کو سمجھنا معلم کو اپنے مخصوص سیاق وسباق کے لیے موزوں ترین نقطہ نظر کا انتخاب کرنے کے لیے بااختیار بناتا ہے، بالآخر طلبا کے لیے اکتسابی عمل کو بہتر بناتا ہے۔

14.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے اختتام پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- تعین قدر کے مختلف اقسام کی وضاحت کر سکیں۔
- تشکیلی اور مجموعی تعین قدر کے کے درمیان فرق کو بیان کر سکیں۔
- داخلی تعین قدر اور خارجی تعین قدر میں فرق کو سمجھ سکیں۔
- نارم ریفرنسڈ تعین قدر اور کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر کی تشریح کر سکیں۔
- معیاری تعین قدر اور مقداری تعین قدر کی وضاحت کر سکیں۔

14.2 تعین قدر کے اقسام(Types of Evaluation Tools)

تعین قدر سے مراد تعلیم کے میدان میں مختلف اشیاء یا عمل جیسے کہ تدریس کا طریقہ، نصاب،، تعلیمی مقاصد، تعلیمی پروگرام اور تعلیمی مواد وغیرہ کی موزونیت کو جاننے کا عمل ہے۔ بلاشبہ تعین قدر کا بنیادی مقصد تعلیمی فیصلے کرنے میں مدد کرنا ہے۔ لہذا، تعین قدر کا حتمی مقصد تعلیم کو بہتر بنانا ہے۔ تعین قدر کے مختلف اقسام ہیں اور بطور معلم ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم تعین قدر کے مختلف طریقون سے اچھی طرح واقف ہوتا کہ مقاصد اور حالات کی بنیاد کے تحت مناسب طریقوں کو استعمال کر سکیں۔ تعین قدر کے مختلف اقسام درجِ ذیل ہے۔

14.2.1 تشکیلی اور مجموعی تعین قدر (Formative Evaluation and Summative Evaluation)

1967 میں تعین قدر کی عملی کارکردگی پر بحث کرتے ہوئے، مائیکل سکریوین (Michael Scriven) نے تعین قدر کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ تشکیلی تعین قدر اور مجموعی تعین قدر

تشکیلی تعین قدر (Formative Evaluation): تشکیلی تعین قدر سے مراد کسی بھی تعلیمی پروگرام، منصوبہ بندی کے عمل، تدریسی مواد یا طلبا کی کامیابی وغیرہ کا اس طرح جائزہ لینا ہے کہ تعین قدر کی بنیاد پر بہتری لانا ممکن ہو۔ اس طرح، اگر تعین قدر کسی تعلیمی پروگرام، منصوبہ بندی کے عمل، تدریسی مواد یا طلبا کی کامیابی وغیرہ میں اصلاح یا بہتری کے مقصد کے ساتھ کیا جارہا ہے، تو اسے تشکیلی تعین قدر کہا جائے گا۔ اس تعین قدر کا مقصد خامیوں کی نشاندہی کرنا اوران پر قابو پانے یادور کرنے کے لیے اقدامات تجویز کرنا ہوتا ہے۔

اس تعین قدر کے کا اہم مقصد معلم اور طلبا کو مسلسل بازرسی فراہم کرنا ہے اور اس بات کی جانچ کی جاتی ہے کہ طلباء کس حد تک تدریس سے استفادہ حاصل کررہے ہے۔ اس طرح انہیں اپنی کامیابی اور ناکامی سے واقف کرایا جاتا ہے۔ طلبا کو وقت رہتے اپنی غلطیوں اور کمزوریوں سے بھی واقف کرایا جاتا ہے اور اصلاح کرنے کا موقع فراہم کرایا جاتا ہے۔ اسکے ذریعے سے سیکھنے کی ترقی میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔ یہ طلبا کی اکتسابی پیش رفت کی جانچ کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اس تعین قدر کا مقصد تدریسی واکتسابی عمل کو موثر بنانا ہوتا ہے۔ تشکیلی تعین قدر کے ذریعے طلبا کی کامیابی کی جانچ کے ساتھ معلم کی تدریسی صلاحیت اور نصاب کی موثریت کا بھی اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اس طرح معلم بھی اپنی تدریس میں بہتری لا سکتے ہے۔

تشکیلی تعین قدر کا مقصد ایسے شعبوں کی نشاندہی کرنا ہوتا ہے، جن میں ابتدائی طور پر بہتری کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس تعین قدر کی بنیاد پر طلبا کی غلطیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرکے ان کی حصولیابی کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔ یہ قیمتی معلومات فراہم کرتا ہے جو ترقی یا عمل درآمد کے عمل کو تشکیل دینے اور بہتر بنانے میں مدد کرسکتی ہے۔ یہ تعین قدر اس بات کو یقینی بنانے میں بھی مدد کرتا ہے کہ مطلوبہ ضروریات کو پورا کیسے کریں جس سے زیادہ اطمینان اور کامیابی ہوسکیں۔ تشکیلی تعین قدر ایک جاری رہنے والا عمل جو کہ سیکھنے کے عمل کے دوران ہوتی ہے۔ اس کا مقصد طلبا کے سیکھنے کی نگرانی کرنا اور مسلسل فیڈ بیک فراہم کرنا ہے جسے معلم اپنی تدریس کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کرسکتے ہیں اور طلبا اپنی تعلیم حصولیابی کے اضافہ کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔

تشکیلی تعین قدر کے مقاصد:

تشکیلی تعین قدر پروگرام کی تعین قدر کرنے کا ایک نقطہ نظر ہے جو کسی پروگرام کی ترقی اور نفاذ کے دوران اس کی تاثیر کو بہتر بنانے کے مقصد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ تشکیلی تشخیص کے چند اہم مقاصد اور اہداف یہ ہیں۔

- **بازرسی فراہم کرنا:** اس تعین قدر میں طلبا کو معلم کو تدریس واکتساب کے بارے میں، کسی پروگرام کے بارے میں بازرسی فراہم کرنے پر مرکوز ہے تاکہ جاری پروگرام کی ترقی اور بہتری کی جاسکیں۔
- **مسائل کی نشاندہی کرنا:** پروگرام کے ڈیزائن، نفاذ، اور ترسیل میں بہتری کے لیے مسائل اور شعبوں کی نشاندہی کرنے کے لیے تشکیلی تعین قدر کا استعمال کیا جاتا ہے، تاکہ ان کا بروقت اور مؤثر طریقے سے حل کیا جاسکے۔

- **پیشرفت کی نگرانی کرنا:** تشکیلی تعین قدر کا استعمال پروگرام کی پیشرفت اور ترقی اور عمل درآمد کے پورے عمل میں نتائج کی نگرانی کے لیے کیا جاتا ہے، تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ پروگرام اپنے مطلوبہ اہداف کو پورا کرنے کے لیے راستے پر ہے۔
- **پروگرام کے ڈیزائن کو بہتر بنانا:** پروگرام کے اجزاء، جیسے پروگرام کے مواد، ترسیل، اور عملے کی طاقتوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرکے پروگرام کے ڈیزائن کو بہتر بنانے کے لیے تشکیلی تعین قدر کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- **پروگرام کے نتائج کو بہتر بنانا:** پروگرام کے نتائج کو بہتر بنانے کے لیے تشکیلی تعین قدر کا استعمال پروگرام کی تاثیر کو بہتر بنانے کے لیے حکمت عملیوں کی نشاندہی کے ذریعے کیا جاتا ہے، جیسے کہ پروگرام کے اجزاء یا ترسیل کے طریقوں میں ترمیم کر کے۔پروگراموں اور اقدامات کی تاثیر کو بہتر بنانے کے لیے تشکیلی تعین قدر ایک کلیدی ذریعہ ہے اور اس کا استعمال بازرسی فراہم کرنے، بہتری کے لیے شعبوں کی نشاندہی کرنے، اور پروگرام کے نتائج کو بہتر بنانے کے لیے کیا جاتا ہے۔

تشکیلی تعین قدر کی خصوصیات:

مسلسل تعامل: تشکیلی تعین قدر میں معلم اور طلباء کے درمیان باقاعدگی سے، اکثر یا روزانہ ایک دوسرے سے گفتگو ہوتی ہے۔

تعمیری بازرسی: اس تعین قدر میں تعمیری بازرسی بھی فراہم کی جاتی ہے جسے طلباء اپنی سمجھ اور مہارت کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

غیر رسمی طریقے: اس میں اکثر غیر رسمی تعین قدر کے طریقے استعمال کرتا ہے جیسے کوئز، گروپ ورک، اور کلاس ڈسکشن۔

موافقت پذیر تعلیم: معلم جمع کی گئی معلومات کو اپنے طلباء کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپنی تدریسی حکمت عملیوں کو اپنانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

تشکیلی تعین قدر کے فوائد

فعال سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے: طلباء اپنے سیکھنے کے عمل میں شامل ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ اپنی ترقی دیکھ سکتے ہیں۔

سیکھنے کے خلاء کی نشاندہی کرتا ہے: یہ ان علاقوں کی نشاندہی کرنے میں مدد کرتا ہے جہاں طلباء جدوجہد کر رہے ہیں۔

اضطراب کو کم کرتا ہے: مسلسل تشکیلی تعین قدر کی وجہ سے امتحانات کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔

ذاتی رائے: طلباء انفرادی رائے حاصل کرتے ہیں، جو مخصوص ضروریات کو پورا کرنے میں زیادہ مؤثر ہے۔

مجموعی تعین قدر (Summative Evaluation): مجموعی تعین قدر سے مراد پہلے سے تیار کردہ تعلیمی پروگرام، منصوبہ یا مواد کی مجموعی مطلوبہ اہمیت کا پتہ لگانے کے عمل سے ہے۔ مجموعی تعین قدر سے مراد ایسے تعین قدر سے ہے جس میں پہلے سے منظور شدہ پروگراموں، تعلیمی نصاب، تعلیمی مواد کو قبول کرنے اور انہیں مستقبل میں جاری رکھنے کے بارے میں فیصلہ لیا جاتا ہے۔ استعین قدر کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کی جاتی ہے کہ طلبا نے کس حد تک کامیابی حاصل کی ہے اور کسی پروگرام کے اختتام پر بنیادی طور پر طلبا کو گریڈ یا ڈویژن دینے کا کام کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے طلبا کو کمرہ جماعت کے گروپ میں اپنے مقام کا پتہ چل جاتا ہے اور اس طرح اس میں مسابقت کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔

مجموعی تعین قدر تدریس واکتساب کے عمل مین آخری مرحلے پر کیا جاتا ہے اور اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ کس حد تک مقاصد حاصل ہوئے ہیں اور طلبا نے کس حد تک علم اور مہارت حاصل کی ہے اور اس کی بنیاد پر کامیابی یا ناکامی کے بارے میں درست فیصلے کیے جاتے ہے۔

مجموعی تعین قدر سیزن کے آخری کھیل کی طرح ہے۔ یہ اس علم، ہنر، اور قابلیت کا اندازہ لگاتا ہے جو طلباء نے ایک مدت کے دوران حاصل کیے ہیں۔ اس قسم کا تعین قدر عام طور پر اکائی، مدت، یا تعلیمی سال کے اختتام پر ہوتی ہے اور اسے گریڈ دینے یا طلبا کی کامیابیوں کی تصدیق کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

مجموعی تعین قدر ایک ایسا تعین قدر ہے جو کسی پروگرام یا پروجیکٹ کے اختتام پر کی جاتی ہے، جس کا مقصد اس کی مجموعی تاثیر کا اندازہ لگانا ہے۔ مجموعی تعین قدر کی بنیادی توجہ اس بات کا تعین کرنا ہے کہ یہ پروگرام یا پروجیکٹ نے اپنے اہداف اور مقاصد کس حد تک حاصل کیے ہیں۔ مجموعی تعین قدر پروگرام یا پروجیکٹ کی بازرسی جاری رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

مجموعی تعین قدر کئی وجوہات کی بناء پر اہم ہے۔ سب سے پہلے، یہ کسی پروگرام یا پروجیکٹ کی مجموعی تاثیر کا ایک جامع جائزہ فراہم کرتا ہے، جو مستقبل کی ترقی اور نفاذ کے بارے میں فیصلوں سے آگاہ کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ دوسرا، یہ ان شعبوں کی نشاندہی کرنے میں مدد کر سکتا ہے جہاں پروگرام کی ترسیل میں بہتری لائی جا سکتی ہے، جیسے کہ پروگرام کے ڈیزائن یا نفاذ میں۔ تیسرا، یہ اس بات کا تعین کرنے میں مدد کر سکتا ہے کہ یہ پروگرام یا پروجیکٹ ایک قابل قدر سرمایہ کاری ہے اور آیا یہ اسٹیک ہولڈرز کی ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔

مجموعی تعین قدر کی خصوصیات:

ایک مخصوص مدت کے بعد: مجموعی تعین قدر مسلسل نہیں ہوتی بلکہ تعلیمی کیلنڈر میں مخصوص مدت کے بعد ہوتی ہے۔

درجہ بندی اور سرٹیفیکیشن: اس تعین قدر میں حاصل نتائج کو اکثر درجہ بندی، رپورٹنگ، اور طلبا کی کامیابیوں کی تصدیق کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

رسمی طریقے: اس میں رسمی جائزے شامل ہیں جیسے معیاری ٹیسٹ، فائنل پروجیکٹس، اور امتحانات۔

بازرسی پر کم زور: اگرچہ فیڈ بیک فراہم کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ مجموعی تشخیص کا بنیادی فوکس نہیں ہے۔

مجموعی تعین قدر کے فوائد:

کامیابی کی پیمائش: اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ طلباء نے کورس کے آغاز میں طے شدہ سیکھنے کے مقاصد کو کس حد تک پورا کیا ہے۔

بینچ مارکنگ: مجموعی تعین قدر مختلف اداروں یا خطوں میں تعلیمی نتائج کا موازنہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔

جوابدہی: یہ طلباء اور معلم کو سیکھنے اور سیکھانے کے لئے جوابدہی طے کرتی ہے۔۔

قابلیت: مجموعی تعین قدر کی بنیاد پر طلبا جو قابلیتحاصل ہوتی ہے وہ اسے مزید تعلیم یا ملازمت کے لیے ضروری ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
تشکیلی تعین قدر کے کوئی دو اہم مقاصد تحریر کیجیئے؟ مجموعی تعین قدر کے کوئی دو فائدے بتائیے؟

14.2.2 داخلی تعین قدر اور خارجی تعین قدر(Internal Evaluation and External Evaluation)

طلبا کی کارکردگی کی جانچ کرنے کے لیے زمانہ قدیم سے امتحان لینے کا طریقہ اپنایا جاتا رہا ہے اور آج بھی یہ ایک اہم ذریعہ مانا جاتا ہے۔ اس طرح کسی بھی طلبا کی تعلیمی کارکردگی کی جانچ کرنے کے لیے معلم امتحان کا انقعاد کرتا ہے جس میں زبانی، تحریری اور عملی طور پر امتحانات لیے جاتے ہیں۔عام طور پر امتحان کو دو قسموں میں درجہ بندی کی گئی ہے۔داخلی تعین قدر اور خارجی تعین قدر ۔ یہ دونوں تعین قدر ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہے اور طلبا کی کارکردگی کی ایک مکمل اور جامع تصویر پیش کرتے ہے۔داخلی اور خارجی تعین قدر میں سے ہر ایک کی اپنی خصوصیات،اہمیت اور حدود ہیں۔ان طریقوں کا محتاط طریقہ سے استعمال طلباء کے تعلیمی سفر کو نمایاں طور پر تشکیل دے سکتا ہے،جو انہیں نہ صرف تعلیمی کامیابی بلکہ ذاتی ترقی اور زندگی بھر سیکھنے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔یہ واضح ہے کہ ایک مؤثر تعلیمی نظام بنانے کے لیے، ہمیں انکے منفرد فوائد اور چیلنجوں پر غور کرنا چاہیے۔

داخلی تعین قدر(Internal Evaluation): داخلی تعین قدر ایک ایسا عمل ہے جس کا انتظام خود تعلیمی ادارے میں ہوتا ہے۔یہ عام طور پر معلم کے ذریعہ منعقد کیا جاتا ہے اور اسے تدریس اور سیکھنے کے دونوں تجربات کی مسلسل نگرانی اور بہتر بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

داخلی تعین قدر ایک ایسا تعین قدر ہے جس میں تدریسی عمل کو انجام دینے والا معلم اپنی تدریسی مقاصد کے حصول اور اپنے طلبا کی تعلیمی حصولیابی کی جانچ کے لیے اپنے مضمون کے تعلق سے ٹیسٹ تیار کرتا ہے اور انکا امتحان لیتا ہے۔ تعین قدر کے اس عمل میں زبانی، تحریری، عملی، تفویظی اور دیگر سرگرمیاں اور تماما کارگذاریاں شامل ہیں۔داخلی تعین قدر اس لیے بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس میں معلم اپنے طلبا کا تعین قدر ایک ممتحن کے طور پر خو کرتا ہے اور وہی اپنے طلبا کی معیار کو طے کرتا ہے۔ معلم اپنے طلبا سے واقف ہونے اور جماعتی سرگرمیوں میں براہراست شامل ہونے کی وجہ سے تعین قدر کے حق کو صحیح طرح سے ادا کر پاتے ہے۔طلبا کا تعین قدر بہتر طریقے سے ہو سکیں اسلیے موجودہ وقت میں خارجی تعین قدر کے ساتھ-ساتھ بیشتر کورسیز میں داخلی تعین قدر کو بھی لازمی طور پر شامل کیا جارہا ہے۔اس میں معلم اپنے طلبا کا تیسٹ لیتے ہے اور انکے تفویظی کام، پروجیکٹ ورک اور دیگر سرگرمیوں کی جانچ کرکے داخلی تعین قدر کے عمل کو انجام دیتے ہے۔

داخلی تعین قدر ایک ایسا تعین قدر ہے جو کسی تعلیمی ادارے یا تنظیم کے اندر، عام طور پر اس کے اپنے عملے یا فیکلٹی ممبران کے ذریعے کی جاتی ہے۔اس نقطہ نظر میں خود کی عکاسی، خود تعین قدر، اور مسلسل بہتری شامل ہے، جو معلم کو اپنے پروگراموں، پالیسیوں اور طریقوں کی جانچ کرنے کے قابل بناتا ہے۔داخلی تعین قدر تدریسی حکمت عملیوں، نصاب کے ڈیزائن، اور ادارہ جاتی کارروائیوں کی تاثیر کے بارے میں

قیمتی بصیرت فراہم کرتے ہیں۔ داخلی مہارت اور علم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، داخلی تجزیے خود کو بہتر بنانے، جوابدہی اور ملکیت کے کلچر کو فروغ دیتے ہیں، بالآخر طالب علم کی تعلیم اور ادارہ جاتی فضیلت کو بڑھاتے ہیں۔

داخلی تعین قدر کی خصوصیات(Characteristics of Internal Evaluation): داخلی تعین قدر کی چند اہم خصوصیات درجِ ذیل ہے:

- داخلی تعین قدر میں تدریسی عمل کو انجام دینے والا معلم ہی ممتحن ہوتا ہے اسلیے اس بات کے امکانات زیادہ ہوتے ہے کہ وہ طلبا کی سبھی سر گرمیوں سے براہراست شامل ہونے کی وجہ سے تعین قدر زیادہ بہتری کے ساتھ کر سکیں گے۔
- داخلی تعین قدر میں طلبا اور معلم ایک دوسرے سے واقف ہوتے ہے اسلیے طلبا میں امتحان کو لیکر کسی طرح کا خوف نہیں ہوتا۔
- تعین قدر کے عمل کو قابل اعتماد اور شفافیت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔
- معلم اپنے طلبا کی سبھی کار کردگیوں اور سر گرمیوں سے واقف ہوتا ہے اس لیے اس کام کو صحیح بریقے سے انجام دے سکتے ہے۔
- طلبا اپنی تعلیمی حصولیابی سے واقف ہوتے ہیں اور اسے برقرار رکھنے یا بہتر بنانے کے لیے کوشش کر سکتے ہیں۔
- داخلی تعین قدر مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے جو طلباء کو فوری طور پر بازرسی فراہم کرتا ہے۔
- معلم انفرادی طور پر طلباء کی ضروریات اور پیشرفت کے مطابق اپنی رائے دے سکتے ہیں۔
- یہ ایک طرح سے تشکیلی تعین قدر ہے جو طلبا کو سیکھنے کے خلا کی نشاندہی کرنا اور تعلیمی عمل کو بہتر بناتا ہے۔
- داخلی تعین قدر میں معلم خود ممتحن ہاتا ہے اسلیے وہ تعین قدر کے ذریعے سے طلبا کی ہمہ جہتی نشو نما جیسے اسکے ادراکی، جذباتی اور نفسی حرکی پہلووں کا تعین قدر بھی کرتا ہے جبکہ خارجی تعین قدر میں ممتحن ایک ایسا معلم ہوتا ہے جس سے طلبا کا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہاتا ہے اس لیے خارجی تعین قدر کے ذریعے طلبا کے تمام پہلوؤں کا تعین قدر کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔

خارجی تعین قدر(External Evaluation): خارجی تعین قدر ایک ایسا تعین قدر ہے جس میں طلبا کی تعلیمی پیش رفت کی جانچ وہ تعلیمی ادارہ نہیں کرتا جس میں طلبا تعلیم حاصل کر رہا ہے بلکہ کوئی دیگر تعلیمی ادارہ یا ایجنسی امتحان منعقد کراتی ہے۔ اسکول کے بورڈ کے ذریعے لیے جانے والے امتحانات خارجی تعین قدر کی مثال ہے۔ اس میں مختلف اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کی تعین قدر دیگر ایجنسی یا بورڈ کے ذریعے کی جاتی ہے۔ خارجی تعین قدر میں امتحان کے لیے پرچہ بنانے، انکی جانچ کرنے اور تعین قدر کرنے کا کام ان معلم کے ذریعے کیا جاتا ہے، جن کا تعلق براہ راست طلبا سے نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ معلمین ان طلبا کو پڑھانے کے کام کو انجام دیتے ہے۔ تعین قدر سمیسٹر یا سال کے آخر میں زبانی، تحریری اور عملی امتحانات کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ خارجی تعین قدر میں طلبا کو پڑھانے والے معلم تعین قدر کے عمل میں شامل نہیں ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ خارجی تعین قدر میں تدریسی عمل کو انجام دینے والے معلم کوئی اور جبکہ تعین قدر کرنے والے معلم دوسرے ہوتے ہے۔

خارجی تعین قدر ان افراد یا ایجنسیوں کے ذریعہ منظم طریقہ کار سے انعقاد کیا جاتا ہے جو تعلیمی ادارے کا حصہ نہیں ہیں۔ اس قسم کے تعین قدر کا استعمال بنیادی طور پر اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا جاتا ہے کہ تعلیمی معیارات مکمل اور برقرار ہیں۔

خارجی تعین قدر یک ایسا تعین قدر ہے جس میں تعین قدر، بیرونی ماہرین، تنظیموں یا ایجنسیوں کے ذریعے کی ج جاتی ہے۔ خارجی تعین قدر میں تعلیمی معیار کی آزادانہ چھان بین، توثیق اور تصدیق شامل ہے، اکثر معیاری معیارات اور بینچ مارکس کا استعمال کرتے ہوئے۔

خارجی تعین قدر کی خصوصیات(Characteristics of External Evaluation): خارجی تعین قدر کی چند اہم خصوصیات درجِ ذیل ہے:

- تعین قدر کے عمل میں تدریسی عمل کو انجام دینے والے معلم شامل نہیں ہوتے ہے۔
- تعین قدر کا کام کسی دوسری ایجنسی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔
- خارجی تعین قدر میں طلبا میں مسابقتی جذبہ پیدا کرتی ہے۔
- خارجی تعین قدر سمیسٹر یا سال کے آخری میں ہوتا ہے۔
- خارجی تعین قدر کی بنیاد پر طلبا کو فائنل گریڈ یا سرٹیفیکٹ دیے جاتے ہے۔
- خارجی تعین قدر کا مقصد طلبا کی کامیابی اور اسکول کی کارکردگی پر ایک غیر جانبدارانہ نقطہ نظر فراہم کرنا ہے۔
- خارجی تعین قدر کے ذریعے اسکول اور معلم کو اسٹیک ہولڈرز، بشمول والدین، حکومتوں، اور منظوری دینے والے اداروں کے سامنے جوابدہ ٹھہرایا جاتا ہے۔
- داخلی تعین قدر میں طلبا اور معلم ایک دوسرے سے واقف ہوتے ہے اسلیے طلبا میں امتحان کو لیکر کسی طرح کا خوف نہیں ہوتا۔
- تعین قدر کے عمل کو قابل اعتماد اور شفافیت کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔
- خارجی تعین قدر کے ذریعے مختلف اسکولوں کے نتائج کا موازنہ کیا جاسکتا ہے، جس سے تعلیمی نتائج کا وسیع نظریہ ملتا ہے۔
- اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے کہ اسکول تعلیم کے کم سے کم معیارات پر پورا اتر رہے ہیں۔
- پالیسی ساز تعلیمی پالیسیوں اور وسائل کی تقسیم کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے کے لیے خارجی تعین قدر سے ڈیٹا استعمال کر سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ داخلی اور خارجی تعین قدر کے درمیاں اہم فرق کو مختصر میں واضح کیجیئے؟ 2۔ داخلی اور خارجی تعین قدر کی کوئی دو اہم خصوصیات کو واضع کیجیئے؟

14.2.3 نارم ریفرنسڈ تعین قدر اور کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر

(Norm Referenced Evaluation and Criterion-Referenced Evaluation)

نارم ریفرینسڈ تعین قدر ایک ایسا تعین قدر ہے جو طالب علم کی کارکردگی کا موازنہ ان اس کے ساتھیوں یا کسی بڑے گروپ سے کرتی ہے۔ یہ نقطہ نظر طالب علم کے سیکھنے کا دوسروں کے سلسلے میں جائزہ لیتا ہے۔ نارم ریفرینسڈ تعین قدر کا مقصد طالب علموں کو ان کی کارکردگی

کے مطابق درجہ بندی کرنا ہے جیسے اوسط، اوسط سے اوپر، اور اوسط سے کم قابلیت والے طلبا کی شناخت کرنا۔ اس قسم کیتعین قدر میں عام طور پر مختلف اسکولوں، اضلاع، یا ریاستوں میں طالب علم کی کارکردگی کا موازنہ کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر معیاری ٹیسٹ کا استعمال کیا جاتا ہے

کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر ایک ایسا تعین قدر ہے جو مخصوص، پہلے سے طے شدہ کرائی ٹیریا کی بنیاد پر طالب علم کے سیکھنے کی پیمائش کرتی ہے۔ یہ نقطہ نظر طالب علم کی کارکردگی کا دوسروں سے موازنہ کرنے کے بجائے خاص مہارتوں، علم، یا قابلیت کی مہارت کا جائزہ لینے پر مرکوز ہے۔ کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر کا مقصد یہ تعین کرنا ہے کہ طلباء نے مہارت کی ایک مخصوص سطح حاصل کی ہے یا سیکھنے کے مقاصد کو پورا کیا ہے۔ اس قسم کی تعین قدر کو اکثر کلاس روم کے جائزوں میں استعمال کیا جاتا ہے، جیسے کوئز، ٹیسٹ، اور پروجیکٹ کی تشخیص، اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ طلباء نے سیکھنے کے مخصوص مقاصد کو کس حد تک پورا کیا ہے۔ کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر طلباء کے سیکھنے کے نتائج کا زیادہ درست پیمانہ فراہم کرتے ہیں، کیونکہ طلبا کامیابی پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر (Criterion-Referenced Evaluation): روایتی تعین قدر کے لیے استعمال ہونے والے طریقوں میں مختلف خامیوں کی وجہ سے تعلیمی میدان میں ایک نئی قسم کا تعین قدر کے طریقہ کا استعمال ہونا شروع ہوا، جسے کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر (criterion-referenced evaluation) کہا گیا۔ یہ پیمائش کی ایک نئی قسم ہے جس میں استعمال کیے جانے والے ٹیسٹ کو کرائی ٹیرین ریفرینسڈ ٹیسٹ کہا جاتا ہے۔ اس طرح کے تعین قدر کی ضرورت سب سے پہلے رابرٹ گلیزر (Robert Glaser) نے 1963 میں محسوس کی۔ گلیزر (Glaser) نے کہا کے کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر ایسا تعین قدر ہے جس میں پیمائش ایک طالب علم کے حاصل کردہ علم کی مطلق حالت کو بیان کرتی ہے۔ اس قسم کے تعین قدر میں ایسے ٹیسٹ تیار کیے جاتے ہیں جو انفرادی طور پر طلبا کی کارکردگی کی نوعیت اور معیار کو جاننے میں مدد کرتے ہیں۔

اس قسم کا تعین قدر طالب علم کی تعلیمی کامیابی کا کرائی ٹیریا کے سیٹ سے موازنہ کرتا ہے۔ یہ کرائی ٹیریا طالب علم کے امتحان شروع کرنے سے پہلے تیار کر لیا جاتا ہے۔

عام طور پر، اسکول فیصد کے طور پر کرائی ٹیریا مقرر کرتے ہیں۔ ٹیسٹ لینے والے کا اسکور ظاہر کرتا ہے کہ وہ منظور شدہ کرائی ٹیریا کی بنیاد پر کس حد تک کامیابی حاصل کر چکے ہے اگر انکی کامیابی منظور شدہ کرائی ٹیریا سے کم ہے تو انہیں مزید محنت کرنی ہوگی۔

کرائی ٹیریا کی ایک اچھی مثال آپ کے جسم کے درجہ حرارت کی پیمائش ہے۔ قبول شدہ عام سطح 98.6 ڈگری فارن ہائیٹ ہے۔ اگر آپ کا درجہ حرارت اس کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے، تو آپ کو بخار ہو رہا ہے۔

اس میں کرائی ٹیریا کے حوالے سے دیئے گئے ٹیسٹ پہلے سے طے شدہ کرائی ٹیریا یا سیکھنے کے کرائی ٹیریا کے ایک مقررہ سیٹ کے پر طالب علم کی کارکردگی کی پیمائش کرنے کے لیے ڈیزائن کیے جاتے ہے۔

ابتدائی اور ثانوی تعلیم میں، کرائی ٹیرین ریفرینسڈ ٹیسٹ کا استعمال اس بات کا اندازہ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے کہ طالب علموں نے علم کا ایک مخصوص حصہ کس حد تک سیکھ لیا ہے یا ایک مخصوص مہارت کو کتنا حاصل کیا ہے۔ مثال کے طور پر، کسی کورس، تعلیمی پروگرام، یا مواد کے علاقے میں پڑھایا جانے والا نصاب۔

کسی بھی امتحان میں حاصل شدہ نمبر کی تشریح کرنے کا یہ دوسرا طریقہ ہے اس میں باہر کا کوئی اصول یا معیار لیتے ہیں اور اس معیار سے امیدوار کے نمبروں کی مماثلت کرتے ہیں اس طریقہ کار کو اصولی حوالہ امتحان کہتے ہیں۔

کرائیٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر میں ایک طالب علم کے اسکور کی تشریح کم از کم عبوریت کے کرائی ٹیریا کے مطابق کی جاتی ہے، جو کہ آزمائش کے سوالات پر مشتمل ہوتا ہے۔ وہ اسکور جس سے ظاہر ہو کہ طالب علم نے کم از کم اتنے سوالات کے صحیح جوابات دیئے ہیں جتنے کامیابی کے کرائی ٹیریا کو پورا کرنے کے لیے درکار ہیں تو اس اسکور کو اچھا سمجھا جاتا ہے۔ اس ٹیسٹ میں ایسے عملوں کو شامل کیا جاتا ہے جو مقصد کی متعلقہ مہارت کی کم از کم قابل قبول سطح کو پورا کرتے ہے۔

اگر طلباء طئے کردہ توقعات کے مطابق یا اس سے اوپر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، سوالات کی ایک خاص فیصد درست طریقے سے جواب دے کر۔ وہ امتحان پاس کریں گے، متوقع معیارات پر پورا اتریں گے، یا "ماہر" تصور کیے جائیں گے۔ کرائی ٹیرین ریفرینسڈ ٹیسٹ پر، امتحان دینے والا ہر طالب علم نظریاتی طور پر ناکام ہو سکتا ہے اگر وہ متوقع کرائی ٹیریا پر پورا نہیں اترتا ہے۔ کرائی ٹیرین ریفرینسڈ ٹیسٹ پر، ہر طالب علم کے لیے ٹیسٹ پاس کرنا یا کامل سکور حاصل کرنا نہ صرف ممکن ہے، بلکہ مطلوب ہے۔ کرائی ٹیرین ریفرینسڈ ٹیسٹوں کا موازنہ ڈرائیور کے لائسنس کے امتحانات سے کیا جا سکتا ہے، جس کے لیے لائسنس حاصل کرنے کے لیے کم از کم پاسنگ سکور حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

نارم ریفرینسڈ تعین قدر(Norm Referenced Evaluation): اس طرح کے تعین قدر میں کسی معیاری ٹیسٹ کا استعمال کیا جاتا ہے اور انفرادی طور پر طالب علم کی کارکردگی جاننے میں مدد ملتی ہے۔ طالب علم کے اسکور کی وضاحت کے لیے ایک واضح اور تعریف شدہ گرپ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح طالب علم کی پیائش کو کسی گروپ کی مخصوص کارکردگی کی پیائش سے متعلق ہے۔ نارم ریفرینسڈ اسکورز کو عام طور پر فیصد یا پرسینٹائلی بنیاد پر درجہ بندی کے طور پر رپورٹ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک طالب علم جس نے سترویں پر سنٹائل میں اسکور حاصل کیا اس نے اسی عمر یا گریڈ کی سطح کے دوسرے امتحان دینے والوں کے ستر فیصد سے بہتر یا بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور تیس فیصد طلباء نے اس سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا (جیسا کہ نارمنگ- گروپ اسکورز سے طے ہوتا ہے)۔ نارم ریفرینسڈ ٹیسٹ اکثر ایک سے زیادہ انتخابی فارمیٹ استعمال کرتے ہیں، حالانکہ کچھ میں کھلے، مختصر جواب والے سوالات شامل ہوتے ہیں۔ آئی کیو ٹیسٹ سب سے زیادہ معروف نارم ریفرینسڈ ٹیسٹ میں سے ہیں۔ چند بڑے نارم ریفرینسڈ ٹیسٹوں میں کیلیفورنیا اچیومنٹ ٹیسٹ(California Achievement Test)، آئیووا ٹیسٹ آف بیسک سکلز(Iowa Test of Basic Skills)، سٹینفورڈ اچیومنٹ ٹیسٹ (Stanford Achievement Test)، اور ٹیرا نووا(TerraNova) شامل ہیں۔

اس تعین قدر کو کرنے کے لیے جن ٹیسٹوں کا استعمال کیا جاتا ہے وہ معتبر اور درست ہوتے ہے۔ ان تعین قدر کا استعمال طالب علموں کے کسی بھی اہم شعبے میں عام طور پر قابلیت کو پہچاننے، روزگار کے لیے منتخب کرنے، تعلیمی پروگراموں میں داخل کرنے کے لیے کسی ایک گروپ میں طالب علموں کے لیے مخصوص پوزیشن کی شناخت کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

14.2.4 معیاری تعین قدر اور مقداری تعین قدر

(Qualitative Evaluation and Quantitative Evaluation)

تعلیم میں معیار اور مقداری تعین قدر دونوں کی بہت ہی اہمیت ہے۔ معیاری تعین قدر میں طلبا کی حصولیابی کی تفصیلی وضاحت کی جاتی ہے جبکہ مقداری تعین قدر میں طلبا کی حصولیابی کی پیمائش میں عددی ڈیٹا استعمال کیا جاتا ہے۔ معیاری تعین قدر مضموعی ہوتا ہیں جبکہ مقداری تعین قدر معروضی ہوتا ہیں۔ اگرچہ معیاری اور مقداری تعین قدر مختلف ہیں، لیکن وہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ دونوں کا انضمام طلبا کی تعلیمی حصولیابی کے لیے ضوری ہے۔ درج ذیل میں ہم مقداری اور معیاری تعین قدر کو سمجھنے کی کوسس کریں گے۔

مقداری تعین قدر(Quantitative Evaluation): مقداری تعین قدر ایک ایسا تعین قدر ہے جو عددی اعداد و شمار اور شماریاتی تجزیہ کے ذریعے طلباء کے سیکھنے کی پیمائش کرتی ہے۔ یہ نقطہ نظر طالب علم کے سیکھنے کی حد، مقدار، یا فریکوئنسی کا تعین کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے، اکثر سروے، سوالنامے، ٹیسٹ اور کوئز جیسے طریقے استعمال کرتے ہیں۔ مقداری تشخیص "کتنے،" "کتنا" اور "کس حد تک" طلباء نے سیکھا ہے، اس بارے میں سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کرتے ہیں، جو تعلیمی نتائج کی ایک وسیع اور عمومی تصویر فراہم کرتے ہیں۔ عددی اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے سے، مقداری تعین قدر طالب علم کے سیکھنے کا ایک درست اور قابل اعتماد پیمانہ پیش کرتے ہیں، معلم کو تعلیمی نتائج کا موازنہ، اس کے بر عکس، اور پیشین گوئی کرنے کے قابل بناتے ہیں۔

تعلیم میں مقداری تعین قدر سے مراد ایسے تعین قدر سے ہے جو طلباء کی کارکردگی کی پیائش کے لیے اس طرح کے ذرائے کا استعمال کیا جاتا ہے جس سے عددی ڈیٹا حاصل کیا جاتا ہے۔ طلبا کی حصولیابی کو عددی یا اعداد و شمار فیصد یا درجات کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے جس سے آسانی سے موازنہ یا تجزیہ کیا سکیں۔ مقداری تعین قدر میں طلبا کی حصولیابی کی پیائش کرنے کے لیے معلومات کو مقداری شکل میں جمع کیا جاتا ہے اور مخصوص شماریاتی تکنیک کا استعمال کر کے نتائج اخذ کیا جاتا ہے یا کسی نتائج پر پہنچتے ہے۔ یہ تعین قدر کی وہ تکنیک ہے، جس میں طلباء کی تعلیمی صلاحیت اور پیش رفت کی پیائش کے لیے مقداری آلات کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مقداری تعین قدر کے لیے استعمال کیے جانے والے ذرائے کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

- معیاری ٹیسٹ اور زبانی، تحریری اور عملی امتحانات
- پہلے سے طے شدہ معروضی سوالنامے
- ریٹنگ اسکیل
- گریڈ پوائنٹ اوسط(GPA)
- عددی معیار کے ساتھ روبرکس
- آئی کیو ٹیسٹ اور تشخیصی ٹیسٹ

اس طرح مقداری تعین قدر میں طلبا کے تعلیمی اور غیر تعلیمی اکتساب سے متعلق معلومات حاصل کر کے انہیں تعدادی شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے اور شماریاتی تکنیک کا استعمل کر کے طلبا کی حصولیابی کی سطح کی جانچ کی جاتی ہے۔

تعلیم میں مقداری تعین قدر کا ایک بڑا فائدہ تعین قدر میں تعصب کو کم کرنا ہے۔ معیاری ٹولز مسلسل نتائج دیتے ہیں جو موضوعی فیصلے کے اثر کو ختم کرتے ہیں۔ نیز، اس کی معروضیت مختلف طلبا کے مختلف گروہ کی کارکردگی کا موازنہ کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ مقداری تعین قدر کارآمد ہوتے ہیں کیونکہ ان کا انتظام ایک ہی وقت میں بڑے اور متعدد طلبا کے گروہ کو کیا جاسکتا ہے اور کم سے کم کوشش کے ساتھ درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ان کے نتائج آسانی سے اس بات کا تعین کرنے میں مدد کرتے ہیں کہ معیارات پورے ہو۔

معیاری تعین قدر(Qualitative Evaluation): معیاری تعین قدر ایک ایسا تعین قدر ہے جو غیر عددی ڈیٹا کے ذریعے طالب علم کے سیکھنے کی گہرائی، وسعت اور پیچیدگی کو تلاش کرتی ہے۔ یہ نقطہ نظر اکثر مشاہدات، انٹرویوز، فوکس گروپس اور کیس اسٹڈیز جیسے طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے تعلیمی تجربات کے جوہر، معنی اور سیاق و سباق کو حاصل کرنے پر مرکوز ہے۔ معیاری تعین قدر طلباء کے سیکھنے کے "کیوں" اور "کیسے" کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، تعلیمی نتائج کی ایک باریک اور تفصیلی تصویر فراہم کرتے ہیں۔ طالب علم کے سیکھنے کے معیار اور کردار کا جائزہ لے کر، معیاری تعین قدر تعلیمی پروگراموں، تدریسی حکمت عملیوں، اور طالب علم کے تجربات کی تاثیر کے بارے میں قیمتی بصیرت پیش کرتے ہیں۔

تعلیم میں معیاری تعین قدر سے مراد تعین قدر کی اس تکنیک سے ہے جو طلباء کے سیکھنے اور تجربات کو سمجھنے کے لیے وضاحتی اور غیر عددی ڈیٹا پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ جس کی بنیاد پر تدریس کی موئثریت اور طالب علم کے سیکھنے سے وابستہ دیگر عوامل کے اثرات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ معیاری تعین طالب علم کی ترقی کی تفصیلی معلومات فراہم کرتا ہے۔ معیاری تعین قدر کے ذریعے سے تدریس کے طئے مقاصد کی حصولیابی، تدریسی سرگرمیوں کی محاصلات اور طلبا میں ہونے والی تبدیلیوں کی جانچ کی جاتی ہے۔ان کی پیمائش کے لیے معیاری طریقے کے ذریعے معلومات معیاری شکل میں جیسے ذاتی رائے، رویہ، دلچسپی اور برتاؤ کی شکل میں حاصل کی جاتی ہے۔ اس کے لیے معلم کو اپنے طلبا کی قوتوں، صلاحیتوں اور ترقی کے شعبوں کی نشاندہی چاہیئے۔ معیاری تعین قدر کے لیے استعمال کیے جانے والے ذرائے کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

- کلاس روم میں طلبا کا مشاہدات
- مظاہراتی تکنیک
- سماجی پیمانے
- معیاری جانچ نامے
- گروپ انٹرویوز
- فوکس گروپس بحث و مباحثہ
- طلباء کی سیکھنے کے تجربات کی تفصیل پیش کرنے والے ریفلیکٹو جرنلس(Reflective Journals)اور مضامین
- تصوراتی نقشے(Concept Mapping) جو طلبا کی کسی موضوع کے بارے میں ان کی سمجھ کی بصری نمائندگی کرتے ہو۔

تعلیمی حصولیابی کے لیے کیے جانے والے معیاری تعین قدر کو استعمال کرنے کے مختلف پہلو ہیں۔ طالب علم کے سیکھنے کے عمل کے ادراکی، جذباتی اور سماجی پہلوؤں کو تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ تعین قدر کی ایک زیادہ جامع اور موافق طریقے کے طور پر کام کر سکتا ہے کیونکہ یہ طلباء کو مختلف اور تخلیقی طریقوں سے اپنی سمجھ کا اظہار کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ نیز، یہ صرف معلومات کی یادداشت پر زور دینے کے برخلاف تنقیدی سوچ کی مہارتوں کی ترقی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ تعین قدر کا یہ طریقہ براہ راست رابطہ پیدا کرتا ہے اور طلباء کے گروپ کے ساتھ توجہ مرکوز کرنے میں مدد کرتا ہے جو تعلیم کو زیادہ بامعنی بنا سکتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ نارم ریفرینسڈ تعین قدر سے کیا سمجھتے ہے؟ 2۔ معیاری تعین قدر سے کیا سمجھتے ہے؟

14.3 خلاصہ (Summary)

خلاصہ کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ تعلیم میں تعین قدر سے مراد مختلف تعلیمی اجزاء کی اثرات کا اندازہ لگانے کا عمل ہے، بشمول تدریسی طریقے، نصاب، مقاصد، پروگرام اور مواد۔ تعین قدر کا بنیادی مقصد تدریس واکتسابی عمل کو بہتر بنانا اور تعلیمی مقاصد کا حصول ہے۔ تعین قدر کی کئی قسمیں ہیں، بشمول تشکیلی اور مجموعی تعین قدر۔ تشکیلی تعین قدر ایک مسلسل جاری رہنے ولا عمل ہے جو طلباء کے سیکھنے کی نگرانی کرتا ہے اور تدریس اور سیکھنے کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل بازرسی فراہم کرتا ہے۔ دوسری طرف، مجموعی تعین قدر کسی پروگرام یا پروجیکٹ کے اختتام پر طالب علم کے سیکھنے کا اندازہ لگاتا ہے تاکہ اس تعلیمی ترقی کو معلوم کیا جا سکیں۔

داخلی اور خارجی تعین قدر بھی تعلیمی تعین قدر کے ضروری اجزاء ہیں۔ داخلی تعین قدر تعلیمی ادارے کے اندر اور ادارے کے اساتذہ کے ذریعے سے کیا جاتا ہے جبکہ بیخارجی تعین قدر خارجی ایجنسیوں یا ماہرین کے ذریعے کی جاتی ہے۔ تعین قدر کی دونوں قسمیں طلباء کے سیکھنے اور ادارہ جاتی نتائج کے بارے میں قیمتی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر اور نارم ریفرنسڈ تعین قدر تعلیم میں استعمال ہونے والے اضافی طریقے ہیں۔ کرائی ٹیرین تعین قدر طالب علم کی کارکردگی کا موازنہ ساتھیوں کی کارکردگی سے کرتی ہے، جب کہ نارم ریفرینسڈ تعین قدر طالب علم کی سیکھنے کو پہلے سے طے شدہ معیار کے کی بنیاد پر پیمائش کرتی ہے۔

تعلیم میں معیار اور مقداری تعین قدر کے طریقے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ مقداری تعین قدر طالب علم کے سیکھنے کی پیمائش کرنے کے لیے عددی ڈیٹا کا استعمال کرتی ہے، جب معیاری تعین قدر غیر عددی ڈیٹا کے ذریعے طالب علم کے سیکھنے کی گہرائی اور پیچیدگی کو تلاش کرتی ہے۔ دونوں نقطہ نظر طالب علم کے سیکھنے اور تعلیمی تاثیر کے بارے میں قیمتی بصیرت فراہم کرتے ہیں، اور اکثر تعلیمی نتائج کی جامع تفہیم فراہم کرنے کے لیے ان کا استعمال مشترکہ طور پر کیا جاتا ہے۔

14.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپنے درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- تعین قدر کی عملی کارکردگی پر بحث کرتے ہوئے، مائیکل سکریوین(Michael Scriven)نے تعین قدر کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ تشکیلی تعین قدر اور مجموعی تعین قدر۔
- تشکیلی تعین قدر مسلسل اور طلبا کی تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانے کے مقاصد سے کیا جاتا ہے اور مجموعی تعین قدر آخر میں ہوتا ہے اور اس کے ژریعے سے طلبا کی تعلیمی ترقی کا پتہ لگایا جاتا ہے۔۔
- تعین قدر داخلی اور خارجی دو نوع طرح کا ہوتا ہے۔
- تعلیم میں معیار اور مقداری تعین قدر کے طریقے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔
- کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر اور نارم ریفرنسڈ تعین قدر کو بھی طلبا کی تعلیمی ترقی کو جاننے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

14.5 فرہنگ(Glossary)

الفاظ(Word)	معنی(Meaning)
تصوراتی نقشہ سازی(Concept Mapping)	تصوراتی نقشہ سازی ایک بصری ٹول ہے جو علم کے حصول اور تفہیم کی سہولت کے لیے خیالات، تصورات اور معلومات کو منظم اور مربوط کرتا ہے۔
تشکیلی قدر (Formative Evaluation)	تشکیلاتی تعین قدر ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے جو تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانے، تعلیمی ترقی کے شعبوں کی نشاندہی کرنے اور سیکھنے کے عمل کے دوران ہدایات اور بازرسی فراہم کرتا ہے۔
مجموعی تعین قدر (Summative Evaluation)	مجموعی تعین قدر ایک جامع تعین قدر ہے جو سیکھنے کے عمل کے اختتام پر طالب علم کی کامیابی، کارکردگی، یا سیکھنے کے مقاصد میں مہارت کی پیائش کرتا ہے۔
داخلی تعین قدر (Internal Evaluation)	ڈاخلی تعین قدر سے مراد کسی تعلیمی ادارے کے اندر اساتذہ کی طرف سے طلباء کے سیکھنے اور کارکردگی کا مسلسل جائزہ لینا ہے۔
خارجی تعین قدر (External Evaluation)	خارجی تعین قدر سے مراد طلباء کے سیکھنے اور کارکردگی کا بیرونی معائنہ کاروں، تنظیموں یا سرکاری ایجنسیوں کے ذریعے اکثر معیاری ٹیسٹ یا امتحانات کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

14.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ تعلیم میں تعین قدر کا بنیادی مقصد ہے:

(a)طلباء کو گریڈ دینا (b) طالبا کی تعلیم کو بہتر بنانا

(c)اسکولوں کی درجہ بندی کرنا (d)درجہ بالا میں سے کوئی نہیں

2۔ طلبا کا اپنے ہی تعلیمی ادارے کے اساتذہ کے ذریعے کیے جانے والے تعین قدر کو کہتے۔۔۔ہے:

(a)داخلی تعین قدر (b) خارجی تعین قدر (c) تشکیلی تعین قدر (d) مجموعی تعین قدر

3۔ طلبا کی تعلیم کو زیادہ معروضی اور عددی انداز میں جانچنے کے لیے کس قسم کی تعین قدر کا استعمال کیا جاتا ہے؟

(a)معیاری تعین قدر (b) مقداری تعین قدر (c) تشکیلی تعین قدر (d) مجموعی تعین قدر

4۔ طلبا کی تعلیم کو زیادہ معروضی اور عددی انداز میں جانچنے کے لیے کس قسم کی تعین قدر کا استعمال کیا جاتا ہے؟

(a)یہ ایک معروضی تناظر فراہم کرتا ہے۔ (b) یہ ماہرین کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

(c)یہ زیادہ سرمایہ کاری مؤثر ہے۔ (d)یہ تعین قدر کے عمل پر مزید کنٹرول کی اجازت دیتا ہے۔

5۔ مجموعی تعین قدر کا مقصد کیا ہے؟

(a)تعلیمی سال کے شروعات میں تعین قدر کرنا (b) طلباء کو بازرسی فراہم کرنا

(c)کسی کورس یا پروگرام کے اختتام پر طلباء کی تعلیم کی پیائش کرنا (d)اساتذہ کی درجہ بندی کرنا

6۔ معیار تعین قدر کا مقصد کیا ہے؟

(a)طلباء کی تعلیم پر عددی ڈیٹا فراہم کرنا (b) طالب علم کی تعلیم کا زیادہ موضوعی اور وضاحتی انداز میں جائزہ لینا

(c)بہتری کے لیے شعبوں کی نشاندہی کرنا (d)طلباء کو بازرسی فراہم کرنا

7۔ کسی کورس یا پروگرام کے اختتام پر کس قسم کا تعین قدر کیا کی جاتی ہے؟

(a)داخلی تعین قدر (b) خارجی تعین قدر (c) تشکیلی تعین قدر (d) مجموعی تعین قدر

8۔ کسی کورس یا پروگرام کے درمیان طلبا کی تعلیمی ترقی کی پیائش کے لیے کس قسم کا تعین قدر کیا کی جاتی ہے؟

(a)داخلی تعین قدر (b) خارجی تعین قدر (c) تشکیلی تعین قدر (d) مجموعی تعین قدر

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ معیاری تعین قدر کیسے کہتے ہے؟ واضع کیجیے۔

2۔ مقداری تعین قدر کے بارے میں بتائے۔

3۔ شکیلی تعین قدر کے مقاصد کو واضح کیجیے۔

4۔ تشکیلی تعین قدر کی خصوصیات کو واضح کیجیے۔

5۔ مجموعی تعین قدر کی خصوصیات کو تحریر کیجیے۔

6۔ مجموعی تعین قدر کے فوائد لکھیے۔

7۔ داخلی تعین قدر کی خصوصیات کو واضح کیجیے۔

8۔ خارجی تعین قدر کی خصوصیات کو تحریر کیجیے۔

9۔ نارم ریفرنسڈ تعین قدر کے باری میں مختصر میں بتائے۔

10۔ کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر سے کیا سمجھتے ہے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ تعین قدر کے مختلف اقسام کو تفصیل میں واضح کیجیے۔

2۔ نارم ریفرنسڈ تعین قدر اور کرائی ٹیرین ریفرینسڈ تعین قدر کے درمیان فرق کو واضح کیجیے۔

3۔ داخلی اور خارجی تعین قدر کے درمیان کیا فرق ہے، تفصیل میں بتائے۔

4۔ تشکیلی اور مجموعی تعین قدر کے مقاصد کو بتائے اور اسکی اہمیت وضرورت کو واضح کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید(Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8
جواب	b	a	d	b	c	b	d	c

14.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Hussain, M.A. (2018). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), B.Ed. (ODL)SLM. Hyderabad, DDE and DTS, Maulana Azad National Urdu University

2۔ Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House

3- Kazmi, G. and Kazmi, T. J. (2013). Political Science (Maharashtra Board of Secondary and Higher Secondary Education), Mumbai, Saifee Book Agency

4- Kochhar, S.K. (1992). Methods & Techniques of Teaching, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

5- Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House

6- Mishra, R.M. (2010). Teaching Technology and Evaluation, Lucknow, Alok Prakashan

7- Sharma, R.A. (2012). Teaching of Social Science, Meerut, R.Lal Book Depot.

8- Sharma, R.L. (2006). The Teaching of Social Studies, Agra, Vinod Pustak Mandir

9- Singh, H. (2015). Hand Book of Political Science, New Delhi, Jain Book Agency

10- Thessarsery, I. (2012). Teaching of Social Science for the 21st Century, New Delhi, Kanishka Publishers & Distributor

اکائی 15۔ سماجی علوم میں تعین قدر کے مقداری (کمیتی) اور معیاری (کیفیتی) آلات

(Quantitative and Qualitative Tools of Evaluation in Social Studies)*

15.0 تمہید (Introduction)

15.1 مقاصد (Objectives)

15.2 تعین قدر کے مقداری (کمیتی) اور معیاری (کیفیتی) آلات (Quantitative and Qualitative Tools of Evaluation)

15.2.1 تعین قدر کے مقداری (کمیتی) آلات (Quantitative Tools of Evaluation)

15.2.1.1 تعین قدر کے مقداری (کمیتی) آلات کی خوبیاں (Merits of Quantitative Tools of Evaluation)

15.2.1.2 تعین قدر کے مقداری (کمیتی) آلات کی خامیاں (Demerits of Quantitative Tools of Evaluation)

15.2.2 مقالاتی قسم کے امتحان (Essay Type Test)

15.2.2.1 مقالاتی قسم کے امتحان کی خوبیاں (Merits of Essay Type Test)

15.2.2.2 مقالاتی قسم کے امتحان کی خامیاں (Demerits of Essay Type Test)

15.2.2.3 مقالاتی سوالات کو بہتر بنانے کے لیے تجویزات (Suggestions for Improvement of Essay Type Questions)

15.2.3 معروضی قسم کے امتحان (Objective Type Test)

15.2.3.1 معروضی قسم کے امتحان کی خوبیاں (Merits of Objective Type Test)

15.2.3.2 معروضی قسم کے امتحان کی خامیاں (Demerits of Objective Type Test)

---

* Dr. Mozaffar Islam, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

15.2.3.3 معروضی سوالات کی قسمیں(Types of Objective Questions)

15.2.4 پریکٹیکل امتحان(Practical Examination)

15.2.5 تعین قدر کے دیگر مختلف مقداری (کمیتی) آلات

(Other Quantitative Tools of Evaluation)

15.2.5.1 تحصیلی ٹیسٹ(Achievement Test)

15.2.5.2 تشخیصی ٹیسٹ(Diagnostic Test)

15.2.5.3 ذہانت کا ٹیسٹ(Intelligent Test)

15.2.5.4 شخصیت کا ٹیسٹ(Personality Test)

15.2.5.5 دلچسپی کی فہرستیں(Interest Inventory)

15.2.5.6 رویہ کے پیمانے(Attitude Scale)

15.2.5.7 اہلیت کے ٹیسٹ(Aptitude Test)

15.2.6 تعین قدر کے معیاری (کیفیتی) آلات(Qualitative Tools of Evaluation)

15.2.6.1 کیمولیٹور ریکارڈ(Commulative Record)

15.2.6.2 اینکڈوٹل ریکارڈ(Anecdotal Record)

15.2.6.2.1 انٹرویو(Interview)

15.2.6.2.2 مشاہدہ(Observation)

15.2.6.2.3 چیک لسٹ(Check List)

15.2.6.2.4 درجہ بندی کے پیمانے(Rating Scale)

15.2.6.2.5 سوشیو میٹرک اسکیل(Sociometric Scale)

15.2.7 سماجی علوم میں طلباء کی کارکردگی کا اندازہ لگانا

()Assessing Students' Performance in Social Studies()

15.3 خلاصہ(Summary)

15.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

15.5 فرہنگ(Glossary)

15.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

15.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

15.0 تمہید(Introduction)

تعین قدر تدریس و اکتساب کے عمل کا ایک لازمی جزو ہے۔ یہ معلم کو طلبا کی تعلیم ترقی کا تعین قدر کرنے کمزوری کے شعبوں کی نشاندہی کرنے اور ہدایات کے بارے میں باخبر فیصلے کرنے میں مدد کرتا ہے۔ تعین قدر کو وسیع پیانے پر دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: کمیتی اور کیفیتی۔ کمیتی تعین قدر طلبا کے سیکھنے کی پیمائش کرنے کے لیے عددی اسکور اور شماریاتی طریقوں کا استعمال شامل کرتا ہے، جب کہ کیفیتی تعین قدر میں غیر عددی اعداد و شمار کا استعمال شامل ہوتا ہے، جیسا کہ مشاہدات اور انٹرویؤ، چیک لشٹ، درجہ بندی کے پیانے وغیرہ کا استعمال طلبا کی تعلیم ترقی کا اندازہ لگانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ یہ اکائی تعین قدر کے مقداری اور معیاری آلات کا ایک جائزہ فراہم کرتا ہے، جس میں مضمون کی قسم کے ٹیسٹ، معروضی قسم کے ٹیسٹ، عملی امتحانات، اور دیگر مقداری آلات کے ساتھ ساتھ کیمولیٹو ریکارڈ اور اینک ڈوٹل ریکارڈ شامل ہیں۔

15.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے اختتام پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- تعین قدر کے مقداری (کمیتی) اور معیاری (کیفیتی) آلات کی وضاحت کر سکیں۔
- تعین قدر کے مقداری (کمیتی) آلات کی خوبیوں اور خامیوں کو بیان کر سکیں۔
- مقالاتی اور معروضی قسم کے امتحان کو سمجھ سکیں۔
- سماجی علوم میں طلباء کی کارکردگی کا اندازہ لگا سکیں۔

15.2 تعین قدر کے مقداری (کمیتی) اور معیاری (کیفیتی) آلات

(Qualitative and Qualitative Tools of Evaluation)

سماجی علوم میں تعین قدر کے مختلف مقداری (کمیتی) اور معیاری (کیفیتی) آلات ہیں جن کا استعمال طلباء کے سیکھنے کے نتائج کی پیمائش کرنے کے لیے کرتے ہے۔ یہ آلات معلم کو اس بات کا تعین کرنے میں مدد کرتے ہیں کہ طلبا نے کس حد تک موادِ مضمون کو سمجھ لیا ہے اور سماجی علوم کی مہارتوں، اقدار اور رویوں کو سیکھا ہے۔ سماجی علوم میں تعین قدر کے عام آلات میں حصولیابی کے ٹیسٹ، تشخیصی ٹیسٹ، اہلیت کے ٹیسٹ، درجہ بندی کے پیانے، چیک لسٹ، رویہ کے پیانے، اور دلچسپی کی فہرست شامل ہیں۔ ہر آلات ایک مخصوص مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور اسے سماجی علوم میں طالبا کے سیکھنے اور ترقی کی جامع تفہیم فراہم کرنے کے لیے مختلف سیاق وسباق میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تعین قدر کے تحت، مضامین میں طلبا کی کامیابی ہی نہیں بلکہ اسکی مکمل شخصیت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ سماجی علوم مضمون میں طلباء کی سمجھ، مہارت، رویوں اور اقدار کی پیمائش اور تعین قدر کے لیے کے عام طور پر درجِ ذیل آلات کا استعمال کیا جاتا ہے:

15.2.1 تعین قدر کے مقداری (کمیتی) آلات (Quantitative Tools of Evaluation)

سماجی علوم میں تعین قدر کے مختلف مقداری (کمیتی) اور مع تعین قدر کے مقداری آلات کو ہم مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

زبانی امتحان (Oral Test): زبانی امتحان: اس امتحان میں آمنے سامنے گفتگو کے ذریعے مواصلات کی مہارت اور علم کی جانچ کی جاتی ہے۔اس سے طلبا کے اعتماد، وضاحت اور تنقیدی سوچ کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔اس کی جانچ کے لیے بحث-مباحثے اور پیشکشیں جیسی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔اس طریقہ کار میں فرداً فرداً طلبہ کو بلایا جاتا ہے اور ان کے علم کو جانچا جاتا ہے۔اس طریقہ کار کے ذریعہ طلبہ کے بولنے کی صلاحیت، علم کو اپنی زبان سے پیش کرنے کی صلاحیت، خود اعتمادی اور حاضر جوابی وغیرہ کو معلوم کیا جاتا ہے اس طریقہ کار میں امتحان لینے والا

طلبہ سے سوال پوچھتا ہے اور طلبہ اس کا جواب پیش کرتا ہے۔ طلبہ کے ذریعے دیا گیا جواب نامکمل ہونے کے بنا پر امتحان لینے والا اس نامکمل جواب پر دوسرا سوال اسے مکمل کرنے کے لئے پوچھتا ہے اور اس طرح طلبہ کو اپنی کمی معلوم ہو جاتی ہے اور اس کی فوری اصلاح ہو جاتی ہے۔ سماجی علوم طلبہ کے اندر انفرادی سوچ کو پڑوان چڑھاتا ہے۔اس طرح کے امتحان سے طلبہ کی اپنی سوچ کو پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔اس طرح کے امتحان کے ذریعے طلبہ کے علم کی گہرائی اور اسے مضمون میں کتنا عبور ہے کو معلوم کیا جاسکتا ہے۔اس طرح کے امتحان میں اگر امتحان لینے والا تھوڑا سا سوال کے رُخ کو موڑ کر اس انداز میں پوچھے کہ طلبہ سوچنے پر مجبور ہو جائے اور خود سے جواب پیدا کرنے کی کوشش کرے تو اس سے ہو سکتا ہے کی امتحان میں بہتر نتائج ملیں گئے۔اس طرح کے امتحان معلم روز درجہ جماعت میں استعمال کر سکتا ہے اور اس دن اس موضوع کو طلبہ نے کتنا سمجھا یہ جان سکتا ہے۔اس طرح کے امتحان سال میں کم سے کم دو بار منعقد کرنا چاہیئے تاکہ طلبہ کے علم ،فہم،ادراک وغیرہ کو جانا جاسکے۔اس طرح کے امتحان بہت فائدے مند ثابت ہو سکتے ہیں اگر ان کو بہت ہی منظم طریقے سے پیش کیا جائے اور ایک خاص اکائی سے تمام سوالات بنائے جائیں۔اس طریقہ کار میں ایک بہت ہی معروف طریقہ ہے کہ امتحان لینے والا بہت سارے کارڈ میں مختلف قسم کے سوالات لکھے ہوئے رکھتا ہے اور ان کارڈوں میں سے طلبہ کو ایک کارڈ چننے کو کہتا ہے۔ طلبہ ان کارڈوں میں سے ایک کارڈ لے لیتا ہے اور پھر اسی کارڈ پر لکھے سوال کا جواب پوچھا جاتا ہے اور پھر اس جواب سے نیا سوال پیدا کر کے اگلا سوال پوچھا جاتا ہے اور اس طرح سوال و جواب کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔زبانی امتحان میں معلم طلبہ کو کوئی موضوع دے سکتا ہے اور اس پر بحث کرائی جاسکتی ہے۔اس بحث میں کچھ منصف یا جج بنائے جاتے ہیں اور یہ جج پورے بحث سن کر اپنا فیصلہ سنا دیتے ہیں، یہ بھی ایک بہترین طریقہ کار ہے۔اس طرح کی بحث میں گریڈ دینا زیادہ بہتر مانا جاتا ہے۔

15.2.1.1 تعین قدر کے مقداری (کمیتی) آلات کی خوبیاں

(Merits of Quantitative Tools of Evaluation)

اس طریقہ کار کی بہت ساری خوبیاں ہیں اس میں کچھ مندرجہ ذیل میں پیش کی جارہی ہیں:

- اس طریقہ کار سے طلبہ کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔
- طلبہ کو اپنی سوچ اور فکر کو پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔
- طلبہ کو اپنے معلومات کو اپنے زبان میں پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔
- کسی بھی موضوع پر گہرائی سے علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔
- طلبہ کو فوری رہنمائی ملتی ہے اور تقویت بھی ملتی ہے۔
- اس طریقہ کار سے طلبہ کے حقائق کو پیش کرنے کی صلاحیت کو جانچا جاسکتا ہے۔

15.2.1.2 تعین قدر کے مقداری (کمیتی) آلات کی خامیاں

(Demerits of Quantitative Tools of Evaluation)

اس طریقہ کار کی جہاں خوبیاں ہیں وہیں بہت ساری خامیاں بھی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

- اس طریقہ کار میں وقت بہت ضائع ہوتا ہے۔
- یہ طریقہ کار بہت منصفانہ نہیں ہوتا۔
- اس طریقہ کار میں اگر کوئی طلبہ شرمیلا ہے تو اس کے علم اور معلومات کو بہ آسانی جانا نہیں جا سکتا۔
- اس طریقہ کار میں وہ طلبہ کم نمبرات حاصل کرتے ہیں جن کے اندر اچھی طرح اپنی بات کو پیش کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔
- فوری فیصلہ ایک اچھا طریقہ کار نہیں مانا جاتا ہے اور اس طریقہ کار میں فوری فیصلہ ہی لیا جاتا ہے۔

15.2.2 مقالاتی قسم کے امتحان (Essay Type Test)

مقالاتی سوالات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ پہلی قسم: تفصیلی جوابات کے جس میں امتحان دینے والا 500 - 300 لفظوں پر مشتمل جواب پیش کرتا ہے اور دوسری قسم ہے جس میں امتحان دینے والا مختصر جواب دیتا ہے 100 – 50 لفظوں کا۔ اس طرح کے سوالات اس لئے بنائے جاتے ہیں تاکہ طلبہ کی کسی خاص مضمون میں معلومات کی جانچ کی جا سکے اور اس معلومات کی جانچ مختصر سوالوں کے ذریعے سے کی جا سکے۔ سماجی علوم ایک وسیع مضمون ہیں اس لئے اس مضمون میں مقالاتی سوالوں کی اپنی ایک خاص اہمیت ہے۔ اس طرح کے سوالوں میں طلبہ کو پوری آزادی ہوتی ہے کہ وہ اپنے علم کو مکمل طور سے ظاہر کر سکے۔ اس طرح کے امتحان مختلف قسم کی صلاحیت جیسے تنقیدی سوچ، تشریح کرنے کی صلاحیت، منطقی سوچ اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت جیسی خوبیوں کو جانچنے میں مدد کرتا ہے۔ اس طرح کے امتحان میں سوالات کو اس انداز سے ترتیب دئے جاتے ہیں کہ طلبہ اپنی تنقیدی سوچ کا استعمال کرتے ہوئے مختلف دلائل کے ذریعے اپنی بات کو پیش کر سکے جو در حقیقت ذہنی فروغ کا اصل جز ہے۔ اس طرح کے امتحان سے ہم تعلیم کے دوسرے مقاصد کو بھی ناپ سکتے ہیں۔ جیسے طلبہ کا سماجی، معاشی اور سیاسی حالات پر رجحان وغیرہ۔ اس طرح کے امتحان میں طلبہ مکمل طور سے آزاد ہوتا ہے کہ وہ مکمل جواب پیش کرے جس میں اس کے اپنے خیالات اور سوچ بھی شامل ہوں۔ اس طرح کے امتحان میں پانچ سوال پوچھے جاتے ہیں جن کے جوابات طالب علم پیش کرتا ہے۔ ان پانچ سوالوں کے جوابات مقالاتی جواب ہوتے ہیں۔ ان جوابوں کے ذریعے طلبہ سے متعلق بہت ساری باتوں کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے جیسے طلبہ کا کسی متنازع مسئلے پر کیا نظریہ ہے اس طرح کے امتحان سے طلبہ کی اس صلاحیت کی جانچ کی جاتی ہے کہ کیا طلبہ Data یا معطیات کی تشریح کر سکتا ہے یا نہیں، خیالوں اور تصورات کو منظم کر کے خلاصہ پیش کر سکتا ہے یا نہیں، اصولوں کو استعمال کرنے کی صلاحیت ہے یا نہیں، جگہ، انسان اور واقعات کو بیان کرنے کی صلاحیت ہے یا نہیں، طلبہ کے اندر تنقیدی اور تخلیقی سوچ ہے یا نہیں وغیرہ۔ مقالاتی سوال طلبہ کی ان تمام صلاحیتوں کی جانچ کرتا ہے اسی لئے یہ دیگر امتحانات سے زیادہ مقبول طریقہ امتحان ہے اور اس کا کوئی متبادل طریقہ کار نظر نہیں آتا۔ تحریری امتحان: اس امتحان میں کاغذ پر مبنی ٹیسٹ کے ذریعے علم اور تحریری مہارتوں کا اندازہ لگاتے ہے۔ اس کی جانچ متعدد تحریری سوالات کا جواب دینے، مضامین کی تحریر کرنے اور کیس اسٹڈیز وغیرہ کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

15.2.2.1 مقالاتی قسم کے امتحان کی خوبیاں(Merits of Essay Type Test)

مقالاتی سوال کی خوبیاں مندرجہ ذیل ہیں:

- مقالاتی سوالات کے ذریعہ طلبہ کی فہم، اطلاق اور ذہنی مہارت کی جانچ کی جاسکتی ہے جو دوسرے قسم کے سوالات سے ممکن نہیں ہے۔
- مقالاتی سوالات کے ذریعے وقت اور پیسے کو بچانے میں مدد ملتی ہے۔
- اس کاروبہ عمل(Administration)اور تعین قدر آسان ہے۔
- یہ طلبہ کو کتابت کے ذریعے اپنی سوچ اور اپنے خیالات کو ظاہر کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔
- یہ کتابت کے ذریعے طلبہ کے اندر خوش خطی کا شوق پیدا کرتا ہے جس سے طلبہ کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ قواعد کا علم ہوتا ہے۔
- اس میں طلبہ مواد کو منظم اور تسلسل سے پیش کرتا ہے جس سے اس کے اندر ان دونوں صلاحیتوں کا فروغ ہوتا ہے۔
- مقالاتی سوال طلبہ کے تخیل کا فروغ کرتا ہے۔
- مقالاتی سوالات بہ آسانی بنائے جاسکتے ہیں۔
- ان سوالات میں طلبہ بہت سارا مواد پیش کر سکتا ہے طلبہ سوال سے متعلق مواد میں اپنے خیال اور سوچ کو شامل کرتا ہے۔
- مقالاتی امتحان کے ذریعے طلبہ کے خیالات اور تصورات کو پیش کرنے اور واقعات کو اپنے لفظوں میں بیان کرنے کی صلاحیت کا فروغ ہوتا ہے۔

15.2.2.2 مقالاتی قسم کے امتحان کی خامیاں(Demerit of Essay Type Test)

مقالاتی سوالات کی جہاں بہت ساری خوبیاں ہیں وہیں اس کی کچھ خامیاں بھی ہیں اس کے مندرجہ ذیل تحدیدیں ہیں:

- اس کی سب سے بڑی تحدید یہ ہے کہ اس طرح کے امتحان میں پورے کورس سے چند سوالات پوچھے جاتے ہیں اس لئے یہ مکمل علم کی جانچ نہیں کرپاتا۔
- اس طرح کے امتحان میں کچھ غیر ضروری عناصر شامل کئے جاتے ہیں جیسے قواعد، ہجے، کتابت، زبان کا استعمال وغیرہ۔
- مقالاتی سوالات کو جانچنے میں جو نمبرات دیئے جاتے ہیں وہ(Reliable) قابل اعتماد نہیں ہوتے، دیئے گئے نمبروں میں کم یا زیادہ ہونے کی گنجائش ہوتی ہے۔
- اس طرح کے سوالات کو حل کرنے میں ایک ہی سوال پر بہت وقت لگتا ہے۔
- اگر کسی طلبہ کی کتابت اچھی نہیں ہے تو اسے کم نمبر حاصل ہوتے ہیں جس سے اس کے علم اور نمبر کا باہمی ربط پیدا نہیں ہو پاتا۔
- اس طرح کے امتحان میں ان طلبہ کو کم نمبرات ملتے ہیں جو آہستہ لکھتے ہیں۔
- اس طریقہ کار سے طلبہ میں رٹنے کی عادت پڑتی ہے اور اس کا فروغ ہوتا ہے۔

15.2.2.3 مقالاتی سوالات کو بہتر بنانے کے لیے تجویزات

(Suggestions for Improvement of Essay Type Questions)

مقالاتی سوالات کی اپنی اہمیت ہے اور اس کی افادیت بھی ہے اس لئے اگر اس میں مندرجہ ذیل اصلاح کی جائے تو یہ بہت ہی سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔

- اس طرح کے سوال بناتے وقت مواد مضمون کی جوازِ صحت (Validity) کو اہمیت دینا چاہیئے۔
- سوال کو اس انداز سے بنانا چاہیئے جس سے طلبہ کی رٹنے کی عادت نہ پڑے۔ سوال بناتے وقت اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ سوال کا ایک حصّہ علم سے دوسرا حصہ فہم اور اطلاق سے اور آخری حصے کا تعلق استعمال سے ہونا چاہیئے۔
- مقالاتی سوالات کا تعین قدر کا واضح اصول ہونا چاہیئے۔ مثال کے طور پر جس نے سوال مرتب کئے ہیں وہ ہی جوابی کاپی کو جانچے۔
- سوال بنانے والے یا ممتحن کو چاہیئے کہ وہ سوالوں کے معیاری جوابات تیار کرے جس سے اگر کوئی دوسرا ممتحن سوالوں کو جانچے تو وہ ان جوابات کو دیکھ کر صحیح تعین قدر کر سکے۔
- سوالوں کی زبان سلیس، قابل فہم اور واضح ہونی چاہیئے۔
- ممتحن کو سوال کے جواب دیکھتے وقت موادِ مضمون پر غور کرنا چاہیئے۔ نہ کہ ہجے، قواعد، کتابت پر۔
- پرچہ مرتب کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ انتخاب کی آزادی کم سے کم ہو۔
- سوالات اس طرح مرتب کرنا چاہیئے کہ وہ آسان سے مشکل کی طرف جائے۔
- پرچہ اس طرح بنانا چاہیئے کہ اس میں دیے گئے سوالات مختلف مقاصد کی تکمیل کر رہے ہوں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں (Check Your Progress)
تعین قدر کے مقداری (کمیتی) آلات کی کوئی دو خوبیاں بیان کیجیئے؟ مقالاتی قسم کے سوال کو بہتر بنانے کے لیے کوئی دو تجاویز کو تحریر کیجیئے؟

15.2.3 معروضی قسم کے امتحان (Objective Type Test)

معروضی قسم کے سوالات وہ سوالات ہوتے ہیں جو طلبہ کے علم، فہم اور ادراک کی مکمل جانچ کرتے ہیں اور طلبہ کے رٹنے کی عادت کو کم کرتے ہیں۔ اس طرح کے امتحان میں مختلف قسم کے سوالات یا آئٹم (Items) بنائے جاتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ موادِ مضمون کو جانچا جا سکے۔ اس طرح کے امتحان کو بہت کم وقت میں منعقد کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کے امتحان میں جب طلبہ کے جوابات کی جانچ کی جاتی ہے تو تمام ممتحن میں اتفاق رائے پائی جاتی ہے چاہے سوال کا جواب صحیح دیا گیا ہو یا غلط۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ طلبہ کی جوابی کاپی کو کسی بھی ممتحن (Examiner) کے پاس بھیجی جائے نمبرات ایک ہی ہونگے۔ مقالاتی سوال اور معروضی سوالات کو بنانے والا ممتحن بڑے سوالوں کو کم تعداد میں بناتا ہے۔ جیسے پانچ یا چھ وہی معروضی سوالات بنانے والا ممتحن چھوٹے چھوٹے سوالوں کو زیادہ تعداد میں پوچھتا ہے۔

معروضی قسم کے امتحان بہت ہی جدید ہیں۔ جس سے طلبہ کے وسیع علم کو جانچا جاسکتا ہے۔ معروضی امتحان کئی مقصد کے لئے منعقد کیا جاتا ہے جیسے تعین قدر، تحصیلی جانچ کے لئے، ذہانت کے ٹیسٹ کے لئے، شخصیت کی جانچ کے لئے، رجحان ٹیسٹ کے لئے اور تشخیصی جانچ کے لئے۔

15.2.3.1 معروضی قسم کے امتحان کی خوبیاں (Merits of Objective Type Test)

اس طرح کے امتحان بہت ہی جدید قسم کے امتحان ہیں۔ان کے ذریعے طلبہ کی وسیع معلومات کی جانچ کی جاسکتی ہے۔اس کے مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

- اس طرح کے امتحان میں سوالات یا آئیٹم (Items) کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لئے مضمون کے تمام موضوع کی نمائندگی ہو جاتی ہے اور تمام موضوع سے سوالات پوچھنے کا موقع ملتا ہے۔
- اس طرح کے امتحان کے ذریعے معلم اپنے طلبہ کی خوبیوں اور خامیوں کو معلوم کرکے اصلاحی تدریس کر سکتا ہے۔
- اس طرح کے امتحان قابل اعتبار (Reliable) ہوتے ہیں۔اس طرح کے امتحان میں ہر سوال کا ایک ہی جواب ہوتا ہے اس لئے اس پر جو نمبر حاصل ہوتے ہیں وہ قابل اعتماد ہوتے ہیں۔اس میں پرچہ کو جانچنے والے کتنے بھی ممتحن (Examiner) ہوں سبھی کا آخری نتیجہ ایک جیسا ہوگا۔
- اس طرح کے امتحان وقت اور پیسے کی بچت کرتے ہیں۔
- اس طرح کے سوالات کے جوابات میں زبان کا بہت زیادہ استعمال نہیں ہوتا اس لئے زبان نمبروں کو متاثر نہیں کرتی۔
- معروضی قسم کے امتحان طلبہ کی رٹنے کی عادت کو کم کرتے ہیں۔
- اس طرح کے امتحان سے طلبہ کو زیادہ اطمینان حاصل ہوتا ہے۔
- ان امتحانوں کو منعقد کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔
- اس طرح کے امتحان میں طلبہ فضول اور بے کار کی باتیں نہیں لکھ پاتے۔
- یہ طریقہ کار طلبہ کے رویوں میں ہونے والی تبدیلیوں کو بہترین طریقے سے جانچتا ہے۔

15.2.3.2 معروضی قسم کے امتحان کی خامیاں (Demerits of Objective Type Test)

اس امتحان کی بہت ساری خوبیوں کے باوجود بہت ساری محدودیت بھی ہیں:

- اس طرح کے امتحان طلبہ کے تشریحی، وضاحتی صلاحیت کو جانچ نہیں سکتے۔
- اس سے طلبہ کی لکھنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے جس سے اس کے الفاظ کے ذخیرے میں کمی ہوتی ہے اور قواعد کمزور ہو جاتا ہے۔
- یہ طلبہ کی دلچسپی، مسائل کی طرف رجحان اور اس مسائل سے لطف اندوز ہونے کا فروغ نہیں ہوتا۔
- اس طریقے میں حقائق، تصور وغیرہ کو منظم کرکے پیش کرنے کی صلاحیت میں فروغ کم ہوتا ہے۔
- اس سے طلبہ اندازہ لگانے لگتا ہے جس سے اس کے اندر اس صلاحیت کا فروغ ہوتا ہے۔

15.2.3.3 معروضی سوالات کی قسمیں(Types of Objective Questions)

(1)تعددی انتخاب(Multiple Choice) (2) صحیح، غلط یا ہاں اور نا (True or False / Yes or No)

(3) تکمیلی قسم کے سوال(Completion Type) (4) تسلسلی قسم کے سوال(Sequence Tests)

(5)تقابلی قسم کے سوال(Matching Test) (6)اصناف بندی کے سوال(Classification Test)

(7)قرابتیاں تعلقی قسم کے سوال(Relationship Test) (8)بازیافتی قسم کے سوال(Recall Type Test)

مذکورہ بالا اقسام معروضی سوالات کو معروضی سوالات پر مبنی امتحانات میں شامل کیا جاتا ہے:

15.2.4 پریکٹیکل امتحان(Practical Examination)

پریکٹیکل امتحان: اس امتحان کے ذریعہ سے تکنیکی مہارتوں اور علم کے عملی اطلاق کا اندازہ لگاتے ہے۔ اس کی جانچ لیب کے تجربات، منصوبے اور مظاہرے وغیرہ شامل ہیں۔ اس امتحان میں طلبا کی مہارتوں اور قابلیت کا تیعن قدر کیا جاتا ہے۔ حاصل علم کو حقیقی حالات میں استعمال کرنے کی صلاحیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس میں عام طور پر لیب کے تجربات، پروجیکٹس، مظاہرے، کارکردگی کے کام وغیرہ شامل ہیں۔ جس میں طلبا کی تکنیکی مہارتوں، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں، تنقیدی سوچ اور علم کے عملی اطلاق کا تعین قدر کیا جاتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
معروضی سوالات میں تکمیلی قسم کے سوال سے کیا مراد ہے؟ معروضی سوالات کی کوئی خوبیاں تحریر کیجیئے؟

15.2.5 تعین قدر کے دیگر مختلف مقداری (کمیتی) آلات

(Other Quantitative Tools of Evaluation)

تعین قدر کے دیگر مختلف مقداری (کمیتی) ٹیسٹ جیسے تحصیلی ٹیسٹ، تشخیصی ٹیسٹ، ذہانت، شخصیت، دلچسپی، رجحانی اور اہلیت کے ٹیسٹ وغیرہ ہیں جن کی بارے میں درجِ ذیل میں تفصیل دی گئی ہے۔

15.2.5.1 تحصیلی ٹیسٹ(Achievement Test)

یہ ٹسٹ کسی مخصوص مضمون یا علاقے میں کسی شخص کے علم یا مہارت کی پیائش کرتا ہے، عام طور پر اس بات کا اندازہ لگاتا ہے کہ اس نے کیا سیکھا ہے۔ یہ خاص تصورات، مہارتوں، یا کاموں میں ان کی مہارت کا اندازہ لگاتا ہے

یہ ٹیسٹ طلباء کے علم اور نصاب میں شامل مواد کی سمجھ کا اندازہ لگاتے ہیں۔ ان میں مختلف فارمیٹس شامل ہو سکتے ہیں جیسے متعدد انتخابی سوالات، مختصر جوابات، اور مضمون کے سوالات۔ اچیومنٹ ٹیسٹ اس بات کا ایک جامع جائزہ فراہم کرتے ہیں کہ طلباء نے کیا سیکھا ہے۔

15.2.5.2 تشخیصی ٹیسٹ(Diagnostic Test)

یہ خاص طور پر سماجی علوم کے مخصوص شعبوں میں طلباء کی طاقتوں اور کمزوریوں کی شناخت کے لیے بنائے گئے ہیں۔ وہ معلم کو مخصوص سیکھنے کی مشکلات کی نشاندہی کرنے اور طالب علم کی انفرادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے درزی ہدایات میں مدد کرتے ہیں۔

15.2.5.3 ذہانت کا ٹیسٹ(Intelligent Test)

ذہانت کا امتحان علمی صلاحیتوں کی پیمائش کرتا ہے، جیسے استدلال، مسئلہ حل کرنا اور سوچنا۔ یہ ٹیسٹ، جیسے IQ ٹیسٹ، زبانی فہم، مقامی استدلال، اور ورکنگ میموری کا اندازہ لگاتے ہیں۔ نتائج ایک عمومی ذہانت کوٹینٹ (IQ)اسکور فراہم کرتے ہیں۔

15.2.5.4 شخصیت کا ٹیسٹ(Personality Test)

یہ ایک ایسا آلہ ہے جو کسی فرد کی شخصیت کی خصوصیات اور طرز عمل کے رجحانات کی پیمائش کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ان ٹیسٹوں کا مقصد کسی شخص کے بارے میں اس کی شخصیت کی قسم، طاقت اور کمزوریاں وغیرہ کی بصیرت فراہم کرتا ہے۔ شخصیت کا ٹیسٹ طلبا کی خصوصیات اور رویے کے رجحانات کا اندازہ لگاتا ہے۔ یہ ٹیسٹ، شخصیت کی اقسام کے بارے میں بصیرت فراہم کرتے ہیں، جو ذاتی ترقی، کیریئر کی ترقی، اور ٹیم کی تعمیر میں مدد کرتے ہیں۔

15.2.5.5 دلچسپی کی فہرستیں(Interest Inventory)

دلچسپی کی فہرستیں طلبا کی ترجیحات اور جذبات کا پتہ لگاتا ہے، جو کہ سماجی علوم سے متعلق طلباء کی دلچسپیوں کی شناخت میں مدد کرتی ہیں۔ یہ سمجھنے سے کہ کون سے موضوعات طلباء کو مشغول کرتے ہیں، معلم اس پر مزید حوصلہ افزا اور متعلقہ تدریسی مواد تیار کر سکتے ہیں۔

15.2.5.6 رویہ کے پیمانے(Attitude Scale)

یہ طلبا میں رائے، عقائد، یا مخصوص موضوعات، لوگوں، یا حالات کے بارے میں احساسات کا جائزہ لیتا ہے اور ان کے رجحانات کا اندازہ لگاتے ہیں۔ یہ آلات سماجی علوم کے موضوعات کے بارے میں طلباء کے رویوں اور تاثرات کی پیمائش کرتے ہیں۔ طلباء کے رویوں کو سمجھنے سے معلم کو اسباق ڈیزائن کرنے میں مدد مل سکتی ہے جو کہ زیادہ دل چسپ اور متعلقہ ہوں۔

15.2.5.7 اہلیت کے ٹیسٹ(Aptitude Test)

اہلیت کے ٹیسٹ طالب علم کے مطالعہ یا مہارت کے مخصوص شعبوں میں کامیاب ہونے کی صلاحیت کی پیمائش کر کے پیشین گوئی کرتے ہیں۔ سماجی علوم میں، یہ ٹیسٹ ان طلباء کی شناخت کرنے میں مدد کر سکتے ہیں جو اعلی درجے کے موضوعات یا مخصوص شعبوں میں سبقت لے سکتے ہیں۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
رویہ کے پیمانے(Attitude Scale) اور اہلیت کے ٹیسٹ(Aptitude Test) کے درمیان فرق کو واضح کیجیے؟

15.2.6 تعین قدر کے معیاری (کیفیتی) آلات (Qualitative Tools of Evaluation)

تعین قدر کے معیاری (کیفیتی) آلات جیسے کیمولیٹیوٗر یکارڈ، اینک ڈوٹل ریکارڈ، انٹر ویو، مشاہدہ، چیک لسٹ، درجہ بندی کے پیمانے، اور سوشیو میٹرک اسکیل وغیرہ ہیں جن کی بارے میں درجِ ذیل میں تفصیل دی گئی ہے۔

15.2.6.1 کیمولیٹوٗریکارڈ (Commulative Record)

یہ ایک ایسا مجموعی اور جامع ریکارڈ ہے جس میں طالب علم کی تعلیمی ترقی، کامیابیوں، اور وقت کے ساتھ ساتھ ذاتی ترقی کو دستاویز کیا جاتا ہے۔ اس میں مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کر کے شامل کی جاتی ہے بشمول گریڈز، ٹیسٹ کے اسکور، معلم کی باز رسی، نصابی اور غیر نصابی سرگرمیاں۔ مجموعی ریکارڈ طالب علم کی نشوونما کا ایک جامع نقطہ نظر فراہم کرتے ہیں، معلم کو نمونوں، طاقتوں اور بہتری کے شعبوں کی نشاندہی کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

15.2.6.2 اینکڈوٹل ریکارڈ (Anecdotal Record)

اس ریکارڈ میں طالب علم کی روزمرہ کی زندگی میں مشاہدہ کیے گئے اہم واقعات، رویے، یا واقعات کی داستانی وضاحت ہوتی ہے۔ معلم، طالب علم کے سیکھنے، سماجی تعاملات، یا رویے کے نمونوں کو واضح کرنے کے لیے مخصوص، سیاق و سباق کے مطابق مشاہدات کو ریکارڈ کرتے ہیں۔ کہانیوں کے ریکارڈ طالب علم کی نشوونما کے بارے میں بصیرت فراہم کرتے ہیں، ہدایات سے آگاہ کرتے ہیں اور ذاتی نوعیت کے سیکھنے کی حمایت کرتے ہیں۔

15.2.6.2.1 انٹرویو (Interview): انٹرویو دو یا دو سے زیادہ افراد کے درمیان معلومات اکٹھا کرنے، خیالات کو واضح کرنے، یا تفہیم کا اندازہ لگانے کے لیے ایک بامقصد گفتگو ہے۔ تعلیمی ترتیبات میں، انٹرویو معلم کو طلباء کے نقطہ نظر، دلچسپیوں اور سیکھنے کی ضروریات کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔ انٹرویو کا ڈھانچہ، کھلا ہو سکتا ہے، جو تعین قدر یا تحقیق کے لیے قابل قدر معیاری معطیات فراہم کرتا ہے۔

15.2.6.2.2 مشاہدہ (Observation): مشاہدے میں طلباء، معلم، یا تعلیمی ماحول کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنے کے لیے طرز عمل، اعمال، یا واقعات کو منظم طریقے سے دیکھنا اور ریکارڈ کرنا شامل ہے۔ معلمین سیکھنے کا اندازہ لگانے، بہتری کے لیے شعبوں کی نشاندہی کرنے اور ہدایات سے آگاہ کرنے کے لیے مشاہدے کا استعمال کرتے ہیں۔ مشاہدے کے طریقوں میں شریک مشاہدہ، غیر شریک مشاہدہ، اور وقت کے نمونے شامل ہیں۔

چیک لسٹ: چیک لسٹ ایک ایسا ٹول ہے جو مخصوص طرز عمل، مہارت یا رویوں کو ٹریک کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جس میں عام طور پر ہاں/نہیں یا موجود/غیر حاضر جوابات شامل ہوتے ہیں۔ چیک لسٹ اساتذہ کو طلباء کی کارکردگی کا فوری جائزہ لینے، طاقتوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرنے اور پیشرفت کی نگرانی کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ چیک لسٹ اکثر ابتدائی تشخیص، کلاس روم مینجمنٹ، اور طرز عمل سے باخبر رہنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

15.2.6.2.3 چیک لسٹ (Check List): چیک لسٹ آسان ٹولز ہیں جو اساتذہ کو یہ معلوم کرنے کی اجازت دیتے ہیں کہ آیا طلباء نے سیکھنے کے مخصوص مقاصد کو پورا کیا ہے یا کام مکمل کیے ہیں۔ تشخیص کے لیے ایک واضح فریم ورک فراہم کرتے ہوئے، ان کا استعمال ابتدائی اور مجموعی دونوں طرح کے جائزوں کے لیے کیا جا سکتا ہے۔

15.2.6.2.4 درجہ بندی کے پیمانے (Rating Scale): درجہ بندی کے پیمانے مخصوص معیارات کی بنیاد پر طلباء کی تشخیص کا ایک منظم طریقہ فراہم کرتے ہیں۔ اساتذہ ان پیمانوں کو طالب علم کی کارکردگی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، جیسے شرکت، کوشش، اور تصورات کی سمجھ۔

درجہ بندی کا پیمانہ: درجہ بندی کا پیمانہ عددی درجہ بندی (مثلاً، 1-5) یا وضاحتی زمروں (مثلاً، بہترین، تسلی بخش، بہتری کی ضرورت) کا استعمال کرتے ہوئے طالب علم کی کارکردگی، رویے، یا رویوں کا جائزہ لینے والا ایک مقداری ٹول ہے۔ درجہ بندی کے پیمانے معیاری تشخیص فراہم کرتے ہیں، اساتذہ کو وقت کے ساتھ ساتھ یا تمام کلاسوں میں طلباء کی کارکردگی کا موازنہ کرنے کے قابل بناتے ہیں۔

15.2.6.2.5 سوشیومیٹرک اسکیل (Sociometric Scale): ایک سماجی میٹرک پیمانہ کلاس روم یا سماجی ترتیب کے اندر سماجی تعلقات، ہم مرتبہ کے تعاملات اور گروپ کی حرکیات کی پیمائش کرتا ہے۔ سوشیومیٹرک اسکیلز دوستی، سماجی حیثیت، یا ہم مرتبہ کی قبولیت جیسے عوامل کا اندازہ لگاتے ہیں، جس سے معلمین کو سماجی طاقتوں، چیلنجوں اور معاونت کے شعبوں کی شناخت میں مدد ملتی ہے۔ مثالوں میں ہم مرتبہ نامزدگی کے پیمانے اور سماجی دوری کے پیمانے شامل ہیں۔ **سوشیومیٹرک تکنیک**: یہ طریقے کلاس روم میں سماجی تعلقات اور حرکیات کا اندازہ لگاتے ہیں۔ وہ اساتذہ کو گروپ کے تعاملات، ہم مرتبہ کے اثرات، اور سیکھنے کے سماجی تناظر کو سمجھنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

یہ سبھی آلات اجتماعی طور پر سماجی علوم کے معلم کو طلباء کے علمی اور غیر علمی نتائج کا جامع جائزہ لینے کے قابل بناتے ہیں۔ وہ طلباء اور معلم دونوں کے لیے قیمتی ذرائع فراہم کرتے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ تشخیص درست، قابل بھروسہ، اور تعلیمی اہداف کے ساتھ منسلک ہے۔

15.2.7 سماجی علوم میں طلباء کی کارکردگی کا اندازہ لگانا

(Assessing Students' Performance in Social Studies)

سماجی علوم میں طلباء کی کارکردگی کا اندازہ لگانے میں دو اہم اقسام کی تعین قدر شامل ہوتی ہے: مقداری تعین قدر اور معیاری تعین قدر۔ ہر قسم تعین قدر کے مختلف مقصد ہوتے ہے اور معلم کو یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ طلباء کتنی اچھی طرح سے سیکھ رہے ہیں۔

1۔ مقداری تعین قدر (نمبر دہی)

مقداری تعین قدر میں اسکور اور نمبروں کے ذریعے طلباء کی کارکردگی کی پیمائش پر توجہ مرکوز کیا جاتا ہے۔ اس قسم کیتعین قدر براہ راست ہوتے ہے کیونکہ اس میں طلباء کے جوابات کی درستگی کا اندازہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، جب طلباء متعدد انتخابی سوالات یا مختصر جوابی سوالات یا معروضی سوالات پر مبنی امتحان کو دیتے ہیں، تو معلم با آسانی سے اس بات کا تعین کر سکتے ہیں کہ کون سے جواب صحیح ہیں یا غلط لیک

جب سوالات موضوعی قسم کے ہوتے ہے تو، نمبر دینے کا عمل کچھ زیادہ پیچیدہ ہو سکتا ہے۔ مارکنگ کے عمل کو آسان اور زیادہ قابل اعتماد بنانے کے لیے معلم کو درج ذیل حکمت عملیوں کا استعمال کر سکتے ہیں:

معیاری جوابات تیار کرنا: معلم اپنی مارکنگ کی رہنمائی کے لیے ایک ماڈل جواب بنا سکتے ہیں۔

اسکورنگ کلید(Key) کا استعمال کرنا: اسکورنگ کلید(Key) معلم کو مخصوص معیار کی بنیاد پر مارکنگ کرنے میں مدد کرتی ہے۔

ممتحن کو ہدایت دی جائے کہ سماجی علوم کے پرچہ میں معمولی غلطیوں جیسے لسانی غلطی وغیرہ پے نمبر کاٹنے سے گریز ترنا۔ معلم کو قوائد کی غلطیوں کے بجائے مواد پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے، کیونکہ مقصد سماجی علوم کے تصورات کی تفہیم کا تعین کرنا ہے۔

2۔ معیاری تعین قدر (درجہ بندی/ گریڈنگ)

اس طرح کے تعین قدر میں صرف نمبروں کے بجائے طلباء کے سیکھنے کے معیار کو بھی دیکھتا ہے۔ اس قسم کی تعین قدر غیر علمی نتائج جیسے کہ طلبہ کے رویے، اقدار اور مہارت کا جائزہ لینے کے لیے استعمال کیے جاتے ہے۔ مثال کے طور پر، ایک معلم اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ ایک طالب علم مختلف ثقافتوں کے لیے کتنی اچھی طرح سے رواداری کا مظاہرہ کرتا ہے یا کسی گروپ میں باہمی تعاون کے ساتھ کام کرنے کی ان کی صلاحیت کیسی ہے؟ معیار کی تعین قدر میں، معلم اکثر سخت مارکنگ کے بجائے گریڈنگ کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ طلباء کی کارکردگی کا ایک پیمانے پر جائزہ لیتے ہیں (جیسے 11 نکاتی پیمانہ) جو ان کی مجموعی سمجھ اور مہارت کو ظاہر کرتا ہے۔ درجہ بندی ایک طالب علم کی صلاحیتوں کے بارے میں زیادہ باریک بینی سے دیکھنے کی سہولت اور اس کی ترقی کی واضح تصویر فراہم کرتی ہے۔

سماجی علوم میں بعض تعلیمی نتائج کا اظہار طلبہ میں سیکھنے کی کیفیت میں اضافہ سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر دیگر مذاہب، زبانوں، علاقوں کے متعلق رواداری، تحسین اور احساسِ ذمہ داری، نقشہ سازی کی صلاحیت وغیرہ کا تجزیہ کیفیت اور معیار کے اعتبار سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اسطرح کی صلاحیتوں کا شمار کرنا اور ان پر نمبر دینا بہت مشکل ہے۔ یہ استاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ طلبہ میں ان امور کا مشاہدہ کرے اور ایک خاص مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے طلبہ کا تقابل کر کے ان کی درجہ بندی کرے مذکورہ بالا صلاحیتوں کے علاوہ ادراکی اکتساب کے وہ نتائج، جن کا اظہار طلبہ طویل تحریری جوابات کی شکل میں کرتے ہیں، ان کا بھی کیفیتی اندازہ قدر کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ طویل جوابی سوالات میں درجہ بندی، نمبر دہی سے زیادہ قابل اعتبار مانی جاتی ہے۔

درجہ بندی: یہ سوال بڑا اہم ہے کہ درجہ بندی کیسے کی جائے؟ درجہ بندی کیلئے کیا پیمانہ ہو؟ اس میں کن امور کو شامل کیا جائے؟ کتنے نکات پر مشتمل یہ پیمانہ ہو؟ اس مقصد کیلئے عموماً 0تا10 یعنی 11 نکات پر مشتمل ایک پیمانہ نہایت موزوں ہو سکتا ہے۔ اس کے ذریعہ ہم طلبہ کی صلاحیتوں کو سامنے رکھ کر ان کی درجہ بندی کر سکتے ہیں اور اسی درجہ بندی کو فیصد میں بھی تبدیل کر سکتے ہیں۔

3۔ طلباء کی کارکردگی کی معیاری تشریح:

طلباء کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد، نتائج کی معیاری تشریح کرنا ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ طلباء کے سیکھنے کے لحاظ سے درجات یا اسکور کا کیا مطلب ہے۔ مثال کے طور پر، اعلیٰ گریڈ اس بات کی نشاندہی کر سکتا ہے کہ طالب علم سماجی علوم کے تصورات کی مضبوط سمجھ رکھتا ہے، جبکہ کم گریڈ ان علاقوں کی تجویز کر سکتا ہے جہاں طالب علم کو بہتری کی ضرورت ہے۔ معیاری تشریح سے معلم اور طلباء

دونوں کو نتائج کی اہمیت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ اسکورز کے لیے سیاق وسباق فراہم کرتا ہے اور مستقبل کی سیکھنے اور تدریسی حکمت عملیوں کی رہنمائی کر سکتا ہے۔

طلبہ کو جو درجہ اور نمبرات دئے جاتے ہیں وہ اسی وقت با معنٰی ہو سکتے ہیں جب ان کی کیفیتی توضیح کی جائے اس توضیح کے ذریعہ طلبہ کی انفرادی کارکردگی کی سطح بھی معلوم ہو سکتی ہے۔ سماجی علوم میں طلبہ کی کارکردگی کی درجہ بندی کیلئے اگر 11 نکاتی پیمانہ کا استعمال کیا جائے تو اس کیلئے حسبِ ذیل درجات، درجہ کے نشانات، کیفیتی توضیح، مساوی فی صد پر مشتمل ایک جدول تجویز کیا جارہا ہے۔

درجہ	نشانات درجہ	کیفیتی توضیح	مساوی فیصد
A+	10	غیر معمولی امتیاز کے ساتھ درجہ اول	96-100
A	9	عمدہ امتیاز کے ساتھ درجہ اول	86-95
A-	8	اچھے امتیاز کے ساتھ درجہ اول	76-85
B+	7	اچھا درجہ اول	66-75
B	6	اوسط سے کچھ بہتر	56-65
B-	5	اوسط	45-55
C+	4	قابل اطمینان	36-45
C	3	قابل اطمینان نہیں	26-35
C-	2	کمزور	16-25
D	1	بہت کمزور	6-15
E	0	انتہائی کمزور	0-5

خلاصہ یہ کہ سماجی علوم میں طلباء کی کارکردگی کا اندازہ کرنے میں مقداری اور معیاری دونوں طرح کے تعین قدر کے طریقے شامل ہوتے ہیں۔ مقداری تعین قدر، اسکور اور درستگی پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جب کہ معیاری تعین قدر سیکھنے کے معیار کو دیکھتا ہے اور طلباء کی صلاحیتوں اور پیشرفت کے بارے میں گہری سمجھ فراہم کرتا ہے۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
1۔ انٹرویؤاور مشاہدہ کت درمیان فرق کو واضح کیجیئے؟ 2۔ سماجی علوم میں طلباء کی کارکردگی کا اندازہ کیسے لگاتے ہے؟

15.3 خلاصہ (Summary)

طلبا کے تعین قدر کے مقداری اور معیاری آلات کا ایک جامع جائزہ فراہم کرتا ہے۔تدریس و اکتساب کے عمل میں تعین قدر کی اہمیت اور تعین قدر کی مختلف اقسام ہے۔ جیسے مقداری (کمیتی) اور معیاری (کیفیتی) تعین قدر۔ مقالاتی قسم کے ٹیسٹ، معروضی قسم کے ٹیسٹ، عملی امتحانات، اور دیگر مقداری آلات۔ بہتری کے لیے تجاویز کے ساتھ ان میں سے ہر ایک ٹول کی خوبیوں اور خامیوں پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔اس اکائی میں مجموعی ریکارڈز، اینک ڈوٹل ریکارڈ، انٹرویوز، مشاہدات، اور دیگر کوالٹیٹو ٹولز وغیرہ اہے۔

15.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

- اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ درج ذیل باتیں سیکھیں گے :
- مقداری اور معیاری تعین قدر کے مختلف قسم کے مقداری ٹولز کی شناخت اور ان کی وضاحت کریں، بشمول مضمون قسم کے ٹیسٹ، مقصدی قسم کے ٹیسٹ، اور عملی امتحانات۔
- تعین قدر کے ہر مقداری اور معیاری آلات کی خوبیوں اور خامیوں پائی جاتی ہے۔
- طلبا کے سیکھنے اور کامیابی کو بہتر بنانے میں تعین قدر کے کردار کی وضاحت کریں۔
- تعین قدر کی مختلف اقسام کی شناخت کریں اور ان کی وضاحت کریں۔

15.5 فرہنگ (Glossary)

الفاظ (Word)	معنی (Meaning)
معیاری آلات (Qualitative Evaluation)	تعین قدر کے معیاری آلات تعین قدر کے غیر عددی طریقوں کا حوالہ دیتے ہیں، جیسے مشاہدات، انٹرویوز، اینک ڈوٹل ریکارڈ، کیو مولیٹو ریکارڈ، درجہ بندی کے پیمانے، اور سوشیو میٹرک پیمانے وغیرہ۔
مقداری آلات (Quantitative Evaluation)	مقداری تعین قدر سے مراد طلباء کے سیکھنے کی پیمائش اور اندازہ لگانے کے لیے عددی طریقوں اور شماریاتی تجزیہ کا استعمال ہے، جیسے مضمون کے ٹیسٹ، معروضی ٹیسٹ، اور عملی امتحانات۔
مقالاتی سوالات (Essay Type Examination)	مقالاتی قسم کا امتحان مقداری تعین قدر کی ایک قسم ہے جہاں طلباء کو اپنے علم، تفہیم، اور تنقیدی سوچ کی مہارتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے کسی سوال کا تفصیلی اور مربوط جواب لکھنا ہوتا ہے۔

معروضی سوالات (Objective Type Examination)	معروضی قسم کے سوالات مقداری تعین قدر کی ایک قسم ہے جہاں طلباء کو متعدد انتخابی سوالات، صحیح/غلط سوالات یا خالی جگہ پور کرنا وغیرہ دیے جاتے ہے۔ جن کے لیے مخصوص، درست جواب کی ضرورت ہوتی ہے، ان کے علم، یاد کرنے اور پہچاننے کی مہارتوں کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

15.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ عملی امتحانات کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(a) طلبا کے علم کا اندازہ لگانا (b) طالبا کی مہارتوں کا اندازہ لگانا

(c) طلباء کے رویوں کا اندازہ لگانا (d) طلبا کی اقدار کا اندازہ لگانا

2۔ درج ذیل میں سے کس قسم کی تعین قدر میں عددی اسکور اور شماریاتی طریقوں کا استعمال شامل ہے؟

(a) مقداری تعین قدر (b) معیاری تعین قدر (c) تشکیلی تعین قدر (d) مجموعی تعین قدر

3۔ طلبا کی تعلیم کو زیادہ معروضی اور عددی انداز میں جانچنے کے لیے کس قسم کی تعین قدر کا استعمال کیا جاتا ہے؟

(a) معیاری تعین قدر (b) مقداری تعین قدر (c) تشکیلی تعین قدر (d) مجموعی تعین قدر

4۔ تعین قدر میں مشاہدہ کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(a) طلبا کی سمجھ کا اندازہ لگانا (b) طلبا کی مہارتوں کا اندازہ لگانا

(c) طلبا کے رویوں کا اندازہ لگانا (d) مذکورہ بالا سبھی

5۔ طلبا کی تعلیم کا اندازہ لگانے کے لیے کس قسم کی تشخیص میں چیک لسٹ کا استعمال شامل ہے؟

(a) معیاری تعین قدر (b) مقداری تعین قدر (c) تشکیلی تعین قدر (d) مجموعی تعین قدر

6۔ مقالاتی قسم کے امتحان کے بنیادی فائدہ کیا ہے؟

(a) ان کا انتظام کرنا آسان ہے (b) وہ طلبا کے سیکھنے کی ایک جامع تصویر فراہم کرتے ہیں

(c) وہ معروضی ہیں (d) ان میں سے کوئی نہیں

7۔ معروضی قسم کے امتحان کا بنیادی نقصان کیا ہے؟

(a) ان کا انتظام کرنا مشکل ہے (b) وہ طالب علم کے سیکھنے کی ایک محدود تصویر فراہم کرتے ہیں

(c) یہ معروضی نہیں ہوتے (d) ان میں سے کوئی نہیں

8۔ طلبا کی علمی مہارتوں اور کمزوریوں کی شناخت کے لیے درج ذیل میں سے کس ٹیسٹ کا استعمال کیا جاتا ہے؟

(a) تحصیلی ٹیسٹ (b) اہلیت کا ٹیسٹ (c) تشخیصی ٹیسٹ (d) ذہانت ٹیسٹ

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ مقالاتی قسم کے امتحان پر مختصر نوٹ لکھیے۔

2۔ مقالاتی سوالات کو بہتر بنانے کے لیے تجویزات پیش کیجیئے۔

3۔ معروضی قسم کے امتحان پر مختصر نوٹ لکھیے۔

4۔ معروضی قسم کے امتحان کی خوبیوں اور خامیوں کو بتائے۔

5۔ معروضی سوالات کی قسمیں بتائے۔

6۔ پریکٹیکل امتحان کے بارے میں لکھیے۔

7۔ انٹرویؤاور مشاہدہ پر مختصر نوٹ لکھیے

8۔ درجہ بندی کے پیمانےاور سوشیومیٹرک اسکیل کے بارے میں بتائے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ تعین قدر کے مقداری (کمیتی)آلات کی خوبیوں اور خامیوں کو تحریر کیجیئے۔

2۔ تعین قدر کے مختلف مقداری (کمیتی)آلات کو تفصیل میں روشنی ڈالے۔

3۔ سماجی علوم میں طلباء کی کارکردگی کا اندازہ کس طرح لگایا جاسکتا ہے۔

4۔ مقالاتی قسم کے امتحان کی خوبیوں اور خامیوں کو بتائے۔

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید(Answer Key of Objective Type Questions)

8	7	6	5	4	3	2	1	سوال نمبر
c	b	b	a	c	b	a	b	جواب

15.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

1۔ Aggarwal,J.C. (2007). Elements of Educational Technology and Management. Vinod Pushtak Mandir, Agra-2

2۔ Aggarwal, J.C. (2006). Teaching of Social Studies. Vikas Publishing house PVT.LTD.

3۔ Airasian, Peter W.; Cruikshank, Kathleen A.; Mayer, Richard E;. Pintrich, Paul R.; Raths.James; Wittrock, Merlin C.(2000). Anderson, Lorin W.; Krathwohl,

David R., eds. A taxonomy for learning, teaching, and assessing: A revision of Bloom's taxonomy educational objectives. Allyn and Bacon.

4- Batra, Poonam . E ditor(2010). Social science Learning in Schools. Perspactive and Challenges. Sage Publishers Private Limited, new Delhi-110002

5- Baldwin, J.W.(1949): Teaching the Social Studies in Units by the Laboratory Method, The Social Studies Vol. XL(2), Pp.58-63.

6- Best. W. John&Kahn. V. James (1995) Research in Educational. Printice Hall of india Private Ltd. New delhi 110001

7- Bhushan,Anand.Ahuja,Malvinder. Educational Technology Theory and Practice in Teaching learning Process. Vivek Publishers Meerut india.

8- Bloom, B. S.; Engelhart, M. D.; Furst, E. J.; Hill, W. H;. Krathwohl, D. R. (1956). Taxonomy of educational objectives: The classification of educational goals. Handbook l: Cognitive domain new York: David McKay Company.

9- Bloom ,B. S. (1994). Reflections on the Development and use of the taxonomy . in Rehage, Kenneth J,: Anderson, lorin W:, Sosniak, Lauren A. "Bloom's taxonomy: A Forty-years retrospective".Yearbook of the National Socity for the Study of Education (Chicago: National Society for the Study of Education)

10-Clark, Donald R.(1999). "Bloom's Taxonmy of Learnin Domains". Retrieved 28 jan 2014.

11-Dave, R. H. (1975). Armstrong, R. J., ed. Developing and writing behavioral objectives. Tucson: Educational Innovators Press.

12-Ediger Marlow Digumarti Bhaskara Rao (2011).Essays on Teaching Social' Studies . DiscoveryPublishing House Pvt Ltd. New Delhi

13-Edward Porter Alexander, Mary Alexander; Alexander, Mary; Alexander, Edward Porter (September 2007). Museums in motion: an introduction to the history and functions of museums. Rowman & Littlefield, 2008, Retrieved-2009 06-10

14- Encyclopaedia Britanica Vol. 10 Page 923, 15th Edition (2007) Printed in USA.

15- Frequently Asked Questions- The World Museum Community

16- Findlen, Paula (1989). "the Museum: its classical etymology and renaissance genealogy". Journal of the History of Collections 1 (1): 59-78. doi:10.1093/jhc/1.1.59. Retrieved 2008-04-05.

17- Hussain, Syed. Ashgar. Educational Techcology and Computer Education. Deccan Traders Educational Publishers, Hyderabad

18- Kapoor, Urmila.(1995). Educational Techcology. Sahitya Prkashan Aapka Bazar, Hospital Road, Agra-3

19- Khan. M. Saheel.(2009). Concept of Social Science.Alok Prakashan, Lucknow&Allahabad.

20- Kocher,S.K.(1984). The Teaching of Social Studies,Sterling Publishers Private Limited,New Delhi

21- Kocher,S.K.(1970).Secondary School Administration, Sterling Publishers Private Limited,New Delhi

22- Mehta,D.D. The Teaching of Social Studies.Tandon Publishers Ludhiana.

23- Musa, Mulk Md., Shazia Rasheed and Rubina Meiraj; Educational Techcology, Jardan Publication Lahore, Pakistan.

24- Ruhela, S.P.(2007). Teaching of Social Sciences.Neelkamal PublicationPvt.Ltd. Sultan Bazar, Hyderabad

25- Rawat,S.C. Essentials of Educational Twchnology. Vinay Rakheja C/o. R.Lall Book. Depott, Meerut, U.P. India

26- Shaida.B.D.&Sharma.J.C.(1992).Teaching of Geography,Dhanpal Rai &Sons, Jullundhar-Delhi.

27- Sharma,R. A. (2005). The Teaching of Social Sciences. Vinay Rakheja c/o R. lall Book Depot Near Govt. Inter College Meerut

28-Sharma , R.A. Teacher Training Technology Managing Classroom Acticties, Surya Publicaton Meerut .U.P. India

29-Sharma,R. L.(2006). The Teaching of Social Studies. Vinod Pushtak Mandir,Rangeya Raghava Marg, Agra

30-Sharma,T.C.(2007). The Teachig of Social Studies.Sarup& Sons Ansari road, Daryagang New Delhi

31-Singh,A.K.(1997). Tests,Measurements and Research Methods in Behavioural sciences. Bharti Bhawan, Patna

32-Singh, Harnarayan. (1989).Teaching of Geography.Dhanpat Rai &sons.Jullundur-Delhi.

33-Yiyagi,Gurusaran Das.(2009). Samajik Addayan ka shijshan.Vinod Pushtaq mandir,Agra

34-Ptolemy I Soter, The First King of Ancient Egypt's Ptolemaic Dynasty". Tour Egypt. Retrieved 2008-04-05.

35-Harrow, Anita J. (1972).A Taxonomy of the Psychomotor Domain: A Guide for Developing Behavioral Objectives. New York: David Mckay Company.

36-Urdu Encyclopadia Volume II National Council for Promotion of urdu Language, New Delhi, India.

37-Mohammed Ibrahim Khaleel (Method of Teaching Social Studies Deccan Traders Educational Publishers Hydrabad.

38-Teaching of Social Studies Directorate of Distance Education Manuu Hydrabad.

39-Dr Mohammad Saheel Khan (Pedagogy of Social Studies)MNS Publishing House DLF Enclave, Ankur Vihar Gaziabad (U.P.)

اکائی 16۔ سماجی مطالعات میں احتساب کے لیے مسلسل اور جامع تعین قدر ماڈل

(Continuous and Comprehensive Evaluative Model of Assessment in Social Studies)*

16.0 تمہید(Introduction)

16.1 مقاصد(Objectives)

16.2 مسلسل اور جامع تعین قدر(Continuous and Comprehensive Evaluation)

16.2.1 مسلسل اور جامع تعین قدر کے مقاصد (Objectives of Continuous and Comprehensive Evaluation)

16.2.2 مسلسل اور جامع تعین قدر کے فائدے (Benefits of Continuous and Comprehensive Evaluation)

16.2.3 مسلسل اور جامع تعین قدر کے پیرامیٹر (Parameter of Continuous and Comprehensive Evaluation)

16.2.4 مسلسل اور جامع تعین قدر کے نفاذ کے لیے معلم کا کردار (Role of Teacher for Implementing Continuous and Comprehensive Evaluation)

16.3 خلاصہ(Summary)

16.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

16.5 فرہنگ(Glossary)

16.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

16.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Materials)

* Dr. Mozaffar Islam, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

16.0 تمہید(Introduction)

تعلیم میں تعین قدر کے روایتی انداز پر طلبا کی تعلیمی ترقی کے متعلق ایک جامع تصویر فراہم کرنے میں اپنی حدود کی وجہ سے طویل عرصے سے تنقید کی جاتی رہی ہے۔ تعین قدر کے روایتی انداز میں کسی کورس یا پروگرام کے اختتام پر طلبا کے اکتساب کے احتساب پر ہی زور دیا جاتا تھااور جو کہ صرف طلبا کی ادراکی کارکردگیوں پر مرکوز ہوتا تھا۔ روایتی تعین قدر کا طریقہ طلبا کے سیکھنے اور کامیابی کو فروغ دینے میں ناکافی پایا گیا۔ روایتی تعین قدر کی کمی کو دور کرنے کے لیے اس طرح کے تعین قدر کے طریقے کی ضرورت تھی جو طلبا کی تعلیمی ترقی کی مجموعی اور جامع معلومات فراہم کریں۔ ایسے میں مسلسل اور جامع تعین قدر(Continuous and Comprehensive Evaluation) طلبا کی تعلیم ترقی کا جائزہ لینے کے لیے ایک زیادہ جامع اور موثر طریقہ کے طور پر سامنے آیا ہے۔ CCE میں تدریس واکتساب کے کے پورے عمل کے دوران طلباء کی تعلیمی ترقی کی مسلسل جانچ کی جاتی ہے جس کا مقصد طلباء کے سیکھنے اور کامیابی کو فروغ دینا اور بہتر بنانا ہے۔ اس اکائی میں CCE اور اس کے مقاصد، فوائد، پیرامیٹرز، اور CCE کے نفاذ میں معلم کے کردار کا ایک جائزہ فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ CCE کے کلیدی پہلوؤں کو دریافت کرتے ہوئے، اس اکائی کا مقصد معلم کو طلباء کے سیکھنے اور کامیابی کو فروغ دینے میں CCE کی اہمیت کے بارے میں فہم پیدا کرنا ہے۔

16.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے اختتام پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- مسلسل اور جامع تعین قدر کی وضاحت کر سکیں۔
- مسلسل اور جامع تعین قدر کے فائدے کو بیان کر سکیں۔
- مسلسل اور جامع تعین قدر کے پیرامیٹر کو سمجھ سکیں۔
- مسلسل اور جامع تعین قدر کے نفاذ میں معلم کے کردار کی تشریح کر سکیں۔

16.2 مسلسل اور جامع تعین قدر

(Comprehensive and Continuous Evaluation (CCE))

مسلسل اور جامع تعین قدر(Continuous and Comprehensive Evaluation) تعین قدر کا ایک ایسا نظام ہے جو طلباء کی کارکردگی کو جامع اور مسلسل انداز میں جانچنے کے لیے سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن(CBSE) نے 2009 میں کلاس IX-X کے لیے متعارف کرایا تھا۔ جسے بعد میں، کلاس VI-VIII تک بھی استعمال کیا جانے لگا۔ یہ طلبا کی ہمہ جہت پہلو شخصیت کے مکمل فروغ (نصابی اور غیر نصابی) اور تعین قدر میں مدد کرتا ہے۔

مسلسل اور جامع جانچ ایک حکمت عملی ہے جو طلبہ کی تمام صلاحیتوں کو مسلسل جانچتی رہتی ہے۔اس طریقہ کار کا مقصد ہوتا ہے طلبہ کی تمام صلاحیتوں کو پورے تعلیمی سال میں وقفے وقفے پر جانچنا۔اس طرح کی تشخیص کو قابلِ فہم اور مسلسل اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ طلبہ کی صلاحیت کو مختلف زاویے سے دیکھتا ہے اور اس کا تعینِ قدر کرتا ہے۔یہ طریقہ کار اس مفروضہ پر مبنی ہے کہ کسی بھی طلبہ کی تمام صلاحیتوں کو ایک امتحان جو ۳ گھنٹے کا ہوتا ہے میں جانچا نہیں جا سکتا۔اس مفروضہ کی یہ دلیل ہے کہ اگر طالب علم رات میں بیمار پڑ گیا اور اس کا امتحان اچھا نہیں ہو پایا تو اس طالب علم کو ہم کمزور یا اوسط درجے سے کم سمجھیں گے اسی طرح اگر کسی طالب علم نے رات میں قیاس آرائی کرکے پانچ سے چھ سوال کے جواب حفظ کر لئے اور امتحان میں اتفاق سے وہی سوالات آ گئے اور اس طالب علم کے امتحان میں نمبر سب سے زیادہ آ گئے تو کیا ہم اس طالب علم کو سب سے ذہین طالب علم کہیں گے۔ان تمام خامیوں کو دور کرنے کے لئے اس حکمت عملی کو لایا گیا تاکہ طلبہ کی ہمہ جہت فروغ کو ذہن میں رکھتے ہوئے تعینِ قدر کیا جا سکے۔اس حکمت عملی میں پورے سال طلبہ کا امتحان لیا جاتا ہے اور ان امتحانات میں طلبہ جو بھی نمبر حاصل کرتا ہے اسے نتیجے میں درج کیا جاتا ہے اور اس طرح ایک مکمل نتیجہ وجود میں آتا ہے۔اس نتیجے کو طلبہ کے سال کے آخر میں دے دیا جاتا ہے۔اس تعینِ قدر کا مفہوم اس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔اس میں کا اکائی امتحان وقفے وقفے پر لئے جاتے ہیں۔ان امتحان کے ذریعے طالب علم کے اندر موجود کمیوں کو معلوم کرکے ان کی اصلاح کی جاتی ہے اور اصلاحی کلاسیں چلائی جاتی ہیں۔اس امتحان کے ذریعے طلبہ اور معلم دونوں کوFeedback(فیڈبیک)یا بازافزائش کے لئے اور خود کا تعین قدر کرنے کے لئےData(معطیات)موصول ہو جاتا ہے۔اس کا دوسرا معنی ہے،وہ جانچ جو طلبہ کی درسیاتی تعلیمی اور ہم درسی(Co-Scholastic)پہلوؤں کی جانچ کرے اور طلبہ کی جسمانی اور ذہنی فروغ کو بھی ساتھ ساتھ جانچے۔طلبہ کی کچھ ایسی صلاحیتیں ہیں جن کو ہم تحریری امتحان کے ذریعے معلوم نہیں کر سکتے جیسے طلبہ کا رویہ،رجحان،استعداد وغیرہ اس لئے ان کو جانچنے کے لئے مختلف قسم کے آلات اور طریقہ کار کی ضرورت پڑتی ہے۔اس طرح کی جانچ کا اہم مقصد ہوتا ہے مندرجہ ذیل علاقوں یا دائروں کی تشخیص کرنا۔

(i) علم (Knowledge)

(ii) سمجھ یا ادراک (Understanding/Comprehensiion)

(iii) استعمال کرنا (Applying)

(iv) تجزیہ کرنا (Analyzing)

(v) تعینِ قدر کرنا (Evaluating)

(vi) تخلیق کرنا (Creating)

اس طرح کے امتحان اس روایتی امتحانات سے مختلف ہیں جو صرف طلبہ کی درسی صلاحیت کو جانچتے تھے۔اس طرح کے امتحان طلبہ کی مکمل جانچ کرتے ہیں۔اس طریقہ کا اہم مقصد ہوتا ہے اچھے شہریوں کو پیدا کرنا جن کی ذہنی اور جسمانی صحت اچھی ہو،مناسب مہارت رکھتے ہوں اور اپنے اکیڈمک یا علمی کمال کے ساتھ ساتھ ہم درسی مہارتوں میں بھی اچھی صلاحیت رکھے۔

16.2.1 مسلسل اور جامع تعین قدر کے مقاصد

(Objectives of Continuous and Comprehensive Evaluation)

(i) طلبہ کے اندر وقوفی، نفسیاتی حرکی اور جذباتی علاقہ (Cognitive, Psychomotor and Affective) مہارتوں کا فروغ کرنا۔

(ii) طلبہ کے اندر سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت کا فروغ کرنا اور حفظ یا رٹنے کے فعل کو کم کرنا

(iii) طلبہ کی کامیابی کو بہتر بنانے اور تدریسی طریقہ کار میں اصلاح کرنے اور تبدیل کرنے کے لئے تعین قدر کا استعمال کرنا۔

(iv) درس وتدریس کے عمل یا فعل میں تعین قدر کو اہم حصہّ بنانا چاہیئے۔

(v) اس کے ذریعے طلبہ کی کمزوری کا مسلسل پتا لگانا اور اصلاحی تدریس منعقد کرنا۔

(vi) تعین قدر کو ایک معیار کو قائم رکھنے والا آلہ کی طرح استعمال کرنا چاہیئے تاکہ توقع کے مطابق معیار کو قائم رکھا جا سکے۔

(vii) اس پروگرام کی سماجی افادیت تاثیر، پروگرام کتنا موثر ہے کو یقینی بنانا اور طلبہ کے لئے موثر اقدامات اُٹھانے کے لئے صحیح فیصلہ لینا اور درس وتدریس کے ماحول کو اچھا اور سازگار بنانا۔

(viii) اس طریقہ کار کا اہم مقصد ہے تدریس کو طلبہ مرکوز بنانا اور تمام سرگرمیوں کو طلبہ کو ذہن میں رکھ کر مرتب کرنا۔

1۔ روٹ لرننگ سے مکمل ترقی کی طرف توجہ مرکوز کرنا۔

2۔ امتحانات سے وابستہ تناؤ اور اضطراب کو کم کرنا۔

3۔ زندگی بھر سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا۔

4۔ طلبا میں تنقیدی سوچ، مسئلہ حل کرنے اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینا۔

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
مسلسل اور جامع تعین قدر کے کوئی دو مقاصد بتائے ؟

16.2.2 مسلسل اور جامع تعین قدر کے فائدے

(Benefits of Continuous and Comprehensive Evaluation)

1۔ مسلسل تشخیص: پورے تعلیمی سال کے دوران باقاعدہ جاری رہتا ہے اور طلبا کا مکمل (نصابی اور غیر نصابی) پہلو کا تعین قدر کرتا ہے۔

2۔ نصابی اور غیر نصابی شعبوں (مثلاً کھیل، فنون، زندگی کی مہارت) کا جائزہ لیتا ہے۔

3۔ 3. یہ کوئی روایتی امتحان نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کے بجائے، طلبا میں مطلوبہ تعلیمی ترقی کے لیے مختلف مدّتوں میں متواتر امتحانات کے ذریعہ تعین قدر کرتا ہے۔

4۔ درجہ بندی کا نظام: طلباء کو نمبر (1-100) کے بجائے گریڈ (A-E) ملتے ہیں۔

5۔ طلباءاور والدین کے لیے باقاعدہ بازرسی فراہم کرتا ہے جس سے طلبا اپنی کمزوریوں سے واقف ہوتے ہے۔

معلم اپنی تدریسی حکمتِ عملیوں میں ضوروری تبدیلیاں لاکر تدریس کو موئثر بنا سکتے ہے۔

مستقبل کے لیے لائحہ عمل کی تیاری میں مدد فراہم کرتا ہے۔

امتحان کے دباؤ کو کم کرتا ہے۔

مجموعی ترقی پر توجہ میں اضافہ کرتا ہے۔

معلم اور طالب علم کے بہتر تعلقات مکو فروغ دیتا ہے۔

16.2.3 مسلسل اور جامع تعین قدر کے پیرامیٹر

(Parameter of Continuous and Comprehensive Evaluation)

اس پروگرام کو موثر اور کامیاب بنانے کے لئے مندرجہ ذیل نکات کو ذہن میں رکھنا چاہیئے اور ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

(i) سیکھنے والے کے بارے میں صحیح اور تمام معلومات اکٹھا کرنا۔

(ii) اپنے مضمون اور ہم نصابی سر گرمیوں میں طلبہ نے کتنی ترقی کی اسے جاننے کے لئے مختلف طریقہ کار اپنانا جیسے بحث ومباحثہ، فوری تقریر، مضمون نگاری، کتب خانے کا استعمال، درجہ جماعت کی حاضری، درجہ جماعت میں درس وتدریس میں حصہّ لینا، پروجیکٹ تیار کرنا تفریحی سفر میں جانا اور اس کی رپوٹ بنانا، کھیل میں شامل ہونا وغیرہ سے ہم طلبہ کی تمام صلاحیتوں کو جانچ سکتے ہیں۔

(iii) تمام سر گرمیوں سے متعلق معلومات کو مسلسل اکٹھا کرنا اور ان کو درج کرنا۔

(iv) ہر ایک سیکھنے والے کو اپنا ردِّ عمل پیش کرنے کا موقع فراہم کرنا اور اس کے لئے اسے پورا وقت دینا۔

(v) طلبہ کے ہر جواب پر پوری توجہ دینا اور ان کو درج کرنا۔

(vi) طلبہ کو Feedback دینا تاکہ وہ اپنے معلومات کو بہتر کر سکے اور اپنے ہر Action کو صحیح طریقے سے اور بسیط انداز میں پیش کر سکے۔

16.2.4 مسلسل اور جامع تعین قدر کے نفاذ کے لیے معلم کا کردار

(Role of Teacher for Implementing Continuous and Comprehensive Evaluation)

مسلسل اور جامع جانچ کو یقینی بنانے میں معلم کا اہم رول ہوتا ہے کیوں کہ معلم ہی اپنے طلبہ کو روزانہ دیکھتا ہے اور اس کی مختلف قسم کی صلاحیتوں کو سمجھتا ہے اس لئے معلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ طلبہ کی کارکرگی کو پوری ایمان داری کے ساتھ درج کرے اور اسے نتیجے میں پیش کریں۔اس کو کامیاب بنانے کے لئے معلم کو مندرجہ ذیل نکات پر عمل کرنا چاہیئے۔

(1) انٹرویو (Interview): معلم طلبہ کا انفرادی انٹرویو لیکر بہت ساری معلومات اکھٹا کر سکتا ہے۔انٹرویو کے ذریعہ ایسے بہت سے مسائل ابھر کر سامنے آجاتے ہیں جنھیں دوسرے ذرائع سے معلوم کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ یہ استاد اور طلباء کے درمیان ایک بالمشافہ تعلق

ہوتا ہے۔اس کے مقاصد معلوماتی، انتظامی اور مشاورتی ہو سکتے ہیں۔انٹرویو طلبہ کی رہنمائی کے معاملے میں بہت مددگار اور معاون ہوتا ہے۔انٹرویو کے ذریعے طلبہ معلم کی ان صلاحیتوں کو جن کو دوسرے ذرائع سے معلوم نہیں کیا جا سکتا معلوم کر کے اپنی ڈائری میں درج کرتا ہے CCE کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے۔

(2) ساجیت پیائی(Sociometry): ساجیاتی پیائی اسے کہتے ہیں جس کے ذریعہ طلبہ کے سماجی درجے یا تعلق کو معلوم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ معلم طلبہ کی سماجی ذہانت کو جاننے کے لئے اس کا استعمال کرتا ہے۔اس میں طلبہ کی ایک دوسرے کے بارے میں اپنی پہلی، دوسری اور تیسری ترجیحی شخصیت کے نام دینے کے لئے کہا جاتا ہے اس ترجیحی افراد کے شمار سے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ کون سب سے زیادہ ہر دلعزیز ہے جو کئی لوگوں سے موافقت کر سکتا ہے۔ معلم اس طرح سماجی ذہانت کی قدر پیائی کر کے طلبہ کی اس صلاحیت کی درجہ بندی کر کے اپنی ڈائری میں نمبر کی شکل میں درج کر لیتا ہے اور اس طرح طلبہ کی سماجی صلاحیت کی جانچ ہوتی ہے۔

(3) ریکارڈس(Records): معلم دورانِ تدریس جو مختلف ریکارڈس مرتب کرتا ہے اس سے طلبہ کی نشوونما اور شخصیت کے سلسلے میں بہت سمفید معلومات فراہم کرتے ہیں۔ یہ ریکارڈس مندرجہ ذیل قسم کے ہوتے ہیں۔

(i) جمع شدہ ریکارڈ Comulative Records

(ii) منتشر واقعاتی ریکارڈ Records Anecdotal

(iii) ڈائریاں Diaries

(iv) خودنوشت سوانح عمریاں Autobiographies

(v) افراد کے بارے میں یادداشت Case-histories

(4) طلبہ کے ذریعے بنائی گئی اشیاء کی قدر پیائی(Evaluation of Pupils Product): طلبا کی تخلیقی صلاحیت کو جانچنے کے لئے معلم درجے کے طلبہ سے مختلف قسم کے ماڈل، چارٹ اور خاکہ بنوا کر اس کی کارکردگی، اندازِ فکر، دلچسپی، مہارت اور قابلیت کو صحیح طریقے سے جانچ سکتا ہے۔ طلبہ جب بھی کوئی شئے کی تخلیق کرتا ہے وہ اس کے اندازِ فکر کو ظاہر کرتا ہے۔اس کے ذریعہ طلبہ کی اچھی اور صحیح رہنمائی کی جا سکتی ہے اور طلبہ کو صحیح سمت دی جا سکتی ہے۔

(5) تحقیقی قسم کے سوالات(Enquiry Forms): اس کے مندرجہ ذیل قسمیں ہیں ان کے ذریعہ معلومات اکٹھا کی جا سکتی ہیں۔

(i) سوال نامہ(Questionnarie): سوال نامے عام طور پر چند مقررہ سوالات کے جوابات خود حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔اس طریقہ کار میں طلبہ کو ایک فارم کی شکل کا سوالنامہ فراہم کیا جاتا ہے جس کو طلبہ خود تحریری طور پر مکمل کرتا ہے۔ سوالنامہ کو استعمال کرنے کا اہم مقصد ہوتا ہے طلبہ سے ممکنہ اور اصل معلومات حاصل کرنا۔

(ii) شیڈیول(Schedule): شیڈیول سوالات کا ایک سیٹ ہوتا ہے جس کو معلم طلبہ سے بالمشافہ پوچھتا ہے اور اس کے دیئے گئے جوابات کو اس میں درج کرتا ہے اس طریقہ کار سے طلبہ کی بہت ساری معلومات یا علم کا تعین قدر کیا جا سکتا ہے۔

(iii) چیک لسٹ(Check List): یہ ایک فہرست ہوتی ہے جس میں مختلف اشیاء کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ ہدایات کے مطابق امیدوار اس کو چیک کرتا ہے۔

"اختتام میں، مسلسل اور جامع تشخیص (CCE) ایک ترقی پسند تشخیص کا فریم ورک ہے جو محض تعلیمی کامیابیوں سے کلی ترقی کی طرف توجہ مرکوز کر کے تعلیمی منظر نامے میں انقلاب لاتا ہے۔ تسلسل، جامعیت، اور گریڈ پر مبنی تشخیص کو اپنا کر، CCE ایک معاون سیکھنے کے ماحول کو فروغ دیتا ہے، تنقیدی سوچ کو فروغ دیتا ہے، اور طلباء کو تاحیات کامیابی کے لیے تیار کرتا ہے، جب کہ چیلنجز برقرار رہتے ہیں، CCE کے فوائد – امتحانی تناؤ کو کم کرنا، بہتر سمجھ بوجھ، اور بہتر استاد-طالب علم تعلقات – ہندوستان کے تعلیمی نظام کو تبدیل کرنے، اچھی طرح سے، ہنر منداور پروان چڑھانے کی صلاحیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ حوصلہ افزا افراد جو ایک مسلسل ترقی پذیر دنیا میں ترقی کی منازل طے کرنے کے لیے تیار ہیں۔"

اپنی پیش رفت کی جانچ کریں(Check Your Progress)
مسلسل اور جامع تعین قدر کے کوئی دو فائدے بتائے ؟
CEE ماڈل کو اپنانے میں معلم کو کن پیرامیٹر کو ذہن میں رکھنا چاہیئے، کوئی دو تحریر کیجیئے ؟

16.3 خلاصہ (Summary)

مسلسل اور جامع تعین قدر (CCE) ایک جامع نقط نظر ہے جو طلبا کی تعلیمی ترقی کے متعلق ایک جامع جائزہ فراہم کرتا ہے۔ مسلسل اور جامع تعین قدر کا مقصد طلباء کے سیکھنے اور کامیابی کو فروغ دینا ہے اور وہ کن شعبوں میں بہتر کر سکتا ہے اس کی نشاندہی کرنا ہے۔ مسلسل اور جامع تعین قدر معلم کی تدریس کو بہتر بنانے میں انکی رہنمائی کرتا ہے۔ CCE کے فوائد، بشمول طالب علم کی حوصلہ افزائی، بہتر اکتساب اور تعلیمی کا کو فروغ دینا ہے۔ CCE کے کلیدی پیرامیٹرز کا خاکہ پیش کیا گیا ہے جس میں بشمول متعدد تعین قدر کی حکمت عملیوں کا استعمال کرنا اور کود کا تعین قدر کرنا ہے۔ آخر میں CCE کو نافذ کرنے میں معلم کے اہم کردار پر زور دیتا ہے، جس میں CCE کی حکمت عملیوں کو ڈیزائن کرنے اور نافذ کرنے، باقاعدہ رہنمائی فراہم کرنے اور ہدایات کو مطلع کرنے کے لیے CCE ماڈل کا استعمال کرنے کی ذمہ داری بھی شامل ہے۔ CCE کو نافذ کرنے سے، معلمین تدریس اور سیکھنے کے لیے طلبا پر مبنی اور موثر انداز کو فروغ دے سکتے ہیں۔

16.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درجِ ذیل باتیں سیکھیں گے :

- طلبا اس بات کو سمجھ سکیں ہے کی مسلسل اور جامع تشخیص (CCE) کے تصور اور اس کے مقاصد طلبا کے سیکھنے کے عمل اور اس کی تعلیمی کامیابی کو فروغ دیتے ہے۔

- CCE کے کئی فوائد ہیں جیسے طلبا کی حوصلہ افزائی، معلم اور طلبا کے باہمی تعلقات کو متاثر کرتے ہے اور تعین قدر کا عمل درست طریقے سے انجام دیا جاسکتا ہے۔
- مسلسل ار جامع تعین قدر کے عمل میں مختلف آلات اور حکمتِ عملیوں کا استعمال بھی کیا جاتا ہے، جس سے طلبا کی تعلیمی اور غیر تعلیمی سر گرمیاں کی پیمائش کی جاسکتی ہے۔
- CCE میں استعمال ہونے والی مختلف حکمت عملیوں کی شناخت کر کے طلبا کے سیکھنے اور کامیابی کو بہتر بنانے کے لیے اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے اس میں کوئز، پروجیکٹس، اور پورٹ فولیو وغیرہ کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔
- معلم CCE کو نافذ کرنے کے چیلنجز اور حدود اور ان پر قابو پانے کے لیے حکمت عملیوں پر تبادلہ خیال کرتے ہے۔
- طلباء کے سیکھنے کے نتائج اور تعلیمی کامیابیوں پر CCE کے اثرات کا تجزیہ کرتے ہے۔
- تعین قدر کی متعدد حکمت عملیوں اور فیڈ بیک میکانزم کو شامل کرتے ہوئے، ایک مخصوص مضمون یا گریڈ لیول کے لیے ایک جامع CCE پلان تیار کیا جاسکتا ہے۔
- تعین قدر کے آلات یا طریقہ کار کو ہم مندرجہ ذیل قسم میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

i. زبانی امتحان (Oral Test)

ii. مقالاتی قسم کے امتحان (Essay Type Test)

iii. مختصر جوابی قسم کے امتحان (Short Answer Type Test)

iv. معروضی قسم کے امتحان (Objective Type Test)

v. معروضی امتحان کی قسمیں (Types of Objective Tests)

vi. تعددی انتخاب (Mulitple Choice)

vii. صحیح غلط یا ہاں اور نا (True or False or Yes/No)

viii. تکمیلی قسم کے سوال (Completion Type)

ix. سلسلہ وار قسم کے سوال (Sequence Tests)

x. تقابلی قسم کے سوال (Matching Test)

xi. اصناف بندی کے سوال (Classification Test)

xii. قرابتییاں تعلقی قسم کے سوال (Relationship Test)

xiii. بازیافتی قسم کے سوال (Recall Type Test)

اس طرح کی جانچ کا اہم مقصد ہوتا ہے مندرجہ ذیل علاقوں یا دائروں کی تعین قدر کرنا۔

i. علم (Knowledge)

ii. سمجھ یاادراک(Understanding/Comprehensiion)

iii. استعمال کرنا(Applying)

iv. تجزیہ کرنا(Analyzing)

v. تعینِ قدر کرنا(Evaluating)

vi. تخلیق کرنا(Creating)

یہ ریکارڈس مندرجہ ذیل قسم کے ہوتے ہیں۔

(i)جمع شدہ ریکارڈ(Comulative Records)

(ii)منتشر واقعاتی ریکارڈ(Records Anecdotal)

(iii)ڈائریاں(Diaries)

(iv)خود نوشت سوانح عمریاں(Autobiographies)

(v)افراد کے بارے میں یادداشت(Case-Histories)

16.5 فرہنگ(Glossary)

الفاظ(Word)	معنی(Meaning)
وقوفی(Cognative)	وقوفی سے مراد ادراک، توجہ، یادداشت، سیکھنے، استدلال، مسئلہ حل کرنے، اور فیصلہ سازی کے ذہنی عمل سے ہیں جو افراد کو علم اور معلومات کو حاصل کرنے، عمل کرنے اور لاگو کرنے کے قابل بناتے ہیں۔
تاثراتی(Affective)	تاثراتی سے مراد جذبات، رویوں، اقدار اور احساسات کے دائرے سے ہے جو کسی فرد کے رویے، حوصلہ افزائی اور سیکھنے پر اثرانداز ہوتے ہیں، جس میں دلچسپی، جوش اور ہمدردی جیسے پہلو شامل ہیں۔
نفسی حرکی (Psychomotor)	نفسی و حرکی سے مراد جسمانی مہارتوں، حرکات اور افعال کے دائرے سے مراد ہے جس میں ہم آہنگی، مہارت شامل ہے، جس میں مہارت اور جسمانی اضطراب جیسے پہلو شامل ہیں۔
بازرسی (Feedback)	بازرسی سے مراد کسی فرد کو ان کی کارکردگی، رویے، یا اعمال کے بارے میں دی گئی معلومات یا جواب ہے، جو ان کی کوششوں کو درست کرنے، بہتر بنانے یا ان کو تقویت دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
معیار (Norms)	پیمائش میں، معیارات ایک بڑے گروپ کے قائم کردہ معیارات یا اوسط اسکور کا حوالہ دیتے ہیں، جو انفرادی ٹیسٹ کے اسکور یا پیمائش کا موازنہ اور تشریح کرنے کے لیے ایک حوالہ نقطہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

16.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ مندرجہ ذیل میں سی سی ای کو نافذ کرنے میں ایک چیلنج ہے؟

(a)اساتذہ کی کمی　　(b) محدود وسائل

(c) سی سی ای کی حکمت عملیوں کو ڈیزائن کرنے میں دشواری　　(d)مذکورہ بالا تمام

2۔ 2تعلیم میں CCEکا حتمی مقصد کیا ہے؟

(a)طالب علم کی تعلیم اور کامیابی کو بہتر بنانا　　(b) طلباء کو گریڈ دینا

(c) اسکولوں کی درجہ بندی کرنا　　(d)اساتذہ کو سزا دینا

3۔ (3)درج ذیل میں سے سی سی ای کا فائدہ..........ہے؟

(a)معلم اور طالب علم کے بہتر تعلقات　　(b) طلبا کی تعلیمی ترقی کا زیادہ درست طریقہ

(c) طلبا کا مسلسل تعین قدر کیا جاتا ہے　　(d)مذکورہ بالا تمام

4۔ (4)ان میں سے سبھی معروضی امتحان کی قسمیں؟

(a)تعدادی انتخاب　　(b) صحیح، غلط، یا ہاں اور نہیں

(c) تکمیل قسم کے سوال　　(d)مذکورہ بالا تمام

5۔ (5)مندرجہ ذیل میں.......... خصوصیات مسلسل اور جامع تعین قدر کی ہے؟

(a)ادراکی مہارتوں پر توجہ　　(b) جذباتی اور نفسیاتی مہارتوں پر زور

(c) نفسی وحرکی مہارتوں پر زور　　(d)مذکورہ بالا تمام

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ مسلسل اور جامع تعین قدر(CCE) کیا ہے؟ تعلیم میں اس کی اہمیت بیان کریں۔

2۔ مسلسل اور جامع تعین قدر(CCE) کے نفاذ میں معلم کے کردار کی وضاحت کریں۔

3۔ مسلسل اور جامع تعین قدر(CCE) میں متعدد حکمت عملی استعمال کرنے کے کیا فوائد ہیں؟

4۔ مسلسل اور جامع تعین قدر(CCE) میں کے مقاصد کو تحریرک کریں۔

5۔ مسلسل اور جامع تعین قدر(CCE) کے پیرامیٹرز کی وضاحت کریں۔

6۔ مسلسل اور جامع تعین قدر(CCE) کو نافذ کرنے میں کیا چیلنجز ہیں؟ان پر کیسے قابو پایا جاسکتا ہے؟

7۔ مسلسل اور جامع تعین قدر(CCE) میں جامع تعین قدر کے تصور کی وضاحت کریں۔

8۔ مسلسل اور جامع تعین قدر (CCE) کی اہم خصوصیات کی وضاحت کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ تعلیم میں مسلسل اور جامع تعینق قدر (CCE) کے مقاصد اور فوائد پر تبادلہ خیال کریں۔ وضاحت کریں کہ کس طرح CCE طلبا کے سیکھنے اور کامیابی کو بہتر بنا سکتا ہے۔

2۔ CCE کے نفاذ میں معلم کے کردار کی وضاحت کریں۔ وضاحت کریں کہ معلم کس طرح CCE حکمت عملیوں کو ڈیزائن اور لاگو کر سکتے ہیں۔

3۔ مسلسل اور جامع تعین قدر (CCE) کے ساتھ تعین قدر کے روایتی انداز کا موازنہ کیجیئے اور وضاحت کریں کہ CCE روایتی تشخیصی طریقوں سے کس طرح مختلف ہے؟

4۔ مسلسل اور جامع تعین قدر (CCE) کے فوائدے کو تفصیل میں بیان کریں۔

5۔ Continuous and Comprehensive Evaluation (CCE) میں بازرسی کی اہمیت پر بحث کریں۔ وضاحت کریں کہ کس طرح فیڈ بیک یا بازرسی کا استعمال طلبا کے سیکھنے اور کامیابی کو بہتر بنانے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید (Answer Key of Objective Type Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5
جواب	d	a	d	d	d

16.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Materials)

1۔ Aggarwal, J.C. (2007). Elements of Educational Technology and Management. Vinod Pushtak Mandir, Agra-2

2۔ Aggarwal, J.C. (2006). Teaching of Social Studies. Vikas Publishing house PVT.LTD.

3۔ Airasian, Peter W.; Cruikshank, Kathleen A.; Mayer, Richard E;. Pintrich, Paul R.; Raths.James; Wittrock, Merlin C.(2000). Anderson, Lorin W.; Krathwohl, David R., eds. A taxonomy for learning, teaching, and assessing: A revision of Bloom's taxonomy educational objectives. Allyn and Bacon.

4- Batra, Poonam . E ditor(2010). Social science Learning in Schools. Perspactive and Challenges. Sage Publishers Private Limited, new Delhi-110002

5- Baldwin, J.W.(1949): Teaching the Social Studies in Units by the Laboratory Method, The Social Studies Vol. XL(2), Pp.58-63.

6- Best. W. John&Kahn. V. James (1995) Research in Educational. Printice Hall of india Private Ltd. New delhi 110001

7- Bhushan,Anand.Ahuja,Malvinder. Educational Technology Theory and Practice in Teaching learning Process. Vivek Publishers Meerut india.

8- Bloom, B. S.; Engelhart, M. D.; Furst, E. J.; Hill, W. H;. Krathwohl, D. R. (1956). Taxonomy of educational objectives: The classification of educational goals. Handbook l: Cognitive domain new York: David McKay Company.

9- Bloom ,B. S. (1994). Reflections on the Development and use of the taxonomy . in Rehage, Kenneth J,: Anderson, lorin W:, Sosniak, Lauren A. "Bloom's taxonomy: A Forty-years retrospective".Yearbook of the National Socity for the Study of Education (Chicago: National Society for the Study of Education)

10-Clark, Donald R.(1999). "Bloom's Taxonmy of Learnin Domains". Retrieved 28 jan 2014.

11-Dave, R. H. (1975). Armstrong, R. J., ed. Developing and writing behavioral objectives. Tucson: Educational Innovators Press.

12-Ediger Marlow Digumarti Bhaskara Rao (2011).Essays on Teaching Social' Studies . DiscoveryPublishing House Pvt Ltd. New Delhi

13-Edward Porter Alexander, Mary Alexander; Alexander, Mary; Alexander, Edward Porter (September 2007). Museums in motion: an introduction to the history and functions of museums. Rowman & Littlefield, 2008, Retrieved-2009 06-10

14-Encyclopaedia Britanica Vol. 10 Page 923, 15th Edition (2007) Printed in USA.

15-Frequently Asked Questions- The World Museum Community

16- Findlen, Paula (1989). "the Museum: its classical etymology and renaissance genealogy". Journal of the History of Collections 1 (1): 59-78. doi:10.1093/jhc/1.1.59. Retrieved 2008-04-05.

17- Hussain, Syed. Ashgar. Educational Techcology and Computer Education. Deccan Traders Educational Publishers, Hyderabad

18- Kapoor, Urmila.(1995). Educational Techcology. Sahitya Prkashan Aapka Bazar, Hospital Road, Agra-3

19- Khan. M. Saheel.(2009). Concept of Social Science.Alok Prakashan, Lucknow&Allahabad.

20- Kocher,S.K.(1984). The Teaching of Social Studies,Sterling Publishers Private Limited,New Delhi

21- Kocher,S.K.(1970).Secondary School Administration, Sterling Publishers Private Limited,New Delhi

22- Mehta,D.D. The Teaching of Social Studies.Tandon Publishers Ludhiana.

23- Musa, Mulk Md., Shazia Rasheed and Rubina Meiraj; Educational Techcology, Jardan Publication Lahore, Pakistan.

24- Ruhela, S.P.(2007). Teaching of Social Sciences.Neelkamal PublicationPvt.Ltd. Sultan Bazar, Hyderabad

25- Rawat,S.C. Essentials of Educational Twchnology. Vinay Rakheja C/o. R.Lall Book. Depott, Meerut, U.P. India

26- Shaida.B.D.&Sharma.J.C.(1992).Teaching of Geography,Dhanpal Rai &Sons, Jullundhar-Delhi.

27- Sharma,R. A. (2005). The Teaching of Social Sciences. Vinay Rakheja c/o R. lall Book Depot Near Govt. Inter College Meerut

28- Sharma , R.A. Teacher Training Technology Managing Classroom Acticties, Surya Publicaton Meerut .U.P. India

29- Sharma,R. L.(2006). The Teaching of Social Studies. Vinod Pushtak Mandir,Rangeya Raghava Marg, Agra

30- Sharma,T.C.(2007). The Teachig of Social Studies.Sarup& Sons Ansari road, Daryagang New Delhi

31- Singh,A.K.(1997). Tests,Measurements and Research Methods in Behavioural sciences. Bharti Bhawan, Patna

32- Singh, Harnarayan. (1989).Teaching of Geography.Dhanpat Rai &sons.Jullundur-Delhi.

33- Yiyagi,Gurusaran Das.(2009). Samajik Addayan ka shijshan.Vinod Pushtaq mandir,Agra

34- Ptolemy I Soter, The First King of Ancient Egypt's Ptolemaic Dynasty". Tour Egypt. Retrieved 2008-04-05.

35- Harrow, Anita J. (1972).A Taxonomy of the Psychomotor Domain: A Guide for Developing Behavioral Objectives. New York: David Mckay Company.

36- Urdu Encyclopadia Volume II National Council for Promotion of urdu Language, New Delhi, India.

37- Mohammed Ibrahim Khaleel (Method of Teaching Social Studies Deccan Traders Educational Publishers Hydrabad.

38- Teaching of Social Studies Directorate of Distance Education Manuu Hydrabad.

39- Dr Mohammad Saheel Khan (Pedagogy of Social Studies)MNS Publishing House DLF Enclave, Ankur Vihar Gaziabad (U.P.)

نمونہ امتحانی پرچہ

سماجی علوم کی تدریس

جملہ نشانات 70	وقت : 3 گھنٹہ

ہدایت

یہ پرچہ تین حصوں پے مستمل ہے۔ حصہ اول حصہ دوم اور حصہ سوم ۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد اشارۃ ہے۔ تمام حصوں کے جواب لازمی ہے۔

۱۔ حصہ اول میں دس لازمی سوالات ہے جو کہ معروضی سوالات ہے۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے ۔ ہر سوال کے لیے ایک نمبر مختص ہے۔

۲۔ حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں۔ اس میں سے کوی 5 کے جواب ہی لازمی ہے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دوسو الفاظ پر مشیمل ہونا چاہیے۔ ہے سوال کے لیے 6 نمبر مختص ہے۔

۳۔ حصہ دوم میں 5 سوالات ہیں۔ اس میں سے کوی 3 کے جواب ہی لازمی ہے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً پانچ سو الفاظ پر مشیمل ہونا چاہیے۔ ہے سوال کے لیے 10 نمبر مختص ہے۔

حصہ اول

معروضی سوالات

1۔ روس کا انقلاب کا پہلا حصہ کب کا ہے؟

(ا) مارچ ۱۹۱۷ء (ب) اکتوبر ۱۹۱۷ء (ج) جنوری ۱۹۱۷ء (د) فروری ۱۹۱۸ء

2۔ مداری گردش کیا ہے؟

(ا) زمین کا چاند کا چکر لگانا (ب) چاند کا زمین کا چکر لگانا

(ج) زمین کا سورج کا چکر لگانا (د) سورج کا زمین کا چکر لگانا

3۔ ہندوستانی شہری پر کتنے بنیادی فرائض عائد کئے گئے ہیں؟

(ا) 5 (ب) 9 (ج) 11 (د) ان میں سے کوئی نہیں

4۔ ان میں سے کون سا طریقہ تدریس طالب علم میں تنقیدی صلاحت کو فروغ دیتا ہے۔

(ا) مثالی تکنیک (ب) سمینار (ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

5۔ مندرجہ ذیل میں سے نصاب کا اساس کون سا ہے۔

(الف) فلسفیانہ Philosophical (ب) نفسیاتی Psychological

(ج) سماجیاتی Sociological (د) مذکورہ بالا سبھی

(6) مندرجہ ذیل میں سے نصابی تشکیل میں کون سے اصول اہم ہیں۔

(الف) سرگرمی مرکوز (ب) متعلم مرکوز (ج) کمیونیٹی مرکوز (د) مذکورہ بالا سبھی

(7) زمانہ قدیم میں استاد کا طریقۂ تدریس کیا تھا؟

(ا) تقریر (ب) برین اسٹورمنگ (ج) متعلقہ جگہ کی سیر (د) ان میں سے سبھی

(8) ان میں سے کن تدریسی اشیاء کو چلانے کے لیے بجلی کی ضرورت نہیں ہوتی؟

(ا) ٹی وی (ب) ٹیپ رکارڈر (ج) پروجکٹر (د) ان میں سے کوئی نہیں

(9) CBSE نے CCE Pattern) کو کب لاگو کیا؟

(ا) 2008 (ب) 2007 (ج) 2005 (د) 2009

(10) کس نے اپنی تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے کہ دو شخص ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں؟

(ا) Galton اور Darwin (ب) Kerlinger

(ج) E,B, Wesley (د) HaNNa

حصہ دوم

مختصر جوابی سوالات

(1) محوری گردیش سے کیا مراد ہے۔

(2) عرض البلد اور طول البلد کے تصورات کو واضح کریں۔

(3) مسلسل اور جامع جانچ یا قابل شمول جانچ کی وضاحت کیجیے؟

(4) معروضی امتحان کی قسمیں بتایئے؟

(5) ماڈل کی کوئی دو قسموں کے باڑے میں لکھیے۔

(6) سماجی مطالعہ کی تدریس میں ماڈل کے استعمال پر نوٹ لکھیں۔

(7) سماجی علوم کی درسی کتابیں کی خوبیاں وخامیاں بیان کریں

(8) معاشیات کے معنی بتایئے اور اس کی چند اہم تعریفیں لکھیے۔

حصہ سوم

طویل جوابی سوالات

(1) تدریسی معاون اشیاء کے طور پر گراف کے اقسام اور ان کے استعمال پر نوٹ لکھیے۔

(2) علم سیاسیات کا دیگر سماجی سائنس کے درمیان کیا تعلق ہے۔

(3) پیائش اور تعین قدر میں کیا فرق ہے؟

(4) سماجی علوم میں طلبہ کی کارکردگی کے تجزیہ کی وضاحت کیجیے۔

(5) معاشیات کے معنی کیا ہے؟ کیا یہ سائنس ہے یا فن یا دونوں؟ علم سیاسیات و معاشیات کی تدریس میں استعمال ہونے والی حکمت عملی پر تفصیلی بحث کیجیے۔